بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد ہے رب العالمین کا کہ جسکو شریک مثل نہیں اور سلطنت میں اسکے کسی کو شرکت اور دخل نہیں ایک کو خلعت
کی عنایت کرکے مقام عبودیت سے سرفراز فرماوے ایک کو طوق لعنت کا پہنا کے ذلیل و خوار بناوے اسی کو ہے کبریا اور
جبروت اور اسی کو ہے آسمان و زمین کی ملکوت ضعفا کو وارث ملک و خلافت کرے اور جباروں سے تاج و تخت
چھینکے داغ غلامی کا دیوے میں گواہی دیتا ہوں اسکے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ مقرر محمد اسکے
بندے اور رسول ہیں انکو خلیفہ اور رسالت کے واسطے رکھا اور انکے سبب سے گمراہوں کو اپنی طرف کھینچا صلوٰۃ
وسلام اللہ تعالیٰ کا اس مختار پر اور انکے آل اطہار اور اصحاب ابرار پر علی الخصوص چار یار با وفا اصحاب صدق و صفا پر کہ
کے دوام کے چار عنصر اور اسلام کی بنا کے چار رکن ہیں کہ انہیں کے اختلاط سے مزاج دین کی معتدل و مربوط ہوئی اور
انہی کے سعی سے شرع کی عمارت مستحکم اور مضبوط ہوئی اما بعد بندہ عاصی پر معاصی ضعیف البدن محمد غوث مدراسی
کہتا ہے اس احقر دور کے بعد خاص سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سیرت میں ہندی زبان میں نفع عام اور فائدہ تام کے
لئے ایک کتاب تصنیف کیا دل کا مرکوز رہا کہ مناقب میں رفیق یار غار صدیق اکبر سید ابرار امام مکمل خلیفہ اول
وارث مسند خلافت بالتحقیق سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کے ایک کتاب بناوے اس ارادہ پر بعضے دوستاں
مطلع ہو کے نہایت خواہش مند ہوئے لیکن قلت فرصت اور کثرت افکار کے سبب سے اپنے تئیں ادھر متوجہ کرنے
سے روکا تھا اور قلم کے گھوڑے کو اس میدان میں دوڑانے سے باز رکھا تھا بعضے مشفقان قدیم اور دوستان
صمیم بہت مستعد ہوئے کہ اس ارادے کو انصرام تک پہنچاؤں اور ایک رسالہ جو تمام احوال پر اس حضرت رضی اللہ عنہ کے
شامل ہو بناؤں ناچار اپنے ہمت کو ادھر متوجہ کیا اور نفع عام کے واسطے زبان ہندی میں اس رسالے کو معتبر کتب
سے جمع کیا اور حسن حدیث کی کتب موطا امام مالک اور مسند امام احمد بن حنبل اور صحاح ستہ یعنی صحیح بخاری

اور صحیح مسلم اور سنن ابی داود اور سنن ترمذی اور سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ طرف ہو تو اسکا ماخذ یہی کتب ہیں اور جسکی
نسبت دوسرے سنن اور مسانید کے طرف ہو تو اس کا ماخذ جمع الجوامع اور جامع الصغیر اور تاریخ الخلفا تصنیف حافظ
عبدالرحمن جلال الدین سیوطی کی اور صواعق محرقہ ہی تصنیف شیخ ابن حجر ہیتمی مکی کی انکے سوائے کتاب الاکتفا فی مناقب الاربعۃ
الائمۃ الخلفا بھی موجود تھی جو تالیف ہی شیخ ابراہیم بن عبداللہ وصابی یمنی کی لیکن اس نے جو حدیث پایا اسکو حاطب
اللیل کے مانند جمع کیا اور حدیث معقول ہی یا مردود اسمین کچھ تمیز نہ کیا یہاں تک کہ بہت سے موضوع حدیث بھی
داخل کردیا فضایل میں ضعیف حدیثون کو ذکر کرنا اگرچہ علما کے پاس جایز ہی لیکن موضوع حدیث سے پرہیز کرنا واجب
ہی سوا اسکے جمع کئے ہوے حدیثون سے جس حدیث کی علت پر میں نے مطلع ہوا اسکو بیان کردیا اور جسکی
علت معلوم نہیں ہوئی اور سیوطی اور ابن حجر کی کتابون میں بھی اس حدیث کو نہ پایا تو اس حدیث کے آخر میں حرف
ک لکھدیا تاکہ دیکھنے والون کو معلوم ہو کہ اس حدیث کا حال معلوم نہیں صحیح ہی یا ضعیف منکر ہی یا موضوع اور اس
کتاب کو آٹھ گلزار پر مرتب کیا پہلا گلزار صدیق رضی اللہ عنہ کے نام اور نسب وغیرہ میں دوسرا گلزار انکے
ایمان اور صحبت وغیرہ میں تیسرا گلزار انکے اخلاق میں چوتھا گلزار انکے علم وعقل میں پانچوان
گلزار انکے فضایل کے احادیث میں چھٹا گلزار انکے خلافت وغیرہ میں ساتوان گلزار انکے وفات میں
آٹھوان گلزار انکے ازواج واولاد میں اور نام اسکتاب کا ہشت گلزار فی مناقب رفیق الغار رکھا واللہ المستعان
وعلیہ التکلان **پہلا گلزار ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نام اور نسب اور کنیت اور لقب اور صفت**
اور نشو ونما میں اس گلزار میں چار چمن ہیں **پہلا چمن نام ونسب کے بیان میں** اس حضرت رضی اللہ عنہ کا اسم
شریف صحیح اور مشہور قول پر عبداللہ ہی بعضے کہتے ہیں کہ نام انکا عتیق تھا لیکن صحیح قول وہی ہی کہ یہہ نام نتھا بلکہ
وہ لقب ہی چنانچہ اسکا بیان دوسرے چمن میں مذکور ہوگا اور حضرت کے والد کا نام عثمان اور کنیت انکی ابو قحافہ
فرزند عامر کا وہ فرزند عمرو کا وہ فرزند کعب کا وہ فرزند سعد کا وہ فرزند تیم کا وہ فرزند مرہ کا وہ فرزند کعب کا وہ فرزند
لوی کا وہ فرزند غالب کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نسب مرہ میں ملتا ہی تو ابوبکر صدیق رضی اللہ
عنہ قریشی ہیں اور تیم کے اولاد میں ہونے سے اسکے طرف نسبت کرکے تیمی کہتے ہیں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام
سلمی تھا بیٹی صخر کی وہ فرزند عامر کا وہ فرزند کعب کا سو یہہ بی بی ابی قحافہ کی چچیری بہن ہی اس بی بی کی کنیت ام الخیر
ہی **دوسرا چمن انکی کنیت اور لقب میں** عرب کی اکثر عادت یہہ ہی کہ آدمی کا ایک نام رکھتے جب کوئی شخص
فرزندمند یا صاحب اولاد یا کوئی خوبی یا اور کوی سبب ہو تو اسکو ابو فلان یعنے فلانے کا باپ یا ام فلان
یعنے فلانے کی ماں کرکے کہا کرتے اسکو انکے اصطلاح میں کنیت کہتے ہیں اور کبھی ان چیزونکا لحاظ رکھکے اسکو ایک

یعنے اہل نسب عامر اور کعب کے درمیان عمرو کو داخل کرکے کہتے ہیں وہ عامر فرزند عمرو کا وہ فرزند کعب کا اور بعضے داخل نہیں کرتے ۱۲ منہ

کنیت و تخمیر میں اور جو کوئی شخص کچھ ہنر یا بد فعل کرے یا کسی کام میں منفرد ہوتا تو اس فعل کے مناسب اسکا ایک نام
رکھتے ہیں کہ اسکو لقب کہا کرتے تھے جیسا کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے فرزند علی سجدے بہت کرتے تھے تو انکو زین العابدین
کہتے اور ایک شخص کُبڑا تھا اور اسکا سر ایک تکیے یا تھوڑا ڈال کر لیتا تھا اسکو انف الناقہ یعنے اونٹ کی ناک کہتے
حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو بکر تھی لیکن انکو کوئی فرزند جس کا نام بکر ہوتے سے انکی یہ کنیت ہوئی
یہ کنیت ایسی مشہور ہوئی کہ فقط نام سے پکاریں تو معلوم ہوگا اور لقب انکا عتیق اور صدیق ہے اور انکا
لقب رواسوہمیں حلیم اور شفیق کہے گئے آیا ہے عتیق عین کے زیر اور تے کے زبر سے آزادی بندہ اور مرد شریف اور
اصیل اور بزرگ اور خوبصورت کے معنی سے آیا ہے اس حضرت کا یہ لقب ہونے کی وجہ ان معنوں سے ہر ایک معنی ہو سکتا
ہے کیونکہ ابن سعد اور امام احمد بن حنبل کہتے ہیں اس حضرت کا لقب عتیق اسلئے ہوا کہ نہایت خوبصورت تھے طبرانی نے
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی ایسی ہی روایت کی ہے اور ابو نعیم فضل بن دکین سے منقول ہے کہ وہ حضرت
نیکی اور بزرگی کے کام میں سب پر سبقت لیجاتے تھے اسلئے انکا یہ لقب ہوا اور بعضے کہتے ہیں ابو بکر اپنی قوم
میں اشرف ہوتے تھے اور انکے نسب میں کچھ عیب نہ تھا اسلئے یہ لقب ہوا اور بعضے کہتے ہیں دوزخ سے آزاد ہونے کے
باعث یہ لقب ہوا اسی وجہ کو اکثر علما پسند کئے ہیں اور اسمیں حدیث بھی وارد ہوئی ہے ابو یعلی اپنی مسند میں
اور ابن سعد اور حاکم نے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کئے ہیں کہتے کہ ایک روز میں اپنے گھر میں تھی اور رسول صلی اللہ
علیہ وسلم صحابہ کے ساتھ صحن میں تشریف رکھتے تھے میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان پردہ تھا سو ابو بکر
رضی اللہ عنہ آئے انکو دیکھ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کہ جس کا جی خوش ہوتا ہے کہ دوزخ سے آزاد شخص
کو دیکھے تو وہ ابو بکر کو دیکھے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا فرمائے ابو بکر کا نام انکے لوگ عبد اللہ رکھے تھے سو اس روز سے انکا
نام عتیق مشہور ہوا حاکم نے اس حدیث کی تصحیح کی ہے اور ترمذی اور حاکم مستدرک میں بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا
سے روایت کئے ہیں کہ ایک روز ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے سو انکو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے اے ابو بکر تو اللہ کا آزاد بندہ ہے دوزخ سے سو اس روز سے انکا نام عتیق ہوا اور بزار اور طبرانی
نے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کا نام عبد اللہ تھا سو انکو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فرمائے أَنْتَ عَتِيقُ اللهِ مِنَ النَّارِ یعنے تو اللہ کا آزاد بندہ ہے دوزخ سے سو اس روز سے
انکا نام عتیق ہوا اور علامہ جلال الدین سیوطی نے کہا اس حدیث کی سند جید ہے صدیق رضی اللہ عنہ کا نام عتیق ہونے
میں اور بھی کئی وجہیں ہیں چنانچہ طبرانی نے قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے بی بی عائشہ
رضی اللہ عنہا سے پوچھا ابو بکر رضی اللہ عنہ کا نام کیا تھا بی بی کہے انکا نام عبد اللہ تھا لوگ کہتے ہیں انکا نام عتیق تھا

تو فرمائے ابو قحافہ کو تین فرزند تھے ایک کا نام عتیق اور دوسرے کا نام مُعتّق اور تیسرے کا نام معیتیق اور ابن مندہ اور ابن عساکر نے
موسیٰ بن طلحہ سے روایت کئے ہین کہے مین اپنے والد طلحہ سے پوچھا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کا نام عتیق کس واسطے ہوا تو
وے کہے انکی مانکا کوئی بچا جیتا نہین تھا سو جب ابو بکر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو انکو بیت اللہ کے پاس لیگئے
اور کہے یا اللہ یہہ موت سے آزاد ہی اسکو تو مجھے بخش اور انکا لقب جو صدیق تھا اس کا سبب سُدّی نے یون کہا ہی کہ
وے بڑے راستگو تھے اس لئے انکا لقب جاہلیت مین صدیق ہوا اور مشہور یہہ ہی کہ انہون نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے تصدیق کرنے مین سبھون پر سبقت کئے اس لئے انکا لقب صدیق ہوا اور ابن اسحق نے حسن بصری اور
قتادہ سے روایت کیا ہی کہ اسرا جس شب مین واقع ہوا اس روز سے انکا لقب صدیق کر کے مشہور ہوا اور ابن اسحق
اپنے سیرت مین اور حاکم مستدرک مین بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کئے ہین کہ مشرکون نے ایک روز ابو بکر رضی اللہ
عنہ کے پاس آئے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد اقصیٰ کو گئے سو صبح کو
لوگون سے وہ بیان کئے تو چند لوگ تصدیق نہ کرکے ایمان سے مرتد ہوئے اور چند لوگ ابو بکر رضی اللہ عنہ پاس گئے
اور کہے دیکھو تمھارے صاحب بول رہے ہین کہ آپ فرشتون کے ساتھ شب کو بیت المقدس مین گئے ابو بکر پوچھے
کیا سچ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا فرمائے تو لوگ بولے سچ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سچ کہے اس سے
دور کی خبر جو فرماتے ہین صبح و شام اپنے تئین آسمان سے پر خبر آتی ہی سو اس مین مین تصدیق کرتا ہون اس کی تصدیق
کیون نہ کرون اس لئے انکا نام صدیق ہوا حافظ سیوطی کہا اس حدیث کی سند جید ہی اور اس حدیث کو ابن
عساکر نے انس اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما سے اور طبرانی اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا سے بھی روایت کئے ہین اور سعید بن منصور نے
اپنے سنن مین اور ابن سعد اپنے طبقات مین ابی وہب سے جو مولی ابی ہُریرہ کا تھا روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اسرا کی شب کو پھر کے آتے وقت ذی طُوی کو پہنچے سو اس جگہ فرمائے ای جبرئیل میری قوم اس بات مین
میری تصدیق نہ کریگے جبرئیل علیہ السلام کہے آپکی تصدیق ابو بکر کریگے اور وہ صدیق ہین اس حدیث کو طبرانی
اپنے معجم اوسط مین ابی وہب سے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے موصول روایت کیا ہی اور حاکم نے نزّال بن
سُبْرہ سے علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہے ابو بکر وہ ہی اللہ تعالے جس کا نام جبرئیل کے زبان پر اور نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے زبان پر صدیق کر کے رکھا اس حدیث کا تتمہ خلافت کے بیان مین آویگا اور دارقطنی اور
حاکم نے ابی یحیی سے روایت کئے ہین اس نے کہا مین علی رضی اللہ عنہ سے اتنے بار سنا ہون جو شمار نہین کیا جاتا
فرماتے تھے کہ اللہ تعالی ابو بکر رضی اللہ عنہ کا نام اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زبان پر صدیق کر کے رکھا اور
طبرانی نے حلیم بن سعد سے روایت کیا ہی کہ مین علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے سنا ہون قسم کھا کے فرماتے تھے اللہ تعالے

نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام آسمان پر سے صدیق کرکے اتارا اور دیلمی نے مسند فردوس میں ام ہانی سے صحابیہ اللہ
عنہا روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر کو کہے ای ابوبکر اللہ تعالی نے تمہارا نام صدیق رکھا اور بیہقی نے علی
مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اسری کی شب کو جب میں ساتویں
آسمان پر گیا تو جبرئیل مجھے کہے ای محمد آپ آگے جاو اللہ کی قسم ایسی بزرگی کسی نے نہ پایا نہ فرشتہ مقرب نے نہ نبی مرسل پھر
رب نے میرے دل میں کچھ باتیں القا کیا جس میں وہاں ٹھہر گیا سبحات کے پیچھے سے مجھے ندا ہوئی پر ابراہیم خوب
باپ ہی اور تیرا بھائی علی خوب بھائی ہی اس سے خوبی چاہو بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبرئیل سے پوچھے ای
جبرئیل میں اللہ تعالی سے ملا سو بات پہ قوم سے کہوں تب جبرئیل بولے کہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
قریش مجھے جھٹلاینگے پھر جبرئیل کہے ایسا نہیں انمیں ابوبکر ہیں اور انکا نام آسمان میں صدیق لکھا ہوا ہی وہ
آپکی تصدیق کرینگے یا محمد ابوبکر کو میرا سلام کہو صدیق رضی اللہ عنہ کا لقب حلیم اور بعض کرکے بھی آیا ہی لیکن وہ حدیث
ضعیف ہی اس حدیث کو دوسری کسی لائق مقام میں ذکر کرینگے انشاء اللہ تعالی صدیق کا لقب اواہ بھی آیا ہی
اواہ کا معنی نرم دل اور شفقت کرنے والا ابن سعد نے ابراہیم نخعی سے نقل کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی مہربانی اور شفقت کو
دیکھتے انکو اواہ کہتے ابوبکر رضی اللہ عنہ کا لقب صدیق اور اواہ ہونا انکی کمال تعظیم اور بزرگی پر دلالت کرتا ہی کیونکہ اللہ تعالی نے
انبیا علیہم السلام کے شان میں صدیق کہا ہی اور ابراہیم علیہ السلام کے شان میں اَوَّاہٌ حَلِیمٌ کرکے فرمایا ہی جب ابوبکر کو بھی
اس خطاب سے سرفراز فرمایا تو معلوم ہوا کہ اللہ تعالی کے پاس انکی بڑی شان و منزلت ہی **مسئلہ خمس انکی سن و
عمر کے بیانمیں** ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ولادت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوکے بعد دو سال اور چند مہینے کے ہوئی اور
ابن خلدون خلیفہ بن خیاط نے یزید بن الاصم سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پوچھے
اَنَا اَکْبَرُ اَوْ اَنْتَ یعنی میں بڑا ہوں یا تم بڑے ہو تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کہے یا رسول اللہ اَنْتَ اَکْبَرُ وَاَنَا
اَسَنُّ یعنی آپ بڑے ہیں اور میری عمر زیادہ ہی سو یہ روایت بہت غریب اور مرسل ہی غریب یعنی اسکو ایک ہی شخص روایت
کیا ہی اور مرسل یعنی اسکا راوی ذکر نہیں کیا کہ آپ کس صحابی سے ذکر کیا ہی ایسی حدیث اکثر محدثان کے
پاس قابل حجت نہیں اور درست یہ ہی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عمر میں چھوٹے
تھے اور وہ مقولہ عباس رضی اللہ عنہ کا ہی کرکے ثابت ہی اور سعید بن یربوع سے بھی ایسا ہی کہا تھے کرکر آیا ہی چنانچہ
ابن منده وغیره روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعید بن یربوع سے پوچھے اَیُّنَا اَکْبَرُ اَنَا اَوْ اَنْتَ
یعنی کون بڑا ہی میں بڑا ہوں یا تم بڑے ہو تو سعید کہے یا رسول اللہ اَنْتَ اَکْبَرُ وَاَخْیَرُ مِنِّی وَاَنَا اَقْدَمُ مِنْکَ
سِنًّا یعنی آپ مجھ سے بڑے اور خوب تر ہو اور میں آپ سے عمر میں زیادہ ہوں معلوم رہے اس حکم سے کمال ادب صحابہ رضی اللہ

عنہ کا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی کیونکر ہیں آپ سے زیادہ ہون کہا ابن دغنہ نے اسکی نفی کی و
اپنی عمر زیادہ دیکھ کر کے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کا نشو و نما مکے میں تھا وہاں سے سوائی تجارت کے نکلتے نہین تھے
اور اپنی قوم میں بڑے مالدار تھے اور لوگون کے ساتھ مروت اور احسان بہت کیا کرتے اور خوش اخلاقی سے پیش آتے اور انکے
پاس بہت معزز و مکرم تھے چنانچہ ابن الدغنہ نے انکو کہا تم صلہ رحم کرتے ہو اور سچ بات کہتے ہو اور بے کسیر کے لئے کسب کرتے ہو
اور زمانے کے سختیون پر لوگون کو اعانت کرتے ہو اور مہمان کی ضیافت کرتے ہو چنانچہ اسکا بیان انشاء اللہ ہجرت میں
مذکور ہوگا جان کہ جیسی بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جن اخلاق سے مدح کی تھی ابن الدغنہ نے ابو بکر رضی
اللہ عنہ کو بھی انہیں اخلاق سے مدح کیا تو ثابت ہوا انکو مکارم اخلاق سے بڑا حصہ ملا تھا امام نووی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں
کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ جاہلیت میں قریش کے رئیسون میں تھے قریش انسے مشورت کیا کرتے اور انکی بات قبول کرتے جب اسلام کا
دور آیا تو اسلام کو اختیار کئے اور بہت خوبی کے ساتھ اسکو قبول کئے اور اپنی ریاست ترک کئے اور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم پر اور اسلام کو رواج دینے پر کمال جان فشانی کئے آخر خلافت کے منصب کو پہنچے زبیر بن بکار اور
ابن عساکر نے معروف بن خربوذ سے روایت کئے ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ قریش کے ان دس شخصون میں ہیں جن کا شرف جو
جاہلیت میں تھا اسلام کے شرف کے ساتھ متصل ہوا اور جاہلیت میں دیت مقرر کرنا اور جرمانہ دلوانا ابو بکر
کے متعلق تھا کیونکہ قریش کا کوئی بادشاہ نہ تھا جو اس کے حکم پر چلیں سو ہر قبیلے کے ایک بڑے شخص کو اپنے
کامون کی ... دیتے تھے چنانچہ بنی ہاشم میں سقایت اور رفادت تھی یعنی اونکے حج کو آتے سو بنی ہاشم کے
کنے ... پیتے نہ کوئی دوسرا اور بنی عبد الدار میں حجابت اور ندوت اور جھنڈا تھا یعنی بیت اللہ میں کوئی شخص
انکے بے اذن داخل نہ ہوتا اور قریش کسی مہم کے واسطے جمع ہوتے تو انھیں کا گھر جو دار الندوہ کر کے مشہور تھا اسی میں
جمع ہو کے حکم کرنا دوسری جگہ ہر چند کہ حاکم کرین تو وہ حکم نافذ نہیں ہوتا اور قریش کسی جنگ کے واسطے مستعد ہون
تو جھنڈا وہی لوگ لیتا جو تھا چمن انکی صفت میں ابن سعد نے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ
کسی نے انسے پوچھا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی صفت بیان کرو تو فرمائے انکا رنگ گورا تھا بدن لاغر رخسارے دھنسے اور
قامت خمیدہ لنگ کمر سے سرکتی چہرہ پر گوشت نہ تھا آنکھیں گڑھون میں دھنسی ہوئی پیشانی اٹھی ہوئی
انگلیان پتلے بے گوشت اور ابن ابی الدنیا نے زہری سے روایت کیا ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کا رنگ گورا اور چہرہ لطیف اور انکے
بال گھنگھروالے تھے اور ابن سعد نے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرمائے ابو بکر رضی اللہ عنہ حنا اور
کتم سے خضاب کیا کرتے تھے اور ابن سعد نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ و
سلم مدینے کو تشریف لائے تو حضرت کے صحابہ میں کسی کے بال سفید نہ تھے سوائے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے سو وے اپنے بالون کو حنا او

کتم کا حصاب کیے اور امام مالک اور سفیان بن عیینہ اپنی جامع میں اور ابن سعد اور ابن ابی شیبہ نے عائشہ رضی
اللہ عنہا سے روایت کیے ہیں کہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حنا اور کتم سے خضاب کرتے تھے اور ابن سعد اور ابن
ابی شیبہ نے قیس بن ابی حازم سے روایت کیے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی داڑھی کو حنا اور کتم کا خضاب کر کے نکلتے تو
انکی داڑھی بہت سرخ رہتی گویا شعلہ ہی عرفج کا عرفج ایک درخت ہی اسکی آتش بہت جلد سلگتی ہی اور کتم ایک بوٹی
ہی جسکو فارسی میں وسمہ کہتے ہیں بعضے کہتے ہیں کہ وہ نیل کا پتا ہی اور بخاری نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے
روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جو کوئی اپنا کپڑا تکبر اور غرور سے لٹکاویگا تو اللہ تعالی اسکی طرف قیامت
کے دن نہ دیکھیگا ابوبکر رضی اللہ عنہ عرض کیے مرا کپڑا ایک طرف جھک کے لٹکنے لگتا ہی مگر اسکی طرف میں خیال رکھتا ہوں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تم غرور کے ارادے سے اسکو نہیں کرتے ہو دوسرا ان کا لڑکا اسلام اور
صحبت اور ہجرت وغیرہ میں اس کی ان بین ہیں جمیں پہلا جمیں انکی ایمان لانے میں
ایک صحابہ اور تابعین وغیرہ کی کہی ہی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سب سے اول ایمان لائے بلکہ اسپر اجماع ہی کرکے   جماعت
بعضوں کا دعوی ہی ترمذی اور ابن حبان اپنی جامع صحیح میں ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت
کیے ہیں کہے ابوبکر رضی اللہ عنہ فرمائے کیا میں لوگوں کی نسبت خلافت کا حق نہیں کیا میں سب کے آگے اسلام
نہیں لایا کیا میں فلانا اور فلانا کام نہیں کیا اور ابن عساکر نے حارث کے طریق سے روایت کیا ہی کہ علی مرتضی رضی اللہ
عنہ فرمائے مردوں سے اول جو اسلام لائے سو ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے اور ابن ابی خیثمہ نے بسند صحیح زید بن
ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہے اول جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھے سو ابوبکر صدیق رضی اللہ
عنہ تھے اور طبرانی معجم کبیر میں اور عبد اللہ بن احمد زوائد زہد میں شعبی سے روایت کیے ہیں کہے
میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا سب کے آگے کون اسلام لائے تو فرمائے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
اور ابو نعیم نے فرات بن سائب سے روایت کیا ہی کہا میں نے میمون بن مہران سے پوچھا کہ تمہارے پاس
علی افضل ہیں یا ابوبکر اور عمر سو اسکے بدن پر رعشہ ہوا اور انکے ہاتھ میں کا عصا گر پڑا اور بولے میں ایسا سمجھا نہیں تھا
کہ ابوبکر اور عمر کے ساتھ دوسرے کو برابر کرینگے سو فرمانے تک میں جیتا رہوں کا ان دونوں کی خوبی ایسی ہی کہ وہ اسلام
کے سر تھے میں پوچھا ابوبکر اسلام پہلے لائے یا علی تو بولے بحیرا راہب کے وقت سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس زور
گذرے تھے اسی وقت ابوبکر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور وہ زاری بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کو کہے
اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انکا نکاح کروائے یہ معاملہ علی مرتضی رضی اللہ عنہ پیدا ہونے کے قبل ہوا تھا ہی
اور بعضے کہے ہیں سب کے اول علی مرتضی رضی اللہ عنہ اسلام لائے اور بعضے کہتے ہیں کہ بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا اول

[illegible]

اسلام لائے سیوطی کہا ظاہر آیون معلوم ہوتا ہی کہ بی بی خدیجہ اور زید بن حارثہ اور انکی عورت اُمّ اَیمَن اور علی اور ورقہ بن نوفل اول ایمان لائے ہین ابن عساکر نے محمد بن سعد بن ابی وقاص سے بسند جید روایت کیا ہی کہے کہ مین اپنے والد سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تم سب سے اول ایمان لائے تو سعد کہے نہین بلکہ پانچ شخص سے زیادہ ہونگے جو ابو بکر کے قبل ایمان لا چکے تھے لیکن ابو بکر ہم سب مین بہتر تھے یعنی اس لئے اُنھون اول ایمان لائے کر کر مشہور ہوا اور ابن ابی شیبہ اور ابن عساکر نے سالم بن ابی الجعدؔ سے روایت کیا ہی کہے ہین محمد بن الحنفیہؔ کو پوچھا کیا ابو بکر رضی اللہ عنہ سب کے آگے ایمان لائے تو کہے نہین مین پوچھا پھر کیون ابو بکر سب سے بلند اور سابق ہوئے جو انکی سوائے دوسریکو ذکر نہین کرتے محمد بن الحنفیہ کہے ابو بکر اسلام لائے سو انکا اسلام سب سے افضل ہوا یہان تک کہ اللہ سے ملے یعنی وفات پائے تک اُس ہی طریق مستقیم پر ثابت رہے اور حافظ ابو عمرو عثمان بن سماک اپنے جزئین محمد بن کعب سے نقل کیا ہی کہ انسے پوچھے علی مرتضی اول اسلام لائے یا ابو بکر صدیق تو کہے علی اول اسلام لائے مگر لوگان پر اس لئے اشتباہ ہوا کہ علی رضی اللہ عنہ اپنا اسلام ابو طالب سے پوشیدہ رکھتے تھے اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو اپنا اسلام علانیہ کئے اور اسکو حافظ رضی الدین ابو الخیر احمد بن اسمعیل قزوینی حاکمی اپنی اربعین مین محمد بن کعب سے یون نقل کیا ہی کہے کہ ابو بکر اول اسلام ظاہر کئے اور علی اپنا اسلام باپ کے اندیشے سے پوشیدہ رکھتے تھے ایک روز ابو طالب انسے ملکے کہے کیا تو اسلام لایا تو علی کہے ہوا ابو طالب بولے تیرے چچیرے بھائی کی اعانت اور مدد کر سو اُس روز سے علی اسلام ظاہر کئے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ان مختلف قولون کو جمع کرکے یون کہتے ہین بالغ مردونمین اول جو ایمان لایا سو ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے اور بچون مین علی اور عورتون مین بی بی خدیجہ بیہقی نے کہا ہی ابو بکر رضی اللہ عنہ اول سے نبوت کی نشانیان نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین سنتے اور پاتے تھے سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکو دعوت کرتے ہی فی الحال ایمان لائے بخاری اپنی صحیح مین ابی الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ عمر مین اور ابو بکر مین کچھ سخن ہوا تھا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کیا تم میرے رفیق کو چھوڑتے نہین مین بولا ای لوگو مین اللہ کا رسول ہون تو تم بولے تو جھوٹھا ہی اور ابو بکر کہا تم سچے ہو تمام اس حدیث کا چوتھے کلار کے پانچوین چمن مین آویگا اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ہین جسکو اسلام کے طرف بلایا اس نے ابا کیا اور مجھ سے گفتگو کی مگر ابن ابی قحافہ کو جو بات مین نے کہا اُس نے اُسکو قبول کیا اور اسپر مستقیم رہا اور ابن اسحق نے محمد بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن حُصَین تمیمی سے روایت کیا ہی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم فرماتے ہیں جسکو اسلام کی دعوت کیا اس نے توقف اور تردد اور تامل کیا مگر ابوبکر کو جب دعوت کیا اُس نے درنگ اور
تردد نہ کیا اور دیلمی نے فضائل صحابہ میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے ہیں جس پر اسلام عرض کیا تو اسکو بصیرت ہوئی مگر ابوبکر کو کہ انہوں نے توقف نہیں کئے اور ابن عساکر
نے علی بن یزید سے روایت کیا ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کعبے کے صحن میں بیٹھا تھا
وہاں زید بن عمرو بن نفیل بھی بیٹھے تھے سو اُمیہ بن ابی الصلت اُدھر آ نکلا زید نے کہا کَیْفَ اَصْبَحْتَ یَا
بَاغِیَ الْخَیْر یعنی ای خوبی چاہنے والے آج تو نے صبح کیسی کیا اُمیہ نے جواب دیا خیر سے کہا زید بولے کیا تم ملنے
یعنی دیکھا طرفہ اُمیہ کہا نہیں زید بولے تمام دین قیامت تک باطل ہیں مگر اللہ جو حنیفی دین ہیں انکا حکم
کیا ہے خبردار وہ نبی جس کا انتظار کرتے ہیں ہم میں سے ہے یا تم میں سے ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ماس کرنے کے
پہلے میں آپکا انتظار کرنے سو نہیں سنا تھا اور نبی مبعوث ہوگا سو بھی مجھے معلوم تھا پھر میں ورقہ بن نوفل کے
پاس گیا اسنے آسمان کی طرف بہت دیکھا کرتا تھا اور زیر لب گاتا تھا سو میں اس سے یہ قصہ بولا اور یہی آپکی با
اس سے ذکر کیا ورقہ نے کہا ای برادر اہل کتاب کے علما کہتے ہیں ایک نبی مبعوث ہوگا اور وہ نبی عرب کے اشراف
خاندان میں ہے اور میں عرب کے نسب جانتا ہوں اور تمہاری قوم یعنی قریش اشرف گھرانے والے ہیں ابوبکر کہے
اے چچا نبی کیا فرماتا ہے کہا اُسکو جو حکم ہوتا ہے وہ کہا کرتا ہے یہی کہ نہ ظلم کرتا ہے اور نہ ظلم قبول کرتا ہے ابوبکر صدیق
کہے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے میں اُن پر ایمان لایا اور انکی تصدیق کیا شیخ جلال الدین سیوطی
نے کہا اس کی سند منقطع ہے اور دولابی نے فضائل صدیق میں ابن سعید بن کعب سے روایت کیا ہے ابوبکر
رضی اللہ عنہ کے اسلام کا سبب وحی آسمانی تھا وہ یہ ہے کہ ابوبکر نے ملک شام کو تجارت واسطے گئے تھے
ایک خواب دیکھ کر بحیرا راہب کو سنائے بحیرا نے پوچھا تم کہاں کے باشندے ہو ابوبکر کہے مکے کا ہوں پوچھا
کون لوگوں سے ہو کہے قریش سے ہوں پوچھا کیا کسب کرتے ہو کہے تاجر ہوں بحیرا بولا تمہاری
خواب کو اگر اللہ تعالی راست کرے تو تمہاری قوم میں نبی جو مبعوث ہوگا تم اسکی حیات میں اسکے وزیر
اور اسکی وفات کے بعد اسکا خلیفہ ہوگے ابوبکر نے اس بات کو مخفی رکھے یہاں تک کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے پھر ابوبکر آکے کہے یا محمد آپ جو نبوت کا دعوی کرتے ہیں اس پر کیا دلیل
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے وہ خواب دلیل ہے جو شام میں دیکھے تھے پھر ابوبکر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم سے معانقہ کئے اور حضرت کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دئے اور کہے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ
اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ابوبکر کہتے ہیں مسلمان ہونے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا خوش ہوئے کہ اتنا کسی سے نہ تھا

حدیث کی سند میں سے دو شخص ساقط ہوں تو اسکو منقطع کہتے ہیں ۱۲ منہ

[illegible]

مین رہنے والون سے اتنا خوش حال کوئی شخص نتھا کا دوسری ایک روایت مین یون آیا ہی کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ
عنہ تجارت واسطے شام کو گئے وہان خواب دیکھے کہ آسمان پر سے مہتاب نکل کے انکے گود مین گرا اور انکی گود ھ
تور دیا اور مہتاب ہی باقی رہا پھر اس خواب کی تعبیر بحیرا راہب سے پوچھے تو اس نے کہا تمھاری زمین مین
ایک پیغمبر نکلیگا تم اسکی زندگی مین اسکے وزیر اور اسکی وفات کے بعد اسکے خلیفہ ہوکے کا اس روایت
کو حافظ ابو عبد اللہ بن عبد ربہ بہجۃ المجالس کتاب مین لکھا ہی اور کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خواب کی تعبیر نے
مین بڑا علم تھا اور لوکون پاس نہایت معظم مسجد مین جب بیٹھے تو بڑا حلقہ انکا رہتا سو ایک روز ابوبکر نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہے آپ بت کی پرستش کیون نہین کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
مجھے اللہ پیدا کیا اور رزق دیا او زندہ کیا اور ماریگا سو ہاتھ سے تراشی ہوئی چیز کی عبادت کرنے سے مجھے بہت
ننگ ہی ابوبکر کہے ایسی چیز جو نفع ضرر نہین دیتی اسکو ہمارے آبا اجداد کیسا عبادت کرتے آے اور ہم انکی عادت
پر چلے کاش ایسا کوئی شخص ملے جو ہمارے دین سے دوسرا کوئی خوب دین بتاوے جب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پر وحی ہوئی اور یا ایہا المدثر قم فانذر کی آیت اتری اور جبرئیل نے نبی صلی اللہ علیہ
سلم کو لیکے نماز پڑھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس شب کو متفکر رہے کہ اس امر مین کس سی مشورت کرون سو ارادہ
مضبوط کئے کہ صبح ہوتے ہی ابوبکر کے پاس جا کے اُن سے مشورت کرنا امید ہی کہ وہ اسلام لاوا اور ابوبکر بھی
اُس شب کو جاگتے متفکر رہے کہ اپنے دین سے بہتر دین کون بتلاویگا سو ارادہ مصمم کئے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے گھر جا کے اُن سے مشورہ کیا چاہئے پھر جب صبح ہوئی ہر ایک دوسرے کی ملاقات کے ارادے سے نکلے سو راہ مین
ملاقات ہوئی اور ہر ایک دوسرے کو کہا مین تمھارے قصد سے نکلا ہون سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کو کہے تم میری
طرف جو نکلے سو کس ارادے پر نکلے سو ابوبکر کہے میرا بڑا قصد ہی آپ کہو کہ کیون میرا قصد کرکے نکلے ہو تب نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وحی کو جو آپ پر نازل ہوئی تھی بیان کئے اور کہے تم سے مشورت کرنے کو آیا ہون کہ یہہ
بات مین کسے کہون ابوبکر کہے وہ میرے سے بولو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کئے او ابوبکر اسلام لائے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین جس پر مین اسلام عرض کیا تو اس سے ایک جفائی دیکھا مگر ابوبکر کہ وہ
توقف نہ کیا کا اور ایک روایت مین یون لکھا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوے بعد اپنے
گھر سے ابوبکر کے گھر کو جا کے انکو اپنی رسالت کی خبر دینے چلے اور ابوبکر بھی اُسی وقت اپنے گھر سے نکلے اور راہ
مین ملاقات ہوئی تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ای ابوبکر مین کچھ اسرار تمکو کہتا ہون ابوبکر کہے
یا رسول اللہ وہ کیا ہی فرمائیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہے یہہ بھید بولنے کا مین ارادہ کیا تھا
یعنے مین رسول اللہ ہون کرکے تمکو کہنے والا تھا

[illegible]

تمکو پھر کیسا معلوم ہوا ابو بکر کہے پروردگار میرے شرکو آپ رسول ہیں کر کر مطلع کیا اور پھیرے دلکو چھڑ مانے اور ابن عساکر
ابی اربعین طوال میں اور حافظ ابو الفضل محمد بن ناصر سلامی اپنی امالی میں بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کئے
ہیں کہتی ہیں کہ میرے والد ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جاہلیت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت دوست تھے
سو حضرت کی ملاقات کے واسطے نکلے راہ میں ملاپ ہوا سو کہے یا ابا القاسم تم اپنی قوم کی مجلسوں سے
نکل گئے اور تمکو عیب دانی سے متہم کئے ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے میں اللہ تعالے
کا رسول ہوں تمکو اللہ کے طرف بلاتا ہوں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بات سے فراغت پائے ابو بکر اسلام لائے

۱ ایک روایت میں یوں ہے کہ ... صلی اللہ علیہ وسلم ... ابو بکر ...

لانے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایسا خوش ہوئے کہ اخشبین میں کوئی ایسا خوشحال نہ ہوگا کہ دوسرا
حمس ان کی صحبت اور ہجرت کے بیان میں اہل سیر اور علماء تاریخ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ابو بکر صدیق
رضی اللہ عنہ جب سے ایمان لائے تب سے لیکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک کبھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
جدا نہیں ہوئے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو جب حج کے واسطے بھیجے کے واسطے آپ روانہ کرے تو حضرت

۲ اسلام

صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہوتے اے مومنوں تم خیال کرو کہ اولیا کی خدمت میں کوئی شخص تھوڑے دن سے
جب فیض پاتا ہے پھر وہ شخص انکے نزدیک سے دور ہوتا ہے تو انکی نظر توجہ اسکے حال پر رہا کرتی ہے اور باطن
اس ولی کا فیض اسکو پہنچا کرتا ہے سو جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں ہمیشہ رہا ہوگا اسکو
کیا کچھ فیض باطنی حاصل ہوا ہوگا اور اسکی غیبت کے وقت علی الخصوص جب وہ غیبت اللہ تعالی کے حکم سے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی سے ہو تو نظر توجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اسکے حال پر کس قدر
زیادہ رہتی ہوگی سو بعضے اوقات میں صدیق رضی اللہ عنہ کی غیبت اگرچہ بحسب ظاہر کے ہوئی ہے لیکن فیض باطنی
اور توجہ قلبی کے دیکھتے وہ غیبت میں محسوب نہیں بلکہ وہاں حضور دائمی ہے الغرض صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے اور تمام جنگوں میں اور سفروں میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
رفاقت کئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی ہجرت کئے اور اپنے اہل سے اور عیال سے دست بردار ہو
اور مدام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خیر خواہی اور نصرت میں رہے ابن عساکر نے ابی ہریرہ رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہے کہ بدر کے جنگ میں فرشتے جو آئے تھے سو آپس میں مژدہ دینے لگے اور کہے کیا
تم دیکھتے نہیں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسند کے بیچ میں ہیں اور
ابن عساکر نے ابن سیرین سے روایت کیا ہے کہ عبد الرحمن بن ابی بکر بدر کے روز کافروں کی ساتھ تھے
سو انھوں اسلام لا لانے کے بعد اپنے والد سے کہے بدر کے روز تیر مارنے کے نشانے میں آپ آگئے میں آپکو نہیں مارکے چھوڑ دیا

ابوبکر رضی اللہ عنہ فرمائے اگر تو میرے مار میں آتا تو میں تجکو نہ چھوڑتا ترمذی نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کو فرمائے تم میرے رفیق ہو حوض پر اور میرے رفیق ہو غار میں ترمذی نے کہا اس
کی سند حسن ہی اور عبد اللہ بن احمد نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فرمائے ابوبکر میرے رفیق ہیں اور مجھے انس دیئے غار میں سیوطی نے کہا اس کی سند حسن ہی اور دارقطنی اپنی
سنن میں اور خطیب اپنی تاریخ میں سہل بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیئے ہیں کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے رفاقت میں اور مال کے خرچ کرنے میں میرے پر ابوبکر کی بڑی منت ہی انکی دوستی اور شکر اور حفظ
مراتب میرے امت پر واجب ہی اور خلت کی حدیث میں یوں آیا ہی کہ ابوبکر میرے رفیق ہیں غار میں اسکا بیان فضایل کے
گلزار میں آویگا اور بخاری نے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہی کہے جب سے مجھے عقل آئی تب سے میں اپنے ما
باپ کو دین کے کاموں میں سرگرم دیکھتی تھی اور کوئی روز نتھا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح و شام دونوں وقت
ہمارے گھر آیا کرتے جب مسلمان رنج و بلا میں گرفتار رہے ابوبکر رضی اللہ عنہ ہجرت کرکے حبش کی طرف جانے نکلے برک
الغماد کو جب پہنچے ابن الدغنہ جو قارہ کی قوم کا سردار تھا ملا اور بولا ای ابوبکر تم کہاں جاتے ہو ابوبکر کہے میری
قوم مجھے بستی سے نکال دیئے میں سیاحت کرتا جاتا ہوں اور اپنے پروردگار کی بندگی کرتا ہوں ابن الدغنہ
بولا ای ابوبکر تم ایسے شخص نہیں ہو جو نکلیں یا تم کو نکال دیں تم بیمقدور شخص کے واسطے کسب کرتے ہو اور بار گراں
اٹھاتے ہو اور مہمان کی ضیافت کرتے ہو اور حق کا مومنین اعانت کرتے ہو تم پھر کے چلو اور اپنے شہر میں
اپنے پروردگار کی عبادت کرتے رہو اور میں تم کو امان دیتا ہوں پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ابن الدغنہ کے ساتھ پھر کے
آئے ابن الدغنہ نے قریش کے عمدہ لوگوں کے پاس جا کر کہا ابوبکر ایسا شخص نہیں جو نکلے یا اسکو نکال دیں
کیا تم نکالتے ہو ایسے شخص کو جو بیمقدور کے واسطے کسب کرتا ہی اور صلہ رحم کرتا ہی اور بار گراں اٹھاتا ہی اور مہمان کی ضیافت
کرتا ہی اور حق کا مومنین اعانت کرتا ہی پھر قریش اسکی امان کو قبول کیئے اور اسکو کہے ابوبکر کو کہہ دو اپنے گھر میں رہکر
اور اللہ تعالی کی عبادت کرے اور نماز وغیرہ جو چاہے سو پڑہا کرے لیکن ہمکو سنا کے ایذا نہ دیوے اور علانیہ عبادت نہ
کرے کیوں کہ انکے پڑھنے سے ہماری عورت بچے مذہب سے پھر جانیکا اندیشہ ہی پھر ابن الدغنہ ابوبکر کو یہہ کہہ دیا
ابوبکر چند روز اپنے گھر ہی میں رہکر اللہ تعالی کی عبادت کرتے تھے اور نماز علانیہ نہیں پڑہتے تھے پھر ابوبکر کو
خیال آیا سو اپنے گھر کے پاس مسجد بنا کے نماز پڑہنا اور قرآن کی تلاوت کرنا شروع کیئے مشرکوں کی عورتیں اور بچے
اژدہام کرنے اور تعجب سے اسکو سننے لگے ابوبکر تلاوت کے وقت بہت رویا کرتے اور اپنے تئیں تھام نہیں سکتے سو
قریش کے مشرکوں کے عمدہ لوگوں کو اندیشہ ہوا سو ابن الدغنہ کو کہلا بھیجے ہم تیری امان دینی ابوبکر کو اس شرط پر تو ملا

برک الغماد بکسر با اور سکون را آیا ہی اور بفتح با بھی آیا ہی اور غین کو ضمہ اور کسرہ دونوں آئے ہیں اور بعضے کہے ہیں کہ ایک موضع کا نام ہی اور بعضے کہے ہیں کہ ایک موضع کا نام ہی منہ

گئے تھے کہ وہ عبادت اپنے گھر میں کریں ابوبکر اس سے بچاور کر گئے اپنے گھر کے متصل مسجد بنائی ہیں اور علانیہ نماز پڑھتے ہیں
اور تلاوت کرتے ہیں ہمکو اندیشہ ہی کہ ہماری عورتیں اور بچے مگر جاویں تم انکو منع کرو اس سے اگر انکی مرضی ہی تو اپنے گھر
میں پوشیدہ عبادت کریں اگر نہ مانے تو لو اپنی امان سے دست بردار ہو جاؤ کیونکہ تو جس کو امان دیا ہوا اس سے عہد شکنی
کرنا ہم مناسب نہیں جانتے اور ابوبکر کو علانیہ عبادت کرنے کی رخصت ہم نہ دیویںگے ابن الدغنہ نے ابوبکر پاس کہا اور کہا
میں قریش کے ساتھ جو عہد کیا تھا تمکو خوب معلوم ہی یا تو اسی عہد پر رہو یا میری امان سے نکلو ابوبکر رضی اللہ عنہ کہے میں
میری امان سے نکلا اور اللہ تعالے کی امان پر راضی ہوں اُن ایام میں اُن مسلمانوں کو جو مکے میں تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے تھے میں تمھاری ہجرت گاہ کو خواب میں دیکھا جو ایسی ہی دو حرّوں کے بیچ سو یہ سنکے لوگ مدینے کے طرف ہجرت
کرنے لگے اور اکثر لوگ جو حبش کی طرف ہجرت کئے تھے سو بھی وہاں سے اُلٹ کے مدینے کو آنے لگے اور ابوبکر رضی اللہ
عنہ بھی مدینے کو جانے کی تیاری کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو فرمائے تم جلدی مت کرو مجھے بھی اذن ہونیکی امید
ہی ابوبکر عرض کئے میرے ماں باپ آپ سے فدا ہیں کیا آپکو بھی اس بات کی امید ہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے ہاں ابوبکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہ جانیکے واسطے رہ گئے اور انکے پاس دو اونٹنیاں تھیں انکو
چار مہینے تک ببول کے پتے کھلانے لگے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کہی ایک روز دوپہر ابوبکر کے گھر میں بیٹھے تھے کہ کوئی
دوپہر ہی کسی نے ابوبکر کو بولا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چادر اوڑھے ہوئے آئے اس وقت تشریف لائے ہیں ابوبکر کہے
میرے ماں باپ اُن پر فدا اس وقت جو تشریف لاتے ہیں واللہ انکو کچھ حکم ہوا ہی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اندر
آنیکا اذن مانگے جب اذن دیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لائے ابوبکر کو کہے تمھارے پاس کوئی
ہو تو اسکو چلا دو ابوبکر رضی اللہ عنہ کہے یا رسول اللہ آپ پر سے میرے ماں باپ فدا یہاں آپ ہی کے لوگ ہیں سب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مجھے یہاں سے نکلنے کا حکم ہوا ہی ابوبکر کہے یا رسول اللہ میں آپکی رفاقت میں رہونگا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے بہتر ہی ابوبکر کہے یا رسول اللہ میں دو اونٹنیاں سواری کے لیکے تیار رکھا ہوں
آپ ایک کو لیجئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے قیمت سے دو تو لونگا کہے جیسی مرضی مبارک بی بی عائشہ رضی
اللہ عنہا کہتے ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سفر کا اسباب تیار کر دئے اور ہمیں ایک توشہ دان بند ہوا
اور اسما بنت ابی بکر اپنی دامنی پھاڑ کے توشہ دان کا منہ باندھے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر نکل کے جبل
ثور کے ایک غار میں جا کر تین روز چھپے اور ابوبکر کے فرزند عبداللہ جو جوان چالاک اور ہوشیار تھے گو غار
میں رہتے اور سحر کے وقت نکل کے مکے کو آتے گویا یہیں تھے اور تمام روز رہ کے مکے کی کیفیت دریافت کر کر نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاتے اور ابوبکر کا غلام عامر بن فہیرہ چند بکریاں چراتا تھا انکا دودھ پیکر تکے

وہ جگہ کھجور اور کنکر والی ہے مدینے میں کھجور بہت ہیں اور پتھر والی
سو مدینے کے دو جانب زمین ہی کر وہاں پتھر بہت ہیں ۱۲ منہ

[illegible]

[illegible]

رات کو وہان لیجاتا پھر اندھیرے سے بکریانکو ہانک لے آتا تین رات تک یہی معمول تھا اور ایک شخص راہ کا ماہر
عاص بن وایل سہمی کی آل کا حلیف اور کفار قریش کے طریق پر تھا اور راہ بتانے کے لئے باجرت مقرر کئے تھے اسکے حوالے
دونو سانڈنیان کرکے تاکید کئے کہ تین دن کے بعد جبل ثور پاس آوے سو تیسرے روز غار کے پاس گیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم
روانہ ہوے اور عامر بن فہیرہ بھی ہمراہ ہوا اور وہ راہ بتلانے والا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لیکے ساحل کی راہ لیا
دینوری کتاب المجالسہ میں اور ابو الحسن بن بشران اپنی فوائد میں اور امام حافظ عثمان بن ابی شیبہ اپنی سنن میں اور ابو نعیم
دلایل میں اور لالکائی کتاب السنہ میں اور ابن عساکر اپنی تاریخ میں ضبہ بن محصن عنزی سے روایت کئے ہیں کہ کہے
عمر رضی اللہ عنہ سے کہا آپ ابوبکر سے بہتر ہو عمر رضی اللہ عنہ روئے اور کہے ابوبکر کی ایک رات اور ایک دن عمر کے تمام ایام
سے بہتر ہی یعنی ابوبکر ایک رات اور ایک دن میں جو نیکیاں کئے ہیں اُتنے نیکیاں میری تمام عمر میں مجھ سے عمل میں نہ آئیں بعد
کہے میں تمکو اُس رات اور اُس دن کی خبر دیون تو میں کہا بہتر عمر رضی اللہ عنہ کہے انگی رات وہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم مکے سے نکل کے چھپنے کئے سو شب کو ابوبکر بھی ساتھ تھے سو ابوبکر تھوڑا وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو چلتے اور تھوڑا
وقت پیچھے اور تھوڑا وقت داہنے بازو سے اور تھوڑا وقت بائین بازو سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ای ابوبکر تم
کیون ایسا چلتے ہو سو مین نہین سمجھا ابوبکر عرض کئے یا رسول اللہ میرے تین جب خیال آتا ہی کہ ہمارے لئے کفار کسی مقام
پر تاک رہے ہین تو مین روبرو ہوتا ہون اور جب خیال آتا ہی کہ ہمکو کوئی ڈھونڈھتا آتا ہی تو پیچھے اور داہنے اور بائین
طرف ہوتا ہون مجھے آپ ہی کا اندیشہ رہا کرتا ہی غرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس شب کو اُنگلیون پر چلے سو پیر چلنے سے
رنگئے جب ابوبکر دیکھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھک گئے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے کاندے پر اُٹھا کے دوڑنے
لگے اور غار پہاڑ کے اُتار اور کہے یا رسول اللہ آپکو قسم ہی اسکی جو حق پر بھیجا آپ اول مت جاؤ مین اسکے اندر
جاتا ہون اگر اُس مین کچھ بلا ہو تو اول مجھے پہنچیگی پھر جا دیکھے اُسمین کچھ نہین تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اُٹھا کے اندر
لیگئے اور غار مین چند شق تھے جسمین سانپ اژدہا رہا کرتے سو ابوبکر کو اندیشہ ہوا کہ اُسمین سے کچھ نکل کے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو ایذا دیوے سو اُن سوراخون سے ایک سوراخ کو اپنے قدم سے بند کئے پھر انکے قدم کو سانپ نے ڈسا آخر ابوبکر
کے آنکھون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آنسو ٹپکنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ای ابوبکر اندیشہ مت کرو
اللہ تعالی ہمارے ساتھ ہی پھر اللہ تعالی ابوبکر کو اطمانیت دیا عمر کہے یہہ تو ابوبکر کی شب کا بیان ہی اور ابوبکر کا ایک دن
ایسا تھا کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم وفات پائے عرب مرتد ہونے تھوڑے تو کہے ہم نماز پڑھینگے زکاۃ نہ دیونگے اور بعضون
نے کہا ہم نہ نماز پڑھینگے اور نہ زکاۃ دیونگے مین ابوبکر پاس آیا بطور خیر خواہی کے کچھ کہون اور بولا یا خلیفۂ رسول اللہ
لوگون کے ساتھ موافقت اور نرمی کرو ابوبکر کہے تم جاہلیت مین جبار تھے اور اسلام مین نرم بنے مین کس چیز سے انکی ساز

حلیف کی معنی حلف کرنے والا
حلیف حلف کرنے والا اور الامر
اور حلف قسم اور دو قوم کا عہد
یعنی دوستی اور دوستی کی عہد
یہ معنی ایک سے ہے دو [illegible] باانکو
[illegible] ایک طرف دو شخص یا دو قبیلہ
[illegible] سے اور کچھ [illegible]
ساتھ [illegible] اور [illegible]
ایک دوسرے سے [illegible] اس کا جو
جو دوست ہو اسکا بھی وہ دوست
دشمن ہو اسکا بھی وہ دشمن

ساتھ ہیں
ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تمام سوراخوں کو بند کیا ایک سوراخ باقی
رہی چادر پھاڑ کر [illegible]
رہی تھی اسکو [illegible]
اسکو اپنا قدم لگا کے بند کر دیا
وہ اسکا [illegible]

کروں کیا شعر بنا کے لاؤں یا سحر کروں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وفات ہوا اور وحی منقطع ہوئی اللہ کی قسم البتہ
جہاد کروں بعد بھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے مجھے نہ دیویں تو میں اُنسے جنگ کرونگا پھر ہم ایکے ساتھ
ہو کے جنگ کئے اللہ ابو بکر اس کام میں راہ راست پر تھے سو یہ ایکے دن کا سا ہی اور حاکم مستدرک میں اور
بیہقی دلائل النبوة میں محمد بن سیرین سے مرسل روایت کئے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں چند شخص انکو
ابو بکر پر تفضیل دئے جب عمر کو یہ خبر پہنچی عمر رضی اللہ عنہ کہے واللہ ابو بکر کی ایک رات آل عمر سے بہتر ہے اور ابو بکر کا
ایک روز آل عمر سے بہتر ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غار میں چلے تو ابو بکر بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ تھے سو ایک ساعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو چلے اور ایک ساعت پیچھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فرمائے ای ابو بکر تم کیوں ایک ساعت میرے روبرو چلے ہو اور ایک ساعت پیچھے ابو بکر عرض کئے یا رسول اللہ
میں جب خیال کرتا ہوں کہ ہمارے ڈھونڈنے کو کوئی آوے گا آپکے پیچھے چلتا ہوں اور جب خیال کرتا ہوں کہ کوئی ہمکو دیکھ رہا ہی
تو روبرو چلتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ای ابو بکر تم چاہتے ہو کہ کچھ بلا آوے سو تم پر آوے اور مجھ پر نہ آوے ابو بکر
کہے ہاں قسم ہی اسکی جو آپکو رسول برحق کر کے بھیجا ہی چاہتا ہوں کہ اگر ایک پتھر بھی آوے تو مجھے لگے آپکو نہ لگے جب غار پر
پہنچے ابو بکر کہے یا رسول اللہ آپ اسی جگہ توقف کریں میں غار کو جھاڑ دیتا ہوں پھر اندر جاکے غار کو جھاڑے اور اوپر
آکے بھی یاد کئے کہ ایک سوراخ کو درست نہیں کیا پھر جاکر اسکو بند کئے اور کہے یا رسول اللہ آپ تشریف
لاؤ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکے اندر گئے عمر کہے قسم ہی اسکی جو میرا جی اسکی دست قدرت میں ہی وہ ایکی
ایک رات آل عمر سے بہتر ہی اور حافظ عبد اللہ بن سبع اندلسی کتاب الشفا میں انس رضی اللہ عنہ سے یوں روایت
کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ جب غار کی طرف روانہ ہوئے وہ مکے سے قریب تھا سو ابو بکر
لگے آگے چلتے اور لگے پیچھے تا کوئی دشمن آوے تو اپنی جانکو فدا کریں اور غار میں درندے وغیرہ کچھ ہوئے تو کرکے آپ
اول غار میں گئے اور غار کو اپنے کپڑے سے جھاڑے اور اپنی چادر پھاڑ کے اسکے سوراخیں بند کئے اور ایک سوراخ
باقی رہ گئی تھی سو اسکو اپنا پاؤں لگا کے بند کئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اندر بلائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اپنا سر ابو بکر کے زانو پر رکھ کے آرام کئے مکے کے کبوتروں سے ایک کبوتر غار کے منہ ملنے آکے انڈے دیا اور مکڑی غار کے منہ
جالا بنائی کفار جب آئے تو کبوتر آواز کرنے لگا کفار کہے اس غار میں کوئی کیسا ہوتا ابو بکر کا حال تو جب سانپ اور کبوتر رہتا اور
ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاؤں کو سانپ ڈسا پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے ہوشیار ہو گے کر کر حرکت کئے
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے ابو بکر کو جو ایذا ہوئی سو دیکھے اور فرمائے مجھے تم کیوں ہوشیار نہ کئے ابو بکر
رضی اللہ عنہ عرض کئے کہ آپکا آرام سے سونا میری دنیا سے زیادہ عزیز ہی اور ابن عساکر نے انس رضی اللہ عنہ سے

اندر جاکے ۱۲

۱۳ اسکو

روایت کیا ہی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ غار مین جا کے اپنے ہاتون سے جھاڑا اور جہان کہین سوراخ دیکھے تو اسکو اپنا کپڑا پھاڑ کے
بند کئے یہان تک کہ تمام سوراخ بند ہوئے مگر ایک سوراخ باقی تھی اسکو بند کرنے واسطے کچھ نہ ملا اسکو اپنی ایڑی سے بند کئے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہے یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر سے فدا ہین اب آپ غار مین آو جب صبح ہوئی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے ای ابوبکر تمہارا کپڑا کہان ہی تب ابوبکر ماجرا بیان کئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اپنے ہاتھ اٹھا کے انکے واسطے دعا کئے اور امام احمد اپنی مسند مین اور بخاری اور مسلم اپنے صحیحین مین اور ابن ابی
شیبہ اپنی سنن مین اور ابن خُزَیْمہ اور ابن حِبّان اپنے صحیحین مین اور بیہقی دلایل النبوہ مین براء بن عازب رضی اللہ
عنہما سے روایت کئے ہین کہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میرے والد عازب سے ایک پالان تیرا درہم کو خرید کئے اور عازب کو
کہے تمہارے فرزند براء کو کہو کہ اسکو اٹھا کے میرے گھر تک لیچلے عازب نے بولے اسکو نہ بولونگا جب تک آپ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت کا ماجرا نہ بولو گے ابوبکر رضی اللہ عنہ فرمائے ہم شب رہتے پر نکلے اور وہ دن اور رات
جلدی چلے جب برابر دوپہر دن ہوا مین نے دھونڈنے لگا کہ اُترنے کہین کچھ سایہ ہی تب ایک پتھر نظر آیا مین وہان گیا دیکھا
تو اسکا کچھ سایہ باقی تھا پھر وہان کی زمین ہموار کر کے پوستین کا بچھونا بچھایا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ یہان آرام
فرمائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آرام کئے اور مین نکل کے دیکھنے لگا ہمارے پکڑنے کوئی آتا ہی یا نہین تب ایک چرواہا
نظر آیا اس سے مین نے پوچھا ای لڑکے تو کس کا غلام ہی اس نے قریش کے ایک شخص کا نام لیا جو مین اسکو جانتا تھا
پھر مین پوچھا تیری بکریان دودھ والی ہین بولا ہان ہین مین پوچھا کیا نچوڑ کے دیگا تو اُس نے قبول کیا پھر مین نے بولا
ہاتھ جھاڑ کے دودھ نچوڑ دے اس نے ایک بکری کو باندھ کے اپنے ہاتون کی مٹی وغیرہ جھاڑ کے میرے ساتھ کے ایک برتن
مین جسکے منہہ پر کپڑا باندھا ہوا تھا تھوڑا دودھ نچوڑ کے دیا پھر مین قدح سے اُس مین پانی ڈالتا اسکی تحت مین خنکی
ہوئے پھر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو دیکھا کہ آپ نیند سے بیدار ہوئے ہین مین نے عرض کیا یا رسول اللہ
اسکو تناول فرمائے حضرت اتنا پئے جس سے مین خوش ہوا پھر مین بولا اب کوچ کا وقت پہنچا پھر وہان سے ہم نکلے اور قوم ہماری
طلب مین نکلے اور کوئی ہمکو نہ ملا یا مگر سُراقہ بن مالک بن جُعْشُم گھوڑے پر اپنے بیٹھا ہوا پہنچا مین بولا یا رسول اللہ
اس نے ہمکو پکڑنے کے واسطے آیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اندیشہ نہ کر اللہ ہمارے ساتھ ہی پھر وہ ہمسے
قریب ہوا ہمارے اور اسکے درمیان ایک دو نیزون کے مقدار فرق رہگیا تھا مین نے کہا یا رسول اللہ اب وہ پہنچ گیا اور مین
رونے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کیون تم روتے ہو مین بولا واللہ میری جان کے لئے نہین روتا ہون لیکن آپکے واسطے
روتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس شخص پر دعا کئے کہ اَللّٰھُمَّ اکْفِنَا بِمَا شِئْتَ یعنی یا اللہ تو ہمکو
بس ہی جس طور سے چاہے پھر اسکے گھوڑے کے پیر پیٹھ تک زمین مین دھس گئے اور زمین سخت تھی اس نے گھوڑے پر سے کودا اور بولا

یا محمد ہمیں معلوم کیا ہے تمہارے دعا ہی اللہ کے پاس عالی مکو یا اس بلا سے مجھے نجات دیکو واللہ میں تمہیں پیچھے آنے والوں کو پھیر دونگا
اور پھر ترکش سے ایک تیر نکال لو میرے اونٹ اور بکریاں فلانے مقام پر ہیں انکے چرواہے کو تیر دکھا کے جس قدر حاجت ہو لے لو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ہمکو انکی حاجت نہیں اور دعا کئے گھوڑا نکل آیا اس نے اپنے لوگوں کی طرف چلا گیا
اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینے کو آیا اور بیہقی دلائل النبوۃ میں اور ابن عساکر اپنی تاریخ میں حمال
بن حسن سے روایت کئے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکے سے نکلا عرب کے دیسکو
سے ایک قبیلے کے پاس پہنچے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کنارے پر ایک گھر دیکھے اور وہاں گئے جب ہم اس جگہ آئے تو
اس میں کوئی نہیں تھا مگر ایک عورت سو بولی اے اللہ کے بندے میں عورت کی ذات ہوں اور میرے پاس
کوئی نہیں اگر صاحب منظور ہو تو قبیلے کے بڑے شخص پاس جاؤ ہم اسکو کچھ جواب دئے جب شام ہوئی ایک
لڑکا چند بکریاں کو ہانک کے لایا وہ عورت اسکو کہی ایک بکری اور چھری ان دونوں شخص کے پاس لیجا اور
انکو بول کہ میری ماں کہی ہی اسکو ذبح کرکے کھاؤ پھر وہ لڑکا بکری لے کے آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو فرمائے
چھری لیجا اور دودھ نچوڑنے کے لئے ایک برتن لے آ لڑکا بولا وہ بانجھ بکری ہی اسکو دودھ نہیں رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فرمائے تو برتن لے آ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکے تھن کو ہاتھ لگا کے دودھ نچوڑنے لگے برتن بھر
گیا فرمائے اسکو لیجا کے میری والدہ کو ملا وہ پیکے سیر ہوئی پھر فرمائے دوسری بکری لے آ پھر اس کا دودھ بھی نچوڑ
کے ابوبکر کو پلائے پھر تیسری بکری منگوا کے اس کا دودھ نچوڑ کر آپ پئے اور رات کو وہاں رہے صبح ہوتے ہی نکلے وہ عورت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کا نام مبارک کرکے رکھی اور اسکی بکریاں بہت ہوئیں سو مدینے کو بیچنے لائی اور ابوبکر بازار میں جاتے تھے سو دیکھ کر
اسکا لڑکا پہچانا اور اپنی ماں کو بولا دیکھ مبارک کے ساتھ جو شخص تھا سو وہ جاتا ہی پھر وہ عورت کھڑی ہوکے پوچھی اے بندہ
خدا تیرے ساتھ جو شخص تھا سو وہ کون تھا ابوبکر کہے کیا تو نہیں جانتی بولی نہیں کہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے
بولی مجھے انکے پاس لے چلو سو اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو کھانا کھلائے اور کچھ
دئے اور اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اقط اور جنگل کا کچھ اسباب ہدیہ دی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکو کپڑے
دئے پھر وہ اسلام سے مشرف ہوئی سیوطی کہا اس حدیث کی سند حسن ہی **تیسرا چمن ان باتوں میں جو اللہ تعالی
نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کے ساتھ ابوبکر کے نام کو ضم کیا** بخاری اور
مسلم نے علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اکثر سنا ہوں فرماتے میں آیا اور ابوبکر
اور عمر اور میں گیا اور ابوبکر اور عمر میں نکلا اور ابوبکر اور عمر الحدیث سو یہ حدیث کمال اختصاص پر ابوبکر اور عمر رضی
اللہ عنہما کے دلالت کرتی ہی اور اس میں اشارہ ہی کہ جہاں کہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکور ہی تو وہاں ابوبکر

اقط الف کے زبر اور قاف کے زیر سے دودھ ہی کہ اسکو اونٹا کر جماتے ہیں ۱۲

۲ ص ۵

اور عمر کی بھی رفاقت موجود ہی ابو یعلی اور حسن بن عرفہ اور دولابی نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماے ہین آسمان پر جب گیا تو دیکھا کہ ہر آسمان پر میرا نام محمد رسول اللہ لکھے ہی اور
میرے پیچھے ابو بکر صدیق سیوطی نے کہا ہی اس حدیث کی سند ضعیف ہی اور ابن عباس اور ابن عمر اور
انس اور ابی سعید خدری اور ابی الدردا رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہی اور ان تمام کی سندونمین ضعف ہی
لیکن سب کو ملا کر دیکھنے سے حدیث کو قوت ہوتی ہی انتہی ابن حجر ہیتمی نے کہا ہی ان سب روایتونکو ملا کے دیکھین تو حدیث
مرتبہ حسن کو پہنچتی ہی انتہی ابن عباس کی حدیث کو حسن بن عرفہ اور خطیب نے روایت کئے ہین اور ابن عمر رضی
اللہ عنہما کی حدیث کو حافظ ابو عبد اللہ ثقفی نے ثقفیات مین اور دولابی فضایل صدیق مین روایت کئے ہین
اور انس کی حدیث کو اور ابی سعید خدری کی حدیث
کو خطیب تاریخ مین اور دیلمی مسند فردوس مین روایت کئے ہین اور ابی الدردا کی حدیث کو دارقطنی نے روایت کیا ہے
اور قاضی ابو بکر احمد بن الضحاک عمر کی مناقب مین اور حافظ عمر بن محمد ملا اپنی سیر مین ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماے ہین اسرا کی شب کو آسمان پر دیکھا آفتاب کو
فرشتے مشرق سے مغرب طرف کھینچے لیجاتے ہین اور آفتاب کی پیشانی پر دو سطرین لکھی تھین مین جبرئیل کو پوچھا ہے
کیا لکھا ہی کہے پہلی سطر مین لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابو بکر الشفیق دوسری سطر مین لا
الہ الا اللہ محمد رسول اللہ عمر الفاروق یہہ حدیث بھی ضعیف ہی اور ابن حبان اپنی صحیح مین اور دارقطنی
سنن مین اور دولابی فضایل صدیق مین ابو الدردا رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرماے اسرا کی شب کو مین عرش کے گرد دیکھا سبز موتی پر نور کے قلم سے سفید لکھا ہوا لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ ابو بکر الصدیق ابن جوزی نے کہا ہی کہ یہہ حدیث واہی ہی صحیح نہین اور ابن حبان کہا
کہ راوی اسکا سری بن عاصم ہی اسکی حدیث حجت نہین ہوسکتی اور اس حدیث کو محمد بن جریر طبری بھی روایت کیا ہی
اس کی سند مین عمر بن اسمٰعیل بن مجالد ہی وہ کذاب ہے اور ابن جوزی نے کہا وہ حدیث موضوع ہی صحیح نہین اور
طبرانی اور ختلی دیباج مین اور ابو الخیر قزوینی حاکمی اپنی جزمین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماے بہشت مین کوئی درخت نہین مگر اس کے ہر پتے پر لکھا ہی لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ ابو بکر الصدیق عمر الفاروق عثمان ذی النورین ابن حبان کہا کہ یہہ حدیث موضوع
ہی اور اسکو ابن الجوزی موضوعات مین داخل کیا اور اس حدیث کا راوی علی بن جمیل وضاع ہی اور اسکی ایک
طریق مین عبد العزیز بن عمرو خراسانی ہی ذہبی کہا وہ مجہول ہی اور حدیث باطل ہی اور ایک طریق مین معروف

ملی ہی کہ وہ مجہول ہی ذہبی نے کہا کہ وہ حدیث موضوع ہی اور حافظ عمر بن محمد ملا اپنی سیرت میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا لواء حمد کیسا ہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اسکے تین ٹکڑے ہیں ہر ٹکڑا آسمان اور زمین کے مابین جسا بعد ہی اسا درازی پہلے ٹکڑے پر بسم اللہ الرحمن الرحیم اور فاتحۃ الکتاب لکہا ہی اور دوسرے پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور تیسرے پر ابوبکر الصدیق عمر الفاروق عثمان ذوالنورین علی المرتضی کا اور ابن سبع اندلسی کتاب الشفاء میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جس شب کو آسمان پر لیجا کر کسی آسمان سے نہیں گذرا مگر وہاں لکہا ہوا پایا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابوبکر الصدیق بعد میرا اور میرے رب نے مجھے اپنے نزدیک بلوایا میں اسکے نزدیک گیا دو کمان کے قرب سے تہا سو جو حکم وحی کرنا تہا سو مجہہ پر کیا ارا الحمد پہر فرمایا ای میرے حبیب محمد میں جسکو دوست رکہتا ہی اسکو تو دوست رکہہ میں بولا الہی و سیدی میں کس کو دوست رکہوں تب فرمایا ابوبکر کو دوست رکہہ کیونکہ میں اسکو دوست رکہتا ہوں جب وہاں سے اترا تو سدرۃ المنتہی کے پاس جبرئیل سے ملا جو وہ مقام ہی جبرئیل کا اور اس مقام سے ایک سوئی کے ناکے کے برابر تجاوز کریں تو تجلی سے جل جاویں سو مجھے جبرئیل کہے یا محمد تمہارا رب تمکو کیا بولا میں نے کہا رب نے فرمایا کہ ابوبکر کو دوست رکہہ کیونکہ میں اسکو دوست رکہتا ہوں جبرئیل تبسم کئے اور کہے یا محمد قسم ہی اسکی جو تمکو رسول برحق کرکے بہیجا اگر آسمان اور زمین والے ابوبکر کو دوست رکہینگے تو اللہ تعالی انمیں کسی کو آتش سے عذاب دیگا ہی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے پہر میں جبرئیل کو کہا تہائی رات گئی بعد میں جاکے ام ہانی کے گہر میں رہوں اور قوم کو اس بات کی خبر دیوں تو وے میری تکذیب کو باور نہ کرینگے جبرئیل کہے صدیق اکبر آپ کی بات کو باور کرینگے کا اور ابن سبع کتاب الشفاء میں عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز ابوبکر رضی اللہ عنہ کا مذاکرہ کئے سو دو بار فرمائے ابوبکر صدیق کے ساتھ تمکو کیا ہی اللہ کی قسم جو اسکے سوائے کوئی معبود نہیں اسراکی شب کو میں نے دیکھا کہ انوار و مہمات کی ہزار الیتی کہ ہزار برس کے قبل عرش کے گرد آیت الکرسی وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ تک لکہی ہوئی ہی اور اسکے بعد محمد رسول اللہ ہی اور میرے نام کے پیچہے ابوبکر الصدیق ہی اس حدیث کو دیلمی مسند فردوس میں ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے بہی روایت کیا ہی اور یہہ دو طریق ضعیف ہیں اور ابن عساکر اپنی تاریخ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن فرمائے تم جانتے ہو عرش پر کیا لکہا ہی صحابہ کہے اللہ اور اسکا رسول دانا ہی تب آپ فرمانے لگے یوں لکہا ہوا ہی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابوبکر الصدیق عمر الفاروق عثمان الشہید علی الرضا یہہ روایت بہی ضعیف ہی اور ختلی دیباج میں اور حافظ

ابوسعید کتاب شرف النبوۃ مین جعفر بن محمد سے انکے باپ سے انکے دادا سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے اسرا کی شب کو عرش پر لکھا دیکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابوبکر الصدیق عمر الفاروق
عثمان ذوالنورین یقتل ظلما یعنی ظلم سے مارا جایگا اور دولابی فضایل صدیق مین ابی ہریرہ رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ تعالی کے پاس ایک نور کا علم ہی اس پر یون
لکھا ہوا ہی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابوبکر الصدیق کا اور حافظ عمر بن محمد بن خضر
الملا اپنی سیرت مین روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائے کہ آدم پیدا ہونیکے قبل دو ہزار برس کے عرش
کے داہنے طرف مین ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی نور تھے جب آدم علیہ السلام پیدا ہوئے تو ہمکو انکے صلب مین رکھا
ہم ہمیشہ پاک صلبون سے نقل کرتے ہوئے آئے یہان تک کہ اللہ تعالی مجھے عبد اللہ کے صلب مین نقل کیا اور ابوبکر کو ابی
قحافہ کی اور عمر کو خطاب کی اور عثمان کو عفان کی اور علی کو ابوطالب کی اور ان کو میرا صحبت ہونے کے واسطے پسند کیا
ابوبکر کو صدیق کیا عمر کو فاروق اور عثمان کو ذوالنورین اور علی کو وصی سو میرے اصحاب کو جو بد بولے گا تو وہ مقرر مجھے بد بولا
اور جو مجھے بد بولا تو مقرر اللہ کو بد بولا اور جو اللہ کو بد بولا اللہ تعالی اسکو دوزخ مین اوندھا ڈالیگا یہہ حدیث بہت
ضعیف ہی اور حافظ محب الدین طبری اپنی کتاب ریاض مین انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائے کہ جبرئیل مجھے خبر دئے جب اللہ تعالی آدم کو پیدا کیا اور انکی جسد مین روح بھرا تو مجھے فرمایا کہ
بہشت کا ایک سیب لیکے آدم کے حلق مین نچوڑ مین انکے منہہ مین سیب نچوڑا پہلے قطرے سے آپ پیدا ہوئے دوسرے
قطرے سے ابوبکر تیسرے سے عمر چوتھے سے عثمان پانچوین سے علی تب آدم نے کہے ای رب یے کون لوگ ہین جنکو تو نے
اتنی بزرگی دیا اللہ تعالی نے فرمایا یے تیرے ذریت مین پانچ بزرگ ہین میرے تمام مخلوقات مین یے افضل ہین جب
آدم نافرمانی کئے تو کہے یا اللہ ان پانچ بزرگون کی حرمت سے جنکو تو نے بزرگی دیا ہی مجھے کیون نہین بخشتا سو
اللہ تعالی انکو بخش دیا ابن حجر ہیتمی نے کہا کہ اس حدیث کا حال معلوم نہ ہوا اسکی روایت کا عہدہ محب طبری پر ہی جو
اس حدیث کو روایت کیا ہی **تیسرا گلزار انکے اخلاق کا بیان** اس گلزار مین پانچ چمن ہین پہلا
چمن انکی عفت مین ابوبکر رضی اللہ عنہ ایمان لانیکے قبل جاہلیت مین نہایت مرتبہ عفت مین تھے جب جاہلیت مین
جو شخص عفت سے رہے تو اسلام مین اسکو کیا کچھہ عفت ہایگی جسکا ذکر کرنا قلم کی طاقت نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم فرمائے ہین میرے بعد ابوبکر اور عمر کی اقتدا کرو سو صدیق رضی اللہ عنہ کی عفت کمال مرتبے کو پہنچی نہ ہوتی تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انکی اقتدا کرنا کے امر نہ فرماتے ابن عساکر نے بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہی کہی
واللہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کبھی شعر نہ کہے نہ جاہلیت مین اور نہ اسلام مین اور انہون اور عثمان جاہلیت مین شراب پینا

مرگ کئے تھے سیوطی نے کہا ہی کہ اس حدیث کی سند صحیح ہی اور ابونعیم نے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہی کہ
جاہلیت میں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے شراب اپنے اوپر حرام کر لی تھی سیوطی نے کہا ہی کہ اس حدیث کی سند جید ہی
اور ابن عساکر نے عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کبھو شعر نہ بولے اور
ابن عساکر نے ابی العالیہ الریاحی سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا ایک مجمع تھا
اُن میں سے کسی نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے پوچھا آپ جاہلیت میں کبھی شراب پیئے ہو تو کہا اللہ کی پناہ پوچھا
کیوں کہا میں اپنی آبرو کو نگاہ رکھتا تھا اور اپنی آبرو کو بچاتا تھا کیونکہ جو کوئی شراب پیتا ہی اُس نے اپنی آبرو اور
آدمیت کو ضائع کیا ہی پھر یہہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنے تو دوبار فرمایا کہ صَدَقَ اَبُوبَکر
صَدَقَ ابوبکر یعنی ابوبکر راست کہے حافظ جلال الدین سیوطی نے کہا ہی کہ یہہ حدیث مرسل ہی اور سند و متن
کے دیکھتے غریب ہی دوسرا جمیں انکی شجاعت کے بیان میں علما کہے ہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ سب صحابہ سے زیادہ شجیع تھے
اس کی دلیل یہہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام سے زیادہ شجاعت رکھتے تھے پھر یہہ بات ہی اسی واسطے جنگ کے
وقت نہایت خوفناک مقام پر وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم رہا کرتے اُس وقت میں ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہو جاتے کہ اُحُد اور حُنین کے جنگ میں لوگ تمام بھاگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ ابوبکر اور چند معدود لوگ رہ گئے یہہ بات انکی کمال شجاعت پر دلالت کرتی ہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات
بعد اطراف و جوانب کے لوگ جب مرتد ہوئے تو مدینے کے لوگ نہایت گھبرائے اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے لشکر کو روانہ
کرانا کر سب صحابہ کہے پر ابوبکر نہ مانکے اُس لشکر کو روانہ کئے اور مرتد اعراب کے ساتھ خود جا جنگ کئے آخر علی مرتضی رضی اللہ
عنہ نے صدیق کو پھر لیگئے اور مرتدوں سے جنگ کرنے کے واسطے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو روانہ کئے چنانچہ
انکا بیان جو کلام میں آویگا اور بادشاہ عجم اور روم کے ساتھ باوجود قلت فوج اور تنگ دستی کے لشکر میں
روانہ کئے کسی سے کچھ ہراساں نہ ہوئے یہہ کام بہیں صدیق رضی اللہ عنہ کی کمال شجاعت پر دلالت کرتی ہیں بزار اپنی مسند
میں روایت کیا ہی کہ علی مرتضی رضی اللہ عنہ ایک روز پوچھے سب سے زیادہ شجیع کون ہی سو کہو لوگ بولے آپ سب سے
زیادہ شجیع ہو علی مرتضی رضی اللہ عنہ فرمائے میں کسی سے اگر مبارزہ کیا ہوں تو اُس سے اپنا داد لیا ہوں پر اشجع کون
ہی سو کہو لوگ بولے ہم نہیں جانتے آپ ہی فرمائیے سب علی مرتضی رضی اللہ عنہ کہے اشجع ابوبکر ہیں بدر روز ہم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تنبو کا ایک مسند وا تیار کئے اور بولے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محافظت کے واسطے وہاں
کون رہیگا تاکہ اگر کفار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قصد کریں تو انکو دفع کرے واللہ کسی سے جرات ہو سکی کہ وہاں
رہے مگر ابوبکر رضی اللہ عنہ تلوار کھینچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کھڑے تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا

قصد کرتا تو اسکو دفع کرتے سو انہو اشجع ہین اور ایکبار مین نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قریش پکڑے کوئی تو نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کو مارتا اور کوئی کھینچتا اور بولتے کیا تو ہمارے خداؤن کو باطل کر کے ایک ہی خدا کرتا ہی اللہ اس وقت سے ہم
کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا نہ سکا پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے سو ایک کو مارتے اور دوسرے کو دھکیلتے اور
کہتے جو کوئی کہتا ہی کہ میرا رب اللہ ہی تم اسکو مارتے ہو بعد علی مرتضی رضی اللہ عنہ اپنے بدن پر جو چادر تھی اسکو اٹھا لیکے اتنا رو
کہ ریش مبارک اشک سے تر ہوگئی اور فرمائے تمکو اللہ کی قسم کہو آل فرعون مین کا مومن بہتر تھا یا ابوبکر لوگ خاموش
ہوئے تب علی مرتضی رضی اللہ عنہ فرمائے کیون جواب نہین دیتے ہو واللہ ابوبکر کی ایک ساعت آل فرعون کے مومن سے بہتر ہی آل
فرعون کا مومن اپنے ایمان کو پوشیدہ رکھتا تھا ابوبکر اپنا ایمان ظاہر کئے تھے اور بخاری اپنی صحیح مین عُروۃ بن الزبیر
سے روایت کیا ہی وے کہے کہ مین عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے پوچھا مشرکون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
سخت ایذا دئے سو کہو تو بولے مین دیکھا ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے عُقبہ بن ابی
مُعیط آکے اپنی چادر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گلے مین ڈال کر بہت ہی شدت سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے گلے کو گھوٹتا ابوبکر رضی اللہ عنہ آکے اسکو دفع کئے او کہے جس نے اللہ کو اپنا رب کہتا ہی اور پروردگار کے یہان سے
معجزے لاتا ہی کیا اسکو تم قتل کرتے ہو یہہ حدیث بھی ابوبکر کی کمال شجاعت پر دلالت کرتی ہی کیونکہ مخالفون کی قوت
اور غلبے کے وقت اُن سے کچھ ہراس نہ کئے اور انکے ہاتھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بچائے اور ہَیثم بن کُلیب
نے اپنے مسند مین ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہے کہ احد کے روز سب لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک
سے جدا ہوگئے پھر اول جو آیا سو مین آیا اس حدیث کا تتمہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی مسند حدیثون مین آیگا اور ابن عساکر
وغیرہ نے بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کئے ہین کہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب اڑتیس شخص مسلمان
جمع ہوئے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جد ہوئے کہ آپ ظاہر ہوجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فرمانے لگے ای ابوبکر ہم تھوڑے ہین پھر ابوبکر ظاہر ہونے کے واسطے مبالغہ کئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہوئے اور
مسلمانان مسجد کے اطراف متفرق ہوگئے ہر شخص اپنی قوم کے پاس گیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوکے خطبہ پڑھے
وے پہلے خطیب ہین جو اللہ اور اسکے رسول کے طرف خلق کو دعوت کئے اور مشرکین نے ابوبکر کو اور مسلمانون کو مارے
اور عتبہ بن ربیعہ نے موٹی نعل سے ابوبکر کے چہرے پر اتنا زور سے مارا کہ منھہ آماس کیا اور آپ کو غش ہوگئی لوگ سمجھے کہ آپ
موئے ہین اٹھا لیکے گھر کو لیگئے جب ابوبکر ہوش مین آئے تو پوچھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہی یہہ سنکے لوگ جو انکے پاس
بیٹھے تھے چھوڑکے چلے گئے پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی والدہ سے پوچھے وہ کہی مجھے اطلاع نہین ابوبکر کہے ام جمیل بنت خطاب کے
پاس جاکے انسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا احوال دریافت کرو ابوبکر کے والدہ جاکے انسے پوچھی وہ کہی مین ابوبکر کو

آل فرعون ... ایک شخص ... [illegible]

جاتی ہوں اور محمد کو تمہاری مرضی ہو تو میں تمہارے فرزند کے پاس آئی ہوں پھر وہ بی بی ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں ابوبکر نے
پوچھا اے ام جمیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہی ام جمیل کہی تمہاری والدہ سنتی ہیں کیسا کہوں ابوبکر نے کہا
ان سے کچھ اندیشہ نہیں تم کہو ام جمیل کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحت سے ہیں پوچھے کہاں ہیں کہی ارقم بن ابی الارقم
کے گھر میں تشریف رکھتے ہیں ابوبکر کہے میں کچھ نہ کھاؤں گا نہ پیونگا جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
نہ جاؤں پھر لوگ متفرق ہوئے بعد ابوبکر کو انکی والدہ اور ام جمیل دونو پکڑ کے لگئے ابوبکر جا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے قدموں پر گرے اور ابوبکر کے قدموں پر تمام مسلمان گر پڑے ابوبکر کہے یا رسول اللہ میری والدہ کیلئے آپ دعا کریں پھر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکے لئے دعا کئے اور ابوبکر کی والدہ اسلام لائے اور ابن عساکر نے علی مرتضی رضی اللہ عنہ
سے روایت کیا ہی فرمایا ابوبکر جب اسلام لائے تو اپنا ایمان ظاہر کئے اور اللہ اور اسکے رسول کی طرف دعوت کئے
الغرض ابوبکر رضی اللہ عنہ کمال سبقت اسلام اور بہادری سے موصوف اور نہایت مردی اور دلیری سے معروف تھے تیسرا
جز انکی سخاوت کے بیان میں سب صحابہ سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بڑے سخی تھے اور اپنا تمام مال خدا تعالی اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں صرف کر دئے ابن الجوزی نے کہا ہی کہ وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى کی آیت انہیں کے
شان میں اتری اس آیت کی تفسیر پانچویں گلزار میں لکھی جائیگی اور خلفت کی حدیث میں ابن الزبیر کی روایت سے یوں
آیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے لوگوں میں جان کے اور مال کی نسبت ابوبکر میں اپنی صحابہ سے زیادہ احسان
والا مجھ پر کوئی نہیں اس حدیث کی تفصیل فضائل میں مذکور ہوگی اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے والد ابو قحافہ کو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کئے سو وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو جو فرمائے اس پر مرد کے
احسان ہم پر ہیں سو اسکی رعایت ہم کرتے ہیں ابوبکر کے مسند حدیثوں میں آویگی اور امام احمد نے ابی ہریرہ رضی اللہ
عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مجھے کسی کا مال ایسا نفع نہیں دیا جو ابوبکر کا مال نفع دیا
یہ سنکر ابوبکر روئے اور عرض کئے یا رسول اللہ میں اور میرا مال سب آپ ہی کا ہی اس حدیث کو ابو یعلی نے بی بی عائشہ
رضی اللہ عنہا سے بھی ایسی ہی روایت کیا ہی ابن کثیر کہا ہی کہ یہ حدیث علی مرتضی اور ابن عباس اور انس اور جابر بن عبد اللہ
اور ابی سعید خدری رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہی اور اسکو خطیب نے سعید بن المسیب سے مرسل روایت کیا ہی
اور یہ بھی اسمیں زیادہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر کے مال میں اپنی مال کی سی حکومت کیا کرتے اور
ترمذی نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ہم پر جس کسی کا احسان تھا اسکا
بدلا کئے مگر ابوبکر کا احسان جو ہم پر ہی اسکا بدلا قیامت کے روز اللہ تعالی کریگا اور کسی کا مال کبھی مجھے نفع نہیں دیا جو ابوبکر
کا مال نفع دیا اور ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے

کسی کا اتنا بڑا احسان میرے پر نہیں جو ابوبکر کا ہی انہون نے میری خبرداری کی اپنی جان و مال سے اور اپنی لڑکی مجھے نکاح کر دئیے
اور ابن عساکر نے بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہی کہ جب ابوبکر اسلام لائے انکے پاس چالیس ہزار دینار
تھے اور ایک روایت مین آیا ہی چالیس ہزار درم تھے سو وہ تمام مال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کامون
مین خرچ کئے اور ابوسعید بن الاعرابی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ اسلام
لائے انکے گھر مین چالیس ہزار درہم تھے پھر مدینہ کو جانے کے وقت پانچ ہزار درم رہگئے اور وہ سب مال باندی غلام کو خرید کرکے
آزاد کرنے مین اور اسلام پر اعانت کرنے مین صرف ہوا اور ابن عساکر نے بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
کیا ہی کہ سات شخص کو جو اسلام لانے سے کفار انکو سخت عذاب دیا کرتے تھے ابوبکر رضی اللہ عنہ خرید کرکے آزاد کر دئیے اور دارمی
اور ابوداود اور ترمذی اور شاسی اور ابن ابی عاصم اور حاکم مستدرک مین اور ابونعیم اور ابن شاہین اور بیہقی اور ضیاء
مقدسی نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ ہمکو صدقہ دو کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم
فرمائے اس وقت میرے پاس مال حاضر تھا سو مین کہا اگر مین جلد اسکو لیجا کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیون تو
مین ابوبکر پر سبقت کرتا ہون سو پھر میرا آدھا مال لیجا کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
تم اپنے لوگ واسطے کتنا مال رکھے ہو عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کئے یا رسول اللہ آپکے حضور مین جس قدر حاضر کیا اتنا ہی اپنی
لوگ کے واسطے رکھا ہون پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنا سب مال لا کے دئیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے ای
ابوبکر تم اپنی لوگ واسطے کتنا مال رکھے ہو ابوبکر کہے مین انکے لئے اللہ کو اور اسکے رسول کو رکھا ہون تب مین بولا آب
کبھی ابوبکر پر مین سبقت نہ کرونگا ترمذی کہا کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی اور ابونعیم حلیہ مین حسن بصری سے
روایت کیا ہی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صدقہ لائے سو مخفی لائے اور کہے یا رسول
اللہ هٰذِهِ صَدَقَتِیْ وَلِیْ عِنْدَ اللّٰهِ مَعَادٌ یعنی یہہ میرا صدقہ ہی اور مجھے اللہ کی پاس بدلا ہی اور عمر رضی اللہ
عنہ صدقہ لائے سو علانیہ لائے اور عرض کئے یا رسول اللہ هٰذِهِ صَدَقَتِیْ وَلِلّٰهِ عِنْدِیْ مَعَادٌ یعنی یہہ میرا
صدقہ ہی اور اللہ کے فضل سے میرے پاس بدلا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تمھارے باتون مین جس قدر فرق
ہی تمھارے صدقون مین اسکے برابر فرق ہی سیوطی نے کہا اس حدیث کی سند جید ہی لیکن حدیث مرسل ہی اور ابن سبع
اندلسی کتاب الشفا مین اس حدیث کو مکحول سے بھی مرسل روایت کیا ہی مگر اس مین یہہ زیادہ کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ چار
ہزار درہم لائے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ سات ہزار اوقیے اور ابن شاہین کتاب السنۃ مین اور بغوی اپنی تفسیر
مین اور ابن عساکر نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہین کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا اور حضرت
نزدیک ابوبکر رضی اللہ عنہ کمل اوڑکے اور اسکو سینے کے پاس کانٹا پرو کے بیٹھے تھے سو جبرئیل علیہ السلام آئے

اور کہے یا محمد کیا ابوبکر کمل اور کے اور کانٹے سے اسکو سرو کر رکھے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ای جبرئیل ابوبکر نے
یہی ادھر کے کے اپنا تمام مال میرے واسطے خرچ کر دیا جبرئیل کہے اللہ تعالی ابوبکر کو اپنا سلام کہا ہی اور فرمایا ہی انکو کہو تم
اس فقیری پر میرے سے راضی ہو یا ناخوش ابوبکر رضی اللہ عنہ کہے کیا میں اپنے پروردگار سے ناخوش ہو سکتا ہیں میں اپنے
پروردگار سے راضی ہوں میں اپنے پروردگار سے راضی ہوں میں اپنے پروردگار سے راضی ہوں حافظ جلال
الدین سیوطی نے کہا ہی کہ یہہ حدیث غریب ہی اور اسکی سند بہت ضعیف ہی اور ابونعیم نے ابوہریرہ اور ابن مسعود
رضی اللہ عنہما سے اسی کے مثل روایت کیا ہی ان دونوں کی سند بھی ضعیف ہی اور ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ
عنہما سے بھی ویسی ہی روایت کیا ہی وہ بھی ضعیف ہی اور اس حدیث کو خطیب نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یوں روایت
کیا ہی کہ جبرئیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس طیلسان اوڑھے اور اسکو کانٹے سے سی کے آئے سو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم پوچھے ای جبرئیل تم یہہ کیا اوڑھکے آئے ہو جبرئیل کہے ابوبکر ہیں پر طیلسان اوڑھے کانٹے ہیں اسکو پہن لئے
سے اللہ تعالی نے آسمان پر فرشتوں کو ویسا ہی اوڑھو کر حکم کیا ہی ابن جوزی نے کہا کہ یہہ حدیث موضوع ہی محمد بن
عبداللہ بن ابراہیم بن ثابت اشنانی نے اسکو وضع کیا سیوطی کہا اس حدیث کی سند اوہی ہی اس
کثر کہا کہ جدا اسکر ہی اسکو اور اسکے اول کی حدیث کو علما اپنی کتابوں میں لکھے ہیں کرکے ہم بھی اسکو لکھے ہیں یہاں تک
اسکو نہ لکھنا اولی تھا اہی اور بخاری اور مسلم نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتوں سے اشارہ کرکر فرمائے اگر ہمکو بحرین سے مال آوے تو ہیں ہمکو اسقدر اور اسقدر اور
اسقدر دینگا سو بحرین سے مال آنے کے قبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وفات ہوا پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے
پاس بحرین کا مال آیا ابوبکر کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کسی کا قرض ہو یا کسی سے کچھ وعدہ کئے ہوں تو ہمارے پاس آوے
پھر میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو وعدہ کئے تھے ظاہر کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ
دونوں ہاتوں سے بھر کے تین مٹھا کر مجھے دئے اور کہے اسکو شمار کرلو میں شمار کیا تو پان سو درم ہوئے ابوبکر رضی اللہ
عنہ کہے بھی اسکے دو نا لیو تو لیا اور ابن سعد نے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ بحرین کا مال ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس جب آیا تو منادی کروائے کہ جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ وعدہ کئے ہیں تو
میرے پاس آوے پھر لوگ آتے تھے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ انکو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعدہ کئے تھے سو ادا کرتے
پھر ابوبشیر مازنی رضی اللہ عنہ آئے اور کہے مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعدہ کئے تھے کہ مال بحرین کا آوے تو
تم آؤ ابوبکر رضی اللہ عنہ تین مٹھی انکو دیا ہیں جتنے دئے انکی قیمت نکالے تو ایک ہزار چار سو کی ہوئی یعنی چار سو چودہ درم
کی ہوئی چودھا جمیں انکے حلم اور تواضع کے بیان میں ابن عساکر نے انیسہ سے روایت کیا ہی کہ ابوبکر

فصل طاکے کسرا و تا کے کسر سے
دونوں کا صحیح بھی جائز
ہی اور طا کا کسرا اور
تا کا فتح بھی روا ہی
طالب کو چاہیے
کہ حفظ
رکھے
ہوئی
ہی

یعنی ہر ایک بار میں
یعنی پانسو درم

یعنی ایک ہزار چار سو
درم ہوئی ۱۲

رضی اللہ عنہ خلیفہ ہونے کے تین سال آگے تمام ہمسائے ہمارے ہان آیا کرتے تھے اور خلیفہ ہوئے بعد ایک سال رہے سو آپکی یہہ عادت تھی کہ
قبیلے کی لڑکیان بکریان جب لاتین تو انکا دودھ نچوڑ کے دیتے اور امام احمد کتاب الزہد مین میمون بن مہران
سے روایت کیا ہی کہ ایک مرد ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا السلام علیک یا خلیفۃ
رسول اللہ صدیق رضی اللہ عنہ اسکو کہے ان تمام لوگون کو چھوڑ کے مخصوص مجھے کیون تونے سلام کیا اور
ابن عساکر نے ابی صالح غفاری سے روایت کیا ہی کہ مدینے کے کنارے طرف ایک اندھی بوڑھیا رہا کرتی تھی سو عمر رضی
اللہ عنہ شب کے وقت اسکی خبر لیتے اور اسکو پانی لا کے دیتے اور اسکی خدمت کرتے لیکن جب گئے تو دیکھتے
اپنے آگے دوسرا شخص آکے اسکی خدمت کر کے گیا ہی اور اسکو پانی وغیرہ لا دیا ہی سو کئی بار گئے تو ویسا ہی دیکھے آخر
ایک روز اول ہی جا کے تکتے رہے دیکھے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ آکے اس کی خدمت کر کر جاتے ہین اُن دنون مین ابوبکر
رضی اللہ عنہ خلیفہ تھے عمر انکو دیکھ کے کہے میری عمر کی قسم تم ہی ہو یعنی نیک کام مین میرے پر سبقت لیجانا
آپ ہی کا کام ہی اور ابونعیم وغیرہ نے عبد الرحمن اصبہانی سے روایت کئے ہین کہ ایک روز حسن ابن علی رضی اللہ عنہما نے
ابوبکر رضی اللہ عنہ پاس گئے صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر بیٹھے تھے حسن کہے ہمارے باپ
یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھتے تھے سو جگہہ سے تم اترو صدیق کہے سچ یہہ تمہارے والد بیٹھتے تھے سو جگہہ ہی اور
حسن کو اٹھا لے کے اپنے گود مین سنبھلائے اور روئے علی مرتضی رضی اللہ عنہ کہے واللہ یہہ میرے حکم سے نہین کہا ہی
صدیق رضی اللہ عنہ فرمائے تم سچے ہو کر واللہ مجھے گمان نہین اور ابن ابی شیبہ اور امام احمد اور ابن سعد
اور ابن منیع نے ابن ابی ملیکہ سے روایت کئے ہین کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کسی نے یا خلیفۃ اللہ بولا سو آپ فرمائے
مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ ہون سو وہی کہا کرو مین اُس سے راضی ہون اور ابوالقاسم بن
بشران اپنی امالی مین علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اواہ حلیم تھے اس کی معنی سابق مذکور
ہوئی اور امام احمد وغیرہ نے ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ ایک مرد ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کچھہ سخت بات
کہا ابو برزہ کہے آپکا حکم ہو تو مین اسکی گردن مارتا ہون ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے ڈانٹے اور کہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے بعد یہہ حکم کرنا کسی کو پہنچتا نہین اور ابن ابی شیبہ نے طارق بن شہاب سے روایت کیا ہی کہ ابوبکر
رضی اللہ عنہ ایکبار ایک شخص کو طمانچہ مارے پھر اسکو کہے تو بھی مجھے مار تا بدلا ہو جاوے اس نے معاف کیا اور بیہقی
اپنی سنن مین عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ ایکبار ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جمعہ
کا خطبہ پڑھنے کھڑے ہوے سو ہمین فرمائے صبح ان صدقات کی اونٹونکو حاضر کرو مین انکی تقسیم کرونگا اور اُس
وقت کوئی بی اذن نہ آوے غرض دوسرے روز ایک عورت اپنے شوہر کو کہی تو مہار لے کے جا شاید اللہ تعالی ہمکو

غرض ان تمام سب پر السلام علیکم
ابتر کے مخصوص مجھ پر
تو وہ بولا نہین سب پر
سلام سب ہی پر

اونٹ بکا اسے مہار لیکے آیا دیکھا تو ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما دونوں کے پاس ہیں وہ شخص آپ بھی چلا گیا ابوبکر رضی اللہ
عنہ اسکو دیکھ کے کہے پوچھا کس واسطے آیا میں تو کل منع کیا تھا اسکو مار اس سے وہ بہاتھوں لئے حتے قسم سے غیرت
ہوئی اس شخص کو بلوا کے اسکے حوالے کر دئے اور اسکو کہے میں تجھے مارا سو تو مجھ سے اسکا بدلا لے عمر رضی اللہ عنہ کہے اسکو واللہ
بدلا نہ کرنا کیونکہ یہی سنت جاری ہوگی ابوبکر فرمایا بدلا نہ کر سو قیامت کے دن اللہ تعالے سے مجھکو کون بچاوے گا عمر رضی اللہ عنہ
کہے اسکو راضی کرلو تب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام کے ہاتھ سے ایک اونٹ اور اسکی پالان اور ایک چادر اور پانچ درہم
منگوا کے اسکو دیکر راضی کئے اور ابن عساکر اپنی تواریخ میں اصمعی سے روایت کیا ہی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی کوئی مدح کرتا
تو کہتے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اَعْلَمُ مِنِّيْ بِنَفْسِيْ وَاَنَا اَعْلَمُ بِنَفْسِيْ مِنْهُمْ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ خَيْرًا مِّمَّا يَظُنُّوْنَ
وَاغْفِرْ لِيْ مَا لَا يَعْلَمُوْنَ وَلَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا يَقُوْلُوْنَ یعنی ای اللہ میرا احوال تجھے مجھ سے زیادہ معلوم ہے
اور میرے نفس کا احوال مجھے انسے زیادہ معلوم ہی یا اللہ جو گمان کرتے ہیں اس سے زیادہ مجھے بہتر کر اور جو احوال یہ نہیں جانتے
اسکو بخش اور یہ جو کہتے ہیں اسپر مجھ سے مواخذہ نہ کر اور بخاری نے ادب المفرد میں عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی
کہے کہ ایک روز میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ردیف تھا جب لوگوں سے گذرتے تو کہتے السلام علیکم وہ کہتے السلام علیکم و
رحمة اللہ وبرکاتہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کہے آج کے دن فضیلت میں لوگوں سے ہم بہت بڑھ گئے اور ابن ابی شیبہ نے
زہری سے حمصہ سے روایت کیا ہی کہ عمر کہا میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ردیف تھا ابوبکر رضی اللہ عنہ جس سے گذرتے
انکو سلام کرتے اور ہم جیسے لوگ سلام کرتے اس سے بڑھکر لوگ سلام کا جواب دیتے ابوبکر رضی اللہ عنہ فرمائے آج کے دن ہم پر
لوگ غالب آئے ایک روایت میں آیا ہی فرمائے لَقَدْ فَضَلَنَا النَّاسُ الْيَوْمَ بِخَيْرٍ كَثِيْرٍ یعنی آج کے دن لوگوں نے
خیر کثیر سے ہم پر فضیلت لیگئے اور بخاری نے ادب المفرد میں اور ابن جریر اور ابونعیم کتاب المعرفہ میں اور خرائطی مکارم
الاخلاق میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہیں کہ بنی مزینہ کا ایک شخص جس کا نام اغر تھا اسکو کوئی شخص بنی
عوف بن عمرو کا چند وسق خرما دینا تھا سو اسنے اسکے پاس گئے مانگا وہ قرض ادا نہ کیا اغر اعرابی نبی صلی اللہ علیہ
وسلم پاس آکے فریاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکے ساتھ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکے روانہ کئے اغر کہتا ہی
راہ میں ہمکو جو ملتا تو سلام کرتا ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھے کہے کیا تو دیکھتا نہیں لوگ سلام کرنے میں ابتدا کرتے ہیں اجر انہیں
کو ملتا ہی تو سلام پہلے کیا کر تجھے اجر ملیگا یا اخوان جنمیں ابکی زہد و ورع اور عبادات اور نیکیوں میں سبقت
کرینگے یا نمیں بخاری اپنی صحیح میں اور ابو عبید کتاب الاموال میں اور ابن سعد اور بیہقی اپنی سنن
میں بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کئے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ جب خلیفہ ہوئے تو کہے میری قوم کو معلوم
ہی کہ کسب کر کے جو پیدا کرتا تھا وہ میرے لوگوں کو کھانے کے تھا اب مسلمانوں کے کام میں مشغول ہوں اب ابوبکر کے

[illegible]

لوگ اسی مال سے گذران کرینگے اور مین جو کسب کرتا ہون وہ مسلمانون کے واسطے ہی اور ابن سعید نے عطا ابن السائب سے
روایت کیا ہی کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت کے سو صبح کو آپ نے بُرد کہاندے پر لیکے بزار کی طرف نکلے
عمر رضی اللہ عنہ راہ مین ملکے پوچھے آپ کہان جاتے ہو صدیق فرمائے بازار کو عمر کہے کاہیکو جاتے ہو آپ اب مسلمانون
کے والی ہو کہے مین تجارت نہ کرون تو اپنے لوگون کو کہان سے کھلاؤن کا عمر رضی اللہ عنہ کہے میرے ساتھ ابو عبیدہ
بن الجراح پاس چلئے آپکے گھر کا خرچ مقرر کرواتا ہون پھر دونون صاحبان ابو عبیدہ کے یہان آئے ابو
عبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہے مہاجرون مین متوسط الحال والا یعنی جو بہت تونگر یا بہت محتاج نہین اسکے
خرچ کے موافق ماہوار لیا کرنا اور سالانہ دو جوڑے ایک دھبکالے کا اور ایک تھنڈ کالے کا جب وے
کپڑے پرانے ہون تو اسکو بیت المال مین داخل کرکے نئے جوڑے لینا سو ہر روز کے لئے آدھی بکری اور اتنا
کپڑا کہ جس سے سر اور شکم ڈھپے مقرر کئے بیہقی اپنی سنن مین حسن سے روایت کیا ہی ابو بکر رضی اللہ
عنہ جب خلیفہ ہوئے صبح کو بازار کی طرف چلے عمر رضی اللہ عنہ پوچھے آپ کہان جاتے ہو کہے بازار کو عمر کہے
آپکو جو کام ہی اسکے سبب سے بازار کا جانا ترک کیا جائے ابو بکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے سبحان اللہ کیا مین اپنے اہل و
عیال کی پرورش ترک کرون عمر کہے بیت المال آپکے خرچ کے موافق ہم مقرر کردینگے ابو بکر کہے مجھے خوف آتا ہی
کہ وہ مال مجھے کہانا درست نہین غرض ابو بکر رضی اللہ عنہ دو سال اور چند مہینون کے عرصے مین آٹھ ہزار درم لیکے اپنے
خرچ مین لائے جب آپکی وفات کا وقت آن پہنچا کہے مین عمر کو کہا تھا کہ اس مالکے لینے مین مجھے خوف ہی لیکن اُنھون
نے نہین مانا اب مین موے بعد میرے مال سے آٹھ ہزار درم لیکے بیت المال کو بھیج دو انکی وفات کے بعد جب وہ پیسا عمر کے
پاس گیا تو کہنے لگے اللہ تعالی ابو بکر پر رحم کرے انھون نے اپنے بعد والے کو بڑے تعب مین ڈالے اور ابن سعد نے حمید
بن ہلال سے روایت کیا ہی کہ جب ابو بکر رضی اللہ عنہ والی ہوئے تو صحابہ نے کہے خلیفہ رسول اللہ کے واسطے کچھ خرچ مقرر
کیجئے تا وہ غنی ہو جاوے پھر یہہ ٹھہر آئے کہ انکو دو چادر دینا جب وہ پرانی ہون تو انکو بیت المال مین داخل کرکے انکے درعوض
دوسرے دو نئے چادر لینا اور جب سفر جاوین تو سواری دینا اور خلیفہ ہونے کے قبل وے اپنے لوگون کے خرچ کو جو دیتے تھے اتنا
ہی دینا ابو بکر رضی اللہ عنہ فرمائے مین اس پر راضی ہوا اور ابن سعد نے میمون بن مہران سے روایت کیا ہی کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ
جب خلیفہ ہوئے انکے لئے دو ہزار درم سالانہ مقرر کئے ابو بکر کہنے لگے میرے عیال بہت ہین اور تم مجھے تجارت سے باز رکھے ہو اور
جو مقرر کئے ہو مجھے کفایت نہین کرتا اس سے کچھ زیادہ کرو تب اس پر پانسو درم زیادہ کئے اور امام احمد کتاب الزہد مین عروہ
سے روایت کیا ہی ابو بکر رضی اللہ عنہ جب خلیفہ ہوے اپنا سب مال درہم و دینار بیت المال مین داخل کردے اور کہے مین اسمین
تجارت کرتا تھا اور اُس سے اپنا خرچ حاصل کرتا تھا جب مین خلیفہ ہوا اور مجھے تجارت سے باز رکھے اب مین بیت المال سے اپنا خرچ لیا کرونگا

[illegible]

کتاب الزہد میں بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ وفات پائے تو انکے پاس نہ درہم تھا
نہ دینار اس کے آگے ہی سب مال بیت المال میں داخل کر دئے تھے امام احمد کتاب الزہد میں عمیر بن اسحق سے
روایت کیا ہے کہ ایک شخص ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اپنے کاندھے پر کپڑا اٹھا لیے جاتے ہیں اس نے بولا مجھے دو میں
لے چلوں ابوبکر رضی اللہ عنہ کہے تم میرے پاس سے جاؤ کیونکہ تم اور ابن الخطاب دونوں چاہتے ہیں کہ مجھکو اپنے عیال سے روکیں اور
طبرانی نے حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ کے وفات کا وقت
قریب پہنچا تو بولے ای عائشہ دیکھو اس بکری کو جس کا دودھ ہم پیا کرتے تھے اور سالن ڈالنے کا کونڈا اور اوڑھنے کی چادر
جو ہم لوگوں کا کام کرنے کے باعث اُن کو اپنے استعمال میں لایا کرتے تھے جب میں مر جاؤں تو تم اسکو عمر کے
پاس بھیج دینا جب ابوبکر کا وفات ہوا بی بی عائشہ نے انکو عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دئے عمر کہے ای ابوبکر
اللہ کی رحمت تم پر تمہارے بعد جو خلیفہ ہوا اسکو تم تعب میں ڈالے اور ابن ابی الدنیا نے ابوبکر بن حفص سے
روایت کیا ہے کہ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت آن پہنچا بی بی عائشہ کو کہے ای بیٹی ہم مسلمانوں کے
امر کے والی ہوئے تھے اپنے واسطے کچھ دینار اور درہم نہ لئے پر ہم انکا موٹا کھانا کھائے اور موٹا کپڑا پہنے اور ہمارے پاس
مسلمانوں کی فے سے تھوڑا بہت کچھ نہیں مگر یہہ حبشی غلام اور یہہ پکھال کا اونٹ اور یہہ پرانی چادر جب میں
مر جاؤں تو اس کو عمر کے پاس بھیج دو اور ابن سعد نے سہل بن ابی حثمہ اور صبیحہ تیمی اور حوشب بن الحویرث
اور ہلال سے روایت کیا ہے اور ایک کی حدیث ایک میں داخل ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا خزانہ سنح میں مشہور تھا اس
پر کسی کو محافظت کے واسطے نہیں رکھے لوگ کہے آپ اس پر کسی کو نگاہبانی کے واسطے رکھئے کہا اس پر قفل ہے
اور اس میں سے اتنا خرچ کرتے کہ کچھ باقی نہیں رہتا جب وہاں سے نکل کر مدینے میں سکونت کئے اس خزانے کو بھی سنح سے
نکال کے اپنے گھر میں رکھے اور صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس قبیلے والوں سے معدن کا مال آتا اور جہینہ کے معدن سے بھی مال
بہت آتا اور بنی سلیم کا معدن ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں مفتوح ہوا اس کا صدقہ بھی ابوبکر رضی اللہ عنہ
کے پاس آتا اسکو بھی اسی خزانے میں رکھتے اور جو مال آتا تو فقیروں کو تقسیم کر دیتے صاحب اور غلام مرد اور عورت چھوٹے
اور بڑے تمام کو علی السویہ دیا کرتے اور اونٹ گھوڑا ہتھیار خرید کر کے جہاد کے واسطے رکھتے اور فرغل سے چادریں جب
آئیں تو اسکو خرید کر کے مدینے کے محتاج عورتوں کو دیتے جب ابوبکر رضی اللہ عنہ کا وفات ہوا انکو دفن کرنے کے
بعد عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمن بن عوف اور عثمان بن عفان وغیرہ امینوں کو ساتھ لیکے بیت المال میں گئے اسکو
کھول کر دیکھے ہیں تو اس میں نہ دینار تھا اور نہ درہم پھر بارا اسباب جھٹکے دیکھے تو اس میں ایک درہم تھا ابوبکر
پر رحم کئے اور مدینے میں ایک شخص تھا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت دینار تولا کرتا تھا اور ابوبکر کا مال بھی وہی

[illegible]

تولتا تھا اس سے پوچھے ابوبکر کے پاس کتنا مال آیا ہو گا اسنے بولا دو لاکھہ درم ابن سعد نے ابن عمر اور عایشہ اور سعید بن المسیب
اور صبیحہ التیمی وغیرہ سے روایت کیا ہی ایک کی حدیث کو ایک مین داخل کر کے لکھے جاتا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
وفات دوشنبے کے روز ربیع الاول کی بارھوین سنہ گیارا ہجری مین ہوی تو لوگ ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بیعت
کئے ابو بکر کا گھر سنح مین تھا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنی عورت کے پاس جس کا نام حبیبہ بنت خارجہ بن زید بن ابی
زہیر تھا بنی الحارث بن الخزرج کے قبیلے والی انکے لئے تھمل کا ایک حجرہ بنا کے اس مین رہا کرتے اسمین کچھ زیادہ نہ کئے
یہان تک کہ مدینے مین اپنے گھر کو آئے غرض بیعت ہوئی بعد چھے مہینے تک سنح مین رہے صبح کو وہان سے پیادہ یا مدینے
کو آتے انکے پاس ایک گھوڑا تھا کبھی اسپر سوار ہو کے آتے اور گیروین رنگی ہوئی ایک لنگ اور چادر پہنتے اور
مدینے کو آکر لوگون کے ساتھ نماز پڑہاتے عشا تک رہ کے لوگون کے ساتھ عشا کی نماز پڑھکر اپنے گھر کو آتے نماز کے وقت
اگر مدینے مین حاضر رہتے تو آپ امام ہوتے جب نہ حاضر رہتے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ امام ہوتے اور جمعہ کو صبح کے وقت
سنح مین رہتے اور اپنے سر کو داڑھی کو رنگتے اس سے فراغت پاکے نماز جمعہ کو جاتے تجارت پیشہ تھے
ہر روز صبح کو بازار کی طرف خرید و فروخت واسطے نکلتے حضرت کی چند بکریان تھین انکو چرانے کبھی آپ جاتے
اور کبھی کسی کو بھیجتے اور قبیلے والون کی بکریان کا دودھ آپ نچوڑ کے دیتے جب آپ خلیفہ ہوئے ایک عورت بولی
ابوبکر خلیفہ ہوئے ہین اب ہمارے بکریان کا دودھ کاہی کو نچوڑینگے یہہ سنکر کہے قسم ہی اب بھی دودھ نچوڑ کے
دیا کرونگا اور قبیلے کے لڑکیون کو کہتے ہین تمھاری بکریون کو چرانے لیجاؤن یا انکا دودھ نچوڑ کے دیؤن پھر
وے جیسا کہتے ویسا ہی کرتے چھے مہینے تک سنح مین رہے آپکا یہی معمول جاری تھا اسکے بعد مدینے مین چلے
آئے اور اپنے کامون کو دیکھ کے کہے واللہ لوگون کے کام مین مشغول رہ کے تجارت کرنا ہو نہین سکتا انکے
کام کو دیکھنے فراغت چاہئے اور میرے عیال کو بھی خرچ ہونا ضرور ہی پھر تجارت ترک کئے اور اپنے عیال کے واسطے مسلمانون
کے مال سے یومیہ لینے لگے اور حج و عمرے کو جانے کا خرچ بھی اسی مین سے لئے سالانہ انکے لئے چھہ ہزار درم مقرر کئے جب
انکے وفات کا وقت قریب پہنچا تو کہے مسلمانونکا مال ہمارے پاس جو ہی اسکو پھیر دو کیونکہ وہ مال ہمار
لوگون کے تصرف مین رہنا مجھے خوب نہین دستا در عوض اس مال کے جو مین نے بیت المال سے کھایا تھا میری فلانی
زمین بیت المال مین داخل کرو اور اونٹ اور غلام اور چادر جس کی قیمت پانچ درم ہو گی سب عمر کے پاس بھیج دو
عمر کے پاس جب یے چیزین گئین تو کہے ابوبکر اپنے جانشین کو تعب مین ڈالے انہین راویون نے کہا ہی کہ ابوبکر
رضی اللہ عنہ نے سنہ گیارہ ہجری مین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو حج کے واسطے امیر کر کے روانہ کئے
بعد سنہ بارہ ہجری مین رجب کے مہینے مین ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ عمرے کے لئے روانہ ہوئے ضحی کے وقت مکے

میں داخل ہوئے اور اپنے گھر کو آئے اُس شب ابو قحافہ رضی اللہ عنہ اپنے گھر کے دروازے پر بیٹھے تھے ایک ساتھ چند
شخص جوان بیٹھے باتیں کرتے تھے کسی نے ابو قحافہ کو کہا تمہارے فرزند آتے ہیں ابو قحافہ کھڑا ہوئے ابو بکر رضی
اللہ عنہ اپنے والد کو دیکھ کے جلدی سے اونٹ کو بٹھانے چاہے وہ بیٹھنے میں سستی کیا وہیں کھڑا تھا
کہ آپ اتر پڑے اور اپنے والد کہنے لگے کہ آپ اٹھو مت اور آپ جا کے ملے اور پیشانی پر بوسہ دئے سرور
اپنے فرزند کی ملاقات کی خوشی میں رونے لگے پھر عتاب بن اسید اور سہیل بن عمرو اور عکرمہ بن ابی
جہل اور حارث بن ہشام رضی اللہ عنہم آکے ابو بکر کو السلام علیک یا خلیفہ رسول اللہ کہکے مصافحہ کرنے لگے
ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سنا کے سنتے ہی رو کے پھر وے لوگ ابو قحافہ کو
سلام کئے ابو قحافہ کہے ای عتیق یہی لوگ درباری ہیں انکے ساتھ خوبی سے چلو ابو بکر کہے لا حول ولا
قوۃ الا باللہ یعنی مجھے قوت اور طاقت نہیں مگر اللہ کی مدد سے میرے گلے ایک بڑا کام ڈالے کر
مجھے اُس کی قوت اور طاقت نہیں مگر اللہ ہی طاقت دیا پھر جا کے غسل کر کر نکلے لوگ ساتھ
ہوئے انکو کہے تم آہستہ آؤ اور آپ چلے لوگ آکے ابو بکر کی ملاقات کرتے اور فروتنی ظاہر کرتے
اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی تعزیت ادا کرتے ابو بکر روتے آخر بیت اللہ کے نزدیک گئے اور چادر
کی گھنگ مار کر رکن کو استلام کئے اور سات شوط کعبے کا طواف کئے اور دو رکعت نماز ادا کر کے پھر
اپنے گھر کو لوٹ گئے (یعنی حجر اسود کو بوسہ دئے) بعد ظہر کے وقت جا کے پھر کعبے کا طواف کئے اور دار الندوہ کے پاس جا کے
بیٹھے اور دریافت کرنے لگے کسی کا حق کسی پر باقی ہی ہو کہتے اور عمال کسی پر کچھ ظلم کئے ہوں تو فرماتے
پھر کوئی نہ آیا لوگ سب عمال کی تعریف کئے بعد عصر کی نماز پڑھکے بیٹھے اور لوگ آکے رخصت ہونے لگے
سب کو رخصت کر کے آپ مدینے کو روانہ ہوئے سنہ بارہ ہجری میں ایام حج کے جب آئے عثمان بن
عفان رضی اللہ عنہ کو مدینہ پر نائب کر کے ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ حج کو روانہ ہوئے اور بیت آزادی کر کے
حج ادا کئے اس کیر کہا ہی کہ اس پر کا سال جس ہی دو سر چند وجہ سے اسکے سوا ہند ہیں دل بھی اسکو قبول کی ناہی
اور حاکم مستدرک میں اور ابو نعیم حلیہ میں اور ضیا مقدسی احادیث المختارہ میں طارق بن عمر بن عبد اللہ سے اپنے باپ
سے اپنے دادا سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مجھ پر اور میرے سسر یعنی ابو بکر پر بیس برس گذرے
تھے کہ مجھے اور اسکو کھانا کچھ نہ ملا سلو کے پھل کھایا کرتے تھے پھر ہم اپنے بھائیاں انصار کے پاس آئے انکا خوراک
اکثر خرما تھا وے ہم سے سلوک کئے اللہ کی قسم اگر مجھ کو گوشت روٹی ملے تو میں تمکو کھلاؤں گا لیکن عنقریب ہے کہ بعد
وقت آوے گا کہ تمہارے واسطے صبح کو ایک کاسہ اور شام کو ایک کاسہ آوے گا اور کعبے کی سی اپنے گھروں پر غلاف ڈالو گے

صحابہ نے عرض کیے یا رسول اللہ ہم اب بہتر ہیں یا اس وقت آپ فرمائے اب بہتر ہو کیونکہ آپس میں برادری اور دوستی رکھتے ہو اس وقت
دشمنی رکھوگے اور ایک کی گردن ایک ماریگا اس حدیث میں کا ایک قطعہ مسند نے سعید بن المسیب سے مرسل روایت کیا ہی
اور یہہ حالت کسی سفر میں واقع ہوئی وہ سفر ہجرت کا سفر نہیں کوئی دوسرا سفر تھا اور امام احمد کتاب الزہد میں
معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ دنیا نے نہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ارادہ کئی اور نہ ابوبکر اس
کا ارادہ کئے اور عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا دنیا نے ارادہ کئی انہوں اسکا ارادہ نہ کئے اور بخاری نے بی بی عائشہ
رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ایک غلام تھا کسب کیا کرتا اور آپ اسکے خراج سے لیکے کھانے
ایک روز اس نے کچھ لایا ابوبکر اسکو کھائے بعد بولا آپ کو کچھ معلوم ہی کہ اس مال کو میں کس طرح حاصل کیا ابوبکر رضی
اللہ عنہ فرمائے کیسے حاصل کیا غلام بولا میں جاہلیت میں ایک شخص کو کہانت کی بات بولا تھا میں کہانت
نہیں جانتا تھا لیکن اس سے خدع کیا بعد وہ میرے سے ملکے مجھے یہہ دیا جو آپ تناول کئے ابوبکر رضی اللہ عنہ جو کھائے
سو اسکو انگلیاں ڈال کے قے کئے اسکو امام احمد کتاب الزہد میں ابن سیرین سے یوں روایت کیا ہی کہ ابن سیرین کہے
میں کسی کو نہیں جانتا جو کھانا کھانے کے بعد بزور قے کیا ہو سوائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پھر وہ قصہ ذکر کئے اور نسائی
وغیرہ نے اسلم سے روایت کئے ہیں کہ عمر نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھے کہ اپنی زبان کو پکڑکے کہتے تھے یہی زبان نے مجھے مہلکات
کی جگہہ لے آئی اور ابو احمد حاکم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک باغ
میں گئے دیکھے ایک دبسی درخت کے سایہ میں بیٹھا ہی آپ ایک آہ سرد کھینچے اور کہے ای پرند تجھی کو خوشی ہی جھاڑ
کے پھل کھاتا ہی اور اسکے سایہ میں بیٹھتا ہی آخرت میں تجھ پر کچھ حساب نہیں کاش ابوبکر بھی تجھہ سا ہوتا اور
ابن ابی شیبہ اور ہناد اور بیہقی شعب الایمان میں ضحاک سے یوں روایت کئے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے
ایک پرندے کو درخت پر بیٹھا ہوا دیکھکے کہے ای پرندے تجھی کو خوشی ہی واللہ مجھے آرزو ہی کہ کاش میں بھی تجھہ سا ہوتا
اور درخت پر بیٹھکے پھل کھا کرتا اور تیرے پر حساب و عذاب نہیں واللہ مجھے آرزو ہی کہ کاش میں کسی راہ کا ایک درخت
ہوتا اور میرے پر سے اونٹ گذرتا اور منہہ سے توڑ لیتا اور چابکے نگلتا اور مینگنی کرکر نکالتا اور میں آدمی نہ ہوتا ابن
المبارک اور امام احمد کتاب الزہد میں اور بیہقی شعب الایمان میں حسن بصری سے روایت کئے ہیں کہ ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ ایک درخت پر پرندے کو بیٹھا ہوا دیکھکے کہے ای پرندے تجھی کو خوشی ہی تو پھل کھاتا ہی اور درخت پر بیٹھتا
ہی واللہ مجھے آرزو ہی کہ میں ایک پھل ہوتا تو پرندے اسکو منقار سے توڑکے کھاتے اور ابن فتحویہ نے کتاب
الوجل میں ضحاک بن مزاحم سے روایت کیا ہی کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک چڑیا کو دیکھکے کہے طوبی لک
یا عصفور یعنی ای چڑیا تجھی کو خوشی ہی پھل کھاتی ہی اور درختوں میں اڑتی ہی تجھ پر کچھ حساب و عذاب نہیں واللہ

مجھے آرزو ہی میں ایک بکری ہوتا مجھے لوگ پالکے فربہ کرتے جو فربہ ہوتو بعد ذبح کرکے تلتے اور بھونتے اور مجھے کھاکے سنکتے
اور میں آدمی کے حلق میں نہ ہوتا اور امام احمد کتاب الزہد میں قتادہ سے روایت کیا ہی کہ مجھے خبر پہنچی ابوبکر
رضی اللہ عنہ فرمائے کاش میں ہری ہوتا اور مجھے کھاتے اور امام احمد کتاب الزہد میں ابوعمران جونی سے
نقل کیا ہی کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمائے کاش میں کسی بندہ مومن کے پہلو کا موئے ہوتا بہتر تھا اور ابن
سعد اور ابن ابی شیبہ اور امام احمد کتاب الزہد میں اور ابن ابی الدنیا ذکر موت میں ثابت بنانی سے روایت
کئے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اس بیت کے مضمون سے اکثر تمثل دیا کرتے لَا تَزَالُ تَنْعَى حَبِيبًا حَتَّى تَكُونَهُ
وَقَدْ يَرْجُو الْفَتَى وَيَمُوتُ دُونَهُ یعنی ہمیشہ دوست کی خواہش کرتا ہی یہاں تک کے تو اسکو پاتا ہی
اور کبھی کوئی مرد کچھ آرزو رکھتا ہی پر اسکے پہلے مرجاتا ہی اور امام احمد کتاب الزہد میں روایت کیا ہی کہ ابن الزبیر
نماز کے واسطے کھڑے ہوتے تو از خشوع سے کھڑے ہوتے گویا لکڑی ہی اور ابن الزبیر کہے ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی
یوہیں کھڑے ہوتے اور امام احمد اور ابوداود طیالسی اور عبد بن حمید اپنے مسندوں میں اور طحاوی اپنی
سنن میں جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر سے
پوچھے تم وتر کی نماز کس وقت پڑھتے ہو ابوبکر کہے پہلی شب میں عشا کے بعد پھر عمر کو پوچھے تم کس وقت پڑھتے ہو
تو کہے آخر شب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائے ای ابوبکر تم استواری کو لئے اور عمر کو فرمائے ای عمر
تم قوت کو لئے اور امام احمد کتاب الزہد میں ابوبکر بن حفص سے روایت کیا ہی کہ مجھے خبر پہنچی کہ ابوبکر رضی اللہ
عنہ تابستان کے موسم میں روزہ رکھتے تھے اور [illegible] میں افطار کرتے اور حافظ عمر بن محمد ملا
اپنی سیرت میں روایت کیا ہی کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ابوبکر کی وفات کے بعد انکی بی بی کے یہاں جاکے
پوچھے کہ ابوبکر اپنے گھر میں کیا عمل کیا کرتے تھے بی بی نے ہر شب کو نماز اور دوسری عبادت جو وے کیا کرتے تھے
بیان کرکے بولے جمعہ کی شب جب آتی تو ابوبکر وضو کرتے اور نمازیں پڑھتے پھر سر کو زانو پر رکھے قبلے کی
طرف متوجہ ہوکر بیٹھتے جب سحر کا وقت آتا سر اٹھاتے اور ایک آہ سرد بھرتے اس وقت گھر میں ایسی بو آتی کہ گویا کسی
جگر کو بریاں کرتا ہی یہ سن کے عمر رضی اللہ عنہ رو دئیے اور کہے ابن الخطاب جگر بریاں کہاں سے لاویگا۔ اور بیہقی اور
ابونعیم نے حلیہ میں ابوصالح سے نقل کیا ہی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی زمانے میں یمن کے چند لوگ آئے تھے سو
قرآن سن کر رونے لگے ابوبکر کہے ہم بھی ایسے ہی تھے پھر ہمارے دل سخت ہوگئے تھے اور ابونعیم کہے ہیں اس سے مراد یہ ہی
ہمارے دل قوی ہوئے اور اللہ تعالی کی معرفت سے اطمینان حاصل کئے اور ابن ابی الدنیا کتاب مکارم الاخلاق
میں اور ابن عساکر تاریخ میں صدقہ بن میمون قرشی سے سلیمان بن یسار سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم فرمائے نیک خصلتین تین سو سات ہین اللہ تعالی کسی بندے کی خوبی چاہتا ہی تو اُن خصلتون سے ایک خصلت اسکو دیتا ہی اور اس خصلت کے سبب اسکو بہشت مین داخل کرتا ہی ابو بکر رضی اللہ عنہ عرض کئے یا رسول اللہ ان خصلتون سے میرے مین بھی کوی خصلت ہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے وہ نیک خصلتین تمام تم مین موجود ہین اس حدیث کو دولابی فضایل صدیق مین علی ہمدانی سے بھی روایت کیا ہی اور ابن عساکر نے دوسری طریق سے صدقہ قرشی سے یون روایت کیا ہی کہا کہ مجھے لوگ خبر دئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے نیک آدمی کی تین سو سات خصلتین ہین ابو بکر رضی اللہ عنہ کہے ایسے کوئی خصلت مجھ مین بھی ہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے وہ سب خصلتین تم مین موجود ہین هَنِیْئًا لَکَ یَا اَبَا بَکْرٍ یعنی ای ابو بکر تم کو وہ ریجھے بخاری اور مسلم نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا فرمائے کسی نے جفت چیز کو اللہ کی راہ مین خرچ کرے تو بہشت کے دروازون سے بلاوینگے کہ ای بندۂ خدا اس دروازے سے آکہ وہ بہتر ہی جو کوئی نمازیون مین ہوگا تو اسکو نماز کے دروازے سے بلاوینگے اور جو کوئی جہادیون مین ہوگا تو اس کو جہاد کے دروازے سے بلاوینگے اور جو صدقہ دینے والون مین ہوگا تو اسکو صدقے کے دروازے سے بلاوینگے اور جو روزہ دارون مین ہوگا تو اسکو ریان کے دروازے سے بلاوینگے ابو بکر رضی اللہ عنہ عرض کئے یا رسول اللہ کسی شخص کو ان تمام دروازون سے بلانیکی کچھ حاجت نہین ہر کوئی شخص ایسا بھی ہی کہ اسکو ان تمام دروازون سے بلاوین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ہان ایسے بھی لوگ ہین کہ انکو تمام دروازون سے بلاوینگے اور مین امید رکھتا ہون ای ابو بکر تم انہین مین کے ہوگے اور امام احمد اپنی مسند مین اور مسلم اپنی صحیح مین ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تمھارے مین آج کون روزہ رکھا ہی ابو بکر رضی اللہ عنہ عرض کئے مین روزہ رکھا ہون پھر فرمائے تم سے آج کون جنازے کے ساتھ گیا تھا ابو بکر کہے مین گیا ہون فرمائے تمھارے مین آج کون مسکین کو کھانا کھلایا ہی ابو بکر کہے مین کھلایا ہون فرمائے تمھارے مین آج کون بیمار پرسی کو گیا ہی ابو بکر کہے مین گیا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے یہ خصلتین جس شخص مین پائی جاوین وہ بہشت مین جاویگا حافظ محب الدین ابن النجار اپنی تاریخ مین اس حدیث کو انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی اسکے آخر مین ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر کو کہے تمکو جنت واجب ہوئی اور حافظ عمر بن محمد ملا اپنی سیر مین اسکو ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی اسکے آخر مین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبسم کرکے فرمائے قسم ہی اسکی جو مجھے ٹھیک بات دیکے بھیجا ان تمام نیکیون کو جس نے ایک روز مین بجا لاوے وہ بہشت مین داخل ہوگا اور ابو بکر دولابی اسکو بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہی انکی روایت مین تین چیزین مذکور ہین روزہ اور بیمار پرسی اور جنازے کے ساتھ جانا بعد بی بی عایشہ کہے چوتھی بات لیا

ریان کے معنی ... ایک دروازے کا نام ہے بہشت ... جس سے روزہ داران بہشت مین ... ۱۲ منہ

فرمائے سو میں نے سنی ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جس شخص میں یہ چاروں چیزیں جمع ہوں تو اسکے لئے بہشت
میں گھر بنایا جاتا ہے اور دلالی نے کتاب فضائل میں اسکو ابی حاتم سے روایت کیا ہے اسمیں دو ہی خصلتیں ذکر کیا ہے نماز
پڑھنی اور روزہ اسکے آخر میں بولا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کو فرمائے تم چالیس سال کے مقدار جنت کی
طرف سبقت کئے اور بزار اور خلعی خلعیات میں اس حدیث کو عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق سے روایت کیا ہے ابوبکر
میں بولا ہے کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھکے ہماری طرف متوجہ ہوکر پوچھے تمھارے میں سے آج کون
شخص روزہ رکھا ہے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہے یا رسول اللہ میں تو رات کو روزے کی نیت کیا ہوں سو میں بے روزہ دار ہوں
پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تمھارے میں سے آج کون بیمار کو دیکھے کہا عمر رضی اللہ عنہ عرض کئے ہم ابھی نماز
پڑھے ہیں یہاں سے نہیں نکلے بیمار پرسی کو کیونکر جاویں ابوبکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے میں سنا تھا ہمارا بھائی عبد
الرحمن بن عوف بیمار ہے میں مسجد میں آتے وقت اُسی راہ سے انکی عیادت کرتا ہوا آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
تمھارے میں سے آج کون صدقہ دیا عمر کہے یا رسول اللہ ہم نماز پڑھے ابھی نکلے ہیں صدقہ دینے کی کیا صورت ابوبکر کہے
میں عبدالرحمن بن عوف کے پاس سے نکل کر مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا کسی نے خیرات مانگا ہے میں نے دیکھا عبدالرحمن
بن ابی بکر کے پاس روٹی کا ٹکڑا ہے اس ٹکڑے کو اس لڑکے کے ہاتھ سے لیکر فقیر کو دیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
ابوبکر کو دو بار فرمائے تمکو جنت کی بشارت ہے جس پر عمر رضی اللہ عنہ جنت کا نام سنے ایک آہ کھینچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
عمر کو ایسی ایک بات فرمائے جس سے انکوں شاد ہو یہ فرمائے اللہ عمر پر رحم کرے عمر رضی اللہ عنہ کہے ہیں نیک کام میں جب
میں ابوبکر پر سبقت کرنا چاہتا ہوں تو ابوبکر مجھ پر سبقت لیجاتے ہیں ابو یعلی نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
روایت کیا ہے کہ میں مسجد میں نماز پڑھتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ کے ساتھ ابوبکر اور عمر
رضی اللہ عنہما تھے میری دعا مانگنے کو دیکھکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو کیا مانگتا ہے مانگ اللہ دیگا پھر فرمائے
جسے قرآن کو تر و تازہ پڑھنا چاہے تو ابن اُم عبد کی قراءت سے پڑھے ابن مسعود کہتے ہیں نماز سے فراغت پاکر
جب میں گھر کو گیا ابوبکر رضی اللہ عنہ آکے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کی خوشخبری سنائے
بعد عمر رضی اللہ عنہ آئے دیکھے کہ ابوبکر مجھے بشارت دیکے جاتے ہیں عمر نے ابوبکر کو کہے تم نیکیوں میں سبقت پر سبقت
کرنے والے ہو قرآن کو تر و تازہ پڑھنے سے مراد اسکے حروف وغیرہ خوبی کے ساتھ ادا کرنا اور اُم عبد عبداللہ بن مسعود
کی والدہ کی کنیت تھی اس لئے عبداللہ بن مسعود کو ابن اُم عبد کہا کرتے تھے اور امام احمد اپنی مسند میں اور ابن
خزیمہ اپنی صحیح میں اور ابن ابی داود اور ابن الانباری دونوں اپنے کتاب المصاحف میں اور ترمذی اور نسائی اور ابو یعلی
اور دارقطنی اپنے سنن میں اور ابن حبان اپنی صحیح میں اور حاکم مستدرک میں اور ابو نعیم حلیہ میں اور بیہقی سنن میں

* میں رات کو روزے کی نیت نہیں
کیا اس سے روزہ دار نہیں ہوں
ابوبکر رضی اللہ عنہ کہے ہیں

اور ضیاء مقدسی کتاب المختارہ مین مروان بن قیس سے روایت کیے ہین کہا کہ مین نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس
آیا اور بولا یا امیر المومنین مین کوفے سے آیا ہون اور وہان ایک شخص کو جو چھوڑ رکھا ہون جو قرآن کو اپنی یاد
سے لکھتا ہی پھر یہہ سنتے ہی عمر رضی اللہ عنہ نہایت غصہ ہوئے قریب تھا کہ مجھہ پر گر مارین اور کہے وائے
تجھہ پر وہ کون شخص ہی مین بولا عبداللہ بن مسعود ہی پھر عمر رضی اللہ عنہ کا غصہ کم ہوا اپنی اول کی حالت پر آئے
اور بولے واللہ مین نہین جانتا اس کام کا لایق لوگون مین عبداللہ کے سوائے کوئی دوسرا باقی ہو اسکی کیفیت مین تمکو
کہتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شب کو ابوبکر کے یہان جا کے مسلمانون کے امور مین بات چیت
کیا کرتے ایکبار بہت رات تک رہے انکے یہان سے نکلا اور مین بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ہمراہ تھا اور ابوبکر بھی سات ہوئے مسجد مین جب تشریف لائے کیا دیکھتے ہین کہ ایک شخص نماز پڑھتا
ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کے اسکی قراءت سننے جب ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے
پھرنے کا ارادہ کیئے تو آپ فرمائے جس کو خوش آتا ہی قرآن جیسا تر و تازہ اترا ہی ویسا ہی پڑھنا تو ابن ام
عبد کی قراءت پر پڑھے پھر وہ شخص بیٹھکے دعا مانگنے لگا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف رکہے اور فرمائے
کیا مانگتا ہی مانگ اللہ دیگا مین اپنی دل مین بولا واللہ مین صبح ہی ابن مسعود پاس جا کے اسکی بشارت انکو دیونگا پھر
صبح ہی ابن مسعود کے یہان گیا دیکھا میرے سے اول ابوبکر آکے ابن مسعود کو بشارت دئیے ہین عمر کہے واللہ مین جس نیک کام مین
ابوبکر پر سبقت کرنا چاہتا ہون تو ابوبکر مجھہ پر سبقت لے جاتے ہین اور اس حدیث کو ابن عساکر نے کمیل بن زیاد سے
یون روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابوبکر اور چند شخص تھے آپ گذرے عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ
عنہ کے پاس سے ہوا دیکھے کہ انہون نے نماز پڑھ رہے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے یہہ کون پڑھتا ہی کہے عبداللہ
بن ام عبد ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے واللہ وہ قران کو جیسا اترا ویسا ہی تر و تازہ پڑھتا ہی پھر عبداللہ
نے اللہ کی حمد و ثنا بہت سی کیئے اور آہستہ دعا بھی بہت سی مانگے یہہ دیکھہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم فرمائے جو چاہتا ہی سو مانگ حق تعالی دیویگا اور دعا جو وے مانگتے تھے یہہ تھی اَللّٰھُمَّ اِنِّی
اَسْئَلُكَ اِیْمَانًا لَا یَرْتَدُّ وَیَقِیْنًا لَا یَنْفَدُ وَمُرَافَقَةَ مُحَمَّدٍ فِی اَعْلٰی عِلِّیِّیْنَ فِی
جَنَّاتِ الْخُلْدِ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہی فرماتے تھے مانگ حقتعالی دیگا عمر کہے پھر مین ابن
مسعود کو بشارت دینے کے لئے گیا دیکھا ابوبکر میرے پر سبقت کیئے ہین ابوبکر نیکیون مین بڑے پیش قدم تھے ابن عساکر نے کہا کہ
یہہ روایت غریب ہی اور اول جو حدیث مذکور ہوئی وہی محفوظ ہی اور طبرانی اوسط مین صلہ بن اشیم سے روایت
کیا ہی کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے آگے ابوبکر رضی اللہ عنہ کا جب مذکور ہوتا تو کہتے سباق کا ذکر کرتے ہو قسم ہی اسکی جسکے دست قدرت
مین میری جان ہی

کسی نیک کام طرف ہم سبقت کرنا چاہتے تو ابوبکر اسمیں ہم پر سبقت لیجاتے جو تھا گلزار ابوبکر کے علاوہ
دانائی وغیرہ کے بیان میں پاس گلزار میں سات چمن ہیں پہلا چمن انکے علم کے بیان میں صدیق رضی
اللہ عنہ کا علم تمام صحابہ سے زیادہ تھا قرآن وحدیث کو سب سے زیادہ جانتے تھے امام نووی نے کتاب تہذیب الاسما
میں لکھا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بڑے عالم ہونے پر صحیحین کی حدیث سے ہمارے علما استدلال کرتے ہیں وہ حدیث
یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد تھوڑے لوگ زکوۃ نہ دینگے کہکر ارتداد کو گئے صدیق رضی اللہ عنہ
اُن سے جنگ کرنا چاہے عمر رضی اللہ عنہ کی رائے انکے موافق نہ ہونے سے عمر نے اس امر میں مباحثہ کئے ابوبکر فرمائے نماز میں
اور زکوۃ میں جس نے فرق کریگا تو اس سے میں واللہ جنگ کرونگا واللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو دیا کرتے
تھے اُس میں ایک بکری کا بچہ بھی اگر دینے سے انکار کرینگے تو اُس سے میں جنگ کرونگا شیخ ابو اسحق اپنی طبقات میں کہا
حدیث سے دلیل لیا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سب صحابہ سے اَعلَم تھے کیونکہ سب صحابہ اس مسئلہ کے حکم کو سمجھنے میں توقف
کئے مگر ابوبکر اسکو بخوبی فہم کئے اور صحابہ سے مباحثہ کئے پھر سب کو اس مسئلہ کا حکم آشکار ہوا اور سمجھے کہ انکی بات راست
ہے اور ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں فقط ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما فتویٰ دیا کرتے تھے
دوسرا کوئی فتوی دیا ہے سو مجھے معلوم نہیں انتہی اور حلب کی حدیث میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت آیا ہے
(یعنے امام نووی کا کلام اس جگہ تمام ہوا)
کہے ابوبکر رضی اللہ عنہ ہم سبھوں سے اعلم تھے تمام حدیث خلافت کے گلزار میں مذکور ہوگی ابن کثیر کہا ہے کہ ابوبکر
رضی اللہ عنہ سب صحابہ سے اقرأ تھے یعنی قرآن زیادہ جانتے تھے اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی امامت کے واسطے
انہیں کو مقرر کئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا ہے يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَأُهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ یعنی جو شخص قرآن
زیادہ پڑھا ہے وہی امامت کریگا انتہی حاصل استدلال ابن کثیر کا یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ہیں امام
وہی شخص ہوگا جو اقرأ ہے پھر آپ اپنی بیماری میں ابوبکر کو امامت کا حکم کئے تو معلوم ہوا ابوبکر اقرأ تھے اس وقت
کا بڑا عالم وہی شخص رہتا تھا جو قرآن زیادہ جانتا ہو پس اس تقریر سے ثابت ہوا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ بڑے عالم تھے
اور ترمذی نے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جن لوگوں میں ابوبکر ہوں تو
ابوبکر کے سوا دوسرا امامت کرنا لائق نہیں ابن جوزی نے اس حدیث کو اپنی موضوعات میں لکھا ہے اور کہا اس حدیث کا راوی جو ہے
عیسی منکر الحدیث ہے اور احمد بن بشیر جو عیسی سے راوی ہے وہ متروک الحدیث ہے انتہی ابن جوزی جو وضع کا حکم کیا ہے سیوطی نے
کہا احمد بن بشیر بخاری کے رجال میں ہے اکثر محدثین اسکی توثیق کئے ہیں اور عیسی کے حق میں ابن معین نے کہا لا باس بہ اور حماد بن سلمہ نے
بولا وہ ثقہ ہے اور جس نے عیسی کو ضعیف کہا ہے تو اس نے کذب کی تہمت نہیں کرتا اس صورت میں حدیث موضوع ہی کرکے
کیسا حکم کیا جاتا ہے حافظ عماد بن کثیر نے مسند صدیق میں کہا اس حدیث کے شواہد کو دیکھے حکم صحت کا کیا جاتا ہے

ابن جوزی اس حدیث کے وضع پر حکم کرنے کی علت یہہ ہی کہ اُس نے یہہ سمجھا جس کا نام ابوبکر ہو تو اُسی کو امام بنانا لایق ہی اُسی
اس حدیث کو باب مین امامة من اسمه ابوبکر کے وارد کیا حالانکہ یہہ مراد نہیں بلکہ مراد ابوبکر صدیق ہی اسکی دوسری طریق
مین اس کے کہنے کا سبب بھی مذکور ہی ابو العباس مروزی نے کتاب شجرة العقل مین قاسم بن محمد سے روایت کیا ہی
کہ مدینے کے عوالی مین رہنے والے انصار مین کچھ مناقشہ ہوا وہ سنکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کر دینے
تشریف فرما ہوئے جب عصر کی نماز کا وقت ہوا تو مدینے کے لوگ نماز پڑھ لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آکے تو پوچھے
عصر کی نماز مین کون امام ہوا تھا کہے ابوبکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تم خوب کئے جس قوم مین ابوبکر ہون تو
انکے سوائے دوسرا امامت کرنا لایق نہیں اور احمد بن منیع اپنی مسند مین بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے یون روایت
کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مصالحت کروانے تشریف لیگئے اس عرصے مین نماز کا وقت آن پہنچا بلال آکے
ابوبکر کو کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہیں رکھتے اگر آپ امامت کرتے ہون تو مین اذان دیتا ہون
ابوبکر کہے تمھاری مرضی پھر بلال اذان دئیے اور اقامت بولے اور ابوبکر امام ہوکے نماز ادا کئے بعد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم آئے پوچھے کیا تم نماز پڑھے تو عرض کئے ہان فرمائے کون امام ہوا تھا کہے ابوبکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے تم خوب کئے جس قوم مین ابوبکر ہون تو انکے سوائے دوسرا امامت کرنا لایق نہیں یہہ متابعت تری قوی ہی انتہی اور
صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثین بھی سب سے زیادہ جانتے تھے کیونکہ اکثر اوقات جب صحابہ مین
اختلاف ہوتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حدیث یاد رہتی اور آپ بیان کرتے پھر سب صحابہ انکی بات پر عمل کیا کرتے ابوبکر
رضی اللہ عنہ کی عقل کامل اور مزاج آپکا زکی تھا اور ابتداے بعثت سے روز وفات تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
صحبت مین ملازم رہے انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال اور اقوال پر اطلاع نہ رہنا بعید ہی جسکے معلم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہون تو اس کو کس قدر علم حاصل ہوا ہوگا اور صدیق رضی اللہ عنہ کو عرب کی نسب سے بھی خوب
آگہی تھی ابن اسحق نے یعقوب بن عُتْبہ سے روایت کیا ہی کہ جُبَیر بن مُطْعِم کو قریش کے انساب سے خوب آگہی تھی جُبَیر
کہا کرتے تھے مین انساب کا علم ابوبکر رضی اللہ عنہ سے حاصل کیا ہون انکو اُس مین بڑی مہارت تھی اور سقیفے کی حدیث
مین آویگا کہ عمر رضی اللہ عنہ فرمائے تمام لوگو نمین اللہ کو زیادہ جاننے والا اور اس سے بہت ڈرنے والا ابوبکر تھے اور
صلح حدیبیہ کی حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سب صحابہ سے اعلم تھے چنانچہ بخاری نے روایت کیا ہی کہ جب حدیبیہ کا
صلح ٹھہر چکا عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے اور عرض کئے ہم اپنے دین مین کیون عاجزی
اختیار کرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر کو جب اس باتکا جواب دئے عمر نے صدیق کے پاس جاکے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین جو عرض کئے تھے ان سبھی کہے ابوبکر رضی اللہ عنہ بعینہ وہی جواب دئے جو رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے مجھے اور امام نووی کتاب تہذیب الاسماء واللغات میں لکھا ہے کہ صدیق رضی اللہ عنہ ان صحابیوں میں
داخل ہیں جو قرآن کو حفظ کئے تھے ابن کثیر وغیرہ علما کی ایک جماعت بھی ایسا ہی کہتی ہے اور بخاری نے جو روایت کیا
ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چار شخص قرآن کو جمع یعنی حفظ کئے تھے وے
سب انصار تھے ابی بن کعب اور معاذ بن جبل اور زید بن ثابت اور ابو زید اور بخاری کی ایک روایت میں آیا ہے
انس کہتے ہیں کہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات کئے تب چار شخص کے سوائے کوئی قرآن حفظ نہیں کیا تھا ابو الدردا اور
معاذ بن جبل اور زید بن ثابت اور ابو زید اس سے مراد انصار کے چار شخص ہیں مہاجرین مراد نہیں اس بات پر طبری
کی روایت دلیل ہے جسکو سعید بن ابی عروبہ کی طریق سے قتادہ سے روایت کیا ہے کہا کہ اوس اور خزرج باہم فخر
کئے اوسیوں نے کہے ہم سے چار شخص ہیں کہ ایک شخص کے لئے عرش حرکت کی وہ سعد بن معاذ ہے اور ایک شخص
ہے جسکی شہادت قائم مقام دو شخص کی شہادت کے ہوئی وہ خزیمہ بن ثابت ہے اور ایک شخص ہے جسکو ملائکہ غسل دیے
وہ حنظلہ بن ابی عامر ہے اور ایک شخص ہے کہ جسکو شہد کی مکھیوں نے حمایت کی وہ عاصم بن ثابت ہے خزرجیوں
نے کہے ہمارے میں کے چار شخص ہیں قرآن جمع کئے انکے سوائے دوسرا کوئی جمع نہ کیا ابی بن کعب اور معاذ بن جبل اور زید
بن ثابت اور ابو زید علما انس کے اس قول کی اور بھی تاویلیں کئے ہیں انکے لکھنے کا یہ مقام نہیں اور ابن ابی داود نے شعبی سے جو
روایت کیا ہے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ وفات پائے پر تمام قرآن جمع نہیں کئے تھے اس سے مراد مصحف میں جمع کرنا ہے علی
الترتیب جیسا عثمان رضی اللہ عنہ کے وقت ہوا اور ابن سبع اندلسی کتاب الشفا میں عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا
ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ای ابو بکر کو اس روز کا
یاد ہے جو صدقت کہے ابو بکر عرض کئے یا رسول اللہ آپکی حیات کی قسم یاد ہے لوگوں نے ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو ارادہ کئے ہیں نہ سمجھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہی فرمائے ای ابو بکر لوگوں کو اس
بات کی خبر دو ابو بکر ایسا کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یوم الذر سے جو اس آیت میں آیا ہے پوچھے وَإِذْ أَخَذَ
رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا
بَلَى یعنی جب لیا تیرے رب نے بنی آدم سے انکی پشت سے انکی ذریت اور گواہ رکھا انکو انکی جی پر کیا میں نہیں
ہوں تمہارا رب تو کہے درست غرض اس روز میں سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے قسم میں گواہی دیتا ہوں
کوئی الٰہ نہیں سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں محمد اسکا بندہ اور رسول ہے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے قسم ہے اسکی جو
مجھے رسول برحق کرکے بھیجا اس وقت تم صدقت کہے سو میں نے سنا تھا اور حافظ محب الدین بن نجار اپنی تاریخ
میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جبرئیل میرے پاس آئے ابو بکر کہے یا رسول اللہ

۳ کوئی جو

ہین اسکو دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے وہ کیسی تھی کہو ابوبکر رضی اللہ عنہ ہاتھہ سے اشارہ کیئے رسول اللہ علیہ وسلم
فرمائے سچ کہے اسکو تم تحقیق دیکھے کا حافظ ابو جعفر محمد بن البختری اپنی امالی مین عبد اللہ بن خطب سے روایت
کیا ہی کہ جبرئیل علیہ السلام وحی لیکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تو انکی قدم کی آواز کوئی نہین سنتا
سوائی ابوبکر رضی اللہ عنہ کے کا ابن سبع اندلسی کتاب الشفا مین عبد اللہ بن خطب سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم پر وحی کا القا جو ہوتا تھا اسکو کوئی نہین سنتے سوائے ابوبکر کے ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا کے
پاس سے غمگین ہو کے نکلے اور جبرئیل یہ القا کیئے اِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِي مَنْ
يَشَاءُ اس کا آواز ابوبکر سنے کا دوسرا چمن انکی عقل کے بیان مین صدیق رضی اللہ عنہ کی عقل
تمام صحابہ سے زیادہ تھی اور رای نہایت صایب اسی واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے مشورت کرتے تھے صدیق رضی اللہ
عنہ کی عقلمندی کا سبب تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے وقت اپنی ہوش و حواس بجا رکھکے تمام کامون
کا بندوبست جیسا چاہیئے ویسا کیئے اور فتنے کی آتش جو سقیفہ بنی ساعدہ مین مشتعل ہونے پر تھی بجھائے اور اسامہ
رضی اللہ عنہ کے لشکر کو باوجود کسی کی مرضی نہ رہتے پر بھی روانہ کیئے اور خلافت کے امور کا سرانجام اس خوبی کے ساتھہ دیئے
جو بڑے حکما سلطنت کے رموز دان انکے بندوبست سے حیران رہا چاہیئے حالانکہ سابق مین تجارت پیشہ تھے ریاست کے امور کا بند
وبست کسی سے حاصل نہین کیئے تھے تمام رازی اپنی فوائد مین اور ابن عساکر نے عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت
کیئے ہین کہے ہین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جبرئیل آکے مجھے کہے اللہ تعالی آپکو حکم کیا ہی کہ ابوبکر
سے مشورت کیا کرو اور طبرانی اور ابو نعیم وغیرہ نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیئے ہین کہ انکو جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یمن کی طرف روانہ کرنا چاہئے تو صحابہ سے مشورت کیئے وہان ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر
اور اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہم حاضر تھے ہر ایک شخص جو جسکی عقل مین آیا سو کہدیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کہنے لگے ای معاذ تم کیا کہتے ہو مین بولا ابوبکر جو بات کہے ہین مین بھی اسی کو پسند کرتا ہون تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے ابوبکر کے خطا کرنے کو اللہ تعالی آسمان پر مکروہ جانتا ہی اور ابن شاہین کتاب السنہ مین دوسری طریق سے
یون روایت کیا ہی کہ معاذ بن جبل کہے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب یمن کی طرف روانہ کرنا چاہتے تو صحابہ سے کہے اس
مقدمہ مین کیا کہتے ہو اسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور عبد
الرحمن اور سعد حاضر تھے ابوبکر عرض کیئے یا رسول اللہ آپ ہمکو ممتحن کرنا کرکے امر فرماتے ہین اس لیئے ہمکو بات بولنا ضرور تہا نہی
تو ورنہ آپکی حضور مین ہمکو بات کرنیکی مقدور نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جس امر مین مجکو وحی نہ آوے
اُس مین مین بھی تمھارے سا ایک آدمی ہون غرض ابوبکر لب کشا ہوئے اور ایسا عرض کیئے کہ لوگون کے ساتھہ رفق و ملایمت کرنا یا رسول اللہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی وہی کہتا ہوں جو ابوبکر کہے سو معاف ہے تم کیا کو مردے سے پوچھتے ہو ذکر صلی اللہ علیہ وسلم میں
فرمائے ابوبکر کے خطا کرنے کو اللہ تعالیٰ آسمان پر مکروہ جانتا ہے اور طبرانی اوسط میں سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ تعالیٰ نے ابوبکر کی خطا کرنے کو مکروہ جانتا ہے سخاوی
نے کہا اس حدیث کے روات ثقہ ہیں اور ابن ابی اسامہ اپنی مسند میں معاذ سے روایت کیا ہے کہ بیشک ابوبکر
کے خطا کرنے کو اللہ تعالیٰ مکروہ جانتا ہے ابن جوزی نے اس حدیث کو موضوعات میں داخل کیا ہے لیکن دوسرے طریقوں کو جو
ہم نے لکھا ملا کر دیکھیں تو حدیث ثابت ہوتی ہے اور امام احمد نے عبد الرحمن بن غنم سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو فرمائے جس مسئلہ میں تم دونوں متفق ہو کے ایک بات کہیں تو میں تمہارا خلاف نہ کروں
اس حدیث کو طبرانی نے براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے بھی روایت کیا ہے تیسری جہت یہ ہے احادیث مسند
جو مروی ہوئے ایک سال میں صدیق رضی اللہ عنہ ابتداء بعثت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات تک انکی
رفاقت میں رہے مگر باوجود اسکے صدیق رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تمام سے زیادہ تھی اور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ایسے جو اسرار کیا کرتے وہ کسی سے نہ کہتے اقوال اور افعال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو صدیق کو معلوم
ہوتا دوسرا لوگوں کو کیا معلوم لیکن انکی احادیث مسندہ قلت مروی ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابوبکر
رضی اللہ عنہ کی حیات دراز نہ ہوئی انکے زمانہ میں اکثر صحابہ موجود تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس علم کو حاصل
کرنے میں وہ اور ابوبکر شریک تھے اسکو ابوبکر سے نقل کرنے کی انکو حاجت نہ تھی اس صورت میں ابوبکر سے صحابہ روایت
کرنا تو وہی جو انکو اس کا علم ہو لیکن ابوبکر رضی اللہ عنہ کا وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے بعد دو سال
اور چھ مہینوں کے ہوا تو بہت احادیث انکے مروی نہ ہوئے ابن سعد اپنے طبقات میں محمد بن عمر اسلمی سے نقل کیا ہے کہا ہے
صلی اللہ علیہ وسلم اکابر صحابہ سے روایت کم منقول ہوئے کیونکہ لوگ انکی طرف محتاج ہونے سے قبل انکا وفات ہوا
اور عمر اور علی مرتضی رضی اللہ عنہما خلیفہ ہونے کے باعث ان سے لوگ سوال کرتے تھے اور لوگوں کے قضیے فیصل کرتے تھے
اس واسطے انسے احادیث زیادہ مروی ہوئے اور صحابہ رضی اللہ عنہم میں ہر ایک دوسرے کا امام تھا لوگ انکی اقتدا کرتے
تھے اور وے جو کام کرتے تھے اور فتویٰ دیا کرتے تھے لوگوں نے اسکو یاد کرکے نقل کرتے تھے اور ابی بکر اور عثمان اور طلحہ اور
زبیر اور سعد بن ابی وقاص اور عبد الرحمن بن عوف اور ابو عبیدہ بن الجراح اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل اور ابی
بن کعب اور سعد بن عبادہ اور عبادہ بن الصامت اور اسید بن الحضیر اور معاذ بن جبل و غیرہم جو اکابر صحابہ تھے
انکے احادیث کم منقول ہوئے بر خلاف جابر بن عبد اللہ اور ابی سعید خدری اور ابی ہریرہ اور عبد اللہ بن عمر بن
الخطاب اور عبد اللہ بن عمرو بن العاص اور عبد اللہ بن عباس اور رافع بن خدیج اور انس بن مالک اور براء بن عازب و غیرہم جو
ہیں

احداث صحابہ تھے احادیث بکثرت مروی ہوئے کیونکہ انہوں کی عمرین دراز ہوئی اور صحابہ کم رہگئے اور مسلمانوں مین کثرت
ہوئی احتیاج انہونکا علم کی طرف زیادہ ہوا اسلئے مرویات ان صحابہ کے زیادہ ہوئے اور صحابہ مین ایسے بھی بہت ہین کہ انکا
انتقال ہوا پر ایسے کچھ احادیث مروی نہ ہوے اور ایسے کچھ روایت کرنے کی احتیاج بھی نہ ہوئی کیونکہ صحابہ بکثرت تھے
اور صحابہ مین بعضے ایسے بھی تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مین بہت دن رہے تھے اور احادیث بھی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے بہت سے سنے پر ایسے احادیث زیادہ مروی نہ ہوئے کیون کہ وے حدیث کہنے سے حذر کرتے تھے مبادا
کہین کچھ چوک ہو جاوے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر جو جہوٹ بناتے ہین اُن مین آپ بھی داخل ہوں یا
صحابہ بہت رہنے سے انکی طرف احتیاج نہوئی یا عبادت مین اور جہاد مین مشغول رہنے سے کچھ منقول نہوا اور امام نووی
تہذیب الاسماء واللغات مین لکھا ہی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ایک سو بیالیس حدیث مروی ہوے ہین انمین سے چھے حدیث کو
بخاری اور مسلم اتفاق سے روایت کئے ہین اور گیارہ حدیث فقط بخاری ہی روایت کیا مسلم نے انکو روایت نہ
کیا اور ایک حدیث کو فقط مسلم ہی روایت کیا صدیق رضی اللہ عنہ کی صحبت باوجود مقدم رہنے اور نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ زیادہ لگے پھرنے آپ سے احادیث کم منقول ہوے کیون کہ ان کا وفات جلد ہونے سے احادیث انکی روایت کے
منتشر نہ ہوئے اور تابعین سماعت کرنے نہ پائے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے یئے لوگ حدیث روایت کئے ہین صحابہ سے
عمر بن الخطاب عثمان بن عفان علی بن ابی طالب عبد الرحمن بن عوف عبد اللہ بن مسعود حذیفہ بن الیمان عبد اللہ بن عباس عبد اللہ بن
عمرو بن العاص زید بن ثابت براء بن عازب ابوہریرہ عقبہ بن الحارث عبد اللہ بن الزبیر انس عبد الرحمن بن ابی بکر زید بن
ارقم عبد اللہ بن مغفل عقبہ بن عامر جہنی عمران بن حصین ابو برزہ اسلمی ابوسعید خدری ابوموسی اشعری ابو الطفیل
لیثی جابر بن عبد اللہ بلال عائشہ اسماء رضی اللہ عنہم اور تابعین سے قیس بن ابی حازم ابو عبد اللہ صنابحی اسلم مولی
عمر بن الخطاب اوسط بجلی انکے سوائے اور بھی ایک جماعت روایت کئی ہی جلال الدین سیوطی اپنی کتاب تاریخ الخلفا مین بطور
اقتصار کے صدیق کے مرویات کو لکھا ہی لیکن حدیث تمام نہین لکھا خلاصہ مضمون طرف اشارہ کر دیا ہی اور ایک سو دو
حدیث لکھا باقی چالیس حدیث نہین ذکر کیا عاصی صدیق رضی اللہ عنہ کے مسند حدیثون سے جس پر واقف ہوا اس کا
ترجمہ پورا لکھ دیا پہلی حدیث ہجرت کی جسکو امام احمد اور بخاری اور مسلم وغیرہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کئے
ہین اسکا ترجمہ ہجرت کے ضمن مین گذرا دوسری امام احمد اور بخاری اور مسلم نے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے ابی بکر
صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کچھ دعا سکھائیے
جسکو نماز مین پڑھا کرون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے یہ دعا کہا کرو اَللّٰهُمَّ اِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَبِيرًا
وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُورُ

عبد اللہ بن عمر

الحجۃ تیسری بخاری و مسلم وغیرہ نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
جب وفات ہوا اور ابوبکر خلیفہ ہوئے اور عرب کے جو قبیلے کافر ہو گئے عمر رضی اللہ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہے
آپ لوگوں کو کیسا قتل کرتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو فرماتے ہیں اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَمَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَقَدْ عَصَمَ مِنِّیْ مَالَہٗ وَنَفْسَہٗ اِلَّا بِحَقِّہٖ وَحِسَابُہٗ عَلَی
اللّٰہِ یعنی مجھے امر ہوا ہے لوگوں سے قتال کرنا یہاں تک کہ وے بولیں لا الہ الا اللہ سو جو لا الہ الا اللہ بولا تو
مرنا مجھ سے اسکا مال اور جان بچ گیا مگر اسی کلمے کے حق کے واسطے اور اُس کا حساب اللہ پر ہے ابوبکر کہے واللہ میں قتل کرونگا
اس کو جو فرق کیا نماز میں اور زکوۃ میں کیونکہ زکوۃ مال کا حق ہے واللہ اگر ایک عقال بھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
دیا کرتے تھے مجھے نہ دینگے تو میں اُن سے قتال کرونگا ظاہر عبارت سے اس حدیث کے یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ حدیث مسند ہے
عمر رضی اللہ عنہ کے ہی لیکن سیاق کلام کا دلالت کرتا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھی اس سے اطلاع تھی اور اس حدیث کو
ابن ابی شیبہ نے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود سے یوں روایت کیا ہے کہ عمر نے کہے اُقَاتِلُہُمْ وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ شَہِدَ اَلْحَدِیْثَ اس روایت میں سَمِعْتُ کا لفظ ہے سو اگر یہ حدیث عمر کی مسند
سے ہوتی ہے اگرچہ ظاہر سے تو ابوبکر کی مسند ہے اور بیہقی سنن میں انس رضی اللہ عنہ سے یوں روایت کیا ہے کہ جب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وفات ہوا اور عرب مرتد ہوئے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہے ای ابوبکر کیا آپ عرب لوگوں سے جنگ کا
ارادہ رکھتے ہو ابوبکر کہے اِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ الحدیث
یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں فرمائے مگر ایسا مجھے امر ہوا ہے لوگوں سے جنگ کرنا اس روایت میں تصریح ہے کہ
اس حدیث کو ابوبکر بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنے تھے اور ابن خزیمہ اپنی صحیح میں انس سے ابوبکر سے
مصرح روایت کیا ہے چوتھی امام احمد اور بخاری و مسلم انس رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ
کہے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غار میں تھا اپنا سر اٹھا کے دیکھا تو لوگوں کے قدم دسنے لگے ہیں کہا یا نبی اللہ
اگر ایسے کوئی شخص اپنے نیچے کر کے نظر کریگا تو ہم کو دیکھ لیگا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ای ابوبکر تمکو
کیا گمان ہے اُن دو جی کے لئے جن کا ثالث اللہ ہے پانچویں امام احمد اور بخاری نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے
روایت کئے ہیں کہ بی بی فاطمہ اور عباس رضی اللہ عنہما ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اپنی میراث جو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے ہے مانگنے آئے مثل فدک کی زمین میں اور خیبر میں کا حصہ تھا ابوبکر کہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سنا فرماتے لَا نُوْرَثُ مَا تَرَکْنَا صَدَقَۃٌ اِنَّمَا یَاْکُلُ اٰلُ مُحَمَّدٍ مِنْ ہٰذَا الْمَالِ یعنی ہمارا
کوئی وارث نہیں ہے ہم جو چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ ہے محمد کے لوگ اسی مال سے کھایا کرینگے ابوبکر کہے واللہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم اس مال میں جو خرچ کرتے تھے میں بھی ویسا ہی کرونگا اس حدیث کا بیان کہ از خلافت کے پانچویں چمن میں ہم بتفصیل بیان کرینگے چھٹویں امام احمد اور ابو عبید کتاب الاموال میں اور بخاری اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ اور ابن جریر اور ابن جارود اور ابن خزیمہ اور طحاوی اور ابن حبان اور دارقطنی اور حاکم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں اِنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ هٰذَا الْكِتَابَ لَمَّا وَجَّهَهُ اِلَى الْبَحْرَيْنِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هٰذِهٖ فَرِيْضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِيْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَالَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ بِهَا رَسُوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِ فِيْ كُلِّ اَرْبَعٍ وَعِشْرِيْنَ مِنَ الْاِبِلِ فَمَا دُوْنَهَا مِنَ الْغَنَمِ مِنْ كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ اِلٰى خَمْسٍ وَثَلَاثِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ مَخَاضٍ اُنْثٰى فَاِنْ لَمْ تَكُنْ فِيْهَا بِنْتُ مَخَاضٍ اُنْثٰى فَابْنُ لَبُوْنٍ ذَكَرٌ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثَلَاثِيْنَ اِلٰى خَمْسٍ وَاَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ لَبُوْنٍ اُنْثٰى فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَاَرْبَعِيْنَ اِلٰى سِتِّيْنَ فَفِيْهَا حِقَّةٌ طَرُوْقَةُ الْجَمَلِ فَاِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً وَسِتِّيْنَ اِلٰى خَمْسٍ وَسَبْعِيْنَ فَفِيْهَا جَذَعَةٌ فَاِذَا بَلَغَتْ يَعْنِيْ سِتًّا وَسَبْعِيْنَ اِلٰى تِسْعِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتَا لَبُوْنٍ فَاِذَا بَلَغَتْ اِحْدٰى وَتِسْعِيْنَ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَفِيْهَا حِقَّتَانِ طَرُوْقَتَا الْجَمَلِ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَفِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَفِيْ كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ اِلَّا اَرْبَعٌ مِنَ الْاِبِلِ فَلَيْسَ فِيْهَا صَدَقَةٌ اِلَّا اَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا مِنَ الْاِبِلِ فَفِيْهَا شَاةٌ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ اِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ اَوْ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ الْحِقَّةُ وَعِنْدَهُ الْجَذَعَةُ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْجَذَعَةُ وَيُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ اِلَّا بِنْتُ لَبُوْنٍ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَيُعْطِيْ شَاتَيْنِ اَوْ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ

فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ مَخَاضٍ وَيُعْطِي مَعَهَا عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ
صَدَقَتُهُ بِنْتَ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بِنْتُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ
عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ عَلَى وَجْهِهَا وَعِنْدَهُ ابْنُ
لَبُونٍ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ وَفِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِي سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ
أَرْبَعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ شَاةٌ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ إِلَى مِائَتَيْنِ
شَاتَانِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى مِائَتَيْنِ إِلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ فَإِذَا
زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ وَلَا يُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ
عَوَارٍ وَلَا تَيْسٌ إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ
خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ
فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةً وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ
إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَفِي الرِّقَةِ رُبُعُ الْعُشْرِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيهَا
شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا یہ لفظ بخاری کا ہی لیکن بخاری نے حدیث کے جملے بڑی حدیث سے جدا کرکے
متفرق بابوں میں داخل کیا تھا سو ان جملوں کو ایک موقع میں ہم داخل کرکے ذکر کیے ترجمہ اسکا یہ ہی انس کہتے مجھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ
عنہ نے بحرین کی طرف روانہ کیے تو یہ نامہ لکھ کے میرے حوالے کیے بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرض صدقہ ہی جسکو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں پر فرض کیے اور اسکو دینے کے خاطر اللہ تعالی نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو امر کیا
مسلمانوں سے کوئی آگے اسکو اسکی راہ سے مانگے تو اتنا مال کہ وہ اسکو دیو اور جو اس سے زیادہ مانگے تو اسکو نہ دیوے
ہر چوبیس اونٹ اور اس سے کم میں بکریاں ہیں ہر پانچ اونٹ میں ایک بکری ہی اور پچیس اونٹ سے پینتیس اونٹ تک ایک
بنت مخاض ہی یعنی مادہ ایک سال بھر کے دوسرا سال شروع ہوا اگر بنت مخاض اسکے پاس نہ ہو تو ایک ابن لبون یعنی
بچہ دو سال بھر کے تیسرا سال شروع ہوا اس کے ساتھ اور کچھ دینا نہیں اور چھتیس سے پینتالیس تک ایک بنت لبون ہی یعنی وہ
دو سال بھر کے تیسرا سال شروع ہوا اور چھیالیس سے ساٹھ تک ایک حقہ ہی یعنی مادہ تین سال بھر کے چوتھا سال
شروع ہوا اور اکسٹھ سے پچہتر تک ایک جذعہ ہی یعنی مادہ چار سال بھر کے پانچواں سال شروع ہوا اور چھہتر سے نوے تک دو
بنت لبون ہیں اور اکیانوے سے ایک سو بیس تک دو حقے ہیں جو کہ نر کے لائق ایک سو بیس سے زیادہ ہو تو
ہر چالیس میں ایک بنت لبون ہی اور ہر پچاس میں ایک حقہ ہی اور جس کے پاس چار ہی اونٹ ہو تو اس میں کچھ زکوۃ
نہیں مگر انکا مالک چاہے جس وقت پانچ اونٹ ہوئیں تو اس میں ایک بکری ہی اور جسکی اونٹ جذعہ دینے کے مقدار کو

پہنچے اور اسکے پاس جذعہ ہوں اور حقہ ہوں تو اُس سے حقہ قبول کریں اور ہو سکے تو دو بکریوں کو بھی لیویں نہیں تو بیس درہم لیویں اور جسکے اونٹ حقہ دینے کے مقدار کو پہنچے اور اس کے پاس حقہ نہ ہوں جذعہ ہوں تو اُس سے جذعہ قبول کریں اور عامل بیس درہم یا دو بکریاں اسکو دیوے اور جس کے اونٹ حقہ دینیکے مقدار پہنچے اور اسکے پاس حقہ نہیں بنت لبون ہی تو اُس سے بنت لبون قبول کر لیگے پھر دو بکریاں یا بیس درہم اسکو دیگا اور جس کے اونٹ بنت لبون دینیکے مقدار کو پہنچے اور اسکے پاس حقہ ہو تو اس سے حقہ قبول کریگے اور عامل بیس درہم یا دو بکریاں اسکو دیوے اور جسکے اونٹ بنت لبون دینیکے مقدار کو پہنچے اور اسکے پاس بنت لبون نہیں بنت مخاض ہی تو اس سے بنت مخاض قبول کر لیگے پھر مالک اسکے ساتھ بیس درہم یا دو بکریوں کو دیگا اور جسکے اونٹ بنت مخاض دینیکے مقدار کو پہنچے اسکے پاس بنت مخاض نہیں بنت لبون ہی اس سے بنت لبون قبول کریگا اور عامل بیس درہم یا دو بکریوں کو دیگا اور جسکے پاس بنت مخاض زکوۃ میں دینیکے لائق نہیں اور اسکے پاس ابن لبون ہی اس سے ابن لبون قبول کریگے اور کچھ اسکے ساتھ نہیں اور بکریوں کی زکوۃ انکی سایمہ میں یعنی باہر جا کے آپھی چرنے والیں جب چالیس ہوں تو ایک سو بیس بکری تک ایک بکری ہی جب ایک سو بیس بکری سے زیادہ ہوں تو دو سو تک دو بکریاں ہیں جب دو سو پر زاید ہوں تو تین سو تک تین بکریاں ہیں جب تین سو پر زاید ہوں تو ہر سو میں ایک بکری ہی اور زکوۃ میں بوڑہا جانور یا عیب دار نہ لیویگے اور نہ ازو کا نر مگر عامل مناسب جانے اور جو جانور جدا ہیں انکو جمع نہ کریگے اور جو جمع ہیں زکوۃ کے اندیشے سے جدا نہ کریگے اگر دو شخص کے جانور مخلوط ہوں تو وے دونوں آپس میں علی السویہ حساب کر لیں جب سایمہ کسی مرد کی چالیس بکریوں سے کم ہوں تو اس میں صدقہ نہیں مگر انکا مالک چاہے اور روپے میں ربع عشر یعنی دسوین حصے کی چوتھائی ہی اگر اسکے پاس ایک سو نود درہم ہوں اُن میں کچھ زکاۃ نہیں مگر انکا مالک چاہے ساتھوین امام احمد اور ابو یعلی اور دارقطنی افراد میں اور ابو نعیم کتاب السواک میں ابی عتیق سے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِّلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِّلرَّبِّ یعنی مسواک منہہ کو پاک کرنی والی ہی اور اللہ تعالی کی خوشی کا سبب ہی ہیثمی نے کہا اس حدیث کے رجال ثقہ ہیں مگر ابو عتیق یعنی عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر صدیق اپنے جد ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سنا نہیں پس سند اس حدیث کی منقطع ہی آٹھوین امام احمد نے عبد اللہ بن مسعود سے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جسکو خوش آتا ہی کہ قرآن جیسا نازل ہوا ویسا ہی پڑھنا تو ابن ام عبد کی قرات پڑھے یہہ حدیث بطولہ تیسرے گلزار کے پانچوین چمن میں ابن مسعود اور عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے مذکور ہوئی نوین ابن ماجہ اور ابن عساکر نے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِي ذِمَّتِهِ فَمَنْ قَتَلَهُ طَلَبَهُ اللّٰهُ حَتّٰى يَكُبَّهُ فِي النَّارِ عَلٰى

[illegible]

وَجْهَهٗ یعنی کوئی صبح کی نماز پڑھے تو وہ اللہ کے ذمے میں ہی سو تم اللہ کے ذمے کو مت توڑو جس نے اسکو ضائع کریگا تو اللہ
اس سے مواخذہ کریگا یہاں تک کہ اسکو دوزخ میں اوندھا ڈالیگا دسویں امام احمد اور ابو داود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ
اور ابن حبان نے علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنتا تو اللہ
تعالی مجھے جس سے جو نفع دیتا ہی دیتا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے جو کوئی مجھے کچھ حدیث روایت کرتا تو میں
اسکو قسم کھلاتا جب اس نے قسم کھایا میں اسکی تصدیق کرتا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ مجھے ایک حدیث سنائے اور سچ کہے
کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا یوں فرماتے تھے کوئی مرد جو کچھ گناہ کیا بعد کھڑا ہو کے طہارت کرے اور نماز پڑھے
تب کے اللہ سے مغفرت مانگے تو اللہ تعالی اسکو بخش دیتا ہی بعد یہ آیت تلاوت کئے وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً
اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ
يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ یعنی وے لوگ کہ جب کر بیٹھیں سخت گناہ یا برا کریں اپنے حق میں
یاد کریں اللہ کو اور بخشش مانگیں اپنے گناہوں کی اور کون گناہ بخشتا ہی سوا اللہ کے اور اڑتے نہیں اپنے کئے پر اور
وے جانتے ترمذی نے کہا اسکی سند حسن ہی گیارہویں امام احمد نے ابن ابی ملیکہ سے روایت کیا ہی کہ بعضی وقت
میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے اونٹ کی مہار چھوٹ کے گر جاتی تو اونٹ کے ٹخنے پر مار کے اسکو بٹھا لیتے لوگوں نے کہا ہم کو کیوں
نہیں فرماتے ہو ہم اٹھا دیں ابو بکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے میرے حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے امر کئے ہیں کہ لوگوں
سے کبھی کچھ نہ مانگوں حافظ عسقلانی نے کہا کہ یہ سند منقطع ہی اس کا راوی عبد اللہ بن المؤمل ضعیف ہی بارہویں
ترمذی اور ابن ماجہ اور حاکم اور بیہقی اپنی سنن میں محمد بن المنکدر سے عبد الرحمن بن یربوع سے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے
روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی پوچھا کون سا حج افضل ہی تو کہے اَلْعَجُّ وَالثَّجُّ یعنی حج کی
اعمال میں افضل عج ہی یعنی لبیک سے آواز بلند کرنا اور ثج یعنی اونٹ کو نحر کرنا ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہی
اور محمد بن المنکدر نے عبد الرحمن بن یربوع سے سنا نہیں اور بعضی اس حدیث کو عبد الرحمن بن یربوع سے اسکے باپ سے روایت
کئے ہیں وہ خطا ہی اور اس کا راوی محمد بن اسمعیل بن ابی فدیک جو ہی اسکو ابن سعد نے ضعیف کہا ہی لیکن ذہبی
نے کہا کہ وثقہ ہی حافظ عسقلانی کہا کہ وہ صدوق ہی اور حاکم نے اس حدیث کی تصحیح کیا ہی اور ذہبی بھی تلخیص میں
اسکو قبول کیا اور سیوطی بھی اسکو مسلم رکھے اور اسکے اور بھی شواہد ہیں تیرھویں امام احمد نے زید بن یثیع سے
ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو براءت سنانے کو مکے کے لوگوں کے پاس
بھیجے کہ اس برس کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور برہنہ کعبے کا طواف نہ کرے اور بہشت میں نہ جائیگا مگر مسلمان جس
شخص میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کچھ عہد ٹھیرا ہوا ہی تو مدت کے دن تمام ہوتے ہی اس کا عہد ہو چکا

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد ہوا

اور اللہ اور اس کا رسول مشرکون سے بیزار ہین حافظ عسقلانی کہا اسکی سند منقطع ہی چودھوین ترمذی اپنی سنن کی ابواب
البر والصلة مین مرۃ بن شراحیل ہمدانی سے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما
جو کوئی مومن کے ساتھ کچھ مکروہ فعل کیا یا اس سے خدع کیا تو وہ ملعون ہی ترمذی نے کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی مناوی
نے کہا کہ اس کی سند مین فرقد سبخی ہی وہ اگرچہ صالح ہی لیکن اسکے منکر حدیثین بھی ہین میزان مین اس حدیث
کو اسکی منکر حدیثون مین شمار کیا ہی عسقلانی کہا کہ اگرچہ وہ صدوق عابد ہی پر لین الحدیث اور کثیر الخطا ہی اور اسکی سند
مین ابو سلمہ کندی ہی ابن معین کہا وہ کچھ شئی نہین بخاری نے بولا کہ اسکو ترک کرگئے ہین اور عسقلانی نے کہا وہ مجہول ہی
پندرھوین امام احمد اور ابو یعلی اور ترمذی نے مرۃ بن شراحیل سے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے جنت مین نہ جایگا بخیل اور نہ دغاباز اور نہ خاین اور نہ مملوک کے ساتھ بدروش چلنے
والا ترمذی نے کہا یہہ حدیث غریب ہی اور اسکی سند مین فرقد سبخی ہی اس کا حال سابق کی حدیث مین مذکور ہوا حافظ
منذری اور عراقی کہے ہین کہ یہہ حدیث ضعیف ہی اور اس حدیث کی ایک طریق مین یون آیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے مملوکون کے ساتھ بدسلوکی کرنے والا بہشت مین نہ جایگا ایک شخص عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ
ہمکو نہین فرمائے اس امت مین بہ نسبت دوسری امتون کے مملوک اور یتیم بہت رہینگے فرمائے ہان مین ایسا کہا ہون
پر تم انکو اپنی بچون کی مانند جانسو اور آپ جو کہاتے ہین اس مین سے انکو بھی کھلاؤ اور آپ جو پہنتے ہو اس مین سے انکو
بھی پہناؤ پوچھا یا رسول اللہ دنیا سے ہمکو کس قدر نفع دیگا تو فرمائے ایک اچھا گھوڑا پالنا اس پر بیٹھکے اللہ کی راہ مین
جنگ کرنین اور ایک غلام جب وہ غلام نماز پڑہا تو تیرا بھائی ہوا سولھوین امام احمد اپنی مسند مین وحشی بن حرب بن
وحشی بن حرب سے اپنے باپ سے اپنے دادا وحشی سے روایت کیا ہی کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مرتدون کے قتال کو
نشان باندھکے خالد بن الولید کو دئے اور فرمائے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہون فرماتے
تھے اللہ تعالی کا بہتر بندہ اور قبیلے کا بہتر بھائی خالد بن الولید ہی اور وہ اللہ تعالی کی تلوارون سے ایک تلوار ہی جسکو اللہ
تعالی نے کافرون پر اور منافقون پر کھینچا حافظ عسقلانی نے کہا کہ وحشی مستور الحال ہی اس حدیث کو حسن بن سفیان
اور بغوی اور طبرانی کبیر مین اور حاکم مستدرک مین اور ابو نعیم حلیہ مین اور ابن عساکر اور ضیا مقدسی بھی روایت کئے ہین اور
واقدی اور ابن عساکر نے ابی الاحوص سے مرسل روایت کیا ہی اس حدیث کے اور بھی متابعات ہین سترھوین
ترمذی نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ایکبار ابو بکر رضی اللہ عنہ کو کہے اے
بہترین خلق بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ابو بکر کہنے لگے سنو تم تو ایسا کہتے ہو مین بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے سنا ہون فرماتے تھے آفتاب نہین طلوع کیا ہی کسی مرد پر جو بہتر ہو عمر سے ترمذی نے کہا یہہ حدیث غریب ہی

ہم اسکو اسی طریق سے جانتے ہیں اور اسکی سند جیدان قوی نہیں ذہبی نے کہا اسکی سند میں عبداللہ بن داود واسطی ہی
محدثین اس شخص کو ضعیف ٹھہرائے ہیں اور عبدالرحمن بن ابی محمد بن المنکدر معروف نہیں اسمیں لوگ کلام کرتے ہیں
اور یہہ حدیث موضوع کے مانند ہی اور میزان میں کہا ہی عبداللہ بن داود سے منکر احادیث بھی مروی ہیں اس حدیث
کو بھی اسمیں ذکر کیا ہی اور بولا یہہ کذب ہی اور حافظ عسقلانی لسان المیزان میں اس قول کو مسلم رکھا ہی
اٹھویں ابوداود اور ترمذی نے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کناہ پر اصرار نہ کیا اسنے جو استغفار کیا اگرچہ ایک دن میں ستر بار گناہ کرے مناوی کہا اسکی سند میں عثمان
بن واقد ہی ابوداود نے اسکو ضعیف کہا ہی انیسویں حدیث حُمیدی اور ترمذی اور ابن ماجہ اور ابن المنذر نے عبداللہ
بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دئے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس تھا کہ یہہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی مَنْ يَعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا جو کوئی برا کریگا اسکی سزا پاویگا اور نہ پاویگا اللہ کے سوا اپنا حمایتی اور نہ مددگار
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے ای ابوبکر میرے پر ایک آیت نازل ہوئی ہی اسکے میں تمکو سناؤں
میں نے عرض کیا رسول اللہ فرمائے حضرت اس آیت کو پڑھکے سنائے میں سنتے ہی سمجھا میری پیٹھ ٹوٹی میں گر پڑا
تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے ای ابوبکر تمھارا حال کیا کس واسطے ہو اسنے بولا یا رسول اللہ میرے
ماں باپ آپ سے فدا ہم میں برا کام کون نہیں کرتا ہی کیا ہم سب جو کئے ہیں پر سزا پاوینگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے ای ابوبکر تم اور دوسرے مومنان اسکی سزا دنیا میں ہی پاوینگے یہاں تک کہ اللہ تعالی کی ملاقات کے وقت
تمہارا کچھ گناہ باقی نہ رہیگا لیکن دوسرے لوگوں کے سب گناہ جمع ہوونگے تا وے انکی سزا قیامت کے دن پاوینگے
ترمذی نے کہا یہہ حدیث غریب ہی اسکی سند میں (یعنی کافراں) سخن ہی یحیی بن معین اور احمد بن حنبل کہے ہیں اس حدیث
کا راوی موسی بن عُبیدہ جو ہی ضعیف ہی اور اسکی سند میں مولی ابن سباع مجہول ہی اور دوسرے طریقوں
سے بھی روایت کئے ہیں لیکن انکی کوئی سند صحیح نہیں اور ابن ابی شیبہ اور امام احمد اور ہناد اور عبد بن حُمید اور
حارث عدنی اور مروزی کتاب الجنائز میں اور حکیم ترمذی اور ابن جریر اور ابن المنذر اور ابو یعلی اور ابن حبان
اور ابن السنی کتاب عمل الیوم واللیلۃ میں اور حاکم مستدرک میں اس حدیث کو یوں روایت کئے ہیں کہ ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ کہے یا رسول اللہ اس آیت کے بعد ہماری خوبی کی کیا راہ مَنْ يَعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ ہم تمام تو بدیاں
کرتے ہیں تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے ای ابوبکر اللہ تمکو مغفرت کرے کیا تم بیمار نہیں ہوتے
کیا تم ماندے نہیں ہوتے کیا تم غمگین نہیں ہوتے کیا تم پر کچھ بلا اور نکبت نہیں آتی ابوبکر رضی اللہ عنہ کہے البتہ ہو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے یہہ وہی سزا ہی جو تم پاتے ہو دنیا مین اس حدیث کو امام احمد وغیرہ محدثین نے بھی مختصر روایت کئے کہ ابن
عمر رضی اللہ عنہما کہے مین ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سنا کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جو کوئی برا کریگا تو سزا
پاویگا دنیا مین ابن کثیر نے کہا اس کی سند لا باس ہی بیسوین ابن ابی شیبہ اور امام احمد اور ابو داود
اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور ابن حبان نے قیس بن ابی حازم سے روایت کئے ہین کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے
کہے ای لوگو تم یہہ آیت پڑھتے ہو یا ایھا الذین آمنوا علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اھتدیتم
ای ایمان والو تم پر لازم ہی فکر اپنی جان کا تمہارا کچھہ نہین بگاڑتا جو کوئی بہکا جب تم ہو راہ پر اور تم اسکو اسکے موقع مین
نہین رکھتے اور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہون فرماتے تھے لوگ جب دیکھینگے ظالم کو اور اسکی ہاتھہ
نہ پکڑینگے تو قریب ہی کہ اللہ سب کو سزا دیگا ترمذی کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہی اور دارقطنی بولا اسکے رجال ثقہ ہین
اور اس حدیث کو ابن مردویہ نے ابوبکر بن عمرو بن حزم سے یون زیادہ کیا ہی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ خطبے مین کہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ای لوگو اس آیت پر تم اتکال مت کرو یا ایھا الذین آمنوا علیکم انفسکم لا
یضرکم من ضل اذا اھتدیتم فاسق آدمی ایک قبیلے مین ہووے اور وے اسکو منع نہ کرین تو اللہ تعالی ان
سبہون کو عذاب دیگا اور بیہقی شعب الایمان مین اسکو موقوف روایت کیا ہی اسکا لفظ یون ہی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ
کہے جب ایک قوم دوسری قوم کے روبرو جو کہ انسے قوی ہون گناہ کرے اور وے انکو منع نہ کرے تو اللہ تعالی ان پر بلا نازل
کرتا ہی پھر اس بلا کو انسے نہین نکالتا یکیسوین ترمذی نے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی امر کا ارادہ کرتے تو فرماتے اللھم خر لی واختر لی
یا اللہ تو میرے لئے پسند کر اور اپنی خواہش سے اسپر ارادہ لا ترمذی نے کہا یہہ حدیث غریب ہی اسکا راوی ابو
عبداللہ زنفل بن عبداللہ ضعیف ہی بائیسوین ترمذی اور ابن ماجہ نے عمرو بن حریث سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے
روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو خبر دئے دجال مشرق کے جانب سے ایک جگہہ جسکا نام خراسان
ہی نکلیگا اسکے ساتھہ قومین رہینگی انکے منہہ ڈہالونکے سے ہونگے ترمذی نے کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی اس
حدیث کو ابن ابی شیبہ نے موقوف روایت کیا ہی اسکا لفظ یون ہی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ پوچھے کیا عراق مین کوئی
جگہہ ہی جسکا نام خراسان لوگ کہے ہان ابوبکر فرمائے دجال اسی جگہہ سے نکلیگا تیئسوین امام احمد اور نسائی اور ابن ماجہ
اور ابو الشیخ توبیخ مین اور ابن لال مکارم الاخلاق مین اور ابن عدی کامل مین اوسط بجلی سے روایت کئے ہین کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے بعد ایک روز ابوبکر رضی اللہ عنہ خطبہ پڑھے اس مین ایسا بیان کئے اسی مقام پر جہان
مین کھڑا ہون گئے سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے پھر ابوبکر رو دئے پھر کہنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فرمایا ای لوگو تم سچ کہنے کو اپنے پر لازم کرو کیونکہ وہ نیکی کے ساتھ ہے اور سچ اور نیکی دونوں جنت میں ہیں یعنی جنت میں جانیوالوں
کی خصلتیں ہیں اور جھوٹ سے دور رہو کیونکہ جھوٹ بدکاری کے ساتھ ہے اور جھوٹ اور بدکاری دونوں دوزخ میں ہیں اور
اللہ سے عفو یعنی بخشش مانگا کرو کیونکہ یقین کے بعد عفو سے زیادہ بہتر کوئی چیز دیا نہ جائیگا اور حسد مت کرو اور
بغض مت کرو اور قطع رحم مت کرو اور جاسوسی مت کرو اور ای اللہ کے بندو تم بھائیوں کی سے ہو مولانا احمد نے
اس حدیث کو متعدد طرق سے روایت کیا ہے بعضی طرق اس حدیث کے حدیث زین الدین عراقی نے کہا اس حدیث کی
سند حسن ہے اور دارقطنی نے علل میں کہا اس حدیث کو جس نے موقوف روایت کیا ہے صحیح نہیں اور ابن عدی نے حدیث طول
سے روایت کر کے بعد موقوف کے اعتماد کیا چونتیسویں امام احمد اور دارمی اور ابن راہویہ اور حارث بن ابی اسامہ
اور بزار اور ابن ابی عاصم کتاب السنۃ میں اور ابو یعلی اپنی صحیح میں اور نسائی اور ابن جریر اور ابن حبان اپنی صحیح
حدیث سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم سحری کو نکلے اور صبح
کی نماز پڑھکے اسی جگہ بیٹھ رہے حتی کہ چاشت کا وقت ہوا تبسم کئے اور وہیں بیٹھے رہے یہاں تک کہ ظہر کی
نماز پڑھے بعد عصر کی نماز پڑھے بعد مغرب کی نماز پڑھے پھر گھر نہیں جاتے کئے یہاں تک کہ عشا کی نماز پڑھے بعد اسکے
اپنے محل کے لوگ کے پاس جانے کو اٹھے لوگوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہا ای ابوبکر تو پوچھیں کیوں آج نبی صلی اللہ
علیہ وسلم ایسا کئے جو کبھی نہیں کئے تھے ابوبکر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پوچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے دنیا
اور آخرت کے جو جو امور ہونہار ہیں ان تمام کو مجھ پر ظاہر کئے یہاں تک کہ اللہ تعالی جمع کریگا اگلوں کو اور
پچھلوں کو ایک میدان میں لوگ اسکی گھبراہٹ سے آدم کے پاس جاینگے اور عرق انکے منہ تک پہنچا ہے کہینگے
ای آدم آپ ابو البشر ہو آپ کو اللہ تعالی پسند کیا آپ اللہ کے پاس ہمارے واسطے سفارش کرو آدم کہینگے جو تمہارا حال
ہے سو میرا بھی ہے مگر بعد جو تمہارا باپ ہے اسکے پاس جاؤ یعنی نوح کے پاس جائیں پس وے نوح کے پاس جاکے
اور انکو کہینگے آپ ہمارے واسطے اپنے رب سے سفارش کرو تمکو اللہ تعالی پسند کیا اور تمہاری دعا قبول کر کے کافروں
میں سے کسی کو زمین پر نہ چھوڑا نوح کہینگے کہ تمہارے پاس آئے ہو میں اس کام کا نہیں تم ابراہیم کے پاس جاؤ کیونکہ اللہ تعالی نے انکو
اپنا خلیل بنایا پھر ابراہیم کے پاس جاینگے ابراہیم کہینگے کہ میرے پاس آئے ہو میں اس کام کا نہیں لیکن موسی کے
پاس جاؤ کیونکہ اللہ تعالی اُن سے ہم کلام ہوا پھر موسی کے پاس جاوینگے موسی کہینگے کہ میرے پاس آئے ہو میں اس
کام کا نہیں لیکن عیسی بن مریم کے پاس جاؤ کیونکہ وہ اندھے اور کوڑھی کو چنگا کرتا تھا اور مردوں کو زندہ
کئے پھر عیسی کے پاس جاینگے عیسی کہینگے میں اس کام کا نہیں لیکن آدم کی اولاد کے سردار جو تم میں سے پہلے اول
نکلے ہیں یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ وے رب پاس تمہاری سفارش کرینگے پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے

[illegible]

یا سجدا وینگے اللہ تعالی جبرئیل کو کہیگا محمد کو اذن دو اور جنت کی بشارت سنا جبرئیل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو وہان لیکے جا نگے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ مین سر رکھ دے گے ایک ہفتے کے مقدار تب اللہ تعالی کہیگا
ای محمد اپنا سر اتہا کچھ کہو ہم سنینگے سفارش کرو مقبول ہوگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سر اتہاوینگے اور اللہ تعالی کو
دیکھینگے اسکو دیکھتے ہی بہی ایک ہفتے کے مقدار سجدہ کرینگے اللہ تعالی کہیگا ای محمد اپنا سر اتہائیو اور جو کہنا ہی
کہیو ہم سنینگے سفارش کرو مقبول ہوگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سر اتہا کے بہی سجدہ کرنا چاہینگے تب جبرئیل نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دونون بازو پکڑ لینگے اور اللہ تعالی اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی دعا سکہا دیگا جو کسی بشر کو
نہین سکہایا تہا بعد اسکے کہینگے ای رب تو مجھے آدم کی اولاد کا سردار بنایا فخر سے نہین کہتا ہون اور زمین کو شق کرکے
اول مجھے نکالا فخر سے نہین کہتا ہون اور حوض کے پاس اتنے لوگ ہونگے زیادہ جو صنعا اور ایلہ کی ما بین سماوین جمع
ہونگے بعد کہینگے صدیقون کو بلاؤ وے آکے سفارش کرینگے بعد کہینگے انبیا کو بلاؤ پھر تو کسی نبی کے ساتھہ ایک جماعت
آیگی اور کسی نبی کے ساتھہ پانچ آدمی کسی کے ساتھہ چھے آدمی اور کسی کے ساتھہ کوئی نہین غرض سب انبیا آوینگے کہینگے بعد
شہیدونکو بلاؤ وے آکے جس کی چاہین اسکی سفارش کرینگے جب شہدا کی سفارش آخر ہوگی تو اللہ تعالی
کہیگا مین ارحم الراحمین ہون جس نے میرا شریک نہین تہہرایا اسکو بہشت مین لیجاؤ پھر وے بہشت مین جاوینگے
بعد اللہ تعالی فرمایگا دیکھو دوزخ والون مین کوئی ایسا ہی جو کچھ بہی نیک کام کیا ہو دیکھینگے تو دوزخ مین ایک شخص
نظر آیگا اسکو پوچھینگے کیا تو کبہی کچھ نیک کام کیا ہی وہ بولیگا مین نیک کام تو کچھ نہین کیا مگر کچھ بیچتا تو لوگون سے
مسامحت کرتا اللہ تعالی فرمایگا میرے بندون پر اسنے جیسا مسامحت کرتا تہا اس سے بہی مسامحت کرو یعنی اسکو
بہشت مین داخل کرو پھر ایک شخص کو دوزخ سے نکالینگے اور پوچھینگے تو کبہی کچھ نیک کام کیا ہی تو وہ بولیگا نہین
مگر مین اپنے فرزند کو حکم کیا تہا جب مین مرجاؤن تو مجھے آگ مین جلا دو بعد مجھے پیسکے سرمے سا باریک کرو اور دریا
کی طرف جاکے میری خاک کو ہوا مین اڑا دو اللہ تعالی پوچھیگا تو ایسا کاہی کو کیا تو بولیگا خدایا تیرے ڈر سے
کیا ہون اللہ تعالی فرمادیگا کوئی تیرے بادشاہ کا ملک دنیا مین جس قدر تہا اسکو اسکے دس اتنا دو تو وہ کہیگا تو تو
بادشاہ ہی کیا میرے سے مسخری کرتا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اسی بات پر مین ضحکے وقت حافظ دارقطنی
نے کتاب العلل مین کہا ہی کہ اس حدیث کا راوی والان عدوی مجہول ہی اور یہہ حدیث ثابت نہین
پچیسوین امام احمد اور طبرانی کبیر مین طلحہ بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق سے روایت کئے ہین وہ اپنے باپ
سے روایت کیا ہی وہ کہا مین اپنے باپ سے سنا ہون وہ کہا مین اپنے باپ ابو بکر رضی اللہ عنہ سے سنا ہون
کہتے تہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ ہم جو عمل کیا کرتے ہین کیا اس سے فراغت ہوچکی یعنی

اور ان میں وہ ہماری تقدیر میں لکھا گیا یا سا امر ہم کرتے ہیں لکھا ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ امر ہی
جو اس سے فراغت ہو چکے ابوبکر عرض کئے یا رسول اللہ پھر کاہے کو عمل کریں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمل کرو ہر
میسر لما خلق له یعنی ہر شخص مہیا اور آسان کیا گیا ہے اس کام میں جو اس کے لئے مخلوق ہے چھتیسویں امام احمد
اور ابن منیع اور نسائی اور ابو یعلی اور ابن السنی کتاب عمل الیوم واللیلۃ میں مع بیہقی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے
روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کو اور شام کو اور سوتے وقت مجھے یہ دعا پڑھنے کو
مجھے فرمایا اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ
وَمَلِيكُهُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ
وَرَسُولُكَ اَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ وَاَنْ اَقْتَرِفَ
عَلٰى نَفْسِي سُوْءًا اَوْ اَجُرَّهُ اِلٰى مُسْلِمٍ حافظ عسقلانی نے کہا اس حدیث کی سند منقطع ہے سیوطی
نے کہا اس حدیث کو ترمذی وغیرہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں ستائیسویں ابن ابی
اور امام احمد اور حارث بن ابی اسامہ اور بزار وغیرہ نے عبدالرحمن بن ابزی سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے
روایت کئے ہیں کہ کہے ہیں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا ماعز بن مالک نے آیا اور زنا کا اقرار کیا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکی بات رد کئے دوسرے بار آکے بھی اقرار کیا پھر حضرت نے رد کئے تیسرے بار بھی آکے اقرار کیا پھر
رد کئے میں نے اسکو کہہ دیا اگر تو چوتھے بار اقرار کریگا تو تجھے رجم کرینگے اس نے جو چوتھے بار آکے بھی اقرار کیا تو
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو قید کئے اور اس کا احوال دریافت کئے معلوم ہوا کہ وہ صحیح وسالم ہے پھر اسکے رجم کا حکم کئے
سیوطی نے کہا اسکی سند میں جابر جعفی ہے سو وہ ضعیف ہے لیکن اصل حدیث صحیحین وغیرہ میں دوسرے اصحاب
سے موصول مروی ہے اٹھائیسویں ابو داؤد طیالسی اور نسائی اور بزار اور طبرانی اوسط میں اور ابن حبان اپنی
صحیح میں اور دارقطنی کتاب الافراد میں اور ابونعیم کتاب المعرفہ میں اور حاکم مستدرک میں اور ابن عساکر اپنی تاریخ
میں اور ضیاء مقدسی کتاب المختارہ میں بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کئے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ جنگ احد
کا روز یاد کرتے تو روتے اور کہتے وہ روز تمام طلحہ کا تھا اس کا بیان آپ نے اس طرح سے کئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
پاس اول جو آیا سو میں آیا دیکھا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہو کے جنگ کرتا ہے اور حضرت کو بچاتا
ہے میں بولا وہ طلحہ ہو گا کیونکہ حضرت کے پاس میں نہیں تھا میری آرزو یہ بھی کہ میری قوم الا کوئی شخص ہے
غرض وہ طلحہ ہی ہے اس عرصے میں دیکھا مشرق کے جانب سے ایک شخص جھپٹ کے آتا ہے مگر میں نہیں سمجھا کہ وہ
کون ہے اسکی نسبت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نزدیک تھا قریب آیا معلوم ہوا کہ ابوعبیدہ بن الجراح ہیں مگر

یعنی اسکی حد شرعی سے رک کے اسکے طرف سے منہ پھیر لیتے

اور وہ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے دیکھے حضرت کا دانت ٹوٹا ہی اور چہرہ مبارک پر زخم لگین ہین اور خود
کے دو کڑیان دھنسا گئی ہین چہرے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو فرمائے تم اپنے اُس رفیق یعنی طلحہ کی طرف متوجہ ہو
طلحہ کا بہت سا خون بہنے سے بیتاب پڑا ہی ہم حضرت کے قول پر التفات نکر کے چہرہ مبارک سے کڑیان نکالنا چاہا
ابو عبیدہ مجھے قسم دیکے کہے تم چھوڑ دو مین نکالتا ہون مین چھوڑ دیا ابو عبیدہ دیکھے ہاتھ سے ان کڑیون کو پکڑین تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا ہوگی سو اپنے دانتون سے پکڑ کر کھینچے ایک کڑی نکلی اسکے ساتھ ابو عبیدہ کا
دانت اکھڑ گیا مین دوسری کڑی ویسا ہی نکالنا چاہا ابو عبیدہ مجھے قسم دئے کہ تم چھوڑ دو پھر انھون نے دوسری
کڑی کو بھی اُسی طرح سے کھینچے دوسری کڑی نکلی اسکے ساتھ ابو عبیدہ کا دوسرا دانت اکھڑ گیا ان لوگون مین جن کے
دانت گرے ہون ابو عبیدہ سے زیادہ حسین کوئی نہین تھا غرض ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زخمونکو درست کرکے
طلحہ کے پاس آئے وے ایک گڑھے مین پڑے تھے نیزون کے اور تیرونکے اور تلوار کے زخم ستر سے کم و زیادہ ان
پر لگے تھے انکی ایک انگلی کٹ گئی تھی پھر انکے بھی زخمون کو باندھ کے درست کئے انیسوین ابو یعلی اور لالکائی
نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے فرمائے تم جا کے لوگون مین ندا کرو
جو کوئی گواہی دیگا کوئی معبود نہین سوائے اللہ کے اور محمد اللہ کے رسول ہین تو اسکو جنت ملیگی مین نے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے نکلا راہ مین میرے سے عمر ملاقات کر کے پوچھے کہان جاتے ہو مین نے انکو اس بات کی خبر دیا عمر کہے
تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر جاؤ اور عرض کرو کہ لوگون کو عمل کرنے چھوڑ دو کیونکہ مجھے اندیشہ ہی کہ وے
اگر یہہ بات سن لین تو اُسی پر تکیہ کر بیٹھینگے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر گیا نبی صلی اللہ علیہ و
سلم پوچھے تم کاہیکو پھر آئے ہو مین نے عمر جو کہے تھے وہ کہہ سنایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے عمر
سچ کہے تم چپ رہو جاؤ سیوطی نے کہا اس کی سند مین سوید بن عبد العزیز ہی وہ ضعیف ہی حافظ
ابن کثیر کہا یہہ حدیث ابی بکر رضی اللہ عنہ کی طریق سے بہت غریب ہی لیکن ابو ہریرہ سے محفوظ ہی تیسوین ابو یعلی اور
ابو نعیم نے کتاب المعرفہ مین اور خلعی فوائد مین اور ابن ابی حاتم کتاب العلل مین اور بزار نے ابی بکر رضی اللہ عنہ سے
روایت کئے ہین کہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا بکری کے دست کا گوشت دانتون سے توڑ کے کھائے
اور وضو نہین کئے اور ابن ابی حاتم کی روایت مین یون آیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گوشت کھائے
بعد نماز پڑھے اور وضو نہین کئے بزار کی روایت مین یون آیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روٹی اور گوشت کھائے
بعد نماز پڑھے اور وضو نہین کئے سیوطی نے کہا اس کی سند ضعیف اور منقطع ہی ابن ابی حاتم نے کہا لوگ
اسکو موقوف بھی روایت کئے ہین یعنی ابو بکر بکری کا گوشت کھا کے نماز پڑھے وضو نہین کئے چنانچہ امام

تک طاعون ہو دوسری روایت کیا ہی عبد الرزاق نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کیا ہی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بکری کے
دست کا گوشت کھائی اور نماز کے واسطے کھڑے ہوئے وضو نہیں کئے لوگوں نے پوچھا آپ کی خاطر وضو کا پانی لا دیں لوگ کہے
مجھے حدیث سنی ہو ایک سو دو ابویعلی اور بزار نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے والوں کو مارنے سے منع کئے سیوطی نے کہا اسکی سند میں موسی بن عبیدہ ہی وہ
ضعیف ہی تیسری ابویعلی طبرانی اور حاکم مستدرک میں محمد بن حاطب سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور کو لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کئے اس کو قتل کرو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ
وہ چورا ہی یعنی اسکا ہاتھ کاٹ ڈالیں کیونکہ واسطے کرنا فرمائی اسکا ہاتھ ہی کاٹو پھر اسی شخص کو ابوبکر کے پاس لائے
دیکھے تو اسکے ہاتھ اور پاؤں چاروں کٹے تھے یعنی وہ شخص مکرر چوری کرنے سے اسکے اطراف سب کٹ گئے تھے
ابوبکر کہے تیری سزا وہی ہی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرے قتل کا حکم کئے تھے کیونکہ تیرے حال سے
واقف تھے پھر اسکو قتل کئے تیتیسویں ابویعلی نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہتے ہیں کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا میں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اللھم طعنا وطاعونا یعنی یا اللہ
اور طاعون دے میں کہا یا رسول اللہ میں سمجھا آپ اپنی امت کی موت مانگے رحم تو ہم جانتے ہیں یعنی جنگ میں شہید ہونا
طاعون کیا ہی تو فرمائے خراج ہی دمل کی سی اگر تمھاری جان بری ہوگی تو اسکو دیکھو گے سیوطی نے کہا
اسکی سند ضعیف ہی چوتیسویں طبرانی اور ابن خزیمہ اور بزار نے قاسم بن محمد سے اپنے والد محمد بن ابی بکر سے انہے
باپ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہتے ہیں حج کے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا اور میرے
ساتھ اسماء بنت عمیس تھیں شجرہ پاس اسکو تولد ہوا محمد بن ابی بکر کو پس ابوبکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
گئے اور حضرت کو اس بات کی اطلاع کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم حکم کئے کہ وہ بی بی غسل کرے اور حج کا احرام باندھے
اور لوگ جو سب کام کرتے ہیں اسکو وہ بجا لاوے مگر بیت اللہ کا طواف نہ کرے ابن المدینی کہا یہ حدیث منقطع ہی
کیونکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے وفات کے وقت محمد کی عمر تین سال کی تھی اور قاسم بھی اپنے باپ کو درک نہیں کیا پینتیسویں
حارث بن ابی اسامہ اور بزار اور ابن عدی اور حاکم مستدرک میں اور ابن مردویہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں
کہتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی یا ایھا الذین آمنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجھروا
لہ بالقول الآیۃ یعنی اے ایمان والو اپنی آواز نبی کی آواز سے اونچا اور اس سے بولو جیسا کہ آپس میں بولا
یا رسول اللہ میں واللہ آپ سے بات نہ کرونگا مگر جیسا کوئی مخفی بات کرتا ہی بزار کہا یہ حدیث ضعیف ہی چھتیسویں
بزار نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کسی چیز کو اپنے سے دفع کرتے ہین لیکن کچھ چیز دستی نہین مین نے بولا یا رسول اللہ آپ کچھ چیز کو اپنے سے دفع کئے
پر ہین تو کچھ چیز نہین دیکھا فرمانے لگے دنیا مجھہ پر آرایش کرنے آئی سو مین اسکو بولا میرے پاس سے دور ہو وہ بولی آپ
مجھے نہ پاینگے بزار کہا یہہ حدیث ضعیف ہی آور اس حدیث کو حاکم مستدرک مین اور ابن عدی کامل مین اور
بیہقی شعب الایمان مین زید بن ارقم سے یون روایت کئے ہین کہ ایک دن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پانی مانگے
کسی نے شہد اور پانی مخلوط کر کے آپکے آگے لا دیا جب اسکو ابوبکر ہاتھہ مین لئے اتنا روئے کہ آپکے نزدیک جو
لوگ بیٹھے تھے بھی آبدیدہ ہوئے اور پوچھے آپکا ہیکو اتنا روتے ہو ابوبکر رضی اللہ عنہ کہے مین نبی صلی اللہ علیہ و
سلم کے پاس تھا دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سے کسی چیز کو دفع کرتے ہین اور فرماتے ہین میرے سے دور ہو میرے
سے دور ہو اور وہان کچھ چیز دستی تھی مین بولا یا رسول اللہ آپ کسی چیز کو دفع کرتے ہو پر آپکے پاس مین تو کچھ شے
نہین دیکھتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے دنیا اپنی تمام زینت کے ساتھہ میرے پاس صورت لیکے
آئی مین نے اسکو بولا میرے نزدیک سے دور ہو سو وہ چلی گئی پھر آکے بولی واللہ آپ اگرچہ میرے سے بھاگین لیکن آپکے
بعد جو کوئی آتے ہین وے مجھہ سے بھاگ نہ سکینگے ابوبکر فرمائے مین ڈرتا ہون کہ دنیا مجھکو آن لگی اسی پر مینے رویا
سینتیسوین بزار اور طبرانی کبیر مین عبداللہ بن عمر و رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہین کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے
عمرو بن العاص کو لکھہ بھیجے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ کے کامون مین مشورت کیا کرتے تھے تم بھی مشورت
کر[illegible]ا کرو اور یہہ بھی لکھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے حق مین وصیت فرماتے تھے کہ میرے بعد انکے نیک آدمی سے قبول کرو
اور انکے بد سے درگذر کرو سو وہ وصیت تمکو معلوم ہی سیوطی نے کہا اسکی سند حسن ہی اڑتیسوین علی بن المدینی مسند
مین اور دارقطنی علل مین اور طبرانی اوسط مین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم خیبر کو فتح کئے وہان لہسن کی کھیت بہت تھین لوگ اُن مین پڑ کر کھانے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
جن نے یہہ بری بھاجی کھائے وہ ہماری مسجد مین نہ آوے سیوطی نے کہا اسکے رجال ثقہ مین انتالیسوین دارقطنی اپنی
سنن مین جابر بن عبداللہ سے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو آب دریا باب مین پوچھے فرمائے دریا وہ جسکا پانی طہور اور میتہ اسکا حلال ہی دارقطنی کہا کہ یہہ حدیث ضعیف ہی اور دارقطنی
علل مین اور ابو الشیخ اور ابن مردویہ اور بیہقی سنن مین ابو الطفیل سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے موقوف روایت کئے ہین
لفظ انکا یون ہی کہ کسی نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے دریا کے میتہ کا حکم پوچھا تو کہے ہو الطہور ماؤہ والحل میتتہ
دارقطنی کہا کہ یہہ حدیث موقوف صحیح ہی آور دارقطنی اور بیہقی اپنے سنن مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یون
روایت کئے ہین کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مین سنا فرماتے دریا مین جو ہی اسکو اللہ تعالی تمہارے لئے ذبح کیا تم اسکو کھایا کرو دین کے تمام

یعنی انکا نیک آدمی کچھ کام کرے تو اسکا بدلا دینا اور انکا برا آدمی کچھ برا کام کرے تو اسکا بدلا نہ دینا بلکہ اسکا قصور درگذر کرنا اور معاف کرنا ۱۲

حدیث ہے۔ چالیسویں مسند داود اور ابو یعلی اور بزار اور ابن المنذر اور ابو الشیخ اور طبرانی کبیر میں اور حاکم مستدرک میں
اور ابن مردویہ اور ضیاء مختارہ میں اور ابن عساکر نے تاریخ میں ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ بولے
یا رسول اللہ بڈھاپا آپ کو جلد آیا تو فرمائے کہ مجھے ہود اور الواقعہ اور والمرسلات اور عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت
نے بوڑھا کر دیا۔ اور بزار اور ابن مردویہ کی ایک روایت میں آیا ہے کہ سورۂ ہود اور اس کے ہمسر الحاقہ اور الواقعہ اور عم یتساءلون
اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ نے مجھے بوڑھا کر دیا۔ اکتالیسویں بیہقی نے روایت کیا ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز شروع
کرنے کے وقت دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے اور رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت بھی دونوں ہاتھ اٹھاتے
تھے اور فرماتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھا ہوں تو آپ نماز کے شروع میں اور رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت
اپنے ہاتھ اٹھاتے تھے۔ بیہقی نے کہا اس کے راوی ثقہ ہیں۔ بیالیسویں ابن زنجویہ اور ابن شاہین ترغیب میں اور دارقطنی
علل میں اور طبرانی اوسط میں اور بیہقی شعب الایمان میں ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ ایک اعرابی آیا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں سنا ہوں کہ آپ فرمائے ہیں کہ ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک
اور پانچوں نماز کفارہ ہیں ان گناہوں کا جو ان کے مابین واقع ہوں جو کبیرہ نہ ہوں۔ سو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے درست۔ اور یہ فرمائے کہ جمعہ کے روز غسل کرنا گناہ کا کفارہ ہے اور جمعہ کے واسطے چلنے جاویں تو ہر قدم
کے واسطے بیس برس کے عمل کا ثواب ملتا ہے اور جب جمعہ کی نماز سے فراغت پایا تو دو سو برس کے عمل کی جزا ملتی
ہے۔ دارقطنی نے کہا کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔ تینتالیسویں دارقطنی علل میں اور ابو نعیم حلیہ میں اور ابو بکر شافعی غیلانیات
میں ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کہاں تک رہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی مچھلی کو پکڑ کر فرمائے یہاں تک رہا ہے میں بولا ابھی یاد کرو تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم مچھلی
کے سر کو پکڑے میں بولا ابھی یاد کرو تو فرمائے اس کو چھوڑ دیئے میں جو لی ہیں میں بولا یا رسول اللہ ہم ہلاک
ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے یا ابا بکر سدّدوا وقاربوا یعنی ای ابو بکر اعتدال کو اختیار کرو
اور افراط سے بچو۔ چوالیسویں دارقطنی کتاب العلل میں اور اسمعیلی اپنی معجم میں درحضرت روایت مالک سے ابی
بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبے کو ہدی کو بھیجے اس میں ابو جہل کا اونٹ
تھا یعنی ابو جہل کا اونٹ جو بدر کے جنگ میں غنیمت ملا تھا اس کو بھی ہدی کے واسطے روانہ کئے۔ پینتالیسویں ابن
ابی حاتم کتاب العلل اور عقیلی کتاب الضعفاء میں اور دارقطنی سنن میں اور طبرانی اوسط میں ابی بکر رضی اللہ عنہ
سے روایت کئے ہیں کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا ایک شخص وضو کر کے آیا اس کے قدم پر ناخن
کے مقدار جگہ پانی نہیں پہنچا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو فرمائے لوٹ جا کے اپنی وضو تمام کر پھر وہ گیا اس مقام

یا نہ پہنچا یا عقیلی اور دارقطنی کہے ہین کہ یہہ حدیث ضعیف ہی چھالیسوین دارقطنی سنن مین سوید بن غفلہ سے روایت
کیا ہی کہ ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم سے مین سنا ہون کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی آخری رکعت
مین قنوت پڑھے اور یہ تینون بھی وتر مین قنوت پڑھا کرتے تھے سیوطی نے کہا اس حدیث کی سند ضعیف ہی
سینتالیسوین دارقطنی کتاب الافراد مین ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک
کپڑا تھا وضو کرنے بعد اُس سے ہاتھ منھ پونچھتے تھے اڑتالیسوین امام احمد نے زہری سے انصار کے ایک فقیہ مرد سے
عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے بعد قریب تھا کہ چند صحابہ غم سے
مجنون ہون مین بھی انھین مین تھا ایک روز کا ماجرا ہی عمر رضی اللہ عنہ میرے پر سے گذرے مین نے بیٹھا سو دیکھ کے
مجھ پر سلام کئے مین نے انکو نہین سمجھا اور سلام کا جواب نہ دیا عمر جا کے ابوبکر سے میری شکایت کئے پھر ابوبکر اور
عمر دونون ملکے میرے پاس آئے ابوبکر پوچھے تمکو تمھارے بھائی عمر سلام کئے تم انکے سلام کا جواب کیون نہین دئے
مین بولا مین ایسا نہین کیا عمر کہے واللہ مین سلام کیا عثمان کہے تم گذرے اور سلام کئے سو واللہ مجھے معلوم نہین
ابوبکر کہے عثمان سچ کہتے ہین کسی امر مہم مین انکا دل جا پڑا تھا عثمان کہے درست ابوبکر پوچھے وہ کیا امر تھا کہے
مین بولا قبل اسکے کہ ہم پوچھین اس امر کی نجات کس چیز مین ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پائے ابوبکر
کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین اس امر کا سوال کیا ہون پھر مین نے کھڑے ہو کر عرض کیا میرے ماں باپ تم پر سے
فدا ہین اس سوال کے مستحق تمھین تھے ابوبکر کہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اس امر کی نجات کس
چیز مین ہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جو کلمہ مین نے اپنے چچا کو بولا یعنی لا الہ الا اللہ اور وہ اسکو رد کیا پھر
جس نے اُس کلمے کو میرے سے قبول کریگا تو اُسکو اس سے نجات حاصل ہوگی رجال اس حدیث کی سند کے ثقہ ہین
مگر ایک راوی کا نام مبہم ہی معلوم نہین وہ کون ہی ابو یعلی نے اس حدیث کو جبیر بن مطعم سے یون روایت کیا ہی عمر
رضی اللہ عنہ عثمان پر سے گذرے اور انکو سلام کئے عثمان نے جواب نہین دئے عمر جا کے ابوبکر پاس عثمان کی شکایت
کرنے لگے ابوبکر عثمان سے پوچھے تم کیون اپنے بھائی کے سلام کا جواب نہین دئے عثمان کہے واللہ مین سنا نہین اور
مین دل مین کچھ بچار کر رہا تھا ابوبکر کہے وہ کیا بچار تھا عثمان کہے شیطان کا خلاف اُس نے میرے جی مین وے باتین
ڈالتا تھا اگر زمین پر جتنے چیزین ہین وے تمام مجھے ملین تو مین اس بات کو زبان پر نہ لاؤنگا جتنے میرے جی مین شیطان
وے باتین ڈالا تو مین اپنے جی مین بولا شیطان یہہ باتین جو ڈالتا ہی اس سے ہمکو کیا چیز نجات دیویگی سو کاش مین نبی صلی
علیہ وسلم سے پوچھا ابوبکر بولے واللہ مین اس بات کی شکایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا اور شیطان جی مین وہ باتین
جو ڈالتا ہی پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے میرے چچا کو موت کے وقت جس کلمے کو کہو کرکے امر دیا تھا اور

مبہم

یہ کہا اسکو تم کہوگے تو ہمکو اس سے نجات ہوگی تو ضیا نے روایۃ العشرہ میں کہا اس کی سند حسن ہی اور امام احمد نے
محمد بن جبیر بن مطعم سے اپنے والد سے روایت کیا ہی کہ انہوں نے عثمان سے کہا میں آرزو کرتا کہ کاش میں رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھتا کہ شیطان ہمارے دلوں میں جو ڈالتا ہی اس سے کیا چیز ہمکو نجات دیگی
ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اس کا سوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کرچکا تو آپ فرماتے ہیں اپنے چچا کو جو کلمہ تو
پڑھ کے کہا تھا وہ کلمہ ہمکو نجات دیتا ہی اور طبرانی اوسط میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے یوں روایت کیا ہی کہ میں
پوچھا یا رسول اللہ اس امر کا نجات کس چیز میں ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اس کلمے میں ہی جو میں اپنے
چچا سے چاہتا تھا اور وہ انکار کیا وہ کلمہ یہہ ہی گواہی دینا کوئی الہ نہیں سوا اللہ کے اور محمد اللہ کا رسول اور ابن ابی
سعد اور ابن راہویہ اور ابن منیع اور دارقطنی افراد میں اور ابو نعیم کتاب المعرفہ میں ابی وائل سے روایت کیے
میں کہ مجھے خبر دی کہ ابوبکر نے طلحہ بن عبید اللہ سے ملاقات کیے اور کہے میں تمکو بہت غمگین پاتا ہوں
سبب کیا ہی طلحہ کہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے ایک کلمہ ہی واجب کرنے والا یعنی
بہشت کو پر وہ کلمہ کیا ہی سو میں نے پوچھنے نہ پایا ابوبکر رضی اللہ عنہ کہے میں جانتا ہوں وہ کلمہ لا الہ الا اللہ ہی سیوطی
نے کہا اسکے رجال ثقہ ہیں سوا عاصی کہا اس کی سند میں ایک شخص مجہول ہی کیونکہ ابو وائل نے نہیں کہا
کہ کس سے سنا ہی پر سب طریقوں کو جمع کرکے دیکھیں تو حدیث کو اصل ثابت ہوتا ہی اکیاسویں ابو نعیم
دلائل میں ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ میں غار کے مقابل ایک شخص کو جب دیکھا تو بولا یا
رسول اللہ وہ شخص ہمکو دیکھتا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ایسا نہیں فرشتے ہمکو اس سے ستر کرتے
ہیں اپنے پروں سے وہ شخص ہمارے مقابل پیشاب کو بیٹھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ای ابوبکر اگر وہ ہمکو دیکھتا
تو یوں نہ بیٹھتا اس حدیث کو ابو یعلی دوسری طریق سے مختصر بھی روایت کیا ہی سیوطی نے کہا کہ اسکی سند ضعیف
ہی بیاسیویں طبرانی اوسط میں ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
یا اللہ تو عمر بن الخطاب سے اسلام کو قوی کر سیوطی نے کہا کہ اس کی سند میں حسن بن زیاد ہی وہ ضعیف ہی
تراسیویں ابو یعلی اور ابن مردویہ یحیی بن عبد اللہ سے اسکے باپ سے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیے ہیں
کہ کہتے ابوبکر رضی اللہ عنہ خبر دیے کہ ایک شب مجھے کھانا نہ ملا تھا میں گھر میں آکے پوچھا کچھ کھانا ہی تو کہے
واللہ کچھ نہیں میں بچھونے پر لیٹ گیا لیکن بھوک سے نیند نہ آئی میں اپنے جی میں بولا مسجد میں جاؤں یہاں صبح تک
نماز پڑھوں تو بہتر ہی پھر مسجد کو گیا اللہ تعالی جتنی چاہتا تھا اتنی نماز پڑھا بعد ایک کونے میں لگا کے بیٹھا تھا کہ
اسی میں عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ آئے اور پوچھے کون ہی میں بولا ابوبکر ہوں عمر کہے اس وقت کیوں آئے ہو میں تو

حال انکو ظاہر کیا عمر کہے واللہ تمکو جو چیز باہر نکالی مجھے بھی وہی چیز نکالی پھر عمر انکے میرے پاس بیٹھے ہم بیٹھے تھے کہ ایسے مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہمکو نہ پہچانکے پوچھے کون ہو عمر جلدی کرکے کہے ابوبکر اور عمر ہین رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم پوچھے اس وقت کیون نکل آئے ہو عمر کہے مین گھر سے نکل مسجد مین آیا آدمی کی آہٹ پاکر پوچھا
کون ہی کہے ابوبکر ہون مین پوچھا اس وقت کیون آئے ہو تو اپنا حال بیان کئے مین بولا واللہ مجھے بھی وہی چیز نکالی
ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تمکو جو چیز باہر نکالی مجھے بھی وہی چیز نکالی ہی چلو ابوالہیثم بن التیہان واقفی
پاس جائین اسکے پاس کچھ ہو تو ہمکو کھلائیگا پھر چاندنی مین اسکے باغ کو گئے اور دروازے پر مارنے انکی عورت پوچھے
کون ہو عمر کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر ہین وہ بی بی دروازہ کھولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم پوچھے تمھارا شوہر کہان ہی بولی بنی حارثہ کے باغ سے میٹھا پانی لانے گیا ہی اب کسی دم مین آویگا اسی مین
واقفی نے پانی کی مشک اٹھالایا اور اسکو خرمے کے درختون کی شاخون سے لٹکا دیا اور ہمارے پاس آکے بولا مرحبا
واھلاً اور کہا ہماری ملاقات کے واسطے کبھی ایسے لوگ نہین آئے اور خرما لگا ہوا ایک خوشہ لا کے ہمارے روبرو رکھا
ہم چاندنی مین اسکے دانے چن کے کھانے لگے اور آپ چھری لیکے بکریون مین گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو
کہے دودھ والی بکری مت کاٹ تو غرض ایک بکری کاٹ کے اسکو چھیل چھال کے تیار کیا اور اپنی عورت کو بولا
اسکو پکائیو پھر گوشت کاٹ کالکے دیک مین ڈال کر پکائی اور روتیان گوندھ کے پکا کر تیار کین جب روتیان سرد ہوین
مع گوشت شوربا لاکے ہمارے روبرو دہرا ہم پیٹ بھر کے کھائے پھر مشک کا پانی ہوا سے خنک ہوا تھا لا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا حضرت پیئے بعد مجھے دیا مین بھی پی لیا پھر عمر کو دیا انھون نے بھی پیئے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم فرمائے شکر ہی اللہ کا ہم گھر سے بھوکے نکلے تھے اب ہم یہہ کھا کے جاتے ہین یئے وہ نعمتین ہین جو قیامت کے دن
پوچھی جاوینگی بعد اسکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واقفی سے پوچھے پانی لے آنیکو تمھارے پاس کیا کوئی خادم نہین ہی
بولا واللہ[۲] نہین فرمائے ہمارے پاس اسیران جب آوین تو تم آؤ تمکو ایک آدمی دیوینگے تھوڑے دن نہین گذرے تھے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اسیران آئے واقفی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پوچھے ای واقفی تم کاہیکو آئے ہو اسنے عرض کیا یا رسول اللہ آپ فرمائے تھے کہ ایک خادم دونگا اس لئے مین آیا ہون
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ان اسیران مین سے تم ایک کو پسند کر کے لو واقفی بولا یا رسول اللہ آپ ہی چن
دیجئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اس لڑکے کو لو اور اسکے ساتھ نیک سلوک کرو واقفی اس لڑکے کو لیکر اپنی عورت
کے پاس گیا عورت پوچھے یہہ کیا ہی اسنے ماجری بیان کیا عورت پوچھی رسول اللہ صلی[۱] کو تو کیا کہا بولا مین یہہ عرض
کیا کہ آپ ہی ایک کو پسند کر دیجئے عورت کہی تو اچھا کام کیا اور بولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ہین کہ آپ سے

۲ یا رسول اللہ

۱ اللہ علیہ وسلم

نیک سلوک کریا آپکا حکم بجا لا اسلیے کہا وہ کیا لونڈی اسکو آزاد کر لو اسکو میں نے اللہ کے واسطے آزاد کیا سیوطی کہا ہے صحیح ہے
راوی یحیی بن اسحاق ابن عبد اللہ ذروں ضعیف ہیں ابھی حدہ عامی کہا ہے اس حدیث کو مسلم اور ابو داود اور ترمذی اور نسائی
اور ابن ماجہ اور دیگر طرقوں سے روایت کیے ہیں اور ابو ہریرہ کی مسند حدیثوں میں داخل کیے ہیں بیاولوس طبرانی اور
ابن ابی دنیا اور بیہقی سیس بن قیس بن ابی حازم سے روایت کیے ہیں کہ ایک مرد ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا میرا
ارادہ کیا ہی کہ میرا تمام مال ابھی کچھ کام کے واسطے لے لیں تو ابو بکر رضی اللہ عنہ اسکے باپ کو کہے تو اسے فرید کے مال بعدہ
کفایت لیتا روا ہی اور دعا سر نہیں اس نے بولا یا خلیفہ رسول اللہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں فرمائے
أَنْتَ وَمَالُكَ لِأَبِيكَ یعنی تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہی ابو بکر رضی اللہ عنہ فرمائے درست لیکن اس سے
مراد نفقہ ہی اللہ تعالی حسن راضی ہی تو تھی بس رضامند ہو تو سوس دارقطنی اور دیس او ابن النجار ابی تاریخ میں
ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیے ہیں کہے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا کہ ایک شخص آپ کے حضرت کو سلام
کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکے سلام کا جواب دیے اور کشادہ روئی سے اس کی طرف متوجہ ہوے اور اسے پاس
اسکو بٹھائے وہ شخص اپنی حاجت ادا کر کے چلا گیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر کو فرمائے ای ابو بکر اس شخص کا
عمل ہر روز دنیا کے تمام لوگوں کے عمل کے موافق جاتا ہی میں پوچھا کس لئے تو فرمائے اسلیے ہر صبح کو میرے پر دس بار درود پڑھتا
ہی سو تمام خلق کے موافق پڑھتا ہی میں پوچھا وہ کیا درود ہی تو فرمائے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ عَدَدَ
مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ مِنْ خَلْقِكَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ كَمَا يَنْبَغِيْ لَنَا أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَصَلِّ
عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ كَمَا أَمَرْتَنَا أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْهِ دارقطنی کہا یہ حدیث ابی بکر رضی اللہ عنہ کی روایت
سے غریب ہی کادح بن رحمہ فقط سلیمان بن ربیع نہدی سے روایت کیا ہی ذہبی میزان میں کہا سلیمان بن الربیع متروک ہے
سے ہی ازدی وغیرہ کہے کادح کذاب ہی حافظ عسقلانی لسان المیزان میں ابن عدی سے نقل کیا ہی کہ کادح کی
اکثر حدیثیں محفوظ نہیں اسکی اسانید اور متنوں پر کوئی متابع نہیں اور حاکم اور ابو نعیم نے کہے وہ مُنکر اور ثوری سے
موضوع حدیثیں روایت کرتا ہی سیوطی جمع الجوامع میں کہا اس حدیث کو میں کتاب الموضوعات میں لکھا ہوں
اُس کیا بات میں دیکھا جاتا ہی کہ اسکے واسطے کوئی متابع یا شاہد ملے تو موضوع ہونے سے نکلتی ہی چھبیسویں ابن جریر
اور ابو نعیم حلیہ میں ابو العالیہ سے روایت کیے ہیں کہ یکبار ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خطبہ پڑھتے اسمیں بیان کیے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جو شام ہوتے دو رکعت نماز پڑھتا اور بعض حاجت پھر اسکی بدالیس لگے میں ہو ماند
کے پہاڑ ہو اور میں ذو الحلیفہ سے جاؤں تو پھر آئے تک دو رکعت ہی پڑھو گا ستائیسویں حکیم ترمذی ابی بکر رضی
اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو یہ آیت پڑھے کہ يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ

کیا

ارجعی الی ربك راضیة مرضیة مین بولا یا رسول اللہ یہہ کیا خوب ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
ای ابوبکر تمکو مرتے وقت فرشتہ یہہ کہیگا چھپنوین ابن ابی شیبہ اور دارقطنی علل مین عیسی بن طلحہ سے
ایک شخص سے روایت کیا ہی کہا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا حجر اسود کے پاس کہڑے ہوکے کہے مین جانتا ہون
تو پتھر ہی ضرر اور نفع نہین دیتا پھر اسکو بوسہ دئے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ حج کئے سو حجر اسود پاس کھڑے ہوکے کہے مین
جانتا ہون تو پتھر ہی ضرر اور نفع نہین دیتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم تجکو جو بوسہ دیتے ہوے نہ دیکھتا تو مین بھی تجھے
بوسہ نہ دیتا ستاونوین ابن جریر نے اپنی تفسیر مین ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ ایک یہودی نے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور بولا یا محمد اللہ تعالی چھے دن مین کیا کیا مخلوقات پیدا کیا فرمائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کہے اللہ تعالی زمین کو یکشنبے اور دوشنبے کے دن پیدا کیا اور پہاڑون کو سہ شنبے کے دن پیدا کیا اور شہرین
ندیان نالے آبادیان ویرانی چہارشنبے کے دن پیدا کیا اور آسمان اور فرشتے پنجشنبے سے جمعے کے تین ساعت
تک پیدا کیا جمعے کے پہلے پہر مین آجال پیدا کیا دوسرے پہر مین آفت تیسرے پہر مین آدم یہودی بولا آپ
سچ کہے اگر تمام کہتے ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکے ارادے پر واقف ہوکے غصے ہوئے پھر اللہ تعالی یہہ نازل
کیا وَمَا مَسَّنَا مِنْ لُغُوبٍ فَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُولُونَ اور ہمکو ماندگی کچھ نہین آئی سو تو صبر کر اسپر جو کہتے ہین
اٹھاونوین خطیب اور دیلمی اور ابن عساکر اور سلفی نے ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھتے جب آفتاب طلوع کرتا تو فرماتے مَرْحَبًا بِالنَّهَارِ الْجَدِيدِ وَالْكَاتِبِ وَالشَّهِيدِ
اُكْتُبَا بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ
وَاَشْهَدُ اَنَّ الدِّيْنَ كَمَا وَصَفَ اللهُ وَالْكِتَابَ كَمَا اَنْزَلَ اللهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ السَّاعَةَ
آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ یعنی مرحبا نئے دن کو اور کاتب کو اور گواہ کو لکھو
بسم اللہ الرحمن الرحیم مین گواہی دیتا ہون مقرر اللہ نہین سوا اللہ کے اور گواہی دیتا ہون مقرر محمد اللہ کا رسول
ہی اور گواہی دیتا ہون دین وہی ہی جو اللہ تعالی وصف کیا اور کتاب وہی جو اللہ نازل کیا اور گواہی دیتا ہون کہ قیامت
آنے والی ہی اس مین کچھ شک نہین اور اللہ تعالی جلاویگا انکو جو قبرون مین ہین سیوطی نے کہا یہہ حدیث ضعیف
ہی انسٹوین ابن مردویہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہے مقام ابراہیم کے نزدیک مین بیٹھا تھا
اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کعبے کے سائے مین میرے مقابل تشریف رکھے تھے ایسے مین ابولہب کی عورت ام جمیل بنت
حرب بن امیہ دو لگتیان انگار کی لیکے آئی اور بولی وہ شخص جو میری اور میری شوہر کی ہجو کیا کہان ہی غرض اسکا اس سے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور بولی واللہ مین اگر اسکو دیکھون تو ان لگتیون سے اسکو مارونگی یہہ کہی سو تبت یدا ابی لہب کا

وسلم خفا ہوئے اور آیت نازل ہوئی

سورہ نازل ہوا تھا میں بولا ای ام جمیل نہیں یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری ہجو کیے اور میرے شوہر کی مذمت کی وہ بولی
تو کیا ایسا ہے لیکن ہم واسطے کاذب نہیں اور پھر کے گئی میں بولا یا رسول اللہ کیا وہ آپکو دیکھی نہیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
میرے اور اسکے درمیان جبرئیل حائل ہوئے تھے ساتویں حکیم ترمذی اور عسکری امثال میں اور بیہقی شعب الایمان میں ابی بکر
بن عروس حرم سے روایت کیے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ کی پناہ
مانگو نفاق کے خشوع سے میں عرض کیے یا رسول اللہ نفاق کا خشوع کیسا ہوتا ہی تو فرمائے بدن سے خشوع کرنا اور دل میں
نفاق رکھنا ایکتیسویں ابن عساکر نے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہے غار ثور کے بعد مجھے کسی چیز سے
اندیشہ رہا اور دین کے کاموں میں کسی سے مجھے ڈر نہ آیا اس سبب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا خوف جو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اور دین کے خاطر تھا آپکو دیکھکر فرمائے اندیشہ مت کرو اللہ تعالی اسکام کی نصرت اور تمام
پر حکم کرچکا ہی ابن حسن حدیث کی سند ضعیف ہی بتیسویں ابن ابی شیبہ اور ابن المنذر اور ابو الشیخ اور ابو نعیم دلائل میں
ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیے ہیں کہے جب ہم غار کو پہنچے تو میں اس میں ایک سوراخ دیکھا اور اسکو ایڑی
لگا کر بند کیا اور عرض کیا یا رسول اللہ اگر سانپ یا بچھو کاٹے تو مجھی کو کاٹے تینتیسویں ابن مردویہ نے بی بی عائشہ
رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہی کہے مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمائے میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غار میں جانے کو
جب پہاڑ پر چڑھے میں دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں سے خون نکلتا ہی اور پیر پاؤں پتھر کی سختی ہوکے
بی بی عائشہ کہتی ہیں اسکا سبب یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے حکمہ چلنے کی عادت نہیں تھی چوتیسویں
بزار اور حاکم مستدرک میں بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیے ہیں کہے میرے والد ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھے کہے میں تمکو
ایک دعا سکھاتا ہوں کہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سکھائے تھے اور فرمائے کہ اس دعا کو عیسی علیہ السلام حواریوں کو سکھایا
تھا اگر تم پر احد کی برابر قرض ہو تو اسکو اللہ تعالی تمسے ادا کرادیگا میں بھی ہر ایک یہہ بولا کرو اَللّٰھُمَّ فَارِجَ الْھَمِّ
وَكَاشِفَ الْكَرْبِ مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَنْتَ رَحْمَانِيْ فَارْ
حَمْنِيْ بِرَحْمَةٍ تُغْنِيْنِيْ عَنْ مَنْ سِوَاكَ بزار کہا یہہ حدیث ضعیف ہی ابن ابی الدنیا کتاب الدعا میں اس
دعا کو بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا یوں روایت کیا ہی اَللّٰھُمَّ فَارِجَ الْھَمِّ وَكَاشِفَ الْغَمِّ مُجِيْبَ دَعْوَةِ
الْمُضْطَرِّيْنَ رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا اَنْتَ تَرْحَمُنِيْ بِرَحْمَةٍ تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ
رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ اور یہہ بھی زیادہ کیا گیا ابوبکر کہے مجھ پر قرض رہ گیا تھا اور مجھے قرض سے بہت کراہت
تھی میں اس دعا کو پڑھنے لگا سو مجھے کچھ بچار کا ایسا نفع آیا کہ اس سے وہ قرض ادا ہوگیا بی بی عائشہ کہے مجھ
پر بھی قرض تھا اسکو ادا کرنے کی خاطر میرے پاس کچھ نہ تھا میں یہہ دعا پڑھنے لگی تھوڑے دن نہیں گذرے تھے

کہ اللہ تعالی مجھے رزق دیا وہ نہ صدقہ تھا جو کوئی مجھے دیوے اور نہ کسی کی میراث تھی جو مین وارث ہوئی غرض اللہ تعالی میرے
دین کو ادا کیا اور کچھ مال میرے لوگون مین بانٹی اور عبد الرحمن کی لڑکی کا منہ دن تین اوقیے لگا کے کی اس مین بھی بہت سا
بچھ کیا سیوطی نے کہا اس کی سند مین حسن بن عبد اللہ ابلی ہی وہ ضعیف ہی سندہ عاصی کہتا ہی امام جزری
نے اس دعا کو اپنی کتاب حصن حصین مین بھی وارد کیا ہی اور کتاب کی ابتدا مین لکھہ دیا ہی کہ مین اپنی کتاب مین وارد نہین
کرونگا مگر وہ حدیث جو صحیح یا حسن ہو پس اس سے معلوم ہوا کہ یہہ حدیث اُن پاس ضعیف نہین پینتیسوین بیہقی نے
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بریرہ کے قصے مین ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بریرہ کا عدت بیبیون کے عدت کے موافق کیئے چھتیسوین ابن شاہین اور ابو بکر شافعی غیلانیات مین اور ابن
عساکر نے علی بن کثیر سے روایت کیئے ہین کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ابو عبیدہ کو کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم فرماے ہین تم اس امت کے امین ہو تم اس حدیث کا خلافت کے بابین آویگا سینتیسوین
ابو بکر شافعی نے غیلانیات مین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم سے پوچھا ہمارے احداث کا کفارہ کیا ہی تو فرماے گواہی دینا کوئی الہ نہین سواے اللہ کے اڑتیسوین ابو بکر
شافعی اور ابن النجار نے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیئے ہین کہ بریرہ نے گوشت ہدیہ بھیجی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اس گوشت مین سے پکانیکا حکم کیئے لوک عرض کیئے یا رسول اللہ یہہ گوشت صدقہ کا ہی جو بریرہ کو دیا
کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اُسکے واسطے وہ گوشت صدقہ تھا اب ہمارے لئے وہ ہدیہ ہی انتالیسوین
ابن ابی الدنیا فضائل رمضان مین اور ظاہر تحفہ عید الفطر مین اور ابن عساکر اپنے امالی مین ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے
روایت کیئے ہین کہے اللہ تعالی بہشتین سرخ یاقوت سے بنایا اور پایہ دیوار سونے کے کیا اور سندس و
استبرق کے پردے اُن پر ڈالا ہر بہشت کا طول و عرض سو برس کی راہ ہی ہر بہشت مین لاکھہ بھر حویلیان ہین ہر حویلی
مین ایک سفید قبہ ہی اس کا سقف سبز ہی زبرجد کا اور انکی دیوارون مین نہرین لہراتی ہین درخت وہانکے جھکے ہین
اس بہشت والیکو آسایش ہی ڈر نہین اور وہان سدا رہنا ہی موت نہین کپڑے نہین گلتے اور جوانی زوال نہین پاتی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے یہہ باغین اسکے لئیے بنائے ہین جو رمضان کا روزہ رکھتا ہی اور اللہ تعالی
وہ بہشت افطار کے دن روزہ دارونکو بخشتا ہی سیوطی نے کہا اس حدیث کی سند مین نصر بن طاہر بصری
ہی بزار نے کہا اسکی بعض حدیثون پر متابع نہین اور ابن عدی بولا وہ بہت ضعیف ہی چالیسوین ابو الشیخ
فتن مین یزید بن السمط سے محمد بن عبد اللہ تیمی سے ابو بکر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تم عنقریب غربلہ ہوکے یہانتک کہ بھوسے کے سے لوک رہجانگے.

ایک ضعیف سند ہیں اور اماس حراب صحابہ عرض کئے یا رسول اللہ ہمارے کیا حال ہو گا تو فرمایا تم جو جانتے ہو اُس پر عمل کرو
کرو اور جو منکر ہی اُس کو انکار کرو اور کہا کرو اے اللہ اے اللہ ہمارے ظالموں پر ہمکو نصرت دے اور ہمسے جو باقی ہی سکو
بس ہی سرید کی معنی چھلنی میں چھانے جانا یعنی مراد نیک لوگ جاتے رہینگے کمینے باقی رہینگے سیوطی نے کہا اسکا راوی ابو
السمط ضعیف ہی اس حدیث میں کہ ایک قطعے کو امام احمد نے زہد میں مرد اس سے ابو بکر سے سو روایت
کیا ہی اسکا لفظ یوں ہی کہ ابو بکر فرمایا صالح لوگ ایک کے بعد ایک ہلاک ہونگے یہاں تک کے باقی رہ جائیگے لوگ بھوسے
کے سے جیسا جو یا جو کا بھوسا ہوتا ہی جنکو اللہ تعالی اشارہ کریگا ایکھتر ویں جس میں ضعفا اور ابو نعیم
حلیہ میں اور دینوری مجالسہ میں زید بن ارقم سے روایت کئے ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کا ایک غلام تھا خراج
دیا کرتا اسمیں ایک روز کھانا لے آیا ابو بکر رضی اللہ عنہ اسمیں کا ایک لقمہ کھائے بعد وہ غلام بولا آپ ہر روز پوچھا کر
تو آپ دریافت کیا کرتے کہ کہاں سے لاتا ہی آج کیوں نہیں پوچھے ابو بکر کہے آج اسقدر بھوک تھی اس لئے
نہیں پوچھا لیکن تو بول کہاں سے لاتا ہی بولا میں جاہلیت میں ایک قوم کے پاس جا کے کچھ منتر پڑھا تھا انہوں نے وعدہ
کئے تھے آج کے دن میں وہاں جا نکلا تو انکے یہاں شادی بھی ہو رہی لوگ مجھے دئے ابو بکر رضی اللہ عنہ فرمایا اُف تو
نے مجھے ہلاک کیا پھر اپنے انگلیاں حلق میں ڈالکے قے کرنے لگے تو کچھ نہیں نکلتا لوگ کہنے لگے جب تک پانی
نہ پیوینگے وہ نہیں نکلیگا پھر پانی پی کے اسکو نکالے لوگ کہے اللہ آپ پر رحم کرے اس ایک لقمے کے واسطے اتنی محنت
اٹھائے ابو بکر کہے اگر اسکے ساتھ میرا دم نکلتا تو اسکو نکالتے میں مجھکو خوف تھا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا ہوں فرماتے جو جسد حرام غذا پایا دوزخ اسکے لئے اولی ہی میں ڈرا کہ اس لقمے سے میرا جسد کچھ غذا پائے
بہتر ویں ابن سعد نے حدیث الغیلان میں ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ
کو کہے وہ قیامت کے دن عالموں کے آگے ایک تیر پرتاب کے مقدار آویگا اسکی سند میں واقدی ہی وہ ضعیف ہی رتوہ
ایک تیر پرتاب کے مقدار کو کہتے ہیں اور بعضے ایک میل کے مقدار کو کہتے ہیں اور بعضے مد البصر کی مسافت کو اس حدیث کے
شرح میں ایک قصہ ہی اسکا ماحصل کلام کے خصوص جس میں آویگا تہتر ویں حارث بن ابی اسامہ نے سوید بن
غفلہ سے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز اسفار کے وقت
پڑھے یعنی روشنی خوب ظاہر ہوئی وقت سیوطی نے کہا اسکی سند میں عبد العزیز بن ابان اور یحیی جعفی ہیں وے
دونوں ضعیف ہیں چوہتر ویں ابو یعلی نے بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ جب عبد اللہ بن ابی بکر کا انتقال
ہوا عورتیں رونے لگیں ابو بکر رضی اللہ عنہ مردوں میں آ کے کہے یہ عورتیں جاہلیت کے زمانے سے قریب ہیں اس لئے میں تم
سے عذر کرتا ہوں اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے زندوں کے رونے چلانے سے میت پر [illegible]

کا کرم بانی ذالا ناہی سیوطی نے کہا اس کی سند ضعیف ہی پچہتروین عبد الرزاق اور ابن راہویہ اور ابن ابی شیبہ اور
حارث بن ابی اسامہ اور ابو یعلی اپنے مسندون مین اور عبد الغنی بن سعید الضاح الاشکال مین محمد بن سایب سے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مولی ابی رافع سے روایت کرتے ہین کہے مجکو کچھ احتیاج در پیش ہوئی مین نے اپنی عورت
کی پہنچی لیکے بیچنے کو نکلا یہہ معاملہ اس سال مین ہوا جس مین ابو بکر خلیفہ ہوئے تھے غرض راہ مین ابو بکر رضی اللہ عنہ
مجھ سے ملے اور پوچھے یہہ کیا ہی مین بولا ہمارے لوگ کو کچھ پیسے ضرور ہین اُس واسطے اسکو فروخت کرتا ہون ابو بکر کہے
میرے پاس دراہم ہین اس کا روپا لینا مجھے ضرور ہی غرض ترازو منگوا کے پہنچی کو ایک پلے مین رکہے اور دراہم کو دوسرے مین تولے
تو پہنچی کا وزن ایک دانق کے مقدار زیادہ ہوا ابو بکر نے اسکو کتر کے نکالے مین بولا یا خلیفہ رسول اللہ وہ آپکو
حلال ہے ابو بکر کہے ای ابو رافع تم اگر اسکو حلال کرین تو اللہ تعالی اسکو حلال نہین کیا مین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا ہون فرمائے سونے کو سونے کے وزن کے برابر بیچنا ہی اور روپے کو روپے کے وزن کے
برابر بیچنا ہی زاید دینا والا اور زاید طلب کرنے والا دونون دوزخ مین ہین ابن حجر عسقلانی نے کہا اس کی سند مین
کلبی ہی وہ متروک ہی اس حدیث کو ابن راہویہ اپنی مسند مین وارد کیا کیونکہ ثابت بن الحجاج سے اسکی ایک اصل ثابت
ہی اور طحاوی نے ابی قیس سے جو مولی عمرو بن العاص کا تہا روایت کیا ہی کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ لشکر کے امیرون
کو جب وے ملک شام کو گئے تھے لکہے تم سود کی زمین مین اترے ہو سونے سے سونا نہ لو مگر وزن کو وزن برابر ہو اور
روپے سے روپا نہ لیو مگر وزن کو وزن برابر اور غلے سے غلہ نہ لو مگر مانپ کو مانپ برابر سیوطی نے کہا اس کی سند صحیح ہی
چہتروین ابن راہویہ اپنی مسند مین ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہی کہ بی بی فاطمہ رضی اللہ
عنہا نے ابو بکر کے پاس آنحضرت کے ذوی القربی کا حصہ مانگے ابو بکر رضی اللہ عنہ کہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا فرمائے ذوی القربی کا حصہ میری حیات تک ہی میرے بعد نہین سیوطی نے کہا اس کی سند مین کلبی ہی
وہ متروک ہی ستہتروین طبرانی اوسط مین اسما بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ
سے روایت کیا ہی کہ عرفے کے دن جب آفتاب غروب ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفے سے پیش از طلوع آفتاب
کے افاضہ کئے سیوطی نے کہا اس کی سند ضعیف ہی اٹہتروین ابو الفضل احمد بن الغراقی اپنی جزء مین ابو
عبد الرحمن بن عبد السمیع سے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے سنا فرمائے جو بندہ اللہ تعالی کی طاعت کی لذت پاوے تو رزق طلب کرنے سے منہہ پھیرتا ہی دارقطنی نے
کہا اس کی سند مین بکر بن خنیس ہی وہ ضعیف ہی اناسیوین ابو یعلی اور بیہقی شعب الایمان مین اور ابن حبان
اپنی صحیح مین اسلم سے روایت کئے ہین کہ ایک روز عمر رضی اللہ عنہ نے ابو بکر کے پاس گئے کیا دیکھے ہین ابو بکر رضی

مزدلفے سے ... افاضہ [illegible]

اللہ عنہ نے اپنی حسب کھینچے ہیں جو کہے یا خلیفہ رسول اللہ آپ کیا کرتے ہو ابوبکر کہے یہ حسب دی مجھے نبی کی کہ جاوار
لئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ہیں حدیثیں کوئی نہیں ہیں مگر ابی کی یہود کی اور بری ہے سکات کری
ہی آیت کہکر کہا اُس کی سند جید ہی اور سیوطی کہا وہ حدیث حسن ہی ہیثمی کہا اُس کے رجال صحیح کے
رجال ہیں سوا موسیٰ بن محمد بن حبان کے ابن حبان کہا وہ ثقہ ہی اسی ویں زوزنی اور عبدالرزاق نے
ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ ایک راہب اونٹ پر بیٹھ کے آیا اور پوچھا ابوبکر صدیق کا گھر کہا
ہی مجھے بتلا وے اُسکو انکا مکان بتلادیا اُس نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت بیان کی
ابوبکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے انکا قد نہ دراز تھا نہ کوتاہ بلکہ میانہ تھا گورا رنگ سرخی مایل کچھ ایک بچہ دہ موئے سیدھے
سی ذرا سیاہی کے ساده رخسار آگے ابرو پیوستہ آنکھ سیاہ دندان کشادہ گردن گویا روپے سے ڈہا لے
دونوں شانوں کے بیچ مہر نبوت راہب بولا میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی نہیں اور گواہی دیتا ہوں محمد
اللہ کے رسول ہیں اور وہ راہب اسلام سے مشرف ہوا ایکیاسی ویں ابن ابی الدنیا کتاب الاشراف میں اور
ابن مردویہ نے شعبی سے روایت کئے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کو دیکھ کے کہے جس کو خوش آتا
ہی دیکھنا اُس شخص کو جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سبکو سے زیادہ تھا اور قرابت قریب اور زیادہ
افضل اور بڑی کفایت والا تو انکو یعنی علی کو دیکھے پھر علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو ابوبکر کا مقولہ پہنچا تو آپ کہے سنو ابوبکر
کہے ایسا پر انہوں آپ نے کہ حلیم ہیں اور امت میں بڑے رحم والے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق غار میں
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے رسالت دوسروں کے بہت کفایت اور مال خرچ کرنے والے بیاسیویں
ابن عساکر اور ابن النجار نے ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابن مسعود کے
حق میں فرمائے یا اللہ اسکا سر بلند کر اور اُس کی دعا قبول کر اور لوگوں کے پاس اُس کو دوست کر
اس کی سند ضعیف ہے تریاسیویں ابن عساکر نے موسیٰ بن عقبہ سے روایت کیا ہی کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ
عنہ کہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوں ابو عبیدہ کے حق میں جو کلمے کہے اگر وہ کلمے
مجھے کہے تو سرخ اونٹ میرے پاس زیادہ دوست تھے لوگ پوچھے یا خلیفہ رسول اللہ وہ کیا کلمے تھے فرمانے
لگے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے ابو عبیدہ اٹھ کھڑے ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انکی طرف دیکھ رہے تھے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہو کے کہے ان ہذا لکنین
مومنتین اور انکا رہنا باتیں کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تشریف لائے ہم خاموش ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمجھے ہم کچھ بات کرتے تھے آپ کے آنے کے خاموش ہو گئے

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ساعت خاموش رہکے فرمائے میرے اصحاب مین کوئی نہین مگر مین اسکو کہونگا
یہہ ضرور ہی مگر ابو عبیدہ اور نجران کی قوم آئی سو کہی یا محمد آپ ہم سے اپنا حق لینے کسی امین کو بھیجو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے قسم ہی اُسکی جو مجھے رسول برحق کرکے بھیجا تمھارے ساتھ قوی امین کو بھیجتا ہون ابوبکر کہے
اِس روز کے سوا مین کسی وزامارت کی آرزو نہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دیکھنا کرکے سر اٹھایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ای ابو عبیدہ تم اٹھو تب انکو انکے ساتھہ روانہ کئے سیوطی نے کہا یہہ حدیث
ضعیف ہی چوریاسیوین ابن عساکر نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
رخسارے روشن تھین سیوطی نے کہا اس حدیث کی سند ضعیف ہی پچاسیوین ابو نعیم نے دلایل مین
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرا چاند کی مانند تھا
چھاسیوین ابن عساکر نے واقدی سے روایت کیا ہی کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہے اسلام مین کوئی فتح
حدیبیہ سے بہتری نہ ہوئی لیکن اس وقت لوگون کو قصور رای کے سبب سے جو معاملہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور انکے
پروردگار کے درمیان تھا معلوم نہ ہوا بندے شتابی کرتے ہین جب تک اللہ تعالی کے ارادے مطابق امور نہ
پھنچے اللہ تعالی بندون کی سی شتابی نہین کرتا حجۃ الوداع مین مین نے سہیل بن عمرو کو دیکھا منحر کی پاس کھڑے ہوکے
اونٹون کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک کرتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتون سے اُن اونٹون کو نحر کرتے
تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجام کو بلاکے سر منڈوائے سہیل کو دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے بال لیکر اپنے انکھون پر رکھتا تھا مجھے یاد ہی یہی سہیل نے حدیبیہ کے روز بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنا اور محمد رسول
اللہ کرکے لکھنا قبول نہین کیا تھا اللہ تعالی اسکو اسلام کی ہدایت دیا اس پر مین اللہ کا شکر کیا سیوطی
کہا اس کی سند ضعیف ہی ستیاسیوین ابن زنجویہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ ابوبکر
رضی اللہ عنہ نے یزید بن ابی سفیان کو شام کی طرف جب روانہ کئے دو میل کے شمار انکے ساتھ پیادہ پا گئے
اس نے کہا یا خلیفہ رسول اللہ اب آپ پھر جاوین تو بہتر ہی کہے نہ پھرونگا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا ہون فرماتے تھے جس کے قدم راہ خدا مین غبار آلودہ ہون تو ان قدمون کو اللہ تعالی آتش پر حرام کرتا ہی
اس حدیث کو بزاز بھی روایت کیا ہی اتھیاسیوین جابر سلفی اپنی انتخاب مین و ضین بن عطا سے یزید بن مرثد
سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مومن کو حلال
نہین کہ اپنی جانکو ذلیل کرے پوچھے وہ اپنی جان کو کیسا ذلیل کریگا تو فرمائے اپنے کو ظالم حاکم پاس نمود
کرے اپنا نویسین ستہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم مجھے فرمایا اس برس کے بعد کوئی مومن کعبے کا طواف نہ کریگا اور اس برس کے بعد کوئی مشرک کعبے کا طواف نہ کریگا
اور ابو داؤد میں ابو بکر بن محمد بن عبد الباقی الانصاری بارستان کا قاضی اپنی مشیخت میں ابو الطفیل سے ابو بکر صدیق رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہے کہ حجۃ الوداع میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے اللہ تعالیٰ تمہارے
گناہوں کو استغفار کرنے سے بخش دیتا ہے جس نے صدق نیت سے اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگی ہے اللہ تعالیٰ
اس کو بخش دیتا ہے اور جس نے لا الٰہ الا اللہ بولیگا تو اسکا ترازو گراں ہوگا اور جس نے مجھ پر صلاۃ بھیجیگا تو قیامت کے
دن اسکی میں شفاعت کرونگا اکیاونویں حکیم ترمذی ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے جو شخص نماز سے سلام پھیرنے کے بعد یہ کلمہ کہیگا تو فرشتہ ان کلموں کو مہر کرکے لپیٹ کر رکھے اس
مہر کریگا اور قیامت تک اسکو اٹھا رکھیگا جب اللہ تعالیٰ بندہ کو قبر سے جلا اٹھائیگا تو فرشتہ اس لکھے کو لا کے ندا کریگا
اس کے عہد کا والی کہاں ہے وہ کلمے یہ ہیں اللّٰھم فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالاَرضِ عَالِمَ الغَیبِ وَالشَّہَادَۃِ
الرَّحمٰنُ الرَّحِیمُ اِنِّی اَعْہَدُ اِلَیکَ فِی ھٰذِہِ الحَیٰوۃِ الدُّنْیَا بِاَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا
اَنتَ وَحدَکَ لَا شَرِیکَ لَکَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُکَ وَرَسُولُکَ فَلَا تَکِلْنِی اِلٰی
نَفْسِی فَاِنَّکَ اِنْ تَکِلْنِی اِلٰی نَفسِی تُقَرِّبنِی مِنَ السُّوءِ وَتُبَاعِدنِی مِنَ الخَیرِ وَاِنِّی لَا اَثِقُ اِلَّا
بِرَحمَتِکَ فَاجعَل رَحمَتَکَ لِی عَہدًا عِندَکَ تُؤَدِّیہِ اِلٰی یَومِ القِیٰمَۃِ اِنَّکَ لَا تُخلِفُ
المِیعَادَ باونویں عسکری مواعظ میں ابن ابی ملیکہ سے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم اکثر یہ دعا پڑھا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ اَغنِنَا بِحَلَالِکَ عَن حَرَامِکَ وَاَغنِنَا مِن فَضلِکَ
عَمَّن سِوَاکَ ترپنویں دیلمی مسند فردوس میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے [illegible] میں اصحاب عرض کئے یا رسول اللہ یا [illegible] کیا ہے تو فرمائے
اسلام اور اسکی ملت دیلمی مسند فردوس میں کہا اس حدیث کو ابن ماجہ روایت کیا ہے سیوطی نے کہا سنن
ابن ماجہ کے نسخے جو ہم پاس موجود ہیں انمیں یہ حدیث مذکور نہیں اور اطراف والے بھی کوئی اسکو ذکر نہ کئے شاید
حدیث ابن ماجہ کے بعضے نسخوں میں ہوگی جو ہم کو نہیں پہنچے یا ابن ماجہ کی دوسری کوئی کتاب یعنی التفسیر وغیرہ
میں ذکر کیا ہوگا اس حدیث کو ابن المبارک اور ابو عبید غریب میں اور ابو نعیم حلیہ میں موقوف روایت کئے ہیں چونویں
ابن راہویہ اور ابو یعلی معقل بن یسار سے روایت کئے ہیں کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ گواہی دیکے کہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شرک کا ذکر کئے سو فرمائے شرک تمہارے بیچ چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے
ابو بکر کہے یا رسول اللہ شرک تو یہی ہے کہ اللہ کے ساتھ دوسرا الٰہ کو ٹھہرا دیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فرمائے اے ابوبکر تیری ما تیرے پر روئے شرک تم لوگون مین چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ پوشیدہ ہی اور مین تمکو ایسی چیز بتا دیتا ہون اسکو تم جب کہا کروگے تو تمہارے سے چھوتا شرک اور بڑا شرک جاتا رہیگا وہ یہہ دعا ہی اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِکَ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ وَ اَنَا اَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا اَعْلَمُ سیوطی نے کہا اس حدیث کی سند ضعیف ہی اور اس حدیث کو حسن بن سفیان اور بغوی نے قیس بن ابی حازم سے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے یون روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے شرک میری امت مین پتھر پر چیونٹی کے چلنے سے بھی زیادہ مخفی ہی ابوبکر کہے یا رسول اللہ اس سے نجات کیون کر ہو تو فرمائے مین تمکو ایک دعا سکھاتا ہون اسکو کہا کرو گے تو تم تھوڑے اور بہت اور چھوٹے اور بڑے شرک سے بری ہوگے ابوبکر عرض کئے بہتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے یہہ کہنا پھر وہ دعا مذکور فرمائے پچیانوین ابوبکر محمد بن حاتم بن زنجویہ کتاب فضایل صدیق مین عمرہ بنت عبد الرحمن سے امہات المومنین سے روایت کیا ہی کہ صحابہ کہنے لگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر ہم کیسی بناوین کیا اسکو مسجد ٹھہراوین تب ابوبکر رضی اللہ عنہ کہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہون فرمائے اللہ تعالی یہود و نصاری پر لعنت کرے کیونکہ وے انبیا کی قبرون کو مساجد بنائے چھیانوین امام احمد اور حکیم ترمذی اور ابو یعلی نے بکیر بن الاخنس سے ایک شخص سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے میری امت سے مجھے ستر ہزار آدمی دئیے جو جنت مین بن حساب کے جاینگے انکے منہہ چودہویں رات کے چاند کے مانند رہینگے اور انکے دل ایک ہی آدمی کی دل کے سے ہوگے مین نے اپنے پروردگار سے اور زیادہ چاہا تو ہر ایک آدمی کے ساتھ ستر ہزار آدمی زیادہ کیا ابوبکر کہے مین سمجھتا ہون یہہ قریے والون پر آیگا اور بیابان کے اطراف والون کو پہنچیگا ابن کثیر نے بولا اس حدیث کا راوی بکیر بن الاخنس ثقہ ہی مسلم کے رجال مین لیکن اپنے شیخ کا نام نہ لیا وہ کون ہی سو معلوم نہین ایسے مبہم شخص کی روایت احکام مین اور حلال و حرام مین حجت نہین ہوتی ترغیب و فضایل مین حجت ہی ظن غالب یہہ ہی کہ وہ ثقہ رہے ہے کیونکہ اکثر لوگ جو صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین سو صحابہ یا عمدہ تابعین ہین ستانوین امام احمد اور ابونعیم نے زبیر بن الحریت سے ابی لبید سے روایت کئے ہین کہ ایک مرد طاحنہ کا اسکا نام بریح بن اسید تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے بعد چند روز کے ہجرت کر کر مدینے کو آیا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اسکو دیکھ کے سمجھے کہ وہ مسافر ہی پوچھے تو کہان سے آیا ہی بولا عمان سے پوچھے کیا تو عمان والون مین کا ہی تو بولا ہو پھر اسکا ہاتھ پکڑ کے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس لیگئے اور کہے یہہ اس بستی کا ہی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے سو آپ سنے تھے کہ ایک زمین ہی اسکا نام عمان اسکے جانب مین سمندر ہی وہان عرب کا ایک

لعنے انکے دلون مین حسد اور بغض اور عداوت نہ رہیگی ۱۲

ستر ہزار آدمی ہر ایک آدمی کے ساتھ ستر ہزار آدمی ہون تو انکا مجموعہ انچاس سو کروڑ چالیس لاکھ آدمی ہوئے جس سے والے اتنی کثرت سے ہون تو اس عدد کے اتمام کے واسطے فقط شہر و دیہات کے لوگ کافی نہ ہونگے بلکہ قریون مین رہنے والے اور بیابان کے رہنے والون کی بھی ضرورت ہی صدق اللہ ہم مومنون پر بڑے رحم کرنے والے ہین کیونکہ اس وقت مسلمان بہت قلت مین تھے واللہ اعلم ۱۲

گیا ہے اگر مر الہی ایکے پاس جاونگا تو اسکو سر اور پتھر سے نہیں مارینگے یہہ سند منقطع ہے کیونکہ اس کا راوی
نسب لبارہ میں زیاد حمصی ابوبکر او عمر رضی اللہ عنہما سے نہیں ملا مگر علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے اور
کعب بن سوار اور انکے امثال سے روایت کرتا ہے لیکن وہ ثقہ ہی تھا تو اس حدیث کا لفظ یوں ہے کہ ایک
اس شخص کو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس لیجا کے کہے هٰذَا مِنَ الْاَرْضِ الَّتِی سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ اِنِّی لَا اَعْلَمُ اَرْضًا الحدیث اگر سمعت کے تا کو فتح سے پڑھیے تو اسکا معنی تم سے
کرکے ہوتا ہے اس وقت یہہ حدیث ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مسند سے ہوئی ہے اگر تا کو ضم سے پڑھے تو
اس کا معنی میں سنا کرکے ہوا اس وقت یہہ حدیث عمر رضی اللہ عنہ کی مسند سے ہوگی پر بندش ہارون کے اسکا ضم سے
ہی پڑھا کرتا تھا اور اسکو عمر کے مسند سے گردانا تھا امام احمد کہتے ہیں بات یوں نہیں بلکہ وہ تا کے فتح سے
ہے اور ابو یعلی نے اس حدیث کو ابوبکر رضی اللہ عنہ کی روایات میں داخل کیا ہے اس لیئے کہا فتح کی روایت ہی
اولی ہے کیونکہ امام علی بن المدینی اسکو ابوبکر کی مسند میں شمار کیا ہے چھیالیسویں اس حسا کرتے حُسین بن
عبدالرحمن بن عمرو بن سعد بن معاذ سے روایت کیا ہے کہ دسویں سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم حج سے فراغت پاکر آئے
بعد محرم کا چاند سنہ گیارہ ہجری کا دیکھ کر عاملوں کو تحصیل زکوۃ کے واسطے عرب کے قبیلوں کے پاس روانہ کیئے اسد اور
طی کے قبیلے سے زکوۃ وصول کرلانے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کو روانہ کیئے عدی نے زکوۃ وصول کرکے ابوبکر رضی اللہ
عنہ کی خلافت میں لائے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عدی کو تین اونٹ دئے عدی کہے یا خلیفہ رسول اللہ مجھے
انکی احتیاج نہیں اور اس وقت مجھ سے زیادہ احتیاج انکو ہے ابوبکر فرمائے صاحب تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم روانہ کرتے وقت معد رب سے کئے تھے اور فرمائے تھے تم جاکے آوگے تو تمہارے حق میں جو بہتر ہوگا میں وہ با
سنتا ہوں اب تم آئے ہو اللہ تعالی تمہارے لئے جو بھلا چاہا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی میں وعدہ کئے
تھے میں اسکو ادا کرتا ہوں تم اسکو قبول کرو تب عدی کہے میں اسکو قبول کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی طرف سے بخشش ہے پھر ابوبکر کہے انکو لیلو اس حدیث کی سند ضعیف ہے اور اس میں انقطاع ہے انیسویں طبرانی
کبیر میں اور ابونعیم نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وفات جب ہوا
اور ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے انکے پاس حکم بن ابی العاص کے لئے سفارش
کئے ابوبکر رضی اللہ عنہ کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس عقد کو باندھے ہیں میں اسکو نہ کھولونگا سند عاصی
کہا ہے یہہ شخص یعنی حکم بن ابی العاص مروان کا باپ ہے اسکی بداطواری کو دیکھکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینے سے
اسکو اخراج کیئے اور طائف میں رہنے پاکر کئے اس پر لوگوں نے اسکو مدینے میں آنے کی پروانگی دینا کرکے ابوبکر رضی اللہ

عنہ سے سفارش کیے تو آپ نہین مانے اور وہ فرمائے سو ین ابن عدی اور خطیب اور ابن عساکر نے زہری سے سعید بن
المسیب سے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ہمکو بد مثال
نہین اپنے ہبہ سے الٹنے والا کتے کے مانند ہی اپنے قے کو پھر کھالیتا ہی یہہ حدیث ابی بکر رضی اللہ عنہ کی طریق سے
ضعیف ہے لیکن اصل حدیث صحیح ہی چنانچہ اس حدیث کو امام احمد اور بخاری اور مسلم اور ابو داود اور نسائی
اور ابن ماجہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیے ہین ایک سو اکیسوین دارقطنی افراد مین عقبہ بن حمیری
ارحبی سے روایت کیا ہی کواہی دیکے کہا مین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سنا ہون اور وہ کواہی دیکے
کہے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہون فرمائے بدر مین حاضر ہوا سو شخص کو بشارت دے جنت کی
دارقطنی نے کہا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے یہہ حدیث نہایت غریب ہے کیونکہ ابو بکر رضی اللہ عنہ سے سوا عقبہ ارحبی کے
کوئی دوسرا روایت نہین کیا اور عقبی سے سوا حارث بن خضیرہ کے کوئی دوسرا روایت نہین کیا ہی بندہ
عاصی کہتا ہی اس کا راوی محمد بن کثیر کوفی ضعیف ہی اور حارث بن خضیرہ متہم ہی اکثر خطا کرتا ہی اور جابر الجعفی
متروک ہے لیکن شواہد کو دیکھتے اس حدیث کو اصل ثابت ہی ایک سو دوسری ابن عدی کامل مین اور ابو
نعیم حلیہ مین اور ابن عساکر اپنی تاریخ مین حکم بن عبد اللہ سے قاسم بن محمد سے اسما بنت ابی بکر سے
ام رومان سے روایت کیے ہین کہے مین نماز مین ہلتی تھی سو اسکو ابو بکر دیکھکے بہت غصہ کیے قریب تھا کہ مین نماز سے
نکل جاؤن بعد ابو بکر کہے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمائے نماز کے واسطے کوئی کھڑے ہو تو اپنی ہاتھ پانو
کو حرکت نہ دیوے اور یہود کی مانند ڈولتا نہ رہے کیونکہ ہاتھ پاؤن نہ ہلانا نماز کے اتمام سے ہی ایک سو تیسری ابن ابی
شیبہ اور ابو یعلی نے اسما بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت کیے ہین کہی ہین اپنے باپ کو دیکھی ایک کپڑے سے نماز پڑہتے
ہین مین بولی کیون آپ ایک کپڑے سے نماز پڑہتے ہو آپکے کپڑے تو دہرے ہوئے ہین ابو بکر رضی اللہ عنہ کہے ای بیٹی
آخری نماز جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پیچھے پڑھے ایک ہی کپڑے مین پڑھے اس کی سند مین واقدی
ہی وہ ضعیف ہے ایک سو چوتھی ابو یعلی اور دارقطنی علل مین اور دیلمی نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیے ہین کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے آتش سے ڈرو اگرچہ خرمے کا ایک ٹکڑا ہی رہے کیونکہ وہ راست کرتا ہی
خمیدگی کو اور بہوک سے منع کرتا ہی وہ جو سیر سے منع کرتا ہی دارقطنی نے کہا کہ یہہ حدیث ضعیف ہے ایک سو
پانچوین ضیاء مقدسی کتاب المختارہ مین ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے والا اس شخص کو پہنچتا ہی جس نے آزاد کیا ایک سو چھٹوین بزار اپنی مسند مین ابو بکر رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے بیزاری کرنے والا اپنے نسب سے اگرچہ وہ دقیق ہو اللہ سے کافر ہی

یعنے دور کی قرابت ہو ۱۲

یعنی ہمسائے زمین ہمین اٹھانا ہر زمین آمون کر کے والا ۱۲

ایک شخص جب ایک غلام آزاد کرتا ہی تو اس کے آزاد ہوئے سو کرنے والی کی منت اس غلام پر ہوتی ہی

سیوطی نے کہا یہ حدیث حسن ہے اور اِس جگہ کفر سے مراد وہ کفر نہیں جو دوزخ میں مخلد رکھتا ہے بلکہ تشدید مراد ہے
اُس پر کفر کا اطلاق کیا کیونکہ اُسنے گویا اللہ پر تکذیب کیا اِس طور سے کہ وہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ مجھے فلانے کے
نسل سے پیدا کیا اور فلانے کے نسل سے نہیں پیدا کیا حالانکہ واقع میں اُسکا خلاف تھا اور رزین نے کہا ہے الا مال یا
حسن بصری سے روایت کیا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہم پڑھا کرتے تھے لَا تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ فَإِنَّهُ
كُفْرٌ بِكُمْ یعنی اپنے آبا سے منہ مت موڑو کیونکہ وہ تمہارے حق میں کفر ہے حاصل اِس روایت کا یہ ہے کہ نسب
انکار کرنے کے مقدمہ میں یہ آیت نازل ہوئی تھی اور اُسکو تلاوت کرتے تھے پھر بعد اُسکی تلاوت منسوخ ہوئی
یہ حدیث ابی بکر سے موقوف بھی مروی ہے سعد نے یا اسلم بن محمد سے روایت کیا ہے کہ ایک مرد ابوبکر صدیق رضی اللہ
عنہ کے پاس ایک لڑکے کو لے آیا اور بولا یہ میرا فرزند ہے اور میری نفی کرتا ہے یعنی میرا فرزند نہیں ہوں کہتا ہے پس ابوبکر
رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ یا وہ میرا فرزند تحقیق ہے اور میرے ہی بچھونے پیدا ہوا ہے تو کہاں پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ
کھڑے ہو کے اسکے سر پر درے مارنے لگے اور کہتے تھے کہ شیطان سر پر ہوتا ہے شیطان سر پر ہوتا ہے بعد کہے جس
نہیں جانتے سو نسب کا دعوی کیا باپ سے اگرچہ دقیق ہوا انکار کیا تو وہ اللہ سے کافر ہے یہ سند منقطع ہے کیونکہ
یا اسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات تک نہیں پیدا ہوا تھا ایک سو ساتویں ابو یعلی نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے میرے گھر کے اور منبر کے درمیان ایک باغ ہے جنت کے باغوں سے
اور میرا منبر ایک ٹیلے پر ہے جنت کے ٹیلوں سے ایک سو آٹھویں امام احمد اور حاکم اور منصور بن سعد بعد ازی
ابی الرعیس ہیں یزید بن ابی سفیان سے روایت کیا ہے کہتے جب مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ شام کی طرف روانہ کرنا چاہے
تو کہنے لگے اے یزید تمہارے قرابتی لوگ بہت ہیں مجھے بڑا اندیشہ ہے تم سے اِس بات کا کہ تم اپنے قرابتیوں کو
کار و خدمت پر مقرر کریں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس نے مسلمانوں کے کسی کام کا والی
ہووے اور اُن پر اپنی دوستی کی راہ سے کسی کو امیر کرے تو اس پر اللہ کی لعنت ہے اللہ اسکا صرف و عدل قبول
نہ کریگا یہاں تک کہ اُسکو دوزخ میں داخل کریگا اور جس نے اپنے بھائی کے مال سے کسی کو دوستی کی راہ سے
دیا اس پر اللہ کی لعنت ہے یا فرمایا اُس سے اللہ کا ذمہ بری ہوا اور اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اپنے پر ایمان لانے کے
واسطے دعوت کیا جو ایمان لایا وہ اللہ تعالیٰ کی حمی میں ہوا پھر جو کوئی اللہ کے کچھ حمی کو ناحق توڑا تو اس پر اللہ کی
لعنت ہے منصور بن سعد کہا اس حدیث کا متن حسن ہے اور اسناد غریب ہے ابن کثیر کہا اس حدیث کی سند میں
ایک راوی مجہول ہے پر دل گواہی دیتا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہو کیونکہ صدیق رضی اللہ عنہ کا عمل اِسکے مطابق تھا
اپنے بعد مسلمانوں کے واسطے ایک ہی شخص یعنی عمر کو مقرر کئے انتہی صرف کا معنی تو نفل اور عدل کا معنی فدیہ یا فرض

[illegible]

اور حمی ایک موضع کو کہتے ہین جو ہر آدمی اپنے جانوران کے چرنے کے خاطر اُس موضع کو احاطہ کرلیتا ہی دوسرونکے جانورن کو
وہان چرنے سے منع کرتا ہی یہان اللہ کی حمی مین ہونے سے مراد اسکے پناہ مین آنا ہی ایک سو نوین ابو یعلی نے
ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے عَلَیْکُمْ بِلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَالْاِ
سْتِغْفَارِ فَاَکْثِرُوْا مِنْہُمَا فَاِنَّ اِبْلِیْسَ قَالَ اَہْلَکْتُ النَّاسَ بِالذُّنُوْبِ وَاَہْلَکُوْنِیْ بِلَا اِلٰہَ اِلَّا
اللّٰہُ وَالْاِسْتِغْفَارِ فَلَمَّا رَاَیْتُ ذٰلِکَ اَہْلَکْتُہُمْ بِالْاَہْوَآءِ وَہُمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّہُمْ مُّہْتَدُوْنَ
لازم کر اپنے پر لا الہ الا اللہ کہنے کو اور استغفار کرنے کو کیونکہ ابلیس کہا مین لوگون کو گناہون سے ہلاک کیا اور وے
مجھے لا الہ الا اللہ سے اور استغفار سے ہلاک کئے جب مین ان سے یہہ دیکھا تو انکو اہوا یعنی بدعتی مذہبون سے ہلاک کیا اور وے
سمجھتے ہین کہ اپ راہ پر ہین سیوطی نے کہا اس کی سند ضعیف ہی ہیثمی نے کہا اسکی سند مین عثمان بن مطر ہی وہ ضعیف
ہی ایک سو دسوین ابو یعلی نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
جن نے عمداً مجھ پر جھوٹھ بولا یا مین کچھ امر کیا سو اسکو رد کیا تو دوزخ مین اپنا گھر بنایا ایک سو گیارھوین
دارقطنی علل مین ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے میری امت سے
دو فریق بہشت مین نجاینگے مرجئہ اور قدریہ ایک سو بارھوین دارقطنی اور ابو یعلی نے ابو بکر صدیق رضی اللہ
عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے شعبان کی پندرہوین شب کو اللہ تعالی نازل ہوتا ہی
اور ہر انسان کو بخشتا ہی سوائے کافر کے اور اس شخص کے جو دل مین دشمنی کسی سے رکھتا ہی ایک سو تیرھوین
دیلمی نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے دیکھو تم کسکے گھرونکی تعمیر کرتے ہو
اور کس کی زمین مین بیٹھے ہو اور کس کی راہ مین چلتے ہو یہہ حدیث ضعیف ہی ایک سو چودھوین دیلمی نے
ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے میرے پر درود بہت بھیجا کرو کیونکہ اللہ
تعالی میری قبر پر ایک فرشتہ موکل کیا ہی میری امت سے جو کوئی میرے پر درود بھیجتا ہی وہ فرشتہ مجھے کہتا
ہی فلانا شخص فلانے کا بیٹا اس وقت آپ پر درود بھیجا اسکی سند ضعیف ہی لیکن اُسکو شواہد ہین انکے دیکھنے سے حدیث
کا مضمون صحیح ہی ایک سو پندرھوین طبرانی اوسط مین اور ابو نعیم معرفہ مین ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کئے
ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جہنم کی حرارت میری امت پر پہنچی ہی مگر حمام کی حرارت کی سی اس کی سند
مین واقدی ہی وہ ضعیف ہی اور اسکی سند مین شُعیب بن طلحہ ہی دارقطنی کہا وہ متروک ہی لیکن اکثر لوگ اسکو
قبول کئے ہین ایک سو سولھوین دیلمی نے بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے قرض ذمے پر باقی رہنا شب کو غم ہی اور دن کو ذلت یعنی جس شخص پر دین ہو

تو اسکو سونے کے وقت دین ادا کرنیکی فکر ہوتی ہی اور جسم کہتا ہی دن کو قرضخواہ آگیے مانگتا ہی اور اسکا حق وصول کرنیکے حاضر
اس پر تعدی کرتا ہی کہ جس سے ذلت حاصل ہوتی ہی اس حدیث کی سند ضعیف ہی ایک سو سترھویں دیلمی نے
ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے دین اللہ تعالی کا آسان ہی
گراں وہ لوگوں ہی جو اسکو اٹھانے کی طاقت رکھے اس حدیث کی سند بھی ضعیف ہی ایک سو اٹھارویں
حکیم ترمذی اور بیہقی شعب الایمان میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے
سورہ یٰس کا نام توریت میں معمّہ ہی یعنی عام ہونے والا کیونکہ وہ اپنے صاحب کو عام ہوتا ہی اور دافعہ ایسا ہی اور
منع کرتا ہی اس سے دنیا کا بلوا اور دفع کرتا ہی اس سے قیامت کا ہول اور اسکا نام دافعہ بھی ہی یعنی دفع کرنے والا
اور اسکا نام قاضیہ ہی یعنی ادا کرنے والا دفع کریگا اپنے پڑھنے والے سے ہر بدی کو اور ادا کرتا ہی اسکی ہر حاجت کو
جس نے اسکو پڑھے گا تو بیس حج کا ثواب پاویگا اور جو اسکو سنیگا تو گویا ہزار دینار اللہ کی راہ میں خرچ کیا
اسکو لکھ کے پئیگا تو اسکے پیٹ میں ہزار دوا اور ہزار نور اور ہزار یقین اور ہزار برکت اور ہزار رحمت داخل ہونگے اور
اس سے غل اور مرض جاتے رہینگے بیہقی کہا یہ حدیث بہت ضعیف ہی ایک سو انیسویں ابوالشیخ اور عقیلی کتاب الضعفا
میں اور ابن حبان کتاب الثواب میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
سلطان عادل جو متواضع ہی اللہ کا سایہ اور اسکا نیزہ ہی پس ہر روز ہر والی عادل کے واسطے جو متواضع ہوتا ہی
صدیقوں کا عمل جو تمام عابد اور مجتہد ہوں ستر روز اوپر چڑھتا ہی یہ حدیث ضعیف ہی ایک سو بیسویں دیلمی نے
ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مبعوث نہ ہوتا تو تمہارے میں عمر مبعوث
ہوتا اس کی سند ضعیف ہی اس حدیث کو ابن عدی بلال ابن رباح اور عقبہ ابن عامر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت کیا ہی اور ابن
جوزی اس حدیث کو موضوعات میں شمار کیا اور کہا وہ صحیح نہیں بلال کی روایت کی طریق میں زکریا ابن یحیی الوقار ہی کذاب ہی
حدیث وضع کرتا ہی اور عقبہ کی روایت کی طریق میں عبداللہ ابن واقد ہی متروک اور مشرح ابن ہاعان ہی
لا یحتج بہ سیوطی نے کہا زکریا کو ابن حبان نے ثقات میں شمار کیا ہی اور عبداللہ ابن واقد وہ ابو قتادہ حرانی
ہی اس کو بعض احمد وغیرہ اسکی توثیق کئے ہیں اور مشرح ثقہ صدوق ہی ابو داود اور ترمذی اور ابن ماجہ اس سے
روایت کئے ہیں اور ابوالعباس دوری کتاب شجرۃ العقل میں اس حدیث کو عبداللہ ابن حسر حضرمی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت
کیا ہی اور دیلمی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پس ان تمام طریقوں کو نظر کرکے دیکھیں تو اس حدیث کا اصل پایا جاتا
ہی ایک سو اکیسویں دیلمی تاریخ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
اگر لوگوں کا امام ہو کر کسی نے اپنے گو ناغر کو والی کر سکے دعوت کے لگا تو اسپر اللہ کی اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں

کی لعنت ہی پھر اسکو قتل کیجو ایک سو بائیسوین ابو یعلی نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے بہشت والے اگر تجارت کرتے تو کپڑون کی تجارت کرتے ایک سو تئیسوین حاکم تاریخ مین ابو بکر
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جن نے میرے علم یا حدیث کو لکھیگا تو جب تک وہ علم
اور حدیث باقی رہے اللہ تعالے اسکے لئے اجر لکھیگا ایک سو چوبیسوین طبرانی اوسط مین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جن نے اللہ کی طاعت مین پیادہ چلیگا اللہ تعالی اُس سے قیامت
کے دن اس چیز کا جو اس پر فرض کیا ہی سوال کریگا ایک سو پچیسوین ابن لال مکارم الاخلاق مین اور ابو الشیخ
بن حیان کتاب الثواب مین ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جس کو
خوش آوے کہ اللہ تعالی اسکو جہنم کی جوش سے بچاوے اور اپنا سایہ کرے تو مومنون سے درشتی نہ کرے اُن پر مہربان ہووے
ایک سو چھبیسوین دیلمی نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جن نے اللہ تعالے
کی طاعت کرنے کی نیت سے صبح کیا تو اللہ تعالی اسکے لئے اس دن کا اجر لکھتا ہی اگرچہ وہ شخص اللہ کی نافرمانی کرے
ایک سو ستائیسوین طبرانی اوسط مین ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
کوئی قوم جہاد کو ترک نہ کریگی مگر اسکو اللہ تعالی عذاب عام کریگا یعنی اُن تمام پر عذاب کریگا ایک سو اٹھائیسوین
دیلمی نے بلا سند کے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اقرار کرنے والا شخص بہشت
مین نہ جایگا ایک سو انتیسوین دیلمی نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے کسی مسلمان کی ہرگز حقارت نہ کرو کیونکہ چھوٹا مسلمان اللہ کے پاس بڑا ہی ایک سو تیسوین ابو الشیخ
بن حیان اور دیلمی نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہے اللہ تعالی فرماتا ہی
اگر تم میری رحمت چاہتے ہو تو میری خلق پر رحم کرو ایک سو ایکتیسوین دیلمی اور ابن عساکر نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے
روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے میرا ہاتھ اور علی کا ہاتھ عدل مین برابر ہی یہہ حدیث ضعیف
ہی ایک سو بتیسوین دیلمی نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بلا سند روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے شیطان سے پناہ لیتے ہین تم غافل مت رہو کیونکہ تم اسکو اگرچہ نہین دیکھتے ہو لیکن وہ تمھارے سے غافل نہین ایک سو
تینتیسوین طبرانی اوسط مین ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
جس نے اللہ کے واسطے مسجد بنایا تو اللہ تعالی اسکے لئے بہشت مین گھر بناتا ہی ایک سو چوتیسوین ابن عساکر
نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے نظر کرنا میری طرف عبادت ہی ایک سو
پینتیسوین ابو القاسم ثقفی نے اپنے جزء مین عاصم بن ضمرہ سے روایت کیا ہی کہ امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے

اپنی وضو کے واسطے پانی لیے سو دیکھ کے میں جلدی کیا حضرت کہے مت یعنی یار رہ امیر المومنین عثمان اپنی وضو کے
واسطے پانی لیے سو دیکھ کے میں جلدی کیا تو کہے مت عثمان کہے امیر المومنین عمر بن الخطاب اپنی وضو کے واسطے
پانی لیے سو دیکھ کے میں جلدی کیا تو کہے مت عمر کہے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وضو کے واسطے پانی لیے سو میں
دیکھ کے جلدی کیا تو کہے مت ابوبکر کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کے واسطے پانی لیے سو میں دیکھ کے جلدی کیا تو کہے
اور فرمائے اے ابوبکر میری طہارت پر کوئی مجھے اعانت کرنا خوش نہیں آتا سیوطی نے کہا اس کی سند میں عمر بن ابی
وہ کذاب ہے ایسی اس صورت میں یہ حدیث موضوع میں شمار کیا جائیگی ایک سو چھتیسویں حافظ ابو الحسن علی
بن الفضل معدنی نے اپنے مسلسلات میں محمد بن عکاشہ کرمانی سے روایت کیا ہے کہا واللہ مجھے عبد الرزاق
خبر دیا وہ کہا واللہ مجھے عبد اللہ بن کعب خبر دیا وہ کہا واللہ مجھے عبد اللہ بن عباس خبر دیئے وہ کہے واللہ مجھے علی
بن ابی طالب خبر دیئے وہ کہے واللہ مجھے ابوبکر صدیق خبر دیے وہ کہے واللہ میں اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
فرمائے میں جبرئیل سے سنا وہ کہے واللہ میں میکائیل سے سنا وہ کہے واللہ میں اسرافیل سے سنا وہ کہے واللہ میں
روح سے سنا وہ کہا واللہ میں لوح سے سنا وہ کہی اللہ میں قلم سے سنی وہ کہا واللہ میں رب العزت سے سنا کہ خدا
تعالیٰ نے فرمایا مومن میں اللہ ہوں کوئی اللہ نہیں مگر سوائے سو جسنے محمد پر ایمان لایگا اور میرے خیر
شر پر ایمان لائیگا تو مگر سوائے دوسرے کو ڈھونڈھ لے میں اسکا رب نہیں سیوطی نے کہا اس کا راوی محمد بن عکاشہ کذاب ہے
ایسی اس صورت میں یہ حدیث بھی موضوع شمار کیا جائیگی ایک سو سینتیسویں ابن ابی شیبہ اور ابن ابی
اور عبد بن حمید اور حاکم اور ابن مردویہ نے اسماء سے روایت کیا ہے کہ ایک روز ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ
ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ یعنی جسنے کی ذرہ بھر بھلائی تو وہ دیکھ لیگا اسے اور جسنے کی ذرہ بھر برائی وہ دیکھ لیگا اسے
ابوبکر رضی اللہ عنہ ہاتھ کھینچ لئے اور کہے تمام بد کام ہم جو کرتے ہیں کیا انکو دیکھینگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے تمکو مکروہ جو عارض ہوتے ہیں یعنی دنیا میں پہنچتے ہیں تمہاری بد کام کی جزا ہیں اور نیکیاں اہل خیر کے واسطے آخرت
میں دیے جمع رکھے ہیں اس حدیث کو حافظ ابن حجر عسقلانی اپنی اطراف میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کی مسند میں
داخل کیا ہے اور سیوطی بھی انکی متابعت کیا اس لئے ہم اسکو یہاں لکھے اور ابن مردویہ اس حدیث کو ابی ادریس خولانی
سے روایت کیا ہے انس میں یوں کہا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہاتھ کھانے سے کھینچ کیے کہے یا رسول اللہ ہم
سب برائی اور بدی جو کرتے ہیں کیا اسکو دیکھینگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اے ابوبکر مکروہات جو تمہارے
درپیش ہوتے ہیں وہ تمہاری برائی کا بدلا ہے اور تمہارے خوبی کے تمام بدلے جمع رہینگے اور اسکی جزا قیامت کے

پاوگے اس کی تصدیق کتاب اللہ مین یہہ آیت ہی وَمَا اَصَابَکُمْ مِنْ مُصِیبَةٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ
وَیَعْفُوا عَنْ کَثِیرٍ اس مطلب کی حدیث انیسوین حدیث مین آئی ہی لیکن وہان یہہ مقولہ مَنْ یَعْمَلْ سُوْءً ا
یُجْزَ بِہٖ کی نازل ہونے مین وارد ہی لیکن دونو حدیثون کے سیاق مین تغایر ہونے سے ہم اسکو علاحدہ کئے شاید کے
دونون آیتون کے نزول کے وقت ابوبکر رضی اللہ عنہ یہہ کہے ہوگے ایک سو اڑتیسوین ابن جریر اپنے تفسیر مین عکرمہ اور
سدی سے اور ابن المنذر عکرمہ سے روایت کئے مین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیحاص یہودیکو کچھ مدد کرنے کے
لئے خط لکھکر ابوبکر کے ہاتھ سے روانہ کئے اور ابوبکر کو کہے تم پھر آنے تک کچھ حرکت مت کرو غرض فیحاص جب خط پڑھا
تو بولا تمھارا رب محتاج ہوا ابوبکر کہے میرے دلمین آیا اسکو تلوار سے مارون لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تھے کہ تم پھر
کے آنے تک کچھ مت کرو سو یاد آنے سے ہاتھ رکھ لیا اُسی پر یہہ آیت اتری لَقَدْ سَمِعَ اللّٰہُ قَوْلَ الَّذِیْنَ قَالُوْا اِنَّ
اللّٰہَ فَقِیْرٌ الآیہ یعنی سنا اللہ نے بات اُن لوگونکی جو کہے اللہ فقیر ہی ایک سو انچالیسوین ابن منیع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے
ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہے ہمکو پہنچا یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو
منادی ندا کریگا اہل عفو کہان ہین پھر انکو جو لوگون سے عفو کرتے تھے اللہ تعالی بدلا دیگا ایک سو چالیسوین
بزار اور حاکم نے قاسم بن محمد سے اپنے باپ محمد بن ابی بکر سے اپنے باپ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین
کہ ابوبکر فرماے مین اپنے والد ابی قحافہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم فرمائے اس پیر مرد کو کیا واسطے لائے مین انکے واسطے آتا ابوبکر کہے یا رسول اللہ انھون آپکے پاس آنا سزاوار ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اس پیر مرد کے فرزند کے احسانات ہم پر بہت ہین سو اسکی رعایت ہم کرتے ہین اس حدیث کو حارث
بن اسامہ نے زہری سے یون روایت کیا ہی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فتح مکے کے دن اپنے باپ ابی قحافہ کو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس لے آئے انکا سر اور داڑہی سفید تھی گویا ثغامہ کی مانند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اس پیر مرد
لوکو کاہی کو تکلیف دئے ہین ہا میکے پاس آتا بعد فرمائے انکو خضاب کرو پر سیاہ خضاب سے بچے رہو یعنی خضاب جو بالونکو سیاہ
کرتا ہی اسکو استعمال نہ کرو ثغامہ ایک جھاڑ ہی جس کے پھول اور پھل تمام سفید رہتے ہین ایکسو اکتالیسوین بزار نے
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ انہون نے کہا کہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے بشارت دئے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مانگ عطا کئے جایگا بزار کہا یہہ حدیث صحیح ہی یہہ حدیث بطول عمر کی روایت سے
تیسرے گلزار کے پانچوین چمن مین مذکور ہوئی ایک سو بیالیسوین ترمذی نے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہی
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جب وفات ہوا حضرتکی دفن کرنیکی جگہ کے لئے لوگ اختلاف کئے ابوبکر رضی اللہ عنہ
کہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو بات سنا سو وہ بھولا نہین آپ فرمائے اللہ تعالی کسی نبی کی روح قبض نہین کروایا

مگر اسی جگہ جہاں اُس نے دفن ہونے کو دوست رکھا ہی آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بچھونا جس جگہ تھا اسی جگہ آپکو دفن کرنا
ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہی اور اسکا راوی عبد الرحمن بن ابی بکر ملیکی ضعیف تھا یہی حدیث کو ابو یعلی
اپنی مسند میں اور بغوی اور ابو بکر شافعی غیلانیات میں اور ابن عساکر اپنی تاریخ میں بھی روایت کیئے ہیں
امام مالک اپنی موطا میں بلاغاً وارد کیا ہی اور امام احمد نے مسند میں عبد الرزاق سے ابن جریج سے اپنے باپ سے
روایت کیا ہی وہ سند بھی منقطع ہی اور ابن سعد اپنی طبقات میں ابن عباس سے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا
ہی اور اسکی سند متصل ہی اور اسکے رجال ثقہ ہیں مگر اُس میں واقدی ہی ضعیف لیکن دوسرے سند سے ہوا ہے اسکا جو یہ ہی
اسکا لفظ یوں ہی کہ ابن عباس سے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن میں لوگ اختلاف کیئے کوئی کہا آپکو مسجد میں دفن
کرنا دوسرا بولا آپکے اصحاب کے ساتھ بقیع میں دفن کرنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوں
فرمائے کوئی نبی مرا سو مدفون نہیں ہوا مگر اسی جگہ جو اس کا روح وہاں قبض ہوا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بچھونا جس پر آپکی
تھا اسکو سرکا کے قبر کھودا اور بھی ابن سعد نے عمر بن ذر سے روایت کیا ہی کہا میں ابو بکر بن عمر بن حفص سے سنا ہوں
کہے ہیں ابو بکر رضی اللہ عنہ سے سنا کہے میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوں فرماتے تھے کوئی نبی کسی مکان میں وفات نہیں پایا
مگر اسی جگہ مدفون ہوا اور بھی ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے اور یحیی بن عبد الرحمن بن حاطب سے روایت کیا ہی کہ ابو بکر رضی
اللہ عنہ نے پوچھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہاں دفن کرینگے کوئی کہا منبر پاس دوسرا بولا جس مقام میں کھڑے ہوکے امامت
کرتے تھے ابو بکر کہے ایسا نہیں بلکہ اللہ تعالی نے جس جگہہ آپکی روح قبض کیا اسی جگہہ دفن کرنا پھر بچھونا سرکا کے اسکے نیچے قبر
کھودنا شروع کیئے اور بھی ابن سعد نے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہی کہ جسوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وفات
ہوا تو صحابہ کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہاں دفن کرنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کہے اُس جگہہ میں جہاں آپکا وفات ہوا
مغلطائی کہا اسکی سند صحیح ہی ایک سو تیرہ بالستون امام احمد اور ابن جریر نے حمید بن عبد الرحمن سے روایت کیئے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وفات ہوئے بعد ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما ملکے انصار پاس گئے پھر ابو بکر بات
کئے سو انصار کی شان میں جو آیتیں اُتریں تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُنکے شان میں جو جو فرمائے تھے
سب بیان کئے اور کہے تمکو معلوم ہی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ لوگ ایک میدان میں جاویں اور انصار ایک
میدان میں تو میں انصار کے میدان میں جاونگا ای سعد تمکو معلوم ہی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اس امر کے
والی قریش ہیں جو نیک لوگ ہیں قریش کے نیکوں کے تابعدار ہیں اور جو بد ہیں اُنکے بدوں کے تابعدار ہیں فرمانے
وقت تم بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تو تھے سعد کہے آپ نے سچ کہا ہم وزرا ہیں تم امرا
کثیر کہا اس حدیث کی سند حسن ہی اگرچہ اُس میں انقطاع ہی کیونکہ حمید بن عبد الرحمن بن عوف ابو بکر کے ایام کو نہیں پایا

لیکن افلحت کی اپنے والد سے یا دوسری صحابہ سے سنا ہوگا ایک سو چوتالیسون دیلمی سند فردوس مین ابی ہریرہ سے ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکڑیکو دوست رکھا کرتے اور فرماتے اللہ
تعالی مکڑیکو ہماری طرف سے نیک جزا دیوے کیونکہ جب غار مین مین اور تم پوشیدہ ہوے تھے تب وہ جالا بنائی حافظ
عماد الاسلام ابو شجاع شیرویہ بن شہرزاد بن شیرویہ نے کہا ہی جس روز سے یہہ حدیث اپنے والد سے سنا ہون مکڑی
کو دوست رکھتا ہون انکا والد کہا جس روز سے مین یہہ حدیث ابو اسحق ابراہیم بن احمد مراعی اور مطہر بن محمد بن جعفر البیع سے
اصبہان مین سنا ہون اسکو دوست رکھتا ہون وے کہے جس روز سے ہم یہہ حدیث ابن ابی سعید اسمعیل بن علی بن
بن الحسین السمان سے سنے ہین اسکو دوست رکھتے ہین وہ کہا جس روز سے مین یہہ حدیث احمد بن محمد بن احمد بن عبد اللہ
بن حفص الصوفی سے سنا ہون اسکو دوست رکھتا ہون وہ کہا جس روز سے مین یہہ حدیث ابی بکر محمد بن محمود فقاعی زاہد سے
بلخ مین سنا ہون اس کو دوست رکھتا ہون وہ کہا جس روز سے مین یہہ حدیث ابو سہل میمون بن محمد بن
یونس فقیہ سے سنا ہون اسکو دوست رکھتا ہون وہ کہا جس روز سے مین یہہ حدیث عبد اللہ بن موسی سلامی
سے سنا ہون اسکو دوست رکھتا ہون وہ کہا جس روز سے مین یہہ حدیث ابراہیم بن محمد سے سنا ہون اسکو دوست
رکھتا ہون وہ کہا جس روز سے مین یہہ حدیث احمد بن عباس خضرمی سے سنا ہون اسکو دوست رکھتا ہون وہ کہا
جس روز سے مین یہہ حدیث عبد الملک بن قریب اصمعی سے سنا ہون اسکو دوست رکھتا ہون وہ کہا جس روز سے مین یہہ حدیث ابن
عون سے سنا ہون اسکو دوست رکھتا ہون وہ کہا جس روز سے مین یہہ حدیث محمد بن سیرین سے سنا ہون اسکو دوست
رکھتا ہون وہ کہا جس روز سے مین یہہ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہون اسکو دوست رکھتا ہون ابو ہریرہ
کہے جس روز سے مین یہہ حدیث ابو بکر صدیق سے سنا ہون اس کو دوست رکھتا ہون صدیق کہے جس روز سے مین یہہ حدیث
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہون اور مکڑیکو دوست رکھتے ہوے دیکھا ہون اسکو دوست رکھتا ہون حافظ جلال
الدین سیوطی جمع الجوامع مین لکھا ہی مین جس روز سے اس حدیث کو لکھا ہون مکڑیکو دوست رکھتا ہون بندہ عاصی کہتا ہی جس روز
سے مین نے اس حدیث کو لکھا ہون مکڑیکو دوست رکھتا ہون ایک سو پینتالیسون بیہقی دلائل النبوة مین شرحبیل بن مسلم
سے ابی امامہ باہلی سے ہشام بن العاص اموی سے روایت کیا ہی کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی خلافت مین اسلام کی دعوت
کرنے کے لئے مجھے اور ایک شخص کو ہرقل کے پاس جو روم کا والی تھا روانہ کئے ہم نکل کے غوطے کو یعنی دمشق کو پہنچے
اور جبلہ بن الایہم الغسانی کے پاس جو وہانکا ناظم تھا گئے اس نے اپنے تخت پر بیٹھا ہوا تھا ہمارے پاس ایک
شخص کو بات کرنے کے لئے بھیجا ہم کہے بادشاہ کے پاس ہمکو روانہ کئے ہین اسکے آدمی سے ہم بات نہ کرینگے وہ شخص
جا کے جبلہ کو ہماری بات سے آگاہی کیا پھر جبلہ ہمکو اپنے پاس آنیکی اجازت دیا اور ہمکو کہا کیا کہتے ہو تو ہشام بن العاص اس سے

بات چیت کرنے لگا اور اسکو اسلام کی طرف دعوت کی اس نے سنا کہ کیا ہوا تھا ہم سے ہم پوچھے جو سنا کرے لوگوں سے دیکھے
تھا ہی جبلہ کہا میں قسم کھاتا ہوں جو سنا لیکن سن اپنا رونا حتیٰ کہ ہم کو شام کے ملک سے اخراج کر دیں ہم کہتے ہیں
مری اس حکایت کو ہم چھین لیویں کے انشاء اللہ تعالیٰ ہمارے بادشاہ کے ملک کو بھی فتح کرینگے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
ہمکو اس بات کی خبر دے چکے ہیں جبلہ کہا اس ملک کو لیتا تم سے یہ کا ملک اسکو ایک دوسری قوم لگی چھوڑ گیا
کو روزہ رکھتے ہیں اور شب کو کھڑے رہتے ہیں جو روزہ تم ہمارے روزہ رکھنے کی حقیقت دریافت کیا ہم اسے روزہ رکھنے
کی کیفیت بیان کئے وہ سنتے ہی اسکے چہرہ کا رنگ سیاہ ہو گیا اور ایک آدمی کو ہمارے ساتھ دیکے اسے بادشاہ کے پاس روانہ
کیا جب ہم ایکے بادشاہ کے شہر کے قریب پہنچے وہ شخص جو ہمارے ساتھ آیا تھا کہا تمہارے یہ جانور بادشاہ کے
شہر میں جانیکا دستور نہیں مرضی ہو تو ہم تمکو ترکی گھوڑوں اور خچروں پر سوار کروا لیتے ہیں ہم کہے واللہ اس شہر میں ہم
نہ جائینگے مگر اسی حالت سے پھر بادشاہ کو کہلا بھیجے اس نے ہمکو اسی حالت سے آنیکا اذن دیا پھر اونٹوں پر بیٹھے ہوئے
تلوار کی حمائل ڈالکے گئے اور اسکے حویلی کے نزدیک جاکر اونٹ سے اترے اونٹوں کو بٹھلائے اس نے ہمکو دیکھ رہا تھا ہم اترتے وقت کہے
لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر یہ کہتے ہی اسکی حویلی ہلنے لگی جیسا باد سے درخت کے خوشے حرکت کرتے ہیں ایسے ہمکو
کہلا بھیجا ہمکو ایسا دین ہمارے ساتھ علانیہ کرنا نہیں چاہیئے پھر ہمکو اپنے نزدیک بلوایا اسکے پاس گئے تو دیکھے سرخ کپڑا
بچھا ہوا ہے اور وہاں کا فرش وغیرہ تمام سرخ ہی اور اسکے پاس بطریق بیٹھے ہیں ہمکو دیکھکے ہنسا اور
کہا تم آپس میں جیسا سلام کرتے ہو مجھے بھی اسی طور کا سلام کریں لوگ یعنی اسکے پاس ایک شخص عربی
بات فصیح کرنے والا حاضر تھا اس کو ہم کہے ہم آپس جو سلام کیا کرتے ہیں اس طور سے تجھ کو سلام کرنا ہمکو روا
نہیں اور تو جس طور کا سلام کرتا ہے ہمکو بھی اس طرح کا سلام کرنا حلال نہیں پوچھا تم آپس میں سلام کیسا
کرتے ہو بولے ایسا کہتے ہیں السلام علیکم پوچھا تمہارے بادشاہ کو کس طور کا سلام کرتے ہو ہم بولے اسکو بھی ایسا
ہی سلام کرتے ہیں پوچھا ان کیسا سلام کرتا ہی تو کہے وہ بھی ایسا ہی سلام کرتا ہی پوچھا تمہاری بڑی بات کیا ہی
ہم کہے لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر یہ کہتے ہی اسکی حویلی ہلنے لگی اس نے اپنا سر اٹھا کر حویلی کو دیکھنے لگا اور پوچھا
یہ کلمہ کہنے سے جو میری حویلی لرز گئی کیا تمہارے گھر بھی اسی طرح لرز جاتے ہیں تو ہم کہے نہیں ہم ایسا کبھی نہیں
دیکھے مگر اسی بار ایسا دیکھے ہیں تب بولا کاش تمہارے گھر بھی ایسا لرزا کرتے میں خوش ہوتا اور اپنی آدھی
مملکت چھوڑ دیتا ہم پوچھے کس سبب تو بولا میں سمجھتا کہ تم اور لوگوں سے ہو اور نبوت کی بات نہیں ہی پھر جب
سب باتیں پوچھا ہم ایکا جواب دیئے پھر ہماری نماز اور روزے کا احوال استفسار کیا ہم بیان کئے بعد اسکے ہمکو رخصت دیا اور
ہمارے اترنے کے خاطر ایک پاکیزہ حویلی دیا اور سامان ضیافت کا بھیجا ہم تین روز کے بعد شب کو بھی ہمکو طلب کیا

اور جو جو باتین پوچھا تھا انکا بھی اعادہ کیا ہم وہی جواب دیے بعد ایک جا خانہ منگوایا نہایت کلان طلا کار اسمین بہت سے
خانے تھے قفلین لگے ہوے سو ایک قفل کھولکے حریر کا سیاہ رنگ ایک ٹکڑا نکالا اور اسکو کھولا تو اسمین ایک مرد کی
تصویر تھی سرخ بڑے بڑے انکھہ گردن نہایت دراز بی ریش سر کے بالونکو دو طرف سے چھوڑا ہوا اتنی کثرت سے بال کسی کو
نہین بہت ہی خوش ڈول پوچھا اسکو جانتے ہو ہم کہے نہین بولا یہہ آدم کی تصویر ہی پھر دوسرا خانہ کھولا اور حریر کا
سیاہ رنگ ایک ٹکڑا نکالا اسمین ایک مرد کی تصویر تھی گورا رنگ کھنگھوریالے بال سرخ انکھہ بڑا سر خوش ڈول داڑی
پوچھا اسکو جانتے ہو کہے نہین بولا یہہ نوح کی تصویر ہی بعد ایک دوسرا خانہ کھولا اور اسمین سے حریر کا سیاہ ایک ٹکڑا نکالا
اسمین ایک مرد کی تصویر تھی رنگ نہایت گورا انکھین بہت خوبصورت پیشانی اونچی رخسارے دراز سفید ریش
گویا ہنستی ہی پوچھا اسکو جانتے ہو کہے نہین بولا یہہ ابراہیم کی تصویر ہی اُس کے بعد ایک دوسرا خانہ کھولکے ایک حریر کا
سیاہ ٹکڑا نکالا اُس مین بھی ایک تصویر تھی واللہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر تھی پوچھا اسکو جانتے
ہو کہے ہان یہہ تصویر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اور ہم روے اس نے سر و قد اٹھ کھڑے ہو کے بیٹھا اور پوچھا واللہ یہہ
انھین کی تصویر ہی ہم کہے ہان گویا ہم انکو دیکھتے ہین ہرقل نے اس تصویر کو لیکے ایک ساعت تک دیکھا بعد بولا یہہ خانہ
سب کے اخیر تھا لیکن مین اسکو پہلے نکالا تا دیکھون تم کیا کہتے ہو بعد بھی ایک خانہ کھولکے حریر کا سیاہ ٹکڑا نکالا اُسمین
ایک مرد کی تصویر تھی گندم رنگ مایل بہ سیاہی موٹے بال گھنگروالے آنکھین دو نکان مین دھنسی ہوئی ہین تیز نگاہ غصیلا
منھہ دانتین ایک پر ایک اونتھ چڑہے ہوئے گویا غصے مین بھرا ہوا پوچھا اسکو جانتے ہو ہم کہے نہین بولا یہہ موسی کی تصویر ہی
انکے بازو سے انکی شبیہ دوسری ایک تصویر تھی مگر سر کے بالون کو تیل لگا ہوا تھا اور پیشانی چوڑی تھی پوچھا اسکو
جانتے ہو کہے نہین بولا یہہ ہارون بن عمران کی تصویر ہی یعنی موسی علیہ السلام کے بھائی پھر دوسرا خانہ کھولکے ایک حریر کا سفید
ٹکڑا نکالا اسمین ایک مرد کی تصویر تھی گندم رنگ سیدہے بال میانہ قد گویا غصے مین بھرا ہوا ہی پوچھا اسکو تم جانتے
ہو ہم کہے نہین بولا یہہ لوط کی تصویر ہی بعد اور ایک خانہ کھولا اسمین سے حریر کا سفید ٹکڑا نکالا اسمین ایک مرد کی تصویر
تھی گورا رنگ سرخی مایل اونچی ناک سبک رخسارے خوش چہرہ پوچھا اسکو جانتے ہو ہم کہے نہین بولا یہہ اسحق کی
تصویر ہی بعد دوسرا خانہ کھولکے حریر کا سفید ٹکڑا نکالا اسمین ایک تصویر تھی اسحق کے تصویر سے شبیہ مگر اسکے نیچے کے
ہونٹھ پر ایک خال تھا پوچھا اسکو جانتے ہو کہے نہین بولا یہہ یعقوب ہی بعد ایک دوسرا خانہ کھولا اور اسمین سے حریر کا
سیاہ ٹکڑا نکالا اسمین ایک مرد کی تصویر ہی گورا رنگ سرخی مایل خوش چہرہ اونچی ناک خوش قامت
منھہ پر نور برس رہا تھا اور آثار خشوع کے منھہ پر ظاہر تھے پوچھا اسکو جانتے ہو کہے نہین بولا یہہ اسمعیل کی تصویر ہی جو
تمھارے پیغمبر کے جد ہین پھر ایک خانہ کھولا اسمین سے حریر کا ایک سفید ٹکڑا نکالا اسمین ایک تصویر تھی گویا آدم کی تصویر ہی کی

اور چہرہ آفتاب کے مانند چمکتا ہوا تو پوچھا اسکو جانتے ہو کہنے نہیں بولا یہ یوسف کی تصویر ہے بعد بھی ایک خانہ کھولا اور اسمیں سے
حریر کا سفید ٹکڑا نکالا اس میں ایک مرد کی تصویر تھی سرخ رنگ پتلی پنڈلیاں چھوٹی آنکھیں تراست میانہ قد تلوار
کی حمائل ڈالا ہوا تو پوچھا اسکو جانتے ہو کہنے نہیں بولا یہ داود کی تصویر ہے بعد ایک دوسرا خانہ کھولا اور اس میں سے
حریر کا سفید ٹکڑا نکالا اسمیں ایک مرد کی تصویر تھی سرین بھاری پاؤں دراز گھوڑے پر سوار تو پوچھا اسکو جانتے ہو
کہنے نہیں بولا یہ سلیمان بن داود کی تصویر ہے بعد بھی ایک خانہ کھولکے اسمیں سے حریر کا سفید ٹکڑا نکالا اس میں ایک مرد
کی تصویر تھی جو تصویر جوان داڑھی بہت سیاہ بال بکثرت خوش آنکھ تو پوچھا اسکو جانتے ہو کہنے نہیں بولا یہ
عیسی بن مریم کی تصویر ہے ہم کہے ہمکو معلوم ہوا کہ یہ تصویریں انبیاء کی صورتیں ہیں کیونکہ ہمارے پیغمبر کی تصویر ٹھیک ویسی
ہی ہے ہمکو یہ تصویریں کہاں سے ملیں بولا آدم نے چاہا تھا کہ اپنے اولاد میں انبیاء جو ہونگے انکے تصویریں
دیکھے تو اللہ تعالی یہ تصویریں ان پر اتارا وے آدم کے خزانے میں آفتاب کی غروب کی جگہ دھری تھیں
انکو ذوالقرنین نکال کے دانیال کی حوالے کیا بعد ہرقل بولا واللہ میری آرزو یہی ہے کہ اپنی سلطنت چھوڑ کے
اور بادشاہ رہیں کی تمہارے خلیفے کی غلامی میں رہوں بعد اسکے ہمکو بہت سا انعام دیکے رخصت کیا ہم وہاں
سے آکے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو یہ تمام کیفیت بیان کئے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ روئے اور کہے اللہ تعالی اس
مسکین کی خوبی چاہیگا تو اسکو ہدایت دیگا بعد تصدیق فرمائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو ایسی خبر دیے
ہیں کہ یہود و نصاری کے پاس محمد کی نعت ہے جو دیکھا ایک سو چھیالیسویں بیہقی وغیرہ کی حدیث جو ایک
مقام میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر کا دودھ بکرے سے پیئے کے بیان میں مذکور ہوئی ایک سو سینتالیسویں
ابن سعد وغیرہ کی حدیث جو ابوبکر کہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اول غار میں پیر سو جلاوت کے
بیان میں مذکور ہوگی ایک سو اڑتالیسویں طبرانی اوسط میں عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے
روایت کیا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ عمرو بن العاص کو خط لکھے اسکا مضمون یہ تھا تمہارا خط پہنچا اس میں لکھے
تھے رومیوں نے بڑی جمعیت کئے ہیں سو معلوم ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہمکو جو اللہ تعالی نصرت
دیا لوگ بہت ہونے اور لشکر بڑا ہونے کے سبب سے نہیں دیا اور ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کو جاتے
تھے تو ہمارے ساتھ معدود چند گھوڑے رہتے تھے اور ہم اونٹوں پر ایک کے پیچھے ایک بیٹھے تھے اور احد کے دن ہم
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو تھے ہمارے ساتھ ایک ہی گھوڑا تھا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سوار تھے واللہ ہمکو اللہ تعالی غالب کرتا تھا اور مخالفوں پر ہمکو اعانت کرتا تھا ای عمرو معلوم کر سو لوگوں میں
اللہ تعالی کی زیادہ اطاعت کرنے والا وہی ہے جو گناہوں کو بہت دشمن رکھتا ہے تم اللہ تعالی کی اطاعت کرو

اپنے ساتھ والونکو اسکے اطاعت کے لئے امر کرو طبرانی کہا اس حدیث کو واقدی روایت کیا ہی یعنی وہ ضعیف ہی ایک سو
اکیاسوین امام احمد اور بخاری نے عقبہ بن الحارث سے روایت کئے ہین کہا مین ابو بکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا حسن کو اٹھائے ہوے
کہتے تھے بابی شبیہ بالنبی لیس شبیہ بعلی یعنی میرا باپ تجھہ پر سے فدا تو شبیہ ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
شبیہ نہین علی سے اور علی رضی اللہ عنہ ہنستے تھے ابن کثیر نے کہا یہہ حدیث حکم مین مرفوع کے ہی کیونکہ اس کا
حاصل یہہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسن سے شبیہ تھے ایک سو بیاسوین مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ کو کہے ہمارے ساتھہ ام
ایمن کی ملاقات کے واسطے چلیو جیسا نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکی ملاقات واسطے جایا کرتے تھے جب ہم انکے پاس گئے
ام ایمن نے رونے لگے وے دونون صاحب نے کہے تم کیون روتے ہو اللہ پاس جو ہی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
واسطے بہتر ہی ام ایمن کہی اللہ کے پاس جو ہی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے خوب ہی سو مین نہ جانکے
روتی نہین لیکن اسلئے روتی ہون کہ اب آسمان پر سے وحی کا آنا موقوف ہوے گیا پھر ان دونون صاحبونکو انکا کہنا جوش
مین لایا وے بھی انکے ساتھہ زار زار رونے لگے ایک سو اکانوین ابو داود طیالسی اور ابن سعد اور امام احمد اور
بخاری اپنی صحیح مین اور عدنی اور ترمذی اور نسائی اور ابن جریر اور ابن ابی داود کتاب المصاحف مین اور ابن المنذر
اور ابن حبان اپنی صحیح مین اور طبرانی کبیر مین اور حاکم مستدرک مین زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کئے
ہین کہ اہل یمامہ کا قتل ہوئے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ مجھے بلوائے انکے پاس عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے سو مجھے ابو بکر
کہے عمر میرے پاس آئے اور بولے اس جنگ مین یعنی یمامہ کی جنگ مین قران کے بہت قاریون کا قتل ہوا مجھے اندیشہ ہی دوسرے
مقامون مین قاریون کا ایسا قتل ہو جاوے تو قران جاتا رہیگا مجھے مناسب معلوم ہوتا ہی کہ اسکو جمع کرین
پھر مین عمر کو بولا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہین کئے سو کام مین کیونکر کرون عمر مجھے بولے واللہ یہہ خوب کام ہی پھر
میرے اور عمر کے درمیان کلمہ و کلام ہوا آخر اللہ تعالی عمر کے دلکو جس بات سے منشرح کیا تھا میرے دلکو بھی اسی بات سے
کشادہ کیا اور عمر جو تجویز کئے ہین ہی اسکو پسند کیا زید کہتے ہین اس وقت عمر وہان خاموش بیٹھے تھے
ابو بکر مجھے کہے تم جوان ہو عاقل اور تم سے کسی بات کا ہمکو اتہام نہین اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت
وحی لکھا کرتے تھے تمہی قران کو جمع کرو زید کہتے ہین یہہ جو قرآن جمع کرنا کر کے کہے مجھہ پر اتنا گران ہوا اگر پہاڑ اٹھا
لو کر کے تکلیف دیتے تو اتنا گران نہ ہوتا پھر مین بولا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہین کئے سو کام تم کیسا کرتے ہو
ابو بکر فرمائے واللہ یہہ خوب کام ہی اور میرے سے بحث کرنے لگے یہان تک ابو بکر اور عمر کے دلکو اللہ تعالی جس بات
سے منشرح کیا تھا میرے دلکو بھی اسی بات سے منشرح کیا انکی تجویز مجھے پسند آئی پھر مین قران کو کاغذون سے اور شانون کے

ہارون سے اور حرم کے سامنے جو لکھا ہوا تھا اور لوگوں کے سینوں میں جو یاد تھا اسکو جمع کیا آخر سورۂ برات کی
آخر آیت لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ اَنفُسِكُمْ سورت کی اخیر تک کسی کے پاس نہیں دیکھا سوا خزیمہ
کے پاس یا ابو خزیمہ کے اور ان صحیفوں میں قرآن جمع کیا تھا ابوبکر کی حیات تک انکے پاس رہے پھر انکی وفات
کے بعد عمر کے پاس رہے انکی وفات کے بعد عمر کی بیٹی حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھے یہ قاضی کہتا ہے یہ حدیث حکم
میں مرفوع کے ہے کیونکہ اسکا مضمون یہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کو جمع نہیں کئے تھے ایکسو بائیسویں
ابن المبارک اور بیہقی حلیہ میں بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کئے ہیں کہے ایکبار میں کپڑے پہنے تھے ایسے روز کو دیکھنے
لگی اور گھر میں چلی تو بھی کپڑوں کو اور دامن کو دیکھ رہی تھی ابوبکر رضی اللہ عنہ دیکھ کے کہے ای عائشہ کیا تجکو
معلوم نہیں اب میری طرف اللہ تعالی دیکھتا نہیں یہی حلیہ میں دوسری طرح سے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے
یوں روایت کیا ہے کہیں ایکبار تھا ری کرتے پہنی تھی اور جو سینے انکو دیکھ رہی تھی ابوبکر رضی اللہ عنہ کہے
کیا دیکھتی ہے اب اللہ تعالی میری طرف نہیں دیکھتا میں پوچھی کیوں کہے کیا تجکو معلوم نہیں بندہ جب دنیا کی زینت
اترایا ہی تو اللہ تعالی اسکو دشمن سمجھتا ہی یہاں تک وہ اُس زینت کو ترک کر دیتے عائشہ کہے پھر میں اس
کو دھو کے خیرات کی تب ابوبکر رضی اللہ عنہ کہے امید کہ یہ میری گناہ کا کفارہ ہو سیوطی نے کہا یہ حدیث
مرفوع کے حکم میں ہے کیونکہ یہ بات رائے سے بولنے کی نہیں ایکسو تیئسویں امام احمد کتاب الزہد میں اور ابو نعیم
حلیہ میں ابی ضمرہ بن حبیب بن ضمرہ سے روایت کئے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے کسی فرزند کی موت کا وقت قریب تھا
وہ جوان اپنے تکئے کے طرف دیکھ رہا تھا اس کی وفات جب ہوئی تو لوگ ابوبکر کو کہے آپکا فرزند تکئے کی
طرف دیکھ رہا تھا ابوبکر کہے تکئے کو اٹھا کے دیکھو کیا ہے جب دیکھے پانچ یا چھ دینار اسکے نیچے تھے ابوبکر رضی اللہ عنہ
اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مار کے کہے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ میں نہیں سمجھتا تیرا پوست اسکو سہاتے
سیوطی نے کہا یہ حدیث حکم میں مرفوع کے ہے کیونکہ اُس میں برزخ کا احوال ہے ایکسو چوبیسویں ابن ابی حاتم نے ابی بکر
صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ مشرک لوگ جب حج کرتے تو کہتے ہم حج کے حنفا ہیں پھر اللہ تعالی یہ
نازل کیا حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ یعنی ایک اللہ کی طرف ہو کر اسکے ساتھ ساجھی نا کر ایکسو پچیسویں
ابن سنی اور دیلمی عائشہ سے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ موسی علیہ السلام عرض کئے ای رب فرزند
مرجانے کی مصیبت جو زنی ہے اسکی تعزیت کرنے والے کو کیا ہی تو اللہ تعالی فرمایا جس دن سب مر جائے کے سوائے کوئی سایہ نہیں رہیگا اسکو
اپنے سایہ میں جگہ دونگا یہ حدیث بھی حکم میں مرفوع کے ہے کیونکہ جو صحابی اسرائیلیات سے اخذ نہیں کیا ہی اُس نے
یہ روایت کیا دلالت کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی ایکسو چھبیسویں سفیان بن عیینہ ای

جامع مین عمرو بن دینار سے روایت کیا ہی کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ منبر پر خطبے مین کہے اللہ تعالی خلق کو جب پیدا کیا
دو قبضون مین سمائے داہنے قبضے والون کو بولا تم بہشت مین جاو ہمکو سکت جسن ہی اور بائین قبضے والون کو بولا
دوزخ مین جاو مجھے پروا نہین بندہ عاصی کہتا ہی یہہ حدیث بھی حکم مین مرفوع کے ہی **ایک سو ستانوین**
ابن ابی حاتم نے عمر بن الحارث سے وہ اپنے باپ سے روایت کیا ہی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہے سورہ توبہ کس
شخص کو یاد ہی ایک نے بولا مجھے یاد ہی کہے پڑہو سو اسنے پڑہنے لگا جب اس آیت کو پہنچا اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ
لَا تَحْزَنْ ابو بکر روئے اور کہے واللہ وہ صاحب مین ہون **ایک سو اٹھانوین** ابو الشیخ
زید بن ہارون سے روایت کیا ہی کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خطبے مین کہے قیامت کے دن اس بندے کو کہ جس
کو اللہ تعالی نے نعمت دیا تھا اور اس کے رزق مین کشایش کیا تھا اور اسکے بدن کو صحت سے رکھا تھا اپنے
نعمتون کا کفران کیا تھا لا کے اللہ تعالے کے روبرو کھڑا کرینگے اس سے پوچھینگے اس روز کے واسطے تو کیا عمل کیا ہی
اور اپنے نفس کے واسطے کیا آگے بھیجا ہی اسنے کچھ خوبی نہین بھیجا سو روتے روتے اسکے اشک سر جاونگے اور
اللہ تعالے کی کچھ طاعت نہ کرنے پر غم کہایگا اور خون نا رو گا اور اپنے کئے پر نادم ہوکے اپنے ہاتھ کونی تک
چابیگا پھر اپنے کئے پر نادم ہوکے اتنا شدت سے رویگا کہ اسکی آنکھ کے حدقے رخسارون پر گرینگے اور ایک ایک حدقہ
ایک فرسخ کے عرض و طول کے موافق تر ہو جایگا اور وہ روتے روتے تنگ ہوکے کہیگا ای رب مجھے آتش مین بھیج اور اس مقام
سے مجھے چھٹکارا دے اسکی طرف اشارہ ہی اس قول مین اَنَّہٗ مَنْ یُّحَادِدِ اللہَ وَرَسُوْلَہٗ فَاَنَّ لَہٗ نَارَ
جَہَنَّمَ خَالِدًا فِیْہَا ذٰلِکَ الْخِزْیُ الْعَظِیْمُ مقرر جو کوئی مقابلہ کرے اللہ اور رسول سے تو اسکو ہی دوزخ
کی آگ برا رہی اس مین ہی ہی بڑی رسوائی **ایک سو ننانوین** ہناد نے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا
ہی کہے کافر کی داڑ احد کے پہاڑ کے برابر ہوگا اور اس کا پوست چالیس ہاتھ کا ہوگا یعنی قیامت کے دن یہہ
عاصی کہتا ہی یہہ دونون حدیث ہی حکم مین مرفوع کے ہی کیونکہ قیامت کی احوال سے خبر دینا بدون رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے بتائے معلوم نہین **ایک سو ساتوین** بزار نے ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہے کوئی نبی کا وفات
نہ ہوا ہمان تک کہ وہ اپنی امت سے ایک شخص کا اقتدا نہ کیا بندہ عاصی یہہ کہتا ہی یہہ حدیث بھی حکم مین مرفوع کے
ہی کیونکہ یہہ بات اسے کہنے کی نہین **ایک سو ایکستوین** عبد الرزاق اپنی مصنف مین بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے
روایت کیا ہی کہ رفاعہ قرظی کی عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہی مین رفاعہ کے پاس تھی مجھے طلاق
دیا بعد مجھے عبد الرحمن بن زبیر نے نکاح کیا پھر عسیلہ کی تمام حدیث جو صحیحین مین ہی ذکر کیا اور اس حدیث مین زیادہ
کیا کہ وہ عورت چند روز خاموش رہکے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور بولی عبد الرحمن مجھہ سے ملا اور مجھے طلاق دیا اور

پہلے کے شوہر کی طرف رجوع کرنا چاہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو منع کئے اور فرمائے نا اللہ اگر وہ پہلے شوہر کے پاس جا مکر
ایسا کام کئی ہی تو اسکے نکاح کو تو دوسرے بار توڑ ا سکے پھر وہ عورت ابوبکر کی خلافت میں اور عمر کی خلافت میں انہوں
کے پاس آئی کہ پہلے کے شوہر کی طرف جانا چاہی تو وہ دونوں اسکو منع کئے اور ابن المدینے معالم سے اس حدیث کو
سی روایت کیا ہی اسکی روایت میں یوں مذکور ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد وہ عورت ابوبکر رضی اللہ عنہ
پاس آئی اور بولی وہ دوسرا شوہر مجھے ستایا ابوبکر کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تجھے جو فرمائے تھے مجھے معلوم ہی تو پہلے کے
شوہر کے طرف رجوع نکرنا ابوبکر کی وفات کے بعد عمر کے پاس آئی اور ایسے ہی اظہار چاہی عمر کہے اگر تو دوسرے بار آئیگی
میں تجھے رجم کرونگا ایک سو باسٹویں امام احمد کتاب الزہد میں اور ساکن مسلم ابن سابئے روایت کئے ہیں کہ
ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مسلمان کو ہر چیز میں اجر ملتا ہی یہاں تک کہ جس مصیبت اور نعل کی دوال تو تھمے ہیں
اور کچھ تو کی ہوتی ہی اسکی آستین میں اور اسکو گم کرتا ہی اور اسکے واسطے گھبراتا ہی آخر اسکو اپنے جیب
پاتا ہی یہ حدیث بھی حکم میں مسند کے ہی کیونکہ یہ بات رائے کہنے کی نہیں ایک سو ترسٹوین ابن ابی شیبہ اور
امام احمد کتاب الزہد میں ملیکہ سے روایت کئے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس ایک کوا پر
کٹا ہوا لائے ابوبکر نے اسکو چھوڑ دیئے بعد فرمائے کسی کوئی جانور کو شکار نہیں کرتا ہی یا کسی درخت کو قطع
نہیں کرتا ہی مگر اس سبب کہ وہ حق اللہ کی تسبیح غافل ہو جاوے یہ حدیث بھی حکم میں مسند کے ہی ایک سو
چوسٹویں بخاری کتاب ادب المفرد میں اور عبد اللہ بن امام احمد زوائد زہد میں اور بیہقی شعب الایمان میں صنابحی سے
روایت کئے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ فرمائے ایک بھائی دوسرے بھائی مسلمان کی خاطر دعا جو اللہ کی امر میں کرتا ہی
مستجاب ہی یہ حدیث بھی حکم میں مرفوع کے ہی ایک سو پینسٹویں بیہقی دلائل النبوۃ میں عبد اللہ بن بریدہ سے
روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فوج کی لشکری عمرو بن العاص کو امیر کرکے روانہ کئے
اس فوج میں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے جب دگاہ کو پہنچے تو عمرو بن العاص نے لوگوں کو حکم کئے آگ
نہ سلگانا عمر رضی اللہ عنہ اسکے غصے میں آئے اور چاہے عمرو بن العاص سے معارضہ کرنا پھر ابوبکر نے عمر کو منع کئے
اور فرمائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو تم پر امیر نہیں کئے مگر اس واسطے کہ انکو جنگ کی تدبیر خوب معلوم ہی اس بات
سے عمر کا غصہ تسکین پایا اس حدیث کو ابوبکر کے مسند حدیثوں میں داخل کئے کیونکہ اسکا مضمون ابوبکر کے
مقولے کے دیکھنے سے یہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرو کو لشکر کی امیری دیئے تھے ایک سو چھیاسٹویں
حکیم ترمذی نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نماز اللہ کی امان ہی زمین میں یہ روایت ضعیف ہی
اور حکم میں مرفوع کے ہی کیونکہ یہ بات رائے کہنے کی نہیں ایک سو سڑسٹویں ابو نعیم نے قیس بن ابی حازم سے راوی عمرو

طائی سے روایت کیا ہی کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ سے سنا منبر پر کہے جن نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کا والی ہوا اور نہین کتاب اللہ کو قایم نہ کیا تو اس پر اللہ تعالی کی لعنت ہی یہہ حدیث بھی حکم مین مرفوع کے ہی کیونکہ یہہ بات رای سے کہنیکی نہین ایک سو اڑسٹھوین امام احمد کتاب الزہد مین ابی ضمرہ سے روایت کیا ہی کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ خطبہ پڑہے اسمین اللہ تعالے کی حمد و ثنا کرکے فرمائے عنقریب تم شام کو فتح کروگے وہ زمین ہی بہت نافع ملایم پھر تم روٹی اور زیتون کا تیل کہاؤگے اور تمہی ر لئے وہان مساجد بنینگے تم ڈرا کرو کیونکہ اللہ تعالے جانتا ہی تم وہان جو جاتے ہو لہو و لعب کے واسطے نہین وے مساجد اللہ کے ذکر کے لئے بنے ہین یہہ حدیث بھی حکم مین مرفوع کے ہی کیونکہ اس مین غیب کی خبر ہی وہ رای سے کہنیکی نہین اس حدیث کو ابن المبارک تہوڑے تفاوت سے عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر سے بہی روایت کیا ہی ایک سو انہترویں بزار نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کوئی تمہارے مین وضو نہ کرے اس کہانے سے جس کا کہانا اسکو حلال ہی ایک سو سترویں بیہقی نے زید بن اسحق بن جاریۃ الانصاری سے روایت کیا ہی کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے لڑکے کا قضیہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس لیگئے ابو بکر حکم کئے کہ وہ لڑکا اپنی ماکے پاس رہے بعد کہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہون فرمائے بچے کو اسکی ما سے جدا نہ کرو یہہ حدیث دوسرے طریقون سے بھی مروی ہی لیکن کسیمین اسکا رفع نہین چنانچہ سعید بن منصور اپنے سنن مین عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ انکے فرزند عاصم کو ابو بکر نے عاصم کی والدہ پاس رہنے کا حکم کئے اور کہے اس لڑکے کو اپنی والدہ کی بو سونگھنا تمہارے پاس رہنے سے بھتر ہی اور عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ نے عکرمہ سے یون روایت کئے ہین کہ عمر رضی اللہ عنہ اپنی ایک عورت کو طلاق دئے وہ عورت عمر سے قضیہ کرتی ہوئی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئی ابو بکر کہے وہ عورت دوسرے کو جب تک نکاح نکرے یا بچہ بڑا ہوکے تمکو اختیار نہ کرے تو تک وہ عورت اپنے فرزند کو پرورش کرنے مین تم سے زیادہ مہربان اور زیادہ شفقت کرنے والی ہی اور ابن حبان زہری سے یون روایت کیا ہی کہ عمر کے فرزند کے واسطے ابو بکر نے حکم کئے کہ وہ لڑکا اپنی والدہ پاس رہے مگر اُن دوسرے شوہر کو نکاح کرے اور عبد الرزاق نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یون روایت کیا ہی کہ عمر نے اپنی عورت انصاریہ کو جو عاصم کی والدہ تھی طلاق دئے اس لڑکیکا فطام ہو اتھا لڑکا چلتا تھا ایک روز راہ مین وہ عورت عمر سے ملی عمر اس لڑکیکا ہاتھ پکڑ لئے اور اس عورت کے پاس سے چھین لینا چاہے اور کہے اس لڑکے کی پرورش کا مین مستحق ہون غرض دونو قضیہ کرکے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے ابو بکر حکم کئے وہ لڑکا اپنی والدہ کے پاس رہے اور کہے اس لڑکے کو اپنی والدہ کی بو اور گرمی اور بچھونا تمہارے پاس رہنے سے بھتر ہی یہان تک کہ وہ لڑکا بڑا ہوکے اپنے والدین سے کسی ایک کے پاس رہنا اختیار کرے اور امام احمد اور عبد الرزاق اور ابن سعد اور ابن ابی شیبہ اور بیہقی سنن مین قاسم بن محمد سے یون روایت کئے ہین کہ عمر رضی اللہ عنہ اپنے فرزند

یعنی اونٹ کا گوشت
یعنی [illegible]
اور دونوں [illegible]
جو حلال ہین [illegible]
سے وضو نہین [illegible]
دے کہا تو وضو کرے

یعنی دودھ چھڑائی

عاصم کو اسکی نانی کے ساتھ دیکھ کے جاتے آتے جس لیا اس میں ابو بکر کہیں نکلے اور عمر کو دیکھ کے کہنے لگے مار رہو یا رہو
وہ لڑکا اپنی نانی کے پاس زیادہ اچھا ہے ہمیشہ کے عمر کچھ نہ کہے اور رہ گئے ابن الزیاد نے یوں روایت کیا ہے کہ بیٹے کے
تمہارے حق کی بات کو سب قبول کرتے ہیں میں سنا ہوں کہ عمر کے مقدمے میں ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یوں حکم کئے
کہ وہ لڑکا بڑا ہونے تک اپنی نانی کے پاس رہنا یہ حکم کئے سو وقت میں عاصم کی والدہ زندہ تھی اور دوسرے شوہر کو
نکاح کی تھی اور دوسروں نے یوں روایت کیا ہے کہ عاصم کی والدہ کو عمر نے طلاق دئے اور اس لڑکے کی نانی عمر سے تکرار کرنے
لگی اس مقدمے میں ابو بکر رضی اللہ عنہ یوں حکم کئے لڑکا نانی کے پاس رہنا اور لڑکا خرچ عمر دیا کرنا اور کہے اسکی نانی اچھی
معلوم رہے پہلی روایتوں میں آیا کہ لڑکے کو والدہ کے پاس رہنے کا حکم کئے اور پچھلی روایتوں میں آیا کہ اسکو نانی کے پاس
رہنے کا حکم کئے لیکن دونوں روایتوں میں کچھ منافات نہیں کیوں کہ اول اسکو ماں کے پاس رہنے کا حکم کئے
جب اسکی والدہ دوسرے شوہر کو نکاح کی تب نانی پاس رہنے کا حکم کئے ایک سو اکہترویں طبرانی اوسط میں اور
ابن عبد الحکم فتوح مصر میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہے مجھے خبر دی گئی کہ فرعون ارم بھاگتی
اسکے روبرو کے دانت گرے تھے یہ حدیث بھی حکم میں مرفوع کے ہی ایک سو بہترویں ابن ابی الدنیا کتاب العزلہ
میں اور بزار اپنی مسند میں ابی برزہ سے روایت کئے ہیں کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے فرزند کو کہے لوگوں میں
کچھ حادثہ ہو جاوے تو شام جو بار دیکھے ہو کہ جس میں ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسے جائز ہوئے ہو صحیح
اور شام تمہاری ہمکو بھی کرے گا سیوطی نے کہا اسکی سند میں موسیٰ بن مطیر ہے وہ واہی ہے ایک سو
تہترویں خطیب تاریخ میں اور اصبہانی ترغیب میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہے کہی
صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا گناہوں کو زیادہ مٹاتا ہے پانی سے جو آگ کو بجھاتا ہے اور نبی صلی اللہ
علیہ وسلم پر سلام کرنا افضل ہے گردن آزاد کرنے سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت افضل ہے اپنے جان کو
جینے سے یا کہے اللہ کی راہ میں تلوار سے مارے جانے سے ایک سو چوہترویں عبد الرزاق اور ابن راہویہ نے
معمر سے زہری سے عبد الرحمن بن کعب بن مالک سے اپنے باپ سے روایت کئے ہیں کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ جوان
تھے جمیل سخاوت دار اپنی قوم کے جوانوں سے افضل تھے انکے کچھ نہیں رہتا قرض لیا کرتے آخر تمام مال
اسباب قرض سے غارت ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کے عرض کئے اپنے قرض خواہوں سے معاف
کروادو قرض خواہ نہ مانے اگر کسی کا قرض کسی کی خاطر سے معاف کرتے تو معاذ کا قرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
خاطر سے معاف کر دیتے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکا تمام اسباب بیچ ڈالے پاس کچھ نہ رہا فتح مکہ جس سال ہوا
اسی سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم معاذ کو یمن کی طرف عامل کر کے روانہ کئے تا انکا مال جو غارت ہوا اسکی بھرتی

ہو پھر معاذ وہان جاکے مال اللہ مین تجارت کیے مال اللہ مین تجارت کرنا پھلے انہین نے شروع کیے غرض انکو پونجی بہت ہمد
ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد معاذ نے مدینے کو جب آئے تو عمر نے ابوبکر کو کہے معاذ کو کہو مال جو
ہمدست کیا ہی اس مین سے اپنی قوت کے مقدار رکھ کے باقی پھیر دیوین ابوبکر رضی اللہ عنہ کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
معاذ کو جو روانہ کیے تھے محض اتنے کے واسطے کہ انکے مال کا جبر ہووے سو اب مین ان سے کچھ نہ لونگا مگر معاذ اپنی رضامندی
سے کچھ دیوے تو مضایقہ نہین عمر نے ابوبکر کو اپنی بات نہ مانتے سو دیکھ کے معاذ کے پاس گئے اور انکو کہے وہ مال پھیر دو
معاذ رضی اللہ عنہ کہے میری مال کی بہری ہونا کر کر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ کیے تھے مین تو اسکو نہ پھیر دونگا
بعد معاذ نے ایک روز عمر سے ملاقات کر کر کہے مین خواب دیکھا کہ ایک گہری پانی ہو مین غرق ہونیکا مجھے اندیشہ تھا
کہ تم نے مجھے اس سے خلاص کیے ہین سو اب میرے مال سے جو لے لینا چاہتے تھے اسکو لیجیو پھر معاذ نے ابوبکر کے
پاس آئے اور اپنا خواب بیان کیے اور قسم کہا کر کہے میرا مال جس قدر ہی تمام اپکو بتا دیتا ہون ایک کوڑا ہو تو بھی اسکو
پوشیدہ نہ کرونگا تب ابوبکر فرمائے واللہ مین تم سے کچھ نہ لونگا وہ سب مین تمکو بخش دیا عمر کہے یہہ بہتر ہی اب وہ مال انکو
حلال ہی پھر معاذ شام کی ملک طرف روانہ ہوئے بندہ عاصی کہتا ہی اس حدیث کو مسند مین ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اس واسطے داخل
کیے کہ ابوبکر فرمائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کو انکے مال کا جبر ہونیکے لیے یمن کی طرف روانہ کیے تھے ایکسو چوہتروین
ابن ابی شیبہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہے کہ آدمی وضو کرتے وقت اللہ تعالی کا نام لیتا ہی تو اللہ تعالی اسکے
تمام جسد کو پاک کرتا ہی اگر اللہ تعالے کا نام نہ لیوے تو پانی جہان کہین پہنچتا ہی فقط اسی کو پاک کرتا ہی بندہ عاصی کہتا ہی
یہہ حدیث حکم مین مرفوع کے ہی کیونکہ یہہ بات رائے سے کہنے کی نہین ایکسو پچہتروین ابن ابی شیبہ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ سے
روایت کیا ہی کہے تم اپنے انگلیونکو پانی سے خلال کرو نہین تو اللہ تعالے انکو آتش سے خلال کریگا بندہ عاصی کہتا ہی یہہ حدیث بھی
حکم مین مرفوع کے ہی کیونکہ یہہ حکم آخرت کا ہی رائے سے کہا نہ جاویگا ایکسو چہتروین بیہقی نے شعب الایمان مین موسی
بن ابراہیم سے روایت کیا ہی کہا مجھے پہنچا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے بعد نہایت غمگین ہوکے اپنے گہر مین بیٹھے
جب عمر رضی اللہ عنہ انکے پاس گئے تو عمر کو ملامت کرنے لگے اور کہے تمہین مجکو اس کام کی تکلیف مین ڈالے اور لوگون کے
قضایا مین حکم کرنیکی شکایت بیان کیے تب عمر کہے کیا آپکو معلوم نہین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے والی
اگر اجتہاد کرے اور اس مین صواب ہووے تو اسکو دو اجر ملتے ہین اور اگر خطا ہو تو اسکو ایک اجر ملتا ہی یہہ کہنے سے
ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سہل ہوا سیوطی نے جمع الجوامع مین ابوبکر رضی اللہ عنہ کی روایت سے احادیث و آثار جو جمع کیے ہین اسکو
جو کرنے سے ہمکو ایکسو ستہتر حدیث ملے لیکن بعضی انکے موقوف اور حکم مین مرفوع کے ہین اور امام نووی یکسو
بیالیس حدیث ابی بکر سے مروی ہین کر کے جو لکھا ہی اسمین اور اس مین تعارض نہین شاید کہ موقوف جو حکم مین مرفوع کے

ہی اور موقوع جو روایت ضعیف ہے اسکو امام نووی رحمہ اللہ شمار نہیں کئے اس لئے عدد کم ہوا واللہ اعلم جو تھا جیسی
آیتوں کی تفسیر جو صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جانا چاہئے جن آیتوں کی تفسیر کوئی صحابی بیان کرے
اور وہ آیت اسی قصے میں نازل ہوئی ہو یا وہ صحابی وحی کے زمانے کو مشاہدہ کیا ہو تو وہ بعض حکم میں حدیث صحیح
کے ہے اور انہیں لفظ سے اللہ تعالی کا وہی ارادہ ہے کر کے جزم کیا جاتا ہے مگر آیتوں کی تاویل رائے کرنا عالم کو جو قرآن کے کلام
(ہی میں لفظ کی تفسیر کرنا)
سے ماہر ہو جائز ہے اسی واسطے صحابہ رضی اللہ عنہم کو کچھ لفظ کا معنی معلوم نہیں رہتا تو اس کو تفسیر نہیں کرتے جیسا کہ امام
ابوالقاسم بغوی نے ابن ابی ملیکہ سے روایت کیا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ایک لفظ کی معنی پوچھے تو کہے کونسی
زمین مجھے اٹھائیگی اور کونسا آسمان مجھ پر سایہ کریگا جب میں کتاب اللہ میں وہ کہوں جو اللہ تعالی ارادہ نہیں کیا
اور ابو عبید نے ابراہیم تیمی سے یوں روایت کئے ہیں کہ ابوبکر سے وَفَاكِهَةً وَأَبًّا کی معنی پوچھے تو آپ کہے کونسا آسمان
مجھ پر سایہ کریگا اور کونسی زمین مجھے اٹھائیگی اگر کتاب اللہ میں بن جانے بولوں اور ابن راہویہ اور عبد بن حمید اور
حکیم ترمذی اور ابن جریر اور ابن المنذر اور حاکم مستدرک میں اور ابو الشیخ اور ابن مردویہ اور ابو نعیم حلیہ میں اور
لالکائی کتاب السنہ میں اسود بن ہلال سے روایت کئے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے رفیقوں سے کہے ان دونوں آیتوں کی
معنی میں تم کیا کہتے ہو إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا وہ لوگ جو کہے رب ہمارا اللہ ہے پھر
اس پر ٹھہرے رہے وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ جو لوگ یقین لائے اور ملائی نہیں اپنے
یقین میں کچھ تقصیر لوگ کہے استقاموا کی معنی لم یذنبوا یعنی گناہ نہیں کئے اور ظلم کی معنی خطا ابوبکر کہے
تم اسکو اسکے جگہ پر حمل نہیں کئے استقاموا کی معنی یہ ہیں کہ دوسرے الہ کی طرف نہیں گئے اور ظلم سے مراد شرک ہے اور ابن
جریر نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے تفسیر میں اس آیت کی إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا اول
روایت کیا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کہے لوگ تو اسا رب اللہ کر کے کہے پھر جو اس پر مریگا تو وہ استقامت
کیا اور ابن المبارک زہد میں اور عبد الرزاق اور فریابی اور سعید بن منصور اور مسدد اور ابن سعد اور عبد بن حمید اور
ابن جریر اور ابن المنذر اور ابن ابی حاتم اور بزار کتاب الاحکام میں سعید بن عمران سے روایت کئے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ
عنہ اس آیت کی تفسیر میں إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا ارشاد فرمائے استقامت یہ
ہے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ابن ابی شیبہ اور ابن ابی عاصم کتاب السنہ میں اور ابن جریر اور ابن المنذر
اور ابن خزیمہ اور حماد بن سعید دارمی وغیرہ نے عامر بن سعد بجلی سے اس آیت کی معنی میں لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا
الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ یعنی جو ہوئے کی بھلائی انکو ہی بھلائی اور بڑھتی سو ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کئے
ہیں کہ حسنی سے مراد جنت اور زیادہ سے مراد نظر کرنا اللہ تعالی کی ذات کی طرف ابوالشیخ اور ابن مردویہ نے

انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیئے ہین کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس آیت کی تفسیر مین اُحِلَّ لَکُمْ صَیْدُ
الْبَحْرِ وَطَعَامُہُ مَتَاعًا لَّکُمْ حلال ہوا تمکو دریا کا شکار اور اُس کا کھانا تمہارے فایدہ کو کہے صید وہ جو تو اسکو پکڑا
اور طعام وہ جو دریا تیری طرف ڈالا اور عبد الرزاق اور عبد بن حمید اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم اور ابو الشیخ نے عکرمہ سے روایت
کئے ہین کہ اس آیت کی تفسیر مین احل لکم صید البحر وطعامہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرما دیا کا صید وہ جو
ہم اسکو اپنے ہاتون سے شکار کرتے ہین اور طعام وہ جو دریا نے باہر ڈالا اور ایک روایت مین آیا ہی طعام وہ جو اُس مین ہی
اور ایک روایت مین آیا ہی طعام وہ جو اُس مین مرتی ہی اور عبد بن حمید اور ابن جریر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
کئے ہین کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ خطبے مین پڑہے احل لکم صید البحر وطعامہ متاعا لکم اور کہے دریا کا طعام
وہ ہی جسکو دریا باہر پھینکتا ہی بیہقی وغیرہ نے روایت کئے ہین کہ ۲ رضی اللہ عنہ سے کلالہ کی معنی پوچھے تو کہے میری
رای سے مین کہتا ہون اگر صواب ہوے تو اللہ کی طرف سے ہی اگر خطا ہو تو میرے سے اور شیطان کی طرف سے ہی کلالہ وہ
جسکو ولد اور والد نہ ہو جب عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوے تو کہے ابوبکر کہے سو بات رد کرنے اللہ سے شرماتا ہون عبد
بن حمید اور ابن جریر اپنی تفسیر مین اور بیہقی سنن مین قتادہ سے روایت کئے ہین کہا ہمکو کہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
نے اپنے خطبے مین فرمائے فرایض کی شان مین پہلی آیت جو سورۂ نساء کے ابتدا مین ہی اسکو اللہ تعالی ولد
اور والد کے حق مین نازل کیا اور اسکی دوسری آیت کو زوج اور زوجہ اور اخیافی بہائیون کے حق مین اتارا
اور سورۂ نساء کی آخری آیت کو حقیقی بھائی اور بہنون کے حق مین نازل کیا اور سورۂ انفال کی آخری آیت کو
قرابت والے عصبہ جو بعضے بعض سے کتاب اللہ مین قریب ہین نازل کیا پانچوان حمین ابوبکر رضی اللہ عنہ کے
فتوی دینے مین اور آثار اور دعائین جو اُن سے مروی ہین ابو القاسم بغوی نے میمون بن مہران سے
روایت کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس جب کوئی مقدمہ آتا تو اول قرآن مین دیکھتے اگر اُس مین کچھ اس کا
حکم پاتے تو فیصلہ کرتے اگر قرآن مین اُسکا حکم نہ پاتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث اس بات مین اگر کچھ یاد
ہوتی تو اسکے مطابق حکم کرتے اگر وہ بھی معلوم نہ رہتی تو دوسرے صحابہ سے پوچہتے کہ ایسا مسئلہ آیا ہی اسمین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ فرمائے سو جانتے ہو تو کہو بعضی صورتون مین تو ایسا ہوتا کہ اسکا حکم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی ایک جماعت نکلتی ابوبکر فرماتے خدا کا شکر جو ہم مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت
کو یاد رکھنے والونکو پیدا کیا اگر صحابہ مین بھی کسی کو اسکا حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوا نہ پاتے تو صحابہ مین کے
علما اور بزرگ لوگون کو جمع کرکے انسے مشورت کرتے سب کی راے ایک بات پر جب جمع ہوتی تو اُس کے مطابق حکم
کرتے ابن سعد نے ابن سیرین سے روایت کیا ہی کہا نہین جانتے سو مسئلے کو کہنے سے ڈرنے والا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

۲ ابوبکر

اخیافی بھائی جنکی ماں ایک اور باپ جدا جدا ہوں

بعد ابوبکر سے زیادہ کسی کو میں نہیں دیکھا اور ابوبکر کے بعد عمر سے زیادہ درجے والا کسی کو نہیں دیکھا ابوبکر رضی اللہ
عنہ کے پاس جب کوئی مسئلہ آتا اور اسکے واسطے کچھ اصل قرآن میں پاتے اور سنت میں بھی اسکی کچھ نشانی ایک
بھی ملتی تو فرماتے اس مسئلے میں اپنی رائے سے اجتہاد کرتا ہوں اگر صواب ہو تو اللہ کی طرف سے ہی اگر خطا ہو
میری طرف سے اور میں اللہ تعالی کی بخشش مانگتا ہوں ابن سعد نے روایت کیا ہی کہ کسی نے ابن عمر رضی اللہ
عنہما سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لوگوں کو فتوی کون دیتے تھے تو کہے ابوبکر اور عمر انکے سوا
میں دوسرے کو نہیں جانتا ابن سعد نے قاسم بن محمد سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ابوبکر
عمر اور عثمان اور علی رضی اللہ عنہم فتوی دیا کرتے تھے اور بھی قاسم سے روایت کیا ہی کہ ابوبکر صدیق رضی
اللہ عنہ کو کچھ کام درپیش ہوتا اور اسمیں عقلمندوں کی اور اہل فقہ یعنی علما کی رائے لینا ضرور ہوتا تو عمر اور عثمان اور
علی اور عبد الرحمن بن عوف اور معاذ بن جبل اور ابی بن کعب اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم کو بلوالیتے یہی لوگ
ابوبکر کی خلافت میں فتوی دیا کرتے انہیں کے پاس لوگ فتوی لیسنے جاتے بخاری اور مسلم وغیرہ ابی قتادہ رضی اللہ عنہ
روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حنین کے روز فرمائے مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ
یعنی جسنے کسی کافر کو قتل کیا ہو اور اس پر گواہ لاوے تو مقتول کا اسباب اس شخص کو دیا جاتا ابو قتادہ کہتے ہیں میں نے
ایک شخص کو قتل کیا تھا اٹھ کھڑا ہوکے بولا میری گواہی کون دیگا پھر میں بیٹھ گیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے میں اٹھکے وہیں بولا پھر تیسرا بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے میں بھی اٹھکے وہی بولا اس
میں ایک شخص کھڑا ہوکے عرض کیا یا رسول اللہ ابو قتادہ سچ کہے اس قتیل کا اسباب میرے پاس ہی مجھے دینے واسطے ابو
قتادہ کو راضی کرو ابوبکر کہے لَا هَا اللّٰهِ إِذًا أَسَدٌ مِنْ أُسُدِ اللّٰهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ
فَيُعْطِيكَ سَلَبَهُ یعنی اللہ کی قسم یہ نہوگا اللہ کے شیروں سے ایک شیر اللہ کی اور اسکی رسول کی طرف سے
جنگ کرے اور اسکا اسباب کھالے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ابوبکر سچ کہے اس قتیل کا اسباب ابو قتادہ
کو دو ابو قتادہ کہے اسمیں کا بکتر میں نے بیچ کے ایک باغ بنی سلمہ میں خرید کیا اور یہ پہلا مال ہی جو میں اسلام میں اسکو اپنا
اصل ٹھہرایا اور پھر امام محب الدین طبری اپنی کتاب ریاض میں لکھا ہی کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے حضور میں یہ فتوی دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو قبول کر ما صدیق کی فضیلت اور شرف اور
علو قدر سے پر گواہی دیتا ہی جو کسیکو وہ مرتبہ تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں آپ کے عہد میں
چودہ شخص صحابہ سے فتوی دیا کرتے تھے ابوبکر عمر عثمان علی عبد الرحمن بن عوف عبد اللہ بن مسعود عمار بن یاسر ابی
بن کعب معاذ بن جبل حذیفہ بن الیمان زید بن ثابت ابو الدرداء سلمان فارسی ابو موسی اشعری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

رضی اللہ عنہ

حضور مین کوئی فتوی نہین دیتا تھا سوا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ابو الحسن علی بن احمد بن نعیم بصری فضائل صدیق
مین ابی محمد بن کعب سے مرسل روایت کیا ہی کہ ابو طالب اپنی مرض الموت مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھلا
بھیجے ای محمد تمھارا چچا تمکو کہتا ہی مین بوڑھا ضعیف بیمار رہون تم اپنی جنت کا کھانا پینا جو بیان کرتے ہو اسمین سے
مجھے کچھ بھیجو تا مین اسکو کھا کے تندرست ہون ابوبکر وہان حاضر تھے یہہ سنکے کہے اللہ تعالی کافرون پر ان
نعمتون کو حرام کیا ہی پھر وہ شخص جا کے ابو طالب کو کہا ابو طالب دوسرے بار بھی وہی پیغام دیکے بھیجے وہ شخص آ کے
عرض کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ حاضر تھے سو وہی جواب دئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ابوبکر سچ کہتے ہین اللہ
تعالی اُن نعمتونکو کافرون پر حرام کیا ہی کہ ابن شاہین اور لالکائی کتاب السنہ مین ابن عمر رضی اللہ
عنہما سے روایت کئے ہین کہ ایک مرد ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا مجھے خبر دو آدمی جو زنا کرتا ہی کیا وہ اسکے
مقدر مین لکھے پھر اس پر مجھے کیسا عذاب دیتا ہی ابوبکر فرمائے ای ابن اللخناء ہان عذاب دیتا ہی واللہ اب میرے
پاس کوئی آدمی ہوتا تو تیری ناک مروڑ کرنے مین حکم کرتا امام مالک اور عبد الرزاق اور ابو داود اور بیہقی اپنے
سنن مین ابی عبد اللہ صُنابحی سے روایت کئے ہین کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین مدینے کو مین آیا اور ابوبکر
کے پیچھے مغرب کی نماز پڑہا آپ نے پہلے کی دو رکعت مین سورۂ فاتحہ اور قصار مفصل مین کا ایک ایک سورہ پڑھے
اور تیسری رکعت مین سورۂ فاتحہ اور یہہ آیت پڑھے رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ
لَدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ اس روایت سے معلوم ہوا فرض نماز کی تیسری رکعت اور چوتھی رکعت
مین بھی سورۂ فاتحہ کے بعد کچھ آیت یا سورت پڑھنا مستحب ہی امام شافعی کا قول جدید یہی ہی اور امام ابو حنیفہ اور مالک
اور احمد پاس اُن مین قرأت مستحب نہین امام شافعی کا قول قدیم یہی ہی اکثر اصحاب شافعی کے اسی قول پر فتوی
دے ہین پھر اُن مین قرأت بعضونکے پاس مباح اور بعضون کے پاس مکروہ تنزیہی ہی ابن ابی خیثمہ اور ابن
عساکر نے ابن عیینہ سے روایت کئے ہین کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کسی کی تعزیت کرتے تو یون فرماتے جزع کرنے
مین کچھ فایدہ نہین موت کے بعد جو امور ہون ہار ہین انسے موت آسان ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی وفات کو یاد کرو تمھاری یہہ مصیبت حقیر ہو جایگی اللہ تمھارا اجر بڑا کرے ابن ابی الدنیا کتاب الاضاحی
مین اور حاکم کنی مین اور بیہقی اور ابو بکر بن محمد بن زیاد نیساپوری کتاب الزیادات مین حذیفہ بن اسید سے نقل کئے
ہین کہا مین ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا ہون اپنی اہل کی طرف سے اضحیہ نہین کرتے اس اندیشے سے کہ لوگ
اسکو سنت سمجھین ابن کثیر کہا اس کی سند صحیح ہی مسدد شعبی سے روایت کیا ہی کہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ
عنہما حج کو جب آئے تو اضحیہ نہین کئے شاید کہ اسکا سبب وہی ہی جو سابق کی حدیث مین گذرا کہ لوگ اسکو واجب سمجھین

عبدالرزاق اور ابن ابی شیبہ اور ابوداؤد اور دارقطنی اور بیہقی اپنے سنن میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کئے
ہیں کہتے ہیں گواہی دیتا ہوں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا طافی یعنے مچھلی جو پانی میں مر کے اوپر آتی ہے کھانے
والے پر حلال ہے امام شافعی نے روایت کئے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے گوشت بیچ کے درعوض جانور
بدل لینا مکروہ جانتے تھے عبدالرزاق اور ابن ابی شیبہ اور سعید بن منصور اور بخاری اور دارمی اور دارقطنی اور
بیہقی سنن میں عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جد کو باپ کے برابر کئے
یعنے میراث دینے میں میت کو باپ نہ ہو تو دادا کو باپ کے قائم مقام کرتے ابن ابی شیبہ اپنی کتاب مصنف میں
حسن سے روایت کیا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس میت کا باپ مر گیا ہو تو اُس میت کا دادا باپ کی جگہ ہے
اُسکو جتنا پہونچتا ہو تو میراث کی جگہ میں ہے ابن ابی شیبہ نے ابی مالک سے روایت کیا ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ
عنہ میت پر جنازہ پڑھتے تو یہ دعا مانگتے اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ أَسْلَمَهُ الْأَهْلُ وَالْمَالُ وَالْعَشِيرَةُ وَالذَّنْبُ
عَظِيمٌ وَأَنْتَ غَفُورٌ رَحِيمٌ یعنے یا اللہ وہ تیرا بندہ ہے اُسکے اہل اور مال اور قبیلے والے اُسکو تیرے سپرد کئے
اسکا گناہ بڑا ہے اور تو غفور رحیم ہے امام احمد نے عمرو بن شعیب سے اُنکے باپ سے اُنکے دادا سے روایت کیا ہے کہ ابوبکر
اور عمر رضی اللہ عنہما صاحب کو غلام کے بدلے میں قتل نہیں کرتے تھے یعنی کہ حر کسی غلام کو قتل کرے تو اُس سے قصاص
نہیں امام شافعی کا بھی یہی مذہب ہے عبدالرزاق نے عمرو بن شعیب سے اُنکے باپ سے اُنکے دادا سے روایت کیا ہے کہ کسی نے
اپنے غلام کو عمداً قتل کیا ہو تو اسکو قتل نہیں کرتے بلکہ اسکو سو مار مارتے اور ایک برس قید کرتے اور مسلمانوں کے ساتھ ایک
سال تک اسکو حصہ نہیں دیتے عبدالرزاق اور ابن ابی شیبہ اور بخاری اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ابن ملیکہ
سے روایت کئے ہیں کہ ایک شخص ایک کے ہاتھ کو دانتوں سے کاٹا اُسکا دانت گر پڑا ابوبکر رضی اللہ عنہ اُسکے دانت کی
دیت باطل کئے عبدالرزاق اور ابن ابی شیبہ اور بیہقی سنن میں عکرمہ اور طاؤس سے روایت کئے ہیں کہ ابوبکر
رضی اللہ عنہ کان کی دیت میں پندرہ اونٹ دلوائے اور کہے کان کے ضائع ہونے سے سماعت میں کچھ نقصان
نہیں ہوتا اور اُسکے عیب کو بال اور پگڑی چھپا دیتی ہے یعنے بال چھوڑ دیں یا پگڑی کانوں پر باندھے تو کٹا
کان نہیں دکھتا امام مالک اور دارقطنی نے صفیہ بنت ابی عبید سے روایت کئے ہیں کہ ایک شخص کنواری عورت سے زنا کیا پھر
اقرار کیا تب اسکو ابوبکر رضی اللہ عنہ حد مار کے فدک کی طرف جلاوطن کئے اسکو عبدالرزاق نے نافع سے یوں روایت
کیا ہے کہ ایک شخص ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آ کے کہا میرے یہاں ایک مہمان آیا اُس نے میری بہن سے زنا
کیا پھر اسکو بلوا کے پوچھے تو وہ اقرار کیا تب اسکو ابوبکر رضی اللہ عنہ حد مار کے ایک برس تک فدک کی طرف نکال دئے
اور زبردستی کیا کر کے عورت کو حد مارے نہ شہر سے نکالے بعد اُس عورت کو اُسی سے نکاح کر دئے عبدالرزاق نے عبید بن عبداللہ

بن عتبہ سے روایت کیا ہی کہ کسی نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے پوچھا ایک مرد ایک عورت سے زنا کیا اب اُس عورت کو نکاح کرنا چاہتا ہی کیا بہتر اسکو رواہی تو ابو بکر کہے اسکو کوئی توبہ نکاح کرنے سے افضل نہین وے دونون حرام سے نکل کے نکاح مین آئے امام مالک نے قاسم بن محمد سے روایت کیا ہی کہ ایک شخص یمن کا باشندہ جس کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤن کٹا ہوا تہا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور شکایت کیا کہ یمن کا عامل ظلم سے میرا ہاتھ اور پاؤن کاٹ ڈالا غرض وہ شخص شب کو نماز بہت پڑہتا ابو بکر اسکو دیکھ کے فرماتے وَاَبُوكَ مَا لَيْلُكَ بِلَيْلِ سَارِقٍ یعنی تیرے باپ کی قسم تیری رات چور کی رات نہین بعد ابو بکر کی بی بی اسماء بنت عمیس کا گہنا چوری گیا لوگ ڈہونڈنے لگے وہ شخص بہی انکے ساتھ ڈہونڈتا اور کہتا یا اللہ ایسے نیک لوگون کے مال کو جو چوری کیا ہو کا اسکو تو ہلاک کر بعد وہ زیور ایک سنار کے نزدیک ملا وہ بولا فلانا شخص جس کا ہاتھ اور پاؤن کٹا ہی مجھے لاکے بیچا پہر اسنے اقرار کیا یا شہادت گذری تب ابو بکر رضی اللہ عنہ حکم کئے اسکا بایان ہاتھ کاٹو اور ابو بکر رضی اللہ عنہ فرمائے واللہ اُسکا بد دعا کرنا خود اپنے اوپر میرے پاس اشد ہی اسکی چوری سے اس اثر کو عبد الرزاق نے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے یون روایت کیا ہی کہ ایک شخص سیاہ فام ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا کرتا ابو بکر اسکو اپنے نزدیک بٹہلاتے اور اسکو قرآن پڑہاتے غرض ابو بکر جب عمال کو روانہ کرتے تو وہ بہی جانا چاہا اسکو بہی روانہ کئے چند روز نہین گذرے تھے کہ وہ پہر آیا دیکہے اس کا ہاتھ کٹا ہوا ہی پوچھے تیرا ہاتھ کون کاٹے تو کہا میرے سے کچھ خطا سرزد نہین ہوئی مگر اتنا ہی کہ ایک فریضہ مین خیانت کیا اس پر عامل نے میرا ہاتھ کٹوا ڈالا ابو بکر فرمائے شاید وہ عامل بیس فریضون کی خیانت کرتا ہو گا اگر تو سچا ہو تو واللہ مین اُس سے بدلا لونگا اسکے بعد چند روز نہین گذرے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بی بی کا کچھ زیور اور اسباب چوری گیا ابو بکر نے اپنی بی بی کو کہے تم نے تو آج کی تمام شب قبیلے والون کی نیند کو اڑایا اور اس ہاتھ کٹے ہوئے شخص کو دیکھے قبلہ کی طرف متوجہ ہو کے اپنے دونون ہاتھ اٹھا کر دعا مانگ رہا ہی کہ یا اللہ اس مرد صالح کے لوگ کا مال جس نے چوری کیا ہی تو اسکو ہمو دکر دو پہر نہین ڈہلی کہ وہ اسباب اسی ہاتھ کٹے ہوئے شخص کے نزدیک سے نکلا ابو بکر رضی اللہ عنہ اسکو کہے تجھے ویل ہو تو اللہ سے بہت غافل ہی اور حکم کئے اسکا پاؤن کاٹو اور فرمائے اسکے چورانے سے زیادہ غصہ مجھے اُسکی جرات سے آتا ہی جو اللہ پر کیا بعد ہی ابو بکر رضی اللہ عنہ اسکو اپنی نزدیک بلوائے ابو بکر کے پاس اُسکی منزلت سابق ہین جو تہی اسنے کچھ کم نہ کئے پہر وہ شخص شب کو اٹہکے نماز پڑہتا ابو بکر رضی اللہ عنہ اس کی آواز سنتے تو فرماتے مَا لَيْلُكَ بِلَيْلِ سَارِقٍ امام شافعی اور عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ اور دارقطنی سنن مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ ایک شخص ایک ڈہال چورایا اسکی قیمت تین درم کی تہی ابو بکر رضی اللہ عنہ اس کا ہاتھ قطع کئے بخاری نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ فرمائے محافظت کرو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی

یعنی عبادت گذار [illegible] ۱۲

انکی اہل بیت یعنی اہل بیت سے دوستی کرو اور انکو امامت دو امام مالک نے اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن
ماجہ نے قبیصہ سے روایت کئے ہیں کہ کسی مرگیا اسکی نانی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آکے اپنی میراث چاہی ابو بکر رضی
اللہ عنہ کہے قرآن میں تجھے کچھ حصہ نہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں بھی کچھ حصہ معلوم نہیں لوٹ جا میں
لوگوں سے دریافت کرونگا بعد صدیق نے لوگوں سے پوچھے لگے تو مغیرہ بن شعبہ کہے ہیں دیکھا ہوں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نانی کو سدس دئے ابو بکر کہے تمہارے سوائے دوسرا کوئی شخص ہے جانتا ہے تو محمد بن مسلمہ نے کھڑے ہوکے
کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نانی کو سدس دئے سو میں بھی دیکھا ہوں تب ابو بکر رضی اللہ عنہ اسکو سدس
دلوا دئے امام مالک اور عبد الرزاق اور ضیاء مقدسی اور دار قطنی اور بیہقی سب ہیں قاسم بن محمد سے
روایت کئے ہیں کہ ایک شخص مرگیا اسکی نانی اور دادی دونوں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آکے اپنی
میراث طلب کئیں ابو بکر صدیق نے نانی کو حصہ دلوا کر کے حکم کئے عبد الرحمن بن سہل انصاری جو حارث کے
قبیلے والے اور بدر کے جنگ میں حاضر تھے سو آسامی ہاں موجود تھے کہنے لگے یا خلیفہ رسول اللہ دادی کو میراث دلوائے اگر
وہ مرتی تو وارث ہوتا تھا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اُسی حصہ کو یعنی سدس کو دونوں یعنی دادی اور نانی کے
درمیان تقسیم کردئے بخاری اپنی تاریخ میں ابی حازم سے روایت کیا ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ قیس کے قبیلے والی
ایک عورت جس کا نام زینب تھا دیکھے وہ بات نہیں کرتی ہے پوچھے ہے کیوں خاموش رہتی ہے کہے وہ لڑکی ہے
کہ کسی بات کرکے حج ادا کریگا ابو بکر اس عورت کو فرمائے بات کر خاموش رہکے حج کرنا حلال نہیں وہ جاہلیت کی
رسم ہے وہ عورت نے بات کہی اور بولی تم کون ہو ابو بکر فرمائے مہاجرین ہیں کا ایک شخص ہوں پوچھی کون
مہاجرین سے فرمائے قریش پوچھی کون سے قریش ابو بکر فرمائے تجھے بڑی دریافت ہے میں ابو بکر ہوں وہ بولی جاہلیت کے بعد یہ
خوب امر کو جو اللہ تعالیٰ لایا ہماری بقا اُس پر کب تک ہے فرمائے تمہارے امام جب تک درست رہیں تب تک بقا
ہے اکبر کی ائمہ کون ہیں فرمائے کیا تیری قوم میں امرا اور سردار لوگ نہیں تھے جن کی اطاعت لوگ کیا کرتے
تھے کہی ہاں تب فرمائے ائمہ وہی ہیں جو لوگوں پر حکمرانی کرتے ہیں ابن المبارک نے زہد اور بیہقی نے کتاب العزلۃ
اور خرائطی مکارم الاخلاق میں عبد الرحمن بن القاسم سے وہ اپنے باپ سے روایت کئے ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنے
فرزند عبد الرحمن کو دیکھے اپنے ہمسائے کے ایک شخص سے جھگڑتے ہیں ابو بکر انکو کہے اپنے ہمسایہ سے مت جھگڑ
لوگ جاتے رہینگے اور یہ باقی رہیگا سعید بن منصور اپنی سنن میں معاویہ بن قرہ سے روایت کیا ہے کہ ابو بکر رضی
اللہ عنہ اپنی دعا میں یوں کہتے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ خَیْرَ عُمْرِیْ آخِرَہٗ وَخَیْرَ عَمَلِیْ خَوَاتِمَہٗ وَخَیْرَ اَیَّامِیْ یَوْمَ
لِقَائِکَ یعنی یا اللہ میری عمر میں آخری عمر کو بہتر کر اور ہر عمل میں خاتمے کو خوب کر اور ہر دنوں میں بہتر ملاقات

دن بھر کر امام احمد کتاب الزہد مین حسن بصری سے روایت کئے ہین کہا مجھے پہنچی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی دعا مین
یون فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ عَاقِبَةِ الْاَمْرِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اٰخِرَ
مَا تُعْطِیْنِیْ الْخَیْرَ رِضْوَانَكَ وَالدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنْ جَنَّاتِ النَّعِیْمِ یعنی یا اللہ مین تجھ سے
مانگتا ہون وہ چیز جو میرے لئے نیک ہو عاقبت امر مین یا اللہ مجھے جو خوبیان دیگا اسمین آخری خوبی تیری رضوان دے
اور اونچے درجے نعمت کے باغون مین امام احمد زہد مین اور ہناد اور بیہقی شعب الایمان مین عرفجہ سے روایت کئے ہین
کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس سے رو سکتا ہی تو روے یعنی اپنی معصیت پر اور جس سے رو نہین سکتا
تو تباکی یعنی روتی صورت بناوے یعنی تضرع کرے امام احمد زہد مین اور مسدد نے عروہ سے روایت کئے ہین کہ ابوبکر
رضی اللہ عنہ فرمائے عورتون کو سونا اور زعفران ہلاک کر دیئے یعنی زیور پہننے اور خوشبوئی لگانے مشغول رہکے اللہ
تعالی کی عبادت سے باز رہتے ہین عبد اللہ بن امام احمد زوائد زہد مین عبید بن عمیر سے لبید شاعر سے روایت کیا
کہا مین نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آکے یہہ بیت پڑھا اَلَا كُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ
یعنی اللہ کے سوا جو چیز ہی باطل ہی ابوبکر فرمائے تو سچ بولا بعد پڑھا وَكُلُّ نَعِیْمٍ لَا مَحَالَةَ زَائِلٌ
یعنی سب نعمتین خواہ مخواہ زایل ہوئے ہین ابوبکر فرمائے تو جھوٹ بولا اللہ تعالی کے پاس جو نعمتین ہین یعنے بہشت مین زایل
نہین ہوتین جب لبید وہان سے گیا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ فرمائے شاعر بعضے کلمے حکمت کے کہتا ہی بیہقی دلایل مین اسما
بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ فتح مکے کے سال ابو قحافہ کی لڑکی نکلی اسکے گلے مین روپے کا طوق
تھا مسلمانون کے سوارون سے کسی نے اسکے گلے کا طوق توڑ لیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین تشریف لیگئے
تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کہڑے ہوکے کہے اللہ کی اور اسلام کی قسم دیتا ہون میری بہن کا طوق کس نے لیا ہی سو دے ڈالے کوئی جواب
نہ دیا پھر دوسری بار کہے اب بھی کوئی جواب نہ دیا ابوبکر اپنی بہن کو کہے ان دنون مین واللہ امانت لوگون مین کم ہی
تم اپنا طوق اللہ پاس ہی کرکے حساب کرو سمویہ اور بیہقی سنن مین ابی بکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام سے روایت
کئے ہین کہ ابوبکر صدیق اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما مسجد مین داخل ہوئے اور امام رکوع مین تھا وے دونون صف کے
ورے امام کے ساتھ رکوع کئے اور رکوع کی حالت مین چلکے صف مین لاحق ہوئے ابن راہویہ اور ابن ابی عاصم اور بغوی
اور ابن خزیمہ نے طارق بن شہاب سے رافع بن عمرو طائی سے روایت کئے ہین کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کہے اللہ تعالی اپنے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجنے سے لوگ اسلام مین داخل ہوئے بعضے تو اللہ تعالی کی ہدایت سے اور بعضے تلوار کے
ڈر سے سو انکو اللہ تعالی انکے ظلم سے پناہ دیا پھر تمام اللہ کی پناہ والے ہین اور اسکے ذمے مین آئے ہین جس نے ان مین سے
کسی پر ظلم کیا وہ اپنے رب کے ذمے کو توڑا امام احمد کتاب الزہد مین اور ابن سعد اور حسین بن اصرم کتاب الاستقامت

بن سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بولا مجھے کچھ وصیت کیجئے ابوبکر رضی اللہ عنہ
فرمائے ای سلمان تم اللہ سے ڈرا کرو اور جانو عنقریب فتوح ہونگے میں جانتا ہوں تمہارا حصہ وہی ہے جو تم اسکو اپنی
شکم میں ڈال لے یا اپنی پشت پر لاد لے اور جانو جو کوئی پانچوں نماز پڑھتا ہے وہ اللہ کے ذمے میں صبح کرتا ہے اور
اللہ کے ذمے میں شام کرتا ہے سو اللہ کے ذمے والوں سے کسی کو قتل مت کرو کیونکہ اللہ تعالی بھی تمہارے سے اپنے
ذمے کو توڑیگا پھر تمکو آگ میں اوندھے منہ ڈالیگا ابن ابی شیبہ اور طحاوی نے قتادہ سے انس رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے کہ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھتا آپ نے آل عمران کا سورہ پڑھتے شروع کیا تب قراءت ہوئی
عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوکے کہے اللہ آپ کو مغفرت کرے قریب تھا کہ سلام پھیرنے کے قبل آفتاب طلوع کرے ابوبکر کہے
اگر آفتاب نکلتا تو ہمکو غافل نہ پاتا اسکو امام شافعی اور عبد الرزاق اور ضیاء مقدسی اور بیہقی بھی انس سے روایت
کئے ہیں اور سورہ آل عمران کے عوض سورہ بقرہ کو ذکر کئے ہیں امام مالک اور عبد الرزاق نے عروہ سے روایت کئے ہیں
کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ صبح کی نماز کے دونوں رکعتوں میں سورہ بقرہ پڑھے بخاری اور ابوداود اور ابن ماجہ نے
براء رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ جن دنوں میں ابوبکر رضی اللہ عنہ مدینے کو نئے آئے تھے انکے ساتھ میں ایک روز
انکے گھر میں گیا دیکھا تو بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کو تپ آئی ہے اور وے لیٹی تھیں ابوبکر اپنی بیٹی سے پوچھے تیری مزاج کیسا ہے
اور انکے رخسارے کو بوسہ دیے عبد الرزاق اور ابو نعیم کتاب الصلوۃ میں اور دارقطنی سنن میں عبد اللہ بن
سیدان سلمی سے روایت کئے ہیں کہ ایک روز ہمنے جمعہ کی نماز ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ پڑھا تھا آفتاب ڈھلنے
کے آگے خطبہ اور نماز سے فراغت ہوئی اور عمر رضی اللہ عنہ کے وقت حاضر ہوا تھا خطبہ اور نماز سے فراغت ہوئی
تب آفتاب سر پر آنا کرکے کہہ سکتا ہوں پھر عثمان رضی اللہ عنہ کے وقت حاضر ہوا تھا تو آفتاب ڈھل جانا کرکے
کہہ سکتا ہوں لیکن کسی کو ان پر عیب کرتا ہوا میں نے نہیں دیکھا معلوم رہے جمہور فقہا کا مذہب یہی ہے جمعہ کی نماز کا
آفتاب ڈھلے بعد ہونا ہی جیسا ظہر کا وقت ہوتا ہی سلف کے بعضے علما نے پیش از زوال کے جائز کہے ہیں وے
جن احادیث سے استدلال کرتے ہیں وے ضعیف ہیں قابل حجت کے نہیں چنانچہ ابوبکر کا اثر جو ہم ذکر کئے
اسکے سب رجال اگرچہ ثقہ ہیں مگر عبد اللہ بن سیدان کا حال معلوم نہیں ابن عدی کہتا وہ مجہول ہے اور بخاری
نے کہا اسکی حدیث پر متابع نہیں اس سے اقوی احادیث اسکے معارض واقع ہوئے ہیں بخاری نے انس رضی
اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز آفتاب ڈھلے بعد کیا کرتے تھے دارقطنی اور بیہقی دونو
اپنے سنن میں ابی عثمان سے روایت کئے ہیں کہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما صبح کی نماز میں رکوع کے بعد قنوت پڑھے
ابن ابی شیبہ نے طلحی اور شعبی سے روایت یوں کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے

ش یعنی اللہ تعالی کی عبادت میں مشغول تھے غفلت میں نہیں تھے کہ آفتاب کے نکلنے سے اندیشہ ہو ۱۲

یعنی دوسرا کوئی اس مضمون کی حدیث روایت نہیں کیا ۱۲

بندۂ عاصی کہتا ہی ان دونوں اثر کا حال معلوم نہوا کہ قوی کون ہی اور ضعیف کون بر تقدیر دونوں کے ثبوت کے احتمال رکہتے ہیں کہ بعضی اوقات میں قنوت پڑہتے تہے اور بعضی اوقات میں ترک کرتے تہے اگر اس طرح سے جمع کرکے کہیں مثبت مقدم ہی نافی پر تو ترجیح ہو سکتی ہی واللہ اعلم طحاوی نے سعید بن المسیب سے روایت کیا ہی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ شب کو بیدار ہوتے تو وتر کی نماز کے طرف دوسری رکعت ضم کرتے معلوم رہے جس نے وتر کی نماز پہلی شب کو پڑہا بعد پہر جب تہجد کی نماز پڑہنا چاہتا ہی تو کیا کرے اصح شافعیہ کے پاس یہی ہی کہ وہ شخص تہجد کی نماز پڑہے وتر کا اعادہ نکرے کیونکہ ایک شب میں دو وتر نماز پڑہنا ممنوع ہی اور بعضوں نے کہا وتر کو طاق کرنے کے واسطے بہی ایک رکعت پڑہنا بعد تہجد کے رکعتوں سے فارغ ہوکے وتر کی نماز پڑہنا پہر اثر انہیں لوگوں کے قول کے مطابق ہی اس مذہب والوں کے دلایل فقہ کے کتب میں مذکور ہیں ابوبکر سے اس کے خلاف بہی روایت آئی ہی عبد الرزاق نے مسروق سے روایت کیا ہی کہ اس نے وتر کی نماز پڑہ کے سو جاتا پہر جب ہوشیار ہوتا تو صبح تک جتنی نماز پڑہتا تو دو دو رکعت پڑہتا اور عمار اور رافع بن خدیج اور ابوہریرۃ اور ابوبکر رضی اللہ عنہم روایت کیا کہ وے بہی ایسا ہی کرتے تہے مسدد اور طحاوی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ منبر پر کہڑے ہوکے ہمکو تشہد سکہاتے جیسا معلم بچوں کو مکتب میں تعلیم کرتا ہی عبد الرزاق اور ابن سعد اور طحاوی نے مسروق سے روایت کئے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز سے فراغت پاتے سو اپنے داہنے اور بائیں طرف سلام کرتے اور کہتے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ پہر اُسی وقت اُس جگہہ سے انتقال کرتے گویا گرم پتہر پر تہے دارمی نے ابراہیم سے نقل کیا ہی کہ ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم حمل کو وارث نہیں کرتے تہے ابن ابی شیبہ اور دارقطنی اور محاملی اپنی امالی میں اور بیہقی سنن میں اسود بن یزید سے روایت کئے ہیں کہا میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا آپ نے حج کو افراد کئے قران نہ کئے اور عمر کے ساتھ حج کیا انہوں بہی حج کو افراد کئے اور عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا انہوں بہی حج کا افراد کئے عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ اور دارقطنی نے ابی قلابہ سے روایت کئے ہیں وہ بولا کہ ایک شخص مجھے بولا کہ آپ زکوۃ فطرے میں ابوبکر کو آدہا صاع گیہوں دیا امام ابوحنیفہ کے یہاں زکاۃ فطرے میں گیہوں کا نصف صاع کفایت کرتا ہی امام شافعی کے پاس ایک صاع ہی دیوے اور اس اثر کا راوی مجہول ہی حاکم نے حمید بن عبد الرحمن سے ان کے باپ سے یعنی عبد الرحمن بن عوف سے روایت کیا ہی کہ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا ابوبکر فرمائے مجھے آرزو ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہپی اور خالہ کی میراث کا حال پوچہنا امام مالک اور ابن جریر اور خرائطی مکارم الاخلاق میں اور بیہقی سنن میں عمرہ بنت عبد الرحمن سے روایت کئے ہیں کہ ایک بار بی بی عائشہ رضی اللہ

افراد اسکو کہتے ہیں کہ حج کی نیت کرکے احرام باندہنا اور قران اسکو کہتے ہیں کہ حج اور عمرہ دونوں کی نیت کرکے احرام باندہنا یا فقط عمرہ کا احرام باندہکے قبل حج کے ساتھ عمرہ ادا کرنا اسمیں دونوں ادا ہو جاتے ہیں ۱۲

عنہا بیمار تھے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کے پاس گئے وہاں دیکھے ایک یہودیہ کچھ منتر پڑھتی ہے تب ابوبکر نے اسکو کہا
کتاب اللہ میں کا کچھ منتر ہو تو پڑھ عبدالرزاق نے معمر سے یحی بن ابی کثیر سے روایت کیا ہے کہ جب ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ وضو کرتے تو اپنے انگلیوں کی خلال کرتے ابن ابی شیبہ نے زہری سے روایت کیا ہے کہ جو رکا پاؤں
اول جو کاٹے ابوبکر تھے ابن ابی شیبہ نے صعصعہ سے روایت کیا ہے کہ اول قرآن کو جو جمع کئے اول جو کلالہ کو ورا
دئے ابوبکر تھے عبدالرزاق اور مسدد نے منصور سے ان کے باپ سے روایت کئے ہیں کہ ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ
عنہم عید کے آگے دو رکعت نہیں پڑھتے تھے دارقطنی اور بیہقی اپنے سنن میں عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے
روایت کئے ہیں کہا میں نے ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کو دیکھا ہوں کسی مقدمے میں ایک شاہد ہو تو
اس کے ساتھ مدعی سے قسم لیکے حکم کرتے تھے ابن ابی شیبہ اور ابن زنجویہ اور بیہقی نے روایت کئے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ
عنہ نے جابر کو وہ مال جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دلوینگے کرکے وعدہ کئے تھے دیکر کہے ہیں یہ یاد کرنا
ہوں کہ اس مال پر جبتک ایک سال نہ گذرے زکوۃ نہیں سیوطی نے کہا اس اثر کی سند ضعیف ہے امام مالک
اور مسدد اور بیہقی اپنی سنن میں قاسم بن محمد سے روایت کئے ہیں کہ جب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کسی کو
کچھ عطیہ دیتے تو اسکو پوچھتے تیرے یہاں کچھ مال ہے اگر وہ کہتا کہ ہے تو اسکو کہتے اسکی زکوۃ ادا کر اگر وہ مالدار
ہوتا تو کہتے برس گذرے تک اس عطیہ کی زکوۃ مت دے حافظ عسقلانی نے کہا اس کی سند صحیح ہے لیکن حدیث
منقطع ہے کیونکہ قاسم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نہیں دیکھا مسدد نے ابی السفر سے روایت کیا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ
عنہ جب شام کی طرف کسی کو بھیجتے تو انسے طعن اور طاعون پر یعنی ان آفتوں کی سختی پر صبر کرنے کے لیے
بیعت لیتے طحاوی نے عروہ سے روایت کیا ہے کہا ہمکو روایت پہنچی کہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما فرمائے حاجیاں
حلال نہیں جبتک یوم النحر ہو مسدد نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ کسی ایک شخص کے پاس کچھ جیرا امانت
رکھا تھا وہ ضائع ہوی پھر دلوا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے ابوبکر انسے تاوان نہیں دلوائے مسدد نے خالد بن
معدان سے روایت کیا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ فرمائے اللہ تعالی تمھارے مال سے تیسرا حصہ تمھارے موت کے وقت تمکو صدقہ
دیا یعنی مرتے وقت کچھ وصیت کرے تو ثلث مال میں نافذ ہوتی ہے گویا یہ اللہ کی طرف سے صدقہ ہے کہ مرے بعد اسکو
اسکا اختیار دیا عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم نے میمون بن مہران سے روایت کئے ہیں کہ ایک اعرابی ابوبکر رضی اللہ عنہ کے
پاس آیا اور بولا میں احرام باندھکے شکار کیا ہوں میرے پر اسکا کیسا فدیہ ہے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ جو وہاں
بیٹھے تھے انسے ابوبکر کہے یہ شخص کیا فدیہ دیا اعرابی بولا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ہیں کرکے
میں آپ سے پوچھنے آیا تو آپ دوسرے کو پوچھتے ہو ابوبکر کہے تو کیا انکار کرتا ہے اللہ تعالی فرماتا ہے یحکم به

قرآن کو جمع کرنے سے اسکی جمع کرنے کا حکم کرنا ۱۲

اور بیہقی اور ابو عبید کا یہ ہے کہ عطیہ کو مالک ہوئے بعد ایک سال گذرے تو اسکی زکوۃ ہے نہیں تو زکوۃ نہیں حوالے کے پاس مال ہوا اور یہ اثر منقطع ہے قابل حجت نہیں ۱۲

ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ یعنی وہ فدیہ ٹھہرا دے دو معتبر شخص تمکے سومین اپنے رفیق سے مشورت کیا تا ہم دونون
جب ایک بات پر متفق ہو کے تجھہ کو حکم کرین ابن المبارک زہد مین اور بیہقی شعب الایمان مین رافع طائی سے
روایت کئے ہین کہ ایک جنگ مین ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھہ مین تھا جب ہم پھر مین ابو بکر کو بولا مجھے کچھہ
وصیت کرو تو فرمائے نماز وقت پر پڑھا کر اور مال کی زکوۃ خوشی سے دے اور رمضان کے روزے رکھہ اور بیت اللہ کا
حج کر اور معلوم کر کہ اسلام کے بعد ہجرت کرنا بہت نیک کام ہی اور ہجرت کر کے جہاد کرنا بہت نیک ہی اور تو
ہرگز امیر مت ہو اور فرمائے خدمات اِن دنون مین لقلت ہین عنقریب بہت ہو گے اتنا پھیلیگے کہ نا اہل لوگ امیر ہو جاوینگے
جو امیر ہو گا اسکو بڑا محاسبہ دینا پڑیگا اور اُس پر بڑی مار ہو گی اور جو امیر نہو گا اُسکا حساب بہت سہل طور سے
ہو جاویگا اور عذاب بھی خفیف ہوے گا کیونکہ امرا مومنون پر ظلم کرتے ہین جن نے مومنون پر ظلم کیا وہ شخص اللہ تعالی
کی عہد شکنی کیا مومنان اللہ تعالی کے ہمسایہ اور بندے ہین واللہ تمھارے کسی ہمسائے والے کی بکری یا اونٹ کو کچھہ ہو جاوے
تو تم بیقراری سے گذارتے ہو اور کہتے ہو میرے ہمسائے والے کی بکری میرے ہمسائے والے کا اونٹ سو اللہ تعالی اپنے ہمسائے
والون کے لئے غصے ہو تو بیزار ہی ابن سعد عروہ سے روایت کیا ہی کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ فرمائے اپنی مال کے خمس کی وصیت
کرنا میرے پاس احب ہی ربع سے اور ربع کی وصیت کرنا احب ہی ثلث سے جن نے ثلث کی وصیت کیا تو وہ کچھہ نہ چھوڑا
بیہقی شعب الایمان مین ابی امامہ باہلی رضی اللہ سے روایت کیا ہی کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہے تیرا دین تیری
آخرت کے لئے ہی اور تیرا پیسا تیری معاش کے واسطے ہی جس آدمی کے پاس پیسا نہین اُس مین خیر نہین عبد الرزاق
اور ابن ابی شیبہ اور رستہ کتاب الایمان مین اور ابن جریر نے ابن سیرین سے روایت کئے ہین وہ کہا ہم کو خبر پہنچی کہ ابو بکر اور عمر
رضی اللہ عنہما کسی کو اسلام کی تعلیم کرتے تو کہتے اللہ کی عبادت کر و اور اُسکا ساجھی کسی کو مت ٹھہرا اور
نمازین جو اللہ تجھہ پر فرض کیا ہی انکو بر وقت ادا کر کیونکہ اُس مین تفریط کرنا ہلاکی ہی اور زکوۃ خوشی سے ادا کر
اور رمضان کا روزہ رکھہ اور اولی الامر کا کہا مان اور اُن کی طاعت کر عبد الرزاق نے اسمعیل بن ابی خالد سے
روایت کیا ہی کہ ابو صدیق رضی اللہ عنہ میت کو قبر مین داخل کرتے تو یہہ کہتے بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالْيَقِيْنِ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ نے عبد الرحمن
بن السلمانی سے روایت کئے ہین کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عمر کو جو وصیت کئے اُس مین کہے جس نے زکوۃ مستحق کو نہ دیا تو
اُسکی زکوۃ مقبول نہ ہو گی اگرچہ تمام دنیا کو صدقہ کرے اور جس نے رمضان کا روزہ دوسرے مہینے مین رکھے تو اُسکا
روزہ مقبول نہ ہو گا اگرچہ تمام عمر روزہ رکھے سیوطی نے کہا ابن السلمانی ضعیف ہی اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کو
دیکھا نہین عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ اور بیہقی اپنی سنن مین ابی عون ثقفی سے محمد بن عبید اللہ سے روایت

بیع دینار کی احتیاط کرنا ۱۲

ابن جریر انہین تو صلاحیت ہے ۱۲

کئے ہیں کہ یمامہ کی فتح کی خبر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سجدہ کئے عبد الرزاق نے
ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک شخص کو جو شراب پیا تھا نعلین سے
چالیس مار مارے بیہقی اپنی سنن میں زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ یمامہ کے جنگ میں مسلمان جب شہید
ہوئے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھے امر کئے کہ ان کی میراث ان کے قرابتی لوگ کو جو زندہ ہیں دوں اور بعضے ان کو بعضوں کا
وارث کر دوں اسکو عبد الرزاق نے خارجہ بن زید سے یوں روایت کیا ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یمامہ کے جنگ میں شہید ہوئے
سو لوگوں کی میراث زید بن ثابت کے قول کے موافق زندوں کو مردوں کے وارث کئے اور مردوں کو مردوں کے وارث نہ کئے یعنی ان کی
موت اول ہوئی یا بعد ہوئی سو معلوم نہیں اسلئے وارث نہ کر دیا عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ اور بیہقی سنن میں
عمرو بن شعیب سے روایت کئے ہیں کہ کسی کی ہونٹ کو کوئی مارے اور اس کے بال جاتے رہے تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اسکی
دیت میں دس اونٹ دینے کے حکم کرتے عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ اور بیہقی سنن میں عمرو بن شعیب سے روایت
کئے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دونوں ہونٹوں کی دیت میں سو اونٹ دینا کر کے حکم کئے اور جیبھ کو جب کوئی کاٹ ڈالے
اسکی دیت میں سو اونٹ دینا اگر کوئی جیبھ کا کنارا کاٹا اور وہ شخص جیبھ کٹنے پر بھی بات کرتا ہے تو اس میں آدھی دیت
یعنی پچاس اونٹ ہیں اور مرد کے پستانوں کے حلمے کو جب کوئی قطع کئے تو پانچ اونٹ ہیں اور عورت کے پستانوں کے حلمے
قطع کرنے میں دس اونٹ دینا کر کے حکم کئے جب وہ حلمے جڑ سے کٹتے تو سو اونٹ اور مرد کا خصیہ توڑے جب کے جڑ
اور اس سے حمل میں ٹھہرا ہے تو پوری دیت سو اونٹ کا حکم کرتے اگر حمل ٹھہرا ہے تو آدھی دیت یعنی پچاس اونٹ کا
حکم کرتے اور ذکر قطع کئے تو پوری دیت سو اونٹ ہی اور عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ نے عکرمہ سے روایت کئے ہیں کہ ابوبکر
رضی اللہ عنہ عورت کی پستان کی حلمے میں سو دینار کا حکم کئے اور مرد کی حلمے میں پچاس دینار ابن ابی شیبہ اور بیہقی اپنی
سنن میں سعید بن جبیر عیسی سے اور وہ اپنے باپ سے روایت کئے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کسی لشکر کو روانہ کئے سو ان کی
متابعت کے واسطے آپ پیادہ پا ساتھ چلنے لگے اور کہے اللہ کو حمد ہے ہمارے قدموں کو اپنی راہ میں غبار آلود کیا تب ان نے کہا
ہم عوض انکی میتاں کئے ہیں ابوبکر فرمائے ہم انکی تیاری کر دئے اور ان کی مسافت کئے اور ان کے لئے دعا مانگے ابن ابی شیبہ نے ابی
... سے روایت کیا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کہے جانور کے بچے مت مارو اگرچہ وہ چلنے سے عاجز ہو جاوے ابن ابی شیبہ سعید
بن المسیب سے روایت کیا کہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما عزل کرنا مکروہ جانے اور اس سے غسل کا حکم کرتے عبد الرزاق نے
روایت کیا ہے کہ زہری سے پوچھے ایک لڑکے ایسے فرزند کے کسی مال میں شریک تھا باپ نے تو لا میرا اور تیرے درمیان جو مال مشترک ہے
اس سے تجھکو میں نے سو دینار دیا تو اسکا کیا حکم ہے زہری کہا ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما حکم کئے ہیں کہ وہ لڑکا ان
دینار کا مالک ہوگا جبکہ اس سو دینار کو اس مال سے علاحدہ کر کے قابض ہو عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ

حکم پستان

عورت کے رحم میں

ابن ابی شیبہ

محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان سے روایت کیا ہی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ فرمائے چور اور زانی اور شارب الخمر کے لئے اگر مین کچھہ نہ پاؤنگا مگر اپنا کپڑا تو البتہ اُس سے انکو پوشیدہ کرنا دوست جانونگا ابن ابی شیبہ نے ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ جس عورت کو کپڑا ہو تو عیدین کے واسطے اُسکو نکلنا سزاوار ہی ابن ابی شیبہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ خطبہ جب پڑھتے اور اُس مین انسان کی پیدایش کا ذکر کرتے تو کہتے انسان نے پیشاب کی راہ سے دو بار نکلا پھر واسطے نصیحت کرتے کہ ہم اپنے تئین نجس سمجھتے عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ نے عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت کئے ہین کہ ایک غلام چوری کیا تھا ابوبکر رضی اللہ عنہ اُسکا ہاتھ قطع کئے اور عبد الرزاق نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یعلی بن امیہ کا پاؤن کاٹے کیونکہ اول اُسکا ہاتھ کٹا ہوا تھا ابن ابی شیبہ نے انس رضی اللہ سے روایت کیا ہی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ عید کی نماز مین سورہ بقر پڑھے مین نے بوڑھونکو دیکھا کہ قیام دراز ہونے کے سبب سے ہل رہے تھے ابن ابی شیبہ نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ نماز مین کسی کو رعاف ہو تو وہ جا کے وضو کرے پھر آکر اول جو نماز پڑھا تھا وہ اُسکے لئے محسوب ہوگی ابن ابی شیبہ نے حمید بن عبد الرحمن سے روایت کیا ہی کہا مین نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا چار زانو بیٹھکے ٹیکا لگا نماز پڑھتے بندہ عاصی کہتا ہی کہ شاید بیماری کا عذر تھا اِس لئے یون نماز پڑھے بخاری اور ابن ابی شیبہ اور ابن جریر اور حاکم کتاب الکنی مین مورق عجلی سے روایت کئے ہین کہا مین نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کیا تم ضحی کی نماز پڑھتے ہو تو کہے نہین پھر مین پوچھا عمر پڑھتے تھے تو کہے نہین پھر پوچھا ابوبکر پڑھتے تھے تو کہے نہین پھر پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے تو کہے میرا گمان ہی کہ نہین معلوم رہے ضحی کی نماز پڑھنا سنت ہی اُسکو بہت صحابہ روایت کئے ہین ابن عمر وغیرہ سے جو مروی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُسکو نہین پڑھتے تھے اور ابن عمر کے بعضی روایتون مین آیا ہی کہ ضحی کی نماز بدعت ہی پر نیک بدعت اُسکی تاویل یون کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس پر مواظبت نہین کرتے تھے عادت شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی ہی تھی کہ سنتون کو اکثر اوقات مین ترک کر دیتے تا لوگونکو اشتباہ نہووے کہ وہ واجب ہی اور بدعت جو کہے ابن عمر جو کہے شاید اُسکو علانیہ پڑھنا بدعت مراد ہو کیونکہ انھون کے زمانے مین ضحی کی نماز اکثر لوگ مسجد مین پڑھتے تھے ابن عمر کو پوچھے یہہ نماز پڑھنا کیا ہی تو اُسکے جواب مین بولے بدعت ہی ابن ابی شیبہ نے ابی الملیح سے روایت کیا ہی کہ ہم ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس تھے موذن اذان دیا ہم مغرب کی نماز کے واسطے نکلے اِس عرصے مین گوشت اور ثرید کا باسن آیا ابوبکر کہنے بیٹھو اُسکو کھائین کھانا کھانے کے لئے تیار ہوا ہی پھر اُسکو تناول کئے اور اپنے ہاتھ دھوئے اور ہاتھون کو غرارہ کئے بعد نماز پڑھے ابن ابی شیبہ نے منصور سے روایت کیا ہی اُسنے کہا مجھے روایت پہنچی کہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما شکر کا سجدہ کئے ابن ابی شیبہ نے عون بن عبد اللہ سے روایت کیا ہی کہ دو شخص ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو آپ سحر کرتے تھے ایک نے بولا صبح صادق نکلی دوسرا بولا نہین

۲ نماز پڑھے

اثناء نماز مین وضو ٹوٹ جاوے تو نیا کرکے اس مین خلاف ہی کہ نماز شروع سے پڑھیگا یا اُسی پر بنا کرے امام شافعی کا صحیح قول یہہ ہی کہ نماز شروع سے پڑھنا ۱۲ منہ

۵ [illegible]

معلوم ہے جبتک کہ صبح صادق نکلی ناہیں تو اعتبار نکلنے کو ہی کیونکہ اصل بقا ہے تب تک رات ہی اسی کلیے پر ابوبکر
سحر کرتا ابن ابی شیبہ نے اسمعیل بن امیہ بن سعید بن العاص سے روایت کیا ہی کہ اعراب سے زکوۃ فطرے میں ابوبکر
رضی اللہ عنہ اقط لیا کرتے تھے ابن ابی شیبہ نے زہری سے روایت کیا ہی کہا کہ اس امت کے والیوں سے جو مدینے میں تھے
ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم سے ہمکو روایت نہیں پہنچی کہ صدقہ دوہرا لیتے ہوں لیکن عاملوں کو زکوۃ وصول
کرنے کے خاطر ہر سال بھیجتے خواہ فراخ سالی ہے یا مسک سالی کیونکہ اسکا لینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی سنت ہی ابن ابی شیبہ نے مکحول سے روایت کیا ہی کہ ابوبکر اور عمر اور علی اور ابن مسعود اور ابو الدرداء اور عبادہ
بن الصامت اور عبد اللہ بن قیس اشعری رضی اللہ عنہم کہتے تھے جو کوئی اپنی عورت کو ایک طلاق اور دو طلاق
دیوے تو وہ عورت جبتک حیض کا غسل نہیں کئے تب تک وہ مرد اُس عورت کا مستحق ہی یعنی اُس عورت سے رجعت
کر سکتا ہی اور عدت میں وہ عورت ہی تو اُس شوہر کی وارث ہوتی ہی اور وہ مرد اُسکا وارث ہوتا ہی
سعید بن المسیب سے روایت کیا ہی کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہے ہمارے اطفال مر جاویں تو اُن پر جنازے کی نماز پڑھنا
احق ہی ابن ابی شیبہ نے صالح سے جو مولی توامہ کا تھا روایت کیا ہی کہ وے لوگ جو ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھے
مجھے کہے ہاں کہ جب جنازے کی نماز میں مصلی تنگ ہو جاتا تو ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما پھر کر جاتے اور مسجد میں جنازے
کی نماز نہیں پڑھتے معلوم رہے یہ روایت ابو حنیفہ کے مذہب کے موافق ہی امام شافعی کے پاس جنازے کی نماز
میں پڑھنا جائز ہی اُسکے دلائل کتب فقہ میں مذکور ہیں ابن ابی شیبہ نے حسن سے روایت کیا ہی کہ ایک مرد نے ایک
کو خبیث بولا یا فاسق بولا ابوبکر رضی اللہ عنہ کہے اُس نے بری بات بولا لیکن اُسکے لئے کچھ عقوبت اور حد نہیں
معلوم رہے کہ کسی نے کسی کو بد بولا تو اُسکے لئے حد مقرر نہیں لیکن تعزیر ہی اور تعزیر امام کی رای پر موقوف
ہی شاید وہ بد بولا سو شخص کو ایسا ہی بولنا کافی تھا اس لئے اُنکو دوسری تعزیر نہ دئے ابن ابی شیبہ نے
عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت کیا ہی کہ اگر کوئی غلام کسی پر زنا کی تہمت کرتا تو اُسکو ابوبکر صدیق اور عمر
اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم چالیس مار مارتے اُنکے بعد میں دیکھا چالیس سے زیادہ مارنے لگے اُسکو عبد
عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ نے یوں روایت کیا ہی کہ ابوبکر اور عمر اور عثمان اور اُن کے بعد کے خلفا کو دیکھا ہوں کہ
حد قذف نہیں مارتے تھے مگر چالیس مار ابن ابی شیبہ نے علی بن ماجدہ سے روایت کیا ہی کہا میں نے ایک
جھگڑ کر اُنکی ناک توڑ ڈالا مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس لے آئے جب آپ قیاس کر کر دیکھے تو مجھے قصاص
نہیں مارے پھر عاقلہ سے دیت دلوائے ابن سعد اور ابن ابی شیبہ اور بیہقی حسن بن ابی جعفر سے روایت
ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم انگوٹھی بائیں ہاتھ میں پہنتے تھے ابن ابی شیبہ نے سعید بن المسیب

اقط دہی کو کہتے ہیں کہ اسکا پانی دور کر کے اسکا ٹکڑا جو بچتا ہے اسکو دھو کے خشک کرتے ہیں اس اثر سے معلوم ہوا کہ زکوۃ فطرے میں اقط لیا جاتا ہی کیونکہ وہ [illegible] قوت ہی ۱۲

یعنی بعض محدثین [illegible]

روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین سوائے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے کسی اور کو ہم نہین جانتے جو انگوٹھی پہنا ہو ابن ابی شیبہ نے حمید بن ہلال سے روایت کیا ہی کہ ایکبار ابو بکر رضی اللہ عنہ بیمار تھے اپنے داہنے طرف تھوکے اور کہے اسکے سوائے کبھی مین نے داہنے طرف نہین تھوکا ابن ابی شیبہ اور ابن جریر نے عبد الرحمن بن قاسم وہ اپنے باپ سے روایت کیا ہی کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس ثقیف کی وفد آئی ابو بکر رضی اللہ عنہ انکے لئے کھانا منگوائے اُنمین ایک شخص کو یہہ بیماری تھی یعنی جذام کی بیماری تھی اُسنے کنارے ہوا ابو بکر رضی اللہ عنہ اُسکو اپنے نزدیک بلاکے کہے کھانا میرے ساتھ کھاؤ وہ مجذوم جس جگہہ سے کھاتا تھا آپ بھی اپنا ہاتھ اُسی جگہہ ڈال کے کھانے لگے معلوم ہے مجذوم کے نزدیک ہونا یا نہ ہونا اِس مقدمہ مین احادیث مختلف وارد ہین بعضون مین وارد ہوا ہی مجذوم سے بھاگا کرو جیسے شیر سے بھاگتے ہو اور بعضون مین آیا کہ لَا عَدْوٰی یعنی بیماری انتقال نہین کرتی اور مجذوم کے ساتھ کھانا تناول کئے کرکے وارد ہوا ہی اِس اختلاف کے دفع کرنے کے لئے علما کو چند مسلک ہین اُن سے ایک مسلک کو یہان کہہ دیتے ہین کہ جن کا یقین ضعیف ہی توکل اُنسے دشوار اُن لوگون کو حکم ہی کہ مجذوم سے کنارہ کشی کرے اُسکے ساتھ اختلاط نہ رکھے کیونکہ احیاناً اگر اُسکو وہ بیماری آوے تو ضعف یقین کے نظر کرتے وہ سمجھیگا کہ اُسکا مرض اپنی طرف نقل کیا یہہ نہ سمجھیگا کہ اللہ تعالی وہ بیماری اپنی تئین لاحق کیا اِس نوبت کو اُس ضعیف الیقین کی بات نہ پہنچا کرکے اختلاط اُس سے منع کئے جسکا ایمان کامل ہی اور یقین اُسکا قوی اور توکل اُسکا ٹھیک تو اُسکو اختلاط کرنا جائز ہی کیونکہ اختلاط کرنے سے احیاناً اُسکو وہ بیماری آوے تو نہ سمجھیگا کہ مرض انتقال کیا بلکہ اُسکو اللہ کی طرف سے ہی کرکے جانیگا اور اُسکے اعتقاد مین کچھہ خلل نہ ہوویگا امام مالک اور امام شافعی اور بیہقی سنن مین قاسم بن محمد سے روایت کئے ہین کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ مال کی زکوۃ جب تک سال نہ گذرتا نہین لیتے بیہقی نے روایت کیا کہ امام شافعی کہہ مجھے ہشام بن یوسف نے خبر دیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کا خط چمڑے پر لکھا ہوا جو ہمارے لوگون کو لکھہ بھیجے تھے مین دیکھا ہون اُسکا مضمون یہہ تھا کہ ورس کا عشر دیا کرو بیہقی سنن مین معقل بن یسار مزنی سے روایت کیا ہے کہ مین ابو بکر رضی اللہ عنہ سے سنا ہون کہتے تھے کہ علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عترت مین داخل ہین بیہقی کہا اس اثر کی سند مین ایک راوی مجہول ہی بیہقی اپنی سنن مین عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت کیا ہی کہ ابو صدیق اور عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما بے تیسیر سے قسم لیتے کہ واللہ میرے پاس کچھہ اسباب اور نقد نہین مجھے کچھہ مل جاوے تو مین قرض ادا کرونگا یہہ قسم کئے بعد اُسکے متعرض نہ ہوئے سعید بن منصور اور بیہقی اپنی سنن مین جابر سے روایت کئے ہین کہ ایک شخص کسی کی امانت جراب مین رکھا تھا جراب کے سوراخون سے نکل کے وہ چیز ضایع ہوئی تب ابو بکر رضی اللہ عنہ حکم کئے کہ اُسکو تاوان

[illegible]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داہنے طرف تھوکنے سے منع کئے ہین ... صدیق رضی اللہ عنہ ... ۱۲

وفد چید لوگ چیدہ اپنے قوم کے پاس سے حاکم سے جو ملاقات کرنیکے واسطے آتے ہین ۱۲

ورس یمن مین ایک پھل ہوتا ہی اُسکے اندر سرخ تار ہوتے ہین اُنسے کپڑے کو رنگ دیتے ہین ۱۲ منہ

ہیں امام شافعی اور بیہقی اپنی سنن میں عمرو بن شعیب سے روایت کئے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے وقت جب
مال بہت ہوا اور اونٹ گراں ہوئے تو آپ نے اونٹ کی قیمت چھ سو درہم سے آٹھ سو دینار تک مقرر کئے
سعید بن منصور اور بیہقی اپنی سنن میں زید بن ابی مالک دمشقی سے اور دارقطنی اور بیہقی سنن میں سعید
بن عبد العزیز تنوخی سے روایت کئے کہ ایک عورت جس کا نام ام قرفہ تھا اسلام لا کے پھر مرتد ہوئی ابوبکر
رضی اللہ عنہ اس کو فرمائے توبہ کرنے کو نہ کی تب اسکو قتل کئے عبد الرزاق اور بیہقی اپنی سنن میں
ابن جریج سے اور ابن ابی شیبہ سے روایت کئے ہیں کہ دو شخص ایک دوسرے کو گالیاں دیں ابوبکر انکو کچھ نہ کہے جب عمر
رضی اللہ عنہ کے وقت میں ایسا ہی کئے تو عمر انکو سزا دئے بیہقی اپنی سنن میں عبد الرحمن بن ابزی سے روایت کیا ہے
کہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما جنازے کے ساتھ جاتے تو جنازے کے آگے چلتے اور علی مرتضی رضی اللہ عنہ جب جاتے تو جنازے کے
پیچھے چلتے کسی نے علی رضی اللہ عنہ سے کہا ابوبکر اور عمر جنازے کے آگے جاتے ہیں آپ کیوں پیچھے چلتے ہو علی رضی اللہ عنہ فرمائے
جنازے کے پیچھے چلنا افضل ہے آگے جانے سے جیسی جماعت سے نماز پڑھنا افضل ہے تنہا پڑھنے سے وے دونوں اسکو
جانتے ہیں لیکن لوگوں کی آسانی کے واسطے آگے جاتے ہیں معلوم رہے اس مسئلے میں فقہا کا خلاف ہے مذہب شافعی کا یہ ہے
جنازے کے آگے چلنا افضل ہے مذہب ابوحنیفہ کا پیچھے چلنا افضل ہے دلیل ہر ایک کی کتب فقہ میں مذکور ہے امام شافعی
اور بیہقی اپنی سنن میں ایک مرد سے روایت کئے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہے کہ دشمن مسلمانوں کا مال لے لیوے بعد اسکے مسلمان
بھی اسکو چھین لیں یا کسی کا غلام بھاگ کے دشمن کے یہاں چلا گیا پھر مسلمان اس غلام کو پکڑ لیں مالک ہی اسکا
مستحق ہے خرائطی مکارم الاخلاق میں اور بیہقی سنن میں زید بن الصلت سے روایت کئے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ
عنہ کہے اگر کوئی شخص کچھ فعل کیا ہو کہ جسمیں حدود الہی جاری ہیں اور میں دیکھوں تو اسکو حد نہ مارونگا اور
میرے ساتھ دوسرا شخص بھی ہو تا کر کے دوسرے کو بلوا کے بھی نہ دکھاونگا ابن خسرو مسند امام ابوحنیفہ میں زہری سے
روایت کیا ہے کہ ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کہے دیت یہودی اور نصرانی کی مسلمان حر کی دیت کے
برابر ہے ابن ابی شیبہ نے شعبی سے روایت کیا ہے کہ جب سالم مولی ابی حذیفہ رضی اللہ عنہ کے شہید ہوئے ابوبکر
رضی اللہ عنہ ان کے مال سے آدھا حصہ انکی ماں کو دئے دوسرا آدھا راہ خدا میں صرف کئے امام احمد نے مجاہد سے
روایت کیا ہے کہ مکے میں ایک لڑکے نے میرے فعیہ کیا اور میرا کان دانت سے کاٹا سو ایک ٹکڑا اس کا ٹوٹ گیا ابوبکر
رضی اللہ عنہ حج کو جب کرنے آئے میں اپنا قصہ انکے پاس لے گیا ابوبکر فرمائے اسکو عمر کے پاس لیجاؤ اگر انمیں قصاص
ہوتا ہے تو اس سے قصاص لیویں جب عمر کے پاس گئے تو دیکھ کے کہے اس میں قصاص جاری ہوتا ہے حجام کو بلاؤ
یعنی حجام کو بلوا کے دوسرے کا کان کاٹے بیہقی سنن میں شعبی سے روایت کیا ہے کہ جب بی بی فاطمہ رضی اللہ

عنہا بیمار ہوئے تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ عیادت کے واسطے انکے یہان گئے اور آنے کا اذن چاہا تب علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ بی بی فاطمہ
سے کہے ابو بکر آئے ہین اور تم سے اذن مانگتے ہین بی بی فرمائین انکو اذن دون تو تم راضی ہو علی کہے ہان پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ کو
اذن دئے ابو بکر آکے کہے واللہ مین اپنے گھر اور مال اور لوگ اور قبیلے کو نہین ترک کیا مگر خدا اور رسول اور اہل بیت کی رضامندی
کے لئے بیہقی نے کہا ہی کہ یہہ حدیث مرسل حسن ہی سند اُسکی صحیح ہی ابن سعد نے داود بن ابی ہند سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
بنی کندہ کی ایک عورت کہ جسکا نام قتیلہ تھا مالک ہوئے تھے حضرت کی وفات کے بعد وہ عورت اپنی قوم کے ساتھ مرتد ہوئی بعد اسلام لائی
اُسکو عکرمہ بن ابی جہل نے نکاح کئے ابو بکر رضی اللہ عنہ جب یہہ ماجرا سُنے آپ پر نہایت شاق ہوا عمر رضی اللہ عنہ کہے یا خلیفہ رسول اللہ وہ
عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مین داخل نہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُسکو نہ اختیار کئے اور نہ اُسکو پردہ نشین کئے وَلَقَدْ
بَرَّاءَهَا اللّٰهُ مِنْهُ بِالْاِرْتِدَادِ الَّذِیْ اِرْتَدَّتْ مَعَ قَوْمِهَا یعنی اللہ تعالیٰ اُس عورت کو ارتداد کے سبب سے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے دور رکھا جو وہ اپنی قوم کے ساتھ مرتد ہوئی ابن ابی داود کتاب المصاحف مین ہشام بن عروہ سے
روایت کیا ہی کہ قاریون کا قتل بہت ہوا یعنی یمامہ کے جنگ مین بہت سے قاریان مارے گئے ابو بکر کے دل مین اندیشہ پیدا ہوا
کہ قرآن ضایع ہو گا تب عمر بن الخطاب اور زید بن ثابت کو کہے تم مسجد کے دروازے پر رہو جو قرآن کی آیت لاوے اور اُس پر دو شاہد گذارنے
تو اُسکو لکھا کرو ابن سعد نے محمد بن ابراہیم سے روایت کیا ہی کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ ماریہ کو نفقہ دیا کرتے تھے ابو بکر کی وفات کے بعد عمر اُسکو
نفقہ دیتے تھے یہان تک کہ عمر کی خلافت مین ماریہ کی وفات ہوئی یہہ ماریہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حرم تھی ابراہیم کی والدہ رضی اللہ عنہا
ابن سعد نے جعفر بن محمد سے وہ اپنے باپ سے روایت کیا ہی کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کتون کے مار ڈالنے کا حکم کئے عبد اللہ بن جعفر کا ایک کتا تھا
ابو بکر کے پلنگ کے نیچے عبد اللہ کہے بابا میرے کتے کو مت مارو ابو بکر کہے لڑکے کے کتے کو مت مارو پھر بعد حکم لئے تا اُس کتے کو وہان سے کالین
معلوم رہے عبد اللہ بن جعفر کی ما اسماء بنت عمیس کو جعفر بن ابی طالب کی وفات کے بعد ابو بکر نکاح کئے تھے اس لئے
عبد اللہ نے ابو بکر کے پاس رہا کرتے تھے اور کتون کو مار ڈالنے کا مسئلہ مختلف فیہ ہی امام شافعی کا مذہب یہہ ہی کتون کو
مار ڈالنا مگر جس کتے سے ضرر پہنچتا ہی اُسکو قتل کرے اور کتون کی پرورش کرنے سے نہی وارد ہوئی ہی مگر
شکاری کتا ہو یا زراعت وغیرہ کی محافظت کرتا ہو اُس کو پالنا جائز ہی شاید عبد اللہ کا کتا اسی
قبیل کا تھا ابن سعد نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی تجہیز و تکفین جب ہم شروع کئے تو حجرے کا دروازہ بند کئے انصار پکارنے
لگے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دادی کی قرابت والے ہین اور اسلام مین ہماری جو منزلت ہی
سب کو معلوم ہی ہمکو اندر بلواو قریش پکارنے لگے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عصبات ہین ہمکو
اندر بلواو ابو بکر رضی اللہ عنہ پکار کے کہے ای معشر مسلمین ہر قوم اپنے قرابتی کے جنازے کے احق ہین

مالک ہوئے تھے یعنی اُسکو نکاح کئے لیکن وہ میسے کو آئی نہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وفات ہوا ۱۲

تمکو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ وہاں مت جاؤ کیونکہ تم سب وہاں جاؤ گے تو انکی وراثت والوں کو وہاں سے نکال دو گے واللہ وہاں
کوئی نہ جانا اور بھی ابن سعد نے علی بن حسین سے روایت کیا ہی کہ انصار کہے ہم بھی حقدار ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ہماری بہن کی اولاد میں ہیں اور ہمارا مرتبہ اسلام میں جو ہی سب ظاہر ہی اور ابوبکر سے اجازت مانگے ابوبکر رضی اللہ
عنہ کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابتی لوگ اس بات کے احق ہیں تم علی اور عباس سے اجازت مانگو جسکو اجازت دیں وہ جاوے
مسدد نے ابی یسار سے جو ابی دراج کا مولی تھا روایت کیا ہی کہ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز میں کھڑے ہوتے داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ کا
مسکت پکڑتے مسدد نے وہب بن کیسان سے وہ ایک مرد سے روایت کیا ہی کہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما عید کی نماز خطبے کے آگے پڑھے
اس اثر کو امام مالک نے بلاغاً روایت کیا ہی امام مالک اور بیہقی نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ میں ابوبکر صدیق
اور عمر بن الخطاب اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم کی ساتھ نماز پڑھا ہوں وہ سب نماز شروع کرتے تو بسم اللہ الرحمن
الرحیم نہیں پڑھتے معلوم رہے کہ سورۂ فاتحہ کے شروع میں بسملہ پڑھنا یا نہ پڑھنا مختلف مسئلہ ہی مذہب امام شافعی
رضی اللہ عنہ کا یہ ہی کہ بسملہ پڑھنا فرض ہی دلائل انکے کتب فقہ میں مذکور ہیں ابن ابی الدنیا کتاب الشکر میں عبدالعزیز
بن محمد بن حنتوں سے روایت کیا ہی کہا ایک شخص نے جسکو میں راست کو سمجھتا ہوں خبر دیا ہی کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
اپنی دعا میں یوں فرماتے أَسْأَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ فِي الْأَشْيَاءِ كُلِّهَا وَالشُّكْرَ لَكَ عَلَيْهَا حَتَّى تَرْضَى
وَبَعْدَ الرِّضَا وَالْخِيَرَةَ فِي جَمِيعِ مَا يَكُونُ فِيهِ الْخِيَرَةُ بِجَمِيعِ مَيْسُورِ الْأُمُورِ كُلِّهَا لَا
بِمَعْسُورِهَا يَا كَرِيمُ ابن عساکر نے سعید بن عامر سے انہوں نے جویریہ بن اسماء سے روایت کیا ہی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ
ایک روز ابوسفیان کو سخت باتیں کہیں ابو قحافہ کہے ای ابوبکر کیا تم ابوسفیان کو اتنی سخت بات کہتے ہو
ابوبکر کہے اسلام کے سبب سے اللہ تعالی چند گھروں کو بلند کیا اور چند گھروں کو پست کیا میرا گھر ان میں ہی جسکو
بلند کیا اور ابوسفیان کا گھر ان میں ہی جسکو پست کیا اسکی سند ضعیف ہی ابوالشیخ نے حسن سے روایت
کیا ہی کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمائے دیکھو اللہ تعالی جہاں کہیں شدت کی آیت فرمایا ہی وہاں نرمی کی آیت
بھی فرمایا اور جہاں کہیں فراخی کی آیت فرمایا وہاں سختی کی آیت فرمایا مومن کو ضرور ہی کہ رغبت و رہبت رکھے اور
اللہ سے حق کے سوا کچھ آرزو نہ کرے اور اپنے ہاتھ سے ہلاکی میں نہ ڈالے ابن ابی الدنیا نے ابی بکر مدینی سے روایت کیا ہی
کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یہ دعا مانگتے تھے اَللّٰهُمَّ هَبْ لِي إِيمَانًا وَيَقِينًا وَمُعَافَاةً وَنِيَّةً ابن ابی حاتم
ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ اللہ تعالی تم کو نکاح کرنے کو جو فرمایا ہی تم اس میں اللہ کی اطاعت کرے
غنی کر دیگا کہ جو وعدہ کیا ہی اسکو پورا کریگا اللہ تعالی فرماتا ہی إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ
اگر ہوگے فقرا تو غنی کر دیگا انکو اللہ اپنے فضل سے خرائطی اعتلال القلوب میں ابی عثمان نہدی سے روایت کیا ہی

اس قول میں اشارہ ہی آیت کی طرف وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ ۱۲

کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی خلافت مین ایکبار مدینے کے کسی رستے مین چلتے تھے سُنے کہ ایک لڑکی چکی پیس رہی ہے
اور یہہ کہتی ہی وَهَوِيتُهُ مِنْ قَبْلِ قَطْعِ تَمَائِمِي ۔ مُتَمَايِسًا مِثْلَ الْقَضِيبِ النَّاعِمِ ۔ وَكَانَ نُورُ الْبَدْرِ
سُنَّةَ وَجْهِهِ ۔ يُومِي وَيَصْعَدُ فِي ذَوَابَةِ هَاشِمِ ۔ یعنی میرے گلے مین کے تعوذین نکلنے کے قبل مین اسکی
عاشق ہوئی لٹک چال والا نازک چھڑی کے سی اُسکے چہرے کا حُسن گویا چودھوین رات کا چاند ہی کہ اشارہ
کرتا ہی اور چڑھتا ہی چوٹی مین ہاشم کے ابوبکر رضی اللہ عنہ یہہ سنکے دروازے پر مارے ایک عورت نکلی ابوبکر پوچھے تو بندی
ہی تو کہی یا خلیفہ رسول اللہ مین باندی ہون کہے تو کس پر عاشق ہی تو روئی اور کہی یا خلیفہ رسول اللہ اس قبر کے
صاحب کے حق کے واسطے میرے پاس سے آپ جاؤ ابوبکر فرمائے اسی صاحب قبر کی حق واسطے مین نہ جاؤنگا جب تک تو اپنا احوال
نہ کہے پھر وہ باندی یہہ بیت پڑھی وَأَنَا الَّتِي لَعِبَ الْغَرَامُ بِقَلْبِهَا ۔ فَبَكَتْ لِحُبِّ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ
یعنی مین وہی ہون جو عشق کی حرارت میرے دل مین بازی کر رہی ہی سو مین محمد بن القاسم کی دوستی مین روئی یہہ سنکے
ابوبکر نے اس باندی کو اُسکے صاحب سے خرید کئے اور محمد بن قاسم بن جعفر بن ابی طالب پاس اُسکو بھیج دئے معلوم رہے
اس قصے کو سیوطی نے جمع الجوامع مین لکھا ہی لیکن اُسکا حال بیان نہ کیا جعفر بن ابی طالب کے فرزندون مین کوئی
اتنی عمر والا نتھا جو ابوبکر کی خلافت مین اُسکو فرزند بالغ رہے اور محمد بن قاسم بن جعفر نے ابوبکر کی خلافت مین اُس
باندی کا معشوق ہونے کی صلاحیت رکھتا تو وہ البتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین موجود رہتا لیکن
کوئی مورخ واہل سیر اُس کا مذکور نہین کئے معلوم ہوا کہ یہہ قصہ صحیح نہین معلوم رہے حافظ جلال الدین سیوطی نے
ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آثار اپنی کتاب جمع الجوامع مین جو لکھا تھا ہم اُنکو جمع کئے ان مین احکام جو مذکور ہین اکثر
اجتہادی ہین دوسرے مجتہدونکی رائے مین ان سے دوسری دلائل جو معلوم ہوئے اُس پر عمل کئے ہم مقلدون پر ضرور
ہی کہ فقط اِن آثار کو دیکھ کے اُن پر عمل نہ کرے بلکہ احکام مین اپنے امام کے تابع رہے چھٹا چمن اُنکی خوابکی تعبیر
کرنے مین خواب کی تعبیر بولنا نبوت کے علوم مین کا ایک علم ہی ہر کسی سے بن نہین آتا صدیق رضی اللہ عنہ کو خوابون کی تعبیر نے
مین بڑا کمال تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین کوئی شخص خواب اپنا بیان کرتا تو صدیق اکثر اُسکی تعبیر عرض
کرتے ابن سعد نے محمد بن سیرین سے جو تعبیر کے علما کا امام تھا روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد
خوابکی بڑا تعبیر کرنے والے ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے دیلمی اپنی مسند فردوس مین اور ابن عساکر سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے
روایت کئے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مجھے امر ہوا کہ خوابکی تعبیر ابوبکر سے کرواؤن ابن کثیر کہا یہہ حدیث غریب ہی
طبرانی کبیر مین سمرہ بن جندب سے یون روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ابوبکر خوابکی تعبیر کرتے ہین اور
انکا جو بہتر خواب ہی وہ اُنکا ایک حصہ ہی نبوت سے اب چند خوابون کی تعبیر جو ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہی ہم یہان

یابی ابی م

صحابہ جو باتین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی طرف سے نقل کرتے ہین اُسکو حدیث
بولا کرتے ہین اور جو باتین اپنی
طرف سے بولتے ہین تو
اسکو اثر کہا کرتے
ہین اثر کی جمع
آثار ہی
۱۲

لکھتے ہیں سعید بن منصور نے سعید بن المسیب سے روایت کیا ہی کہ بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا خواب دیکھے کہ اُنکے گھر میں
تین چاند ٹوٹے ہیں یہ خواب ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہے ابوبکر خواب کی تعبیر خوب بیان کیا کرتے تھے فرمائے تمھارا
خواب اگر سچ ہو تو تمھارے گھر میں کے بہتر لوگوں میں سے تین شخص دفن ہو وینگے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
وفات ہوی اور حضرت کو وہاں دفن کیے تو ابوبکر فرمائے تم خواب میں تین چاند جو دیکھے اُن میں کا یہ بہتر چاند ہی سعید
بن منصور اور حاکم نے عمرو بن شرحبیل سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں خواب دیکھا
میں کہ میرے پیچھے سیاہ بکریاں لے آتا ہوں پھر اُنکے پیچھے سفید بکریاں اتی لایا جس سے سیاہ بکریاں ڈھپ گئیں ابوبکر
عرض کیے یا رسول اللہ سیاہ بکریاں عرب ہیں اسلام لاوینگے بعد اُن کے عجم اتنی کثرت سے داخل ہوں گے کہ عرب دبینگے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے فرشتہ بھی یہی تعبیر کیا ہی امام احمد اپنی مسند میں اور دارمی سنن میں جابر بن عبد اللہ
رضی اللہ عنہما سے روایت کیے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے میں خواب دیکھا کہ ایک چرم کے ظرف میں
خرما لائے ہیں میرے منہ میں وہ سب جمع ہوا ہی اُس میں کا ایک تخم میرے منہ میں آیا میں نے اسکو پھینک دیا ابوبکر کہے یا
رسول اللہ وہ آپکا لشکر ہی جو روانہ کیئے ہو سلامتی سے غنیمت لے آوےگا اور ایک شخص سے ملیگا اُس نے اُنکے
ذمے کی قسم اُن کو دیگا وے اُسکو چھوڑ دیوینگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے فرشتہ بھی یہی تعبیر بولا ہی
ابن سعد نے ابن شہاب سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک خواب دیکھکے ابوبکر کو فرمائیں خواب
دیکھا کہ میں اور تم ملکے سبقت کرتا جاتا ہے تو میں سیڑی کے دو درجے اور آدھا درجہ تم پر بڑھ گیا ابوبکر اسکی
تعبیر کیئے کہ یا رسول اللہ آپکو اللہ تعالی اپنی رحمت و مغفرت کی طرف لیجاویگا یعنی روح مبارک قبض کریگا اور میں
آپکے بعد اڑھائی سال زندہ رہونگا عبد الرزاق اپنی کتاب مصنف میں ابی قلابہ سے روایت کیا ہی کہ ایک شخص ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا میں خواب میں لہو کا پیشاب کیا ابوبکر فرمائے تو اپنی عورت سے حیض کے عالم میں
ہمبستر ہوا ہی اُس نے کہا سچ ہی فرمائے اللہ سے استغفار کر پھر ایسا کام مت کر ابن ابی شیبہ نے مسروق
سے روایت کیا ہی کہ ایکبار صہیب رضی اللہ عنہ ابوبکر کو دیکھکے کنارہ کشی کیئے ابوبکر پوچھے تم کیوں مجھ سے
اعراض کیئے کیا کچھ تمھاری ناخوشی کی بات میں کہا ہوں کہ کسی نے تمکو خبر دیا ہی صہیب کہے واللہ ایسی بات کچھ
نہیں ہی مگر میں نے ایک خواب دیکھا کہ اُسکو مکروہ جانا ابوبکر کہے وہ کیا خواب ہی صہیب کہنے لگے میں دیکھا ہوں
تمھارے دونوں ہاتھ گردن سے باندھے ہیں اور انصار سے ایک شخص کے دروازے پر جسکا نام ابو الحشر ہی کھڑے ہو
ابوبکر کہے تم نے اچھا خواب دیکھے ہو اللہ تعالی میرے دین کو حشر تک جمع رکھیگا ابن ابی شیبہ اور نعیم
بن حماد کتاب الفتن میں اور ابن ابی الدنیا کتاب الاشراف میں شعبی سے روایت کیئے ہیں کہ بی بی عایشہ

رضی اللہ عنہا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہے مین خواب دیکھی ہون کہ میرے گرد گائین نحر ہوتے ہین ابوبکر کہے تمھارا خواب اگر
سچ ہو تو تمھارے گرد ایک جماعت ماری جاویگی ابن ابی شیبہ اور ابوبکر غیلانی کتاب الغیلانیات مین شعبی
سے روایت کئے ہین کہ ایک مرد ابوبکر کے پاس آیا اور بولا مین نے خواب دیکھا ایک مہری کو جاری کرتا ہون
ابوبکر رضی اللہ عنہ فرمائے تو نے ایسی شے کو جو جاری نہین ہوتی جاری کیا تو مرد ہی جھوٹھ بولا کرتا ہی اب
اللہ سے ڈر جھوٹھ مت بول ابن سعد نے صالح بن کیسان سے روایت کیا ہی کہ محرز بن نضلہ رضی اللہ عنہ
کہے مین خواب دیکھا کہ یہہ آسمان کشادہ ہوا اور مین اُسمین گیا یوہین ساتھون آسمان پر گیا وہان سے
سدرۃ المنتہی کے پاس گیا مجھے کہے یہہ تیرا گھر ہی ابوبکر رضی اللہ عنہ خوابکی اچھی تعبیر کرتے تھے مین یہہ خواب
اُنسے بیان کیا فرمائے تجھے شہادتکی بشارت دیتا ہون غرض اُسکے دوسرے روز محرز نے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ غزوہ غابہ کو گئے جسکو یوم السرح اور غزوہ ذی قرد بھی کہتے ہین سنہ چھٹے ہجری مین
واقع ہوا اور مسعدہ بن حکمہ نے محرز رضی اللہ عنہ کو قتل کیا ابوبکر غیلانی غیلانیات مین حسن سے روایت کئے
ہین کہ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے ابوبکر کو کہے مین خواب دیکھا ہون کہ قاز مار کے اپنے بازو سے رکھتا ہون
میرے پیچھے کے دور والے اُسکو کھاتے ہین ابوبکر رضی اللہ عنہ فرمائے تمھارا رویا صادق ہو تو تم ایک صاحب اولاد
عورت کو نکاح کروگے اُسکی اولاد تمھارا مال کھاویگی سمرہ بھی ایک خواب کہے ہین ایک بیل دیکھا ایک سوراخ سے
نکلا بعد اُس مین جانا چاہا تو نہ جاسکا ابوبکر فرمائے وہ ایک سخن عظیم ہی کہ آدمی سے نکلتا ہی پھر عود نہین کرتا
سمرہ بھی ایک خواب کہے کہ مین دیکھا دجال نکلا ہی اور مین دیوار مین جا رہا ہون اور منہہ پھیرا کے دیکھتا ہون تو
وہ میرے سے قریب ہوا ہی یکایک زمین پھٹ گئی اور مین اُس مین جاتا رہا ابوبکر رضی اللہ عنہ فرمائے تمھارا
رویا صادق ہو تو تم پر اپنے دین مین سختی پڑیگی ابن عساکر نے ابی حذیفہ اسحق بن بشر قدسی سے وہ محمد
بن اسحق سے روایت کیا ہی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے دل مین رومیون سے جنگ کرنے کا ارادہ کئے اور اُسکی
کسی کو ہنوز اطلاع نہین کئے تھے کہ یکایک شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ آکے بیٹھے اور کہے یا خلیفۃ رسول اللہ
کیا آپ فوجین شام کی طرف بھیجنے کا ارادہ کئے ہو کہے ہان لیکن اُسپر کسی کو مطلع نہین کیا اور تم جو پوچھتے
ہو اُسکا کچھ سبب ہی شرجیل کہے ہان مین خواب دیکھا آپ ایک پہاڑ کے نیچے پر لوگونکے ساتھ چلتے ہین
وہان چلتے ہوئے پہاڑ کی چوٹی پر سوار ہوئے اور لوگون کو دیکھنے لگے آپکے ہمراہ چند رفقا بھی ہین
بعد وہان سے اتر کے ایک نرم زمین پر جسمین زراعت اور قریے اور قلعے تھے گئے اور مسلمانونکو کہے
اللہ کے دشمنون کو بڑی طور سے غارت کرو فتح اور غنیمت کا مین ضامن ہون اسمین مسلمان دوڑے

میں بھی اسی میں تھا جھنڈا میرے ہی پاس تھا میں نشان لیکے ایک قریے والوں کے پاس گیا وے میرے سے امان مانگے
میں اُن کو امان دیکے آپ کے پاس آیا دیکھتا کیا ہوں کہ آپ ایک تخت پر قلعے کی طرف متوجہ ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ
آنکو اُس قلعے کی فتح نصیب کیا اور لوگ آپ سے امان مانگے پھر اللہ تعالیٰ آپ کے لئے ایک تخت مقرر کیا
آپ اُس تخت پر بیٹھے کسی نے آپکو کہا اللہ تم کو فتح اور نصرت دیگا تم اللہ تعالیٰ کا شکر کرو اور اس کی اطاعت ادا
نصر اللہ والفتح کا سورہ آخر تک پڑھا اس میں میں بیدار ہوا ابوبکر رضی اللہ عنہ فرمائے تمھاری آنکھ نیک دیکھی انشا
اللہ نیک ہوگا بعد فرمائے تم فتح کی بشارت اور میری موت کی خبر دیئے اور آپ کے آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور فرمائے
تم جو پہاڑ کی رستے کو دیکھے اور اُس پر ہم چلتے تھے بعد ہم ایک بلند چوٹی پر گئے اور لوگوں کو دیکھے اُسکی تعبیر یہ ہی
ہم کو اس لشکر کے کھینچنے میں اور دشمن کے مقابلے میں مشقت حاصل ہوگی بعد ہم غالب آویگے ہمارا کام ہموار
آویگا اور ہم جو پہاڑ کی چوٹی سے اترکے نرم زمین میں جہاں زراعت اور نہریں اور قریے اور قلعے تھے گئے
اُسکی تعبیر یہ ہی ہم تنگی معاش اور سختی سے نکل کے آسانی اور فراغت میں آویگے اور وہ جو میں کہا اللہ کے دشمنوں کو
بُری طور سے غارت کر تمھاری فتح اور غنیمت کا میں ضامن ہوں اُسکی تعبیر یہ ہی مسلمان کافروں کے بلاد سے
فتح ہوسکیگے میں انکو جہاد کی اور اجر اور غنیمت کی جو اُن میں تقسیم ہوگی ترغیب دونگا اور وے اُسکو
قبول کرینگے اور تمھارے ہاتھ میں جو جھنڈا تھا اُسکو لیکے تم اُن کے ایک قریے میں گئے تم سے وے امان لئے اُسکی
تعبیر یہ ہی کہ تم بھی لشکر کے امراء میں ہوگے اور تمھارے ہاتھ سے فتح ہوگی اور قلعہ جو مجھ سے فتح ہوا وہی فتح ہی
اور تخت جس میں بیٹھا تھا تعبیر اُس کی یہ ہی اللہ تعالیٰ مجھے رفعت دیگا اور کافروں کو پست کریگا اللہ تعالیٰ نے
یوسف علیہ السلام کو کہا وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ اور وہ جو اللہ کا شکر کرو کہا اور اطاعت کرو اور اذا جاء کا سورہ
پڑھا وہ میری موت کی خبر دیا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب یہ سورت نازل ہوئی آپکی موت کی خبر لائی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معلوم کرلئے کہ وہ اپنی موت کی خبر ہی بعد ابوبکر فرمائے واللہ میں امر معروف اور نہی
منکر کرونگا اور جس نے اللہ کے امر کو ترک کر رہا ہی اُسکو بجالانے کے لئے کوشش کرونگا اور اللہ کے دشمنوں سے جنگ
کرنے واسطے مشرق ومغرب میں لشکریں روانہ کرونگا یہاں تک کہ کہیں اللہ ایک ہی اللہ ایک ہی اُسکا کوئی ساجھی
نہیں یا وے دشمن ذلیل ہوکے اپنے ہاتوں سے جزیہ دیں یہ اللہ تعالیٰ کا امر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت
ہی جب مجھے اللہ تعالیٰ اس جہاں سے اُٹھا دے تو تم اللہ کو عاجز اور سستی کرنے والا اور مجاہدوں کے ثوابکو
گھٹانے والا نہ پاوگے اس ماجرے کے بعد ابوبکر امراء کو مقرر کئے اور لشکریں شام کی طرف بھیجے اس کی سند
ضعیف ہی ابن ابی عاصم کتاب السنہ میں ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہے کہ حضر

خواب یہہ ہی کہ تم اپنے پروردگار کو دیکھیں یا اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو یا اپنے والدین کو جو مسلمان موئے ہین حکیم ترمذی اور بیہقی شعب الایمان مین روایت کئے ہین کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ صبح کو فرماتے جو کوئی اچھا خواب دیکھا تو ہم سے بیان کرے مسلمان آدمی جو کامل وضو کیا ہو اچھا خواب میرے لئے دیکھنا میرے پاس اِس سے اور اِس سے بہتر ہی ساتھوان چمن آپ کے خطبون کے بیان مین زمانِ جاہلیت مین عرب کے لوگون مین جہل بڑا تھا فلسفی وغیرہ کے علوم اُسوقت جو دوسرے قومون مین مروج تھے وے لوگ نہین جانتے تھے عرب کا بڑا علم فصیح خطبہ بنا کے فی البداہت پڑھنا اور شعر کہنا تھا غرض ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خطبہ بنا کے پڑھنے مین بڑا کمال تھا خطبہ نہایت فصاحت و بلاغت سے بنا کے کہا کرتے زبیر بن بکار نے کہا ہی مین بعضی علما سے سنا ہون کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین ابوبکر صدیق اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما خطبہ اچھا بنا کے کہتے تھے ناظرین پر ظاہر ہو کہ اُسوقتکی عادت یہہ تھی کہ جو خلیفہ ہوتا وہی نماز کی امامت کرتا اور خطبہ پڑھتا اِس صورت مین ابوبکر کی خلافت کے ایام مین فقط جمعہ اور عیدین کے خطبے ایکسو تیس سے زیادہ ہوئے ہین اُنکے سوائے اگر کوئی مہم درپیش ہوتا یا کچھ حکم کرنا ضرور ہوتا یا کسی کی تنبیہ منظور ہوتی یا لشکر کی روانگی مقصود ہوتی یا کچھ فتح ہوتا تو بھی خطبہ پڑھا کرتے ایسے خطبون کا اتفاق بہت بار ہوا ہی مگر وے تمام خطبے کتب مین مدون نہین فقط چند خطبے جو بہت ضرور تھے نقل کئے ہین ان مین کے چند خطبے خلافت کے گلزار مین مذکور ہوگے اور چند خطبے جو فقط وعظ ونصایح پر مشتمل تھے انکو ہم یہان ذکر کرتے ہین ابن ابی شیبہ اپنی مصنف مین زبیر سے نقل کیا ہی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ایکبار خطبہ پڑھنے لگے اور کہے ای لوگو اللہ سے حیا کرو قسم ہی اُسکی جو میرا جی اُسکے دست قدرت مین ہی جب قضاء حاجت کے واسطے بیت الخلا کو جاتا ہون تو اللہ سے حیا طلب کرتا ہوں اور اپنے سر کو ڈھانپتا ہون اِسکو عبد الرزاق اپنی کتاب مصنف مین عمرو بن دینار سے یون روایت کیا ہی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ فرمائے اللہ سے حیا طلب کرو خدا کی قسم جب مین بیت الخلا کو جاتا ہون تو اللہ سے شرما کے اپنی پشت دیوار کی طرف کرتا ہون اور ابن حبان روضۃ العقلا مین ابن شہاب سے یون روایت کیا ہی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے ایک خطبہ مین فرمائے اللہ سے حیا کرو واللہ جس روز سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کیا ہون قضاء حاجت واسطے جاتا ہون تو اپنے پروردگار کی حیا سے سر پر کپڑا ڈالتا ہون سیوطی نے کہا اِسکی سند منقطع ہی ابن عساکر نے موسی بن عقبہ سے روایت کیا ہی کہ ایکبار ابوبکر رضی اللہ عنہ یہہ خطبہ پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَحْمَدُهٗ وَاَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْاَلُهُ الْكَرَامَةَ فِيْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ فَاِنَّهٗ قَدْ دَنَا اَجَلِيْ وَاَجَلُكُمْ

اِس سے اور اِس سے بہتر ہی یعنے اقسام کے نعمتیں ملینگے وہ بہتر ہی یہہ عرش کا محاذی ہی جہان بہت سی نعمتیں حاصل ہونے کا ارادہ کرتے ہیں اُنکو کدا کدا کر کے مبہم ذکر کرتے ہیں ۱۲

واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدا عبده ورسوله ارسله
بالحق بشيرا ونذيرا وسراجا منيرا لينذر من كان حيا ويحق القول على الكافرين
ومن يطع الله ورسوله فقد رشد ومن يعصهما فقد ضل ضلالا مبينا
اوصيكم بتقوى الله والاعتصام بامر الله الذي شرع لكم وهداكم به فان
جوامع هدى الاسلام بعد كلمة الاخلاص السمع والطاعة لمن ولاه
الله امركم وانه من يطع الله واولي الامر بالمعروف والنهي عن المنكر قد افلح
وادى الذي عليه من الحق واياكم واتباع الهوى فقد افلح من حفظ من الهوى والطمع
والغضب اياكم والفخر وما فخر من خلق من تراب ثم الى التراب يعود ثم ياكله
الدود ثم هو اليوم حي وغدا ميت فاعملوا يوما بيوم وساعة بساعة وتوقوا دعاء
المظلوم وعدوا انفسكم في الموتى واصبروا فان العمل كله بالصبر واحذروا و
الحذر ينفع واعملوا والعمل يقبل واحذروا ما حذركم الله من عذابه وسارعوا
فيما وعدكم الله من رحمته وافهموا تفهموا واتقوا وتوقوا فان الله قد بين
لكم ما اهلك به من كان قبلكم وما نجى به من نجا قبلكم قد بين لكم في كتابه
حلاله وحرامه وما يحب من الاعمال وما يكره واني لا آلوكم ونفسي والله
المستعان ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم واعلموا انكم ما اخلصتم
لله من اعمالكم فربكم اطعتم وحظكم حفظتم واغتبطتم وما تطوعتم
به لدينكم فاجعلوه نوافل بين ايديكم تستوفوا بسلفكم وتعطوا جزاءكم
حين فقركم وحاجتكم اليها ثم تفكروا عباد الله في اخوانكم واصحابكم الذين
قد مضوا قد وردوا على ما قدموا فاقاموا عليه وحلوا في الشقاء والسعادة
فيما بعد الموت ان الله ليس له شريك وليس بينه وبين احد من خلقه نسب
يعطيه خيرا ولا يصرف عنه سوءا الا بطاعته واتباع امره وانه لا خير في خير
بعده النار ولا شر في شر بعده الجنة اقول قولي هذا واستغفر الله العظيم
لي ولكم وصلوا على نبيكم صلى الله عليه وآله وسلم وعليكم ورحمة الله وبركاته

اسکا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ رب العالمین کو شکر ہی مرے اسکا حمد کرتا ہوں اور اس سے مدد مانگتا ہوں

اور موتکے بعد جو کرامت اُسکے ہم خواہان ہین میری اور تمھاری موتکا وقت قریب پہنچا اور گواہی دیتا ہون
کہ کوئی الہ نہین سوائے اللہ کے وہ ایک ہی اُسکا کوئی ساجھی نہین اور محمد اُسکے بندے اور رسول ہین اللہ انکو
ٹھیک بات دیکے بھیجا آپ خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے اور چمکتے چراغ ہین تا ڈرسناوے اُسکو جو زندہ
ہی اور ثابت ہو دلیل کافرون پر اور جسنے اللہ کی اور اُس کے رسول کی اطاعت کی اُسنے سیدہی راہ پائی
اور جسنے اُنکی نافرمانی کی بڑا گمراہ ہوا مین تم کو اللہ سے ڈرنے کے لئے وصیت کرتا ہون اور مضبوط پکڑنے کو اُسکے
امر کے جو تمھارے لئے مقرر کیا اور اُس سے تم کو ہدایت دیا کیونکہ اسلام کی ہدایت کے جوامع کلمہ اخلاص کے بعد
اطاعت کرنا ہی اُسکی جس کو اللہ تعالی نے تمھارے امر کا والی کیا کیونکہ جسنے اللہ کی اور اولی الامر کی اطاعت
امر معروف اور نہی منکر مین کریگا تو وہ فلاح پایا اور اپنے پر جو حق تھا اُسکو ادا کیا اور تم اپنی خواہش نفس کی
متابعت کرنے سے ڈرا کرو جسنے خواہش اور طمع اور غصے سے محفوظ رہا تو وہ فلاح پایا اور تم فخر کرنے سے ڈرا کرو
مٹی سے جو شخص پیدا ہوا اور پھر مٹی مین جانیوالا ہو بعد اُسکو کیڑے کھاتے ہو اور آج کے دن زندہ ہی اور کل مر جائیگا
اُسکو کس چیز کا فخر ہی پھر عمل کرو ہر روز اور ہر ہر ساعت کا اور مظلوم کی دعا سے ڈرا کرو اور تم اپنے تئین مردو نمین
شمار کیا کرو اور صبر کرو کیونکہ سب اعمال کی خوبی صبر کرنے سے ہی حذر کیا کرو وہ نفع دیگا اور عمل کرو مقبول
ہوگا اور اللہ جو اپنے عذاب سے ڈرایا ہی اُس سے حذر کرو اور اپنی رحمت کا جو وعدہ کیا ہی اُسکی طرف مسارعت
کرو خود سمجھو تب دوسرون کو سمجھاوینگے خود ڈرو دوسرون کو ڈراوینگے کیونکہ اللہ تعالی تم کو بیان کردیا ہی
وہ چیز جس سے ہلاک کیا اُنکو جو تم سے پہلے تھے اور وہ چیز جس سے پہلون کو نجات دیا اور تمھارے لئے اپنی کتاب
مین حلال و حرام کا بیان کیا اور اُن اعمال کا کہ جنکو دوست رکھتا ہی اور جنکو مکروہ جانتا ہی مین تم کو
اور اپنی نفس کو نصیحت کرنے مین قصور نہ کرونگا اللہ سے استعانت مانگتا ہون اور طاقت و قوت نہین مگر اللہ
ہی سے جو بلند اور بڑا ہی اور جانیو تم اپنے اعمال جو اللہ کے لئے خالص کرتے ہو اُس مین اپنے ربکی اطاعت
اور اپنے حصے کی محافظت اور اغتباط کرتے ہو اور تم اپنے دین کے خاطر جو تطوع کرتے ہو اُسکو اپنے آیندہ کے
واسطے نوافل ٹھہراؤ تم اپنے سلف کو پورا حاصل کر لو تمھارے فقر اور حاجت کے وقت اُسکی جزا پاوگے
ای اللہ کے بندو تمھارے بھائی اور رفیق جو گذر گئے ہین انکے احوال مین تفکر کرو جو عمل کئے تھے اُسی کو دیکھے
اور سعادت یا شقاوت جو موتکے بعد ہی اُسی پر اترے اللہ کا کوئی ساجھی نہین اور اُسکے اور کسی مخلوق کے
درمیان کچھ نسب نہین کہ جسکے سبب سے اُسکو خوبی دیوے اور کسی سے بدی دور نہین کرتا مگر اُسکی طاعت سے اور اُسکے
حکم پر چلنے سے کیونکہ جس خوبی کے بعد آتش ہو اُس خوبی مین کچھ خوبی نہین اور جس خرابی کے بعد جنت ہو

سلف اس معاملے کو کہتے ہین کہ کسی [illegible]
[illegible] پہلا معنی [illegible] صحیح ہی ۱۲ [illegible]

اُس خرابی میں کچھ خرابی نہیں یہ بات تم کو کہتا ہوں اور میں تمہارے لئے اللہ سے مغفرت مانگتا ہوں تم اپنے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ وسلام بھیجا کرو تمہارے اوپر اللہ کی رحمت و برکات ہو ابن ابی شیبہ اور ہناد
اور ابو نعیم حلیہ میں اور حاکم اور بیہقی عبد اللہ بن عُکیم سے روایت کئے ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ ایک بار خطبہ پڑھتے تھے
اللہ تعالی کی حمد وثنا کر کے پھر فرمائے اُوْصِيكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَاَنْ تُثْنُوْا عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ وَاَنْ
تَخْلِطُوا الرَّغْبَةَ بِالرَّهْبَةِ وَتَجْمَعُوا الْاِلْحَافَ بِالْمَسْئَلَةِ فَاِنَّ اللّٰهَ اَثْنٰى عَلٰى زَكَرِيَّا
وَاَهْلِ بَيْتِهٖ فَقَالَ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسَارِعُوْنَ فِى الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا وَكَانُوْا
لَنَا خَاشِعِيْنَ ثُمَّ اعْلَمُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ قَدِ ارْتَهَنَ بِحَقِّهٖ اَنْفُسَكُمْ وَاَخَذَ عَلٰى ذٰلِكَ
مَوَاثِيْقَكُمْ وَاشْتَرٰى مِنْكُمُ الْقَلِيْلَ الْفَانِىَ بِالْكَثِيْرِ الْبَاقِىْ وَهٰذَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيْكُمْ لَا يُطْفٰى
نُوْرُهٗ وَلَا يَنْقَضِىْ عَجَائِبُهٗ فَصَدِّقُوْا قَوْلَهٗ وَانْتَصِحُوْا كِتَابَهٗ وَاسْتَبْصِرُوْا بِهٖ لِيَوْمِ
الظُّلْمَةِ فَاِنَّمَا خَلَقَكُمْ لِعِبَادَتِهٖ وَوَكَّلَ بِكُمْ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ثُمَّ
اعْلَمُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اَنَّكُمْ تَغْدُوْنَ وَتَرُوْحُوْنَ فِىْ اَجَلٍ قَدْ غُيِّبَ عَنْكُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ

عِلْمُهٗ ص

اَنْ تَنْقَضِىَ الْاٰجَالُ وَاَنْتُمْ فِىْ عَمَلِ اللّٰهِ فَافْعَلُوْا وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْا ذٰلِكَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَسَابِقُوْا
فِىْ مَهَلِ اٰجَالِكُمْ قَبْلَ اَنْ تَنْقَضِىَ فَتَرُدَّكُمْ اِلٰى اَسْوَءِ اَعْمَالِكُمْ فَاِنَّ قَوْمًا جَعَلُوْا اٰجَالَهُمْ
لِغَيْرِهِمْ وَنَسُوْا اَنْفُسَهُمْ فَنَهَاكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنُوْا اَمْثَالَهُمْ فَالْوَحَا الْوَحَا ثُمَّ النَّجَاءَ النَّجَاءَ
فَاِنَّ وَرَاءَكُمْ طَالِبًا حَثِيْثًا اَمْرُهٗ سَرِيْعٌ ترجمہ اِس کا یوں ہی ہے میں تم کو وصیت کرتا ہوں
اللہ سے ڈرنے کی اور وہ جس ثنا کا لائق ہی ویسی ثنا کیا کرو اور رغبت کو رہبت سے ملائے رہو اور اُس سے
سوال کرنے میں لجاجت کرو کیونکہ اللہ تعالی زکریا کی اور ان کے گھر والوں کی تعریف کیا اور فرمایا وے
نیکیوں میں جلدی کرتے تھے اور ہمکو توقع سے اور ڈر سے پکارتے تھے اور ہمارے سامنے دبے ہوئے تھے
پھر اللہ کے بندو جانیو اللہ عز وجل اپنے حق کے واسطے تمہارے نفسوں کو گرو کر لیا اور اُس پر تمہارے سے
اقرار لیا اور تم کو کثیر باقی دیکے قلیل فانی خرید کیا تمہارے پاس اللہ کی کتاب ہے جس کا نور بجھتا نہیں اور عجائب
اُسکے ختم نہیں اُسکے قول کی تم تصدیق کرو اور اُس کی کتاب کی خیر خواہی میں ہو اور تاریکی کے واسطے اس سے
بینائی طلب کرو تم کو پیدا نہیں کیا مگر اپنی عبادت کے واسطے اور تم پر کراماً کاتبین موکل کیا جو تم کرتے ہو سو
وے جانتے ہیں پھر اللہ کے بندو پھر جانیو تم دن رات کرتے ہو ایک اجل تک جسکا علم تم سے پوشیدہ
ہی اور تمہاری اجل منقضی ہوئی تک اللہ تعالی کے کسی کام میں رہ سکتے ہو تو رہیو لیکن اُس کی توفیق

تم مین ہرگز نہین مگر اللہ ہی مدد کرنا اور تمھاری اجل مین مہلت دیا ہی اُس مہلت
کی ایام مین تم نیکیون کی طرف سبقت کرو نہین تو تمھارے بد اعمال کی طرف تمکو لیجاویگا کیونکہ کئی لوگ
اپنی عمر کو غیر کے لیئے صرف کئے اور اپنے تئین بھول گئے تم ویسے ہونا کر اللہ تعالی تم کو منع کیا شتابی کرو شتابی
کرو جلدی کرو جلدی کرو کیونکہ تمھارے پیچھے ایک جلد بلانے والا لگا ہی اُس کا امر بہت جلدی کا ہی امام احمد
زہد مین اور ابن ابی الدنیا کتاب قصر الامل مین اور ابو نعیم حلیہ مین یحیی بن ابی کثیر سے روایت کئے ہین کہ ابوبکر رضی اللہ
عنہ اپنے خطبہ مین کہا کرتے اَيْنَ الْوُضَاةُ الْحَسَنَةُ وُجُوْهُهُمُ الْمُعْجَبُوْنَ بِشَبَابِهِمْ اَيْنَ الْمُلُوْكُ
الَّذِيْنَ بَنَوُا الْمَدَائِنَ وَحَصَّنُوْهَا بِالْحِيْطَانِ اَيْنَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُعْطُوْنَ الْغَلَبَةَ
فِيْ مَوَاطِنِ الْحُرُوْبِ قَدْ تَضَعْضَعَ اَرْكَانُهُمْ حِيْنَ اَتٰى بِهِمُ الدَّهْرُ وَاَصْبَحُوْا فِيْ
ظُلُمَاتِ الْقُبُوْرِ اَلْوَحَا الْوَحَا ثُمَّ النَّجَا النَّجَا اس کا ترجمہ یون ہی کہان ہین وے خوبصورت
لوگ جنکے چہرے اچھے تھے وے جو اپنی جوانی پر ناز کرتے تھے کہان ہین وے پادشاہان جو شہرین بسائے اور
دیوارون سے انکو مستحکم کئے کہان ہین وے لوگ جو جنگ مین غالب ہوا کرتے تھے سبھون پر ایک زمانہ آیا
جو انھونکو پست کر دیا اور اپنے قبرون کے اندھیرے مین گئے شتابی کرو شتابی کرو پھر شتابی کرو شتابی
کرو ابو نعیم حلیہ مین عمرو بن دینار سے روایت کیا ہی کہ ایکبار ابوبکر رضی اللہ عنہ یہہ خطبہ پڑھے اُوْصِيْكُمْ
بِاللّٰهِ لِفَقْرِكُمْ وَفَاقَتِكُمْ اَنْ تَتَّقُوْهُ وَاَنْ تُثْنُوْا عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَاَنْ تَسْتَغْفِرُوْهُ
اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا وَاعْلَمُوْا اَنَّكُمْ مَا اَخْلَصْتُمْ لِلّٰهِ فَرَبَّكُمْ اَطَعْتُمْ وَحَقَّكُمْ حَفِظْتُمْ
فَاَعْطُوْا ضَرَائِبَكُمْ فِيْ اَيَّامِ سَلَفِكُمْ وَاجْعَلُوْهَا نَوَافِلَ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ حَتّٰى تَسْتَوْفُوْا
سَلَفَكُمْ وَضَرَائِبَكُمْ حِيْنَ فَقْرِكُمْ وَحَاجَتِكُمْ ثُمَّ تَفَكَّرُوْا عِبَادَ اللّٰهِ فِيْمَنْ
كَانَ قَبْلَكُمْ اَيْنَ كَانُوْا اَمْسِ وَاَيْنَ هُمُ الْيَوْمَ اَيْنَ الْمُلُوْكُ الَّذِيْنَ كَانُوْا اَثَارُوا الْاَرْضَ
وَعَمَرُوْهَا قَدْ نُسُوْا وَنُسِيَ ذِكْرُهُمْ فَهُمُ الْيَوْمَ كَلَا شَيْءٍ فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةٌ وَهُمْ
فِيْ ظُلُمَاتِ الْقُبُوْرِ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا وَاَيْنَ مَنْ تَعْرِفُوْنَ
مِنْ اَصْحَابِكُمْ وَاِخْوَانِكُمْ قَدْ وَرَدُوْا عَلٰى مَا قَدَّمُوْا فَحَلُّوا الشَّقْوَةَ وَالسَّعَادَةَ
اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اَحَدٍ مِنْ خَلْقِهٖ نَسَبٌ يُعْطِيْهِ بِهٖ خَيْرًا وَلَا يَصْرِفُ
عَنْهُ سُوْءًا اِلَّا بِطَاعَتِهٖ وَاتِّبَاعِ اَمْرِهٖ وَاِنَّهٗ لَا خَيْرَ بِخَيْرٍ بَعْدَهُ النَّارُ وَلَا شَرَّ بِشَرٍّ
بَعْدَهُ الْجَنَّةُ اَقُوْلُ قَوْلِيْ هٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَلَكُمْ ترجمہ اسکا یہہ ہی مین تمھاری

محتاجی اور فاقہ کے نظر کرتے اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور وہ جس ثنا کے لائق ہی ویسی ثنا کرو اور اسی سے مغفرت مانگو وہ بہت بخشنے والا ہی اور جانیو تم جو عمل اللہ کے لئے خالص کرتے ہو اسمیں اپنے رب کی اطاعت کئے ہو اور اپنے حق کو نگاہ رکھے ہو اور تم اپنے صرایب کو اپنے سلف کے ایام میں دو اور اسکو اپنے روز مرگ کے لئے اول کرو تا اپنے سلف اور صرایت کو مفلسی اور حاجت کے وقت پورا لوگے ای اللہ کے بندو تمھارے آگے جو لوگ گذرے ہیں انمیں فکر کرو کل وے کہاں تھے اور آج کہاں ہیں وے کیا دسامان جو ہمیں کو ملت دیتے تھے اور انکو بسا تے تھے کہاں ہیں انکو بھول گئے اور ان کا نام و نشان رہا وے آج انکے دن لاشی ہیں دیکھو انکے گھر خالی پڑے ہیں اور وے قبر دنکی تاریکی میں ہیں کیا تو انسے کسی کی آہٹ پاتا ہی یا انکی کچھ بھنک سنتا ہی کہاں ہیں وے جن کو ہم جانتے تھے اپنے رفیق و بھائی وے جو عمل کئے اسی کو دیکھے شقاوت یا سعادت انکو حاصل ہوئی اللہ کے اور کسی کے درمیان کچھ قرابت نہیں جسکے سبب سے کچھ خوبی دیوے اور کسی سے خرابی نہیں پھیرتا مگر اسی طاعت کرنے سے اور اسی حکم کو ماننے سے اور جس خوبی کے بعد آتش ہو تو وہ خوبی نہیں اور جس خرابی کے بعد جنت ہو تو وہ خرابی نہیں میں یہ بات کہتا ہوں اور اپنے اور تمھارے لئے اللہ سے مغفرت مانگتا ہوں طبرانی اور ابو نعیم حلیہ میں نعیم بن نحیمہ سے روایت کئے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یہ خطبہ پڑھے أَمَا تَعْلَمُونَ أَنَّكُمْ تَغْدُونَ وَتَرُوحُونَ لِأَجَلٍ مَعْلُومٍ فَمَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَقْضِيَ الْأَجَلَ وَهُوَ فِي عَمَلِ اللهِ فَلْيَفْعَلْ وَلَنْ تَنَالُوا ذٰلِكَ إِلَّا بِاللهِ إِنَّ أَقْوَامًا جَعَلُوا آجَالَهُمْ لِغَيْرِهِمْ فَنَهَاكُمُ اللهُ أَنْ تَكُونُوا أَمْثَالَهُمْ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللهَ فَأَنْسَاهُمْ أَنْفُسَهُمْ أَيْنَ مَنْ تَعْرِفُونَ مِنْ إِخْوَانِكُمْ قَدِمُوا عَلَى مَا قَدَّمُوا فِي أَيَّامِ سَلَفِهِمْ وَحَلُّوا فِيهِ بِالشَّقْوَةِ وَالسَّعَادَةِ أَيْنَ الْجَبَّارُونَ الْأَوَّلُونَ الَّذِينَ بَنَوُا الْمَدَائِنَ وَحَفَّفُوهَا بِالْحَوَائِطِ قَدْ صَارُوا تَحْتَ الصَّخْرِ وَالْآبَارِ هٰذَا كِتَابُ اللهِ لَا تَفْنَى عَجَائِبُهُ فَاسْتَضِيئُوا مِنْهُ لِيَوْمِ الظُّلْمَةِ وَاسْتَضِيئُوا بِسَنَائِهِ وَبَيَانِهِ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَثْنَى عَلَى زَكَرِيَّا وَأَهْلِ بَيْتِهِ فَقَالَ كَانُوا يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا وَكَانُوا لَنَا خَاشِعِينَ لَا خَيْرَ فِي قَوْلٍ لَا يُرَادُ بِهِ وَجْهُ اللهِ وَلَا خَيْرَ فِي مَالٍ لَا يُنْفَقُ فِي سَبِيلِ اللهِ وَلَا خَيْرَ فِيمَنْ يَغْلِبُ جَهْلُهُ حِلْمَهُ وَلَا خَيْرَ فِيمَنْ يَخَافُ فِي اللهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ ابن کثیر نے کہا اسکی سند جید ہی اور اسکا ترجمہ یوں ہی کیا گیا معلوم ہیں

قرابت جو ہر سرکار سے وہ حاجت جو کسی رسالہ مور کرکے لئے ہیں اور علما کو مزدوری کے لئے چھوڑ کے ایسے اجر ہے ہیں اسلئے ہیں ۱۴

صبح وشام کرتے ہو ایک مقرری وقت تک اس پر جو کوئی اپنی اجل منقضی ہوئی تک اپنے تئین اللہ کے کام مین رکھہ سکتا ہی تو رہے اسکو ہرگز حاصل نہ کروگے مگر اللہ کی توفیق سے کئی لوگ ہوئے جو اپنی اجل کو اپنے غیر کے لئے صرف کئے تم اُنکی مانند نہ ہونا کہ اللہ تعالی منع کیا ہی اور فرمایا ویسے مت ہو جنھون نے بھولے اللہ کو پھر بھلا دیا اُنکو ان کے جی وے کہان ہین جنکو تم جانتے تھے اپنے بھائیون سے اپنے سلف کے ایام مین جو روا کئے تھے وہین گئے اور شقاوت وسعادت براترے کہان ہین اول کے جباران جو شہرین بسائے اور ان کو دیوار ونسے مستحکم کئے آخر پتھرونکے اور ٹیلونکے نیچے گئے یہہ اللہ کی کتاب ہی اُسکے عجائب فنا نہین ہوتے تاریک دن کے واسطے اُس سے روشنی حاصل کرو اور خیر خواہی کرو اُس کی کتاب کی اور بیان کی اللہ تعالی ذکریا اور ان کے گھر والون کی تعریف کیا اور فرمایا وے جلدی کرتے تھے نیکیون مین اور پکارتے تھے ہمکو توقع اور ڈر سے اور ہمارے آگے دبے ہوئے تھے جس بات مین اللہ کی ذاتکا ارادہ نہ ہو اُس مین خوبی نہین اور جو مال اللہ کی راہ مین خرچ نہ جاوے اُس مین خوبی نہین اور جس کی نادانی اُسکے حلم پر غالب ہوے اُس مین خوبی نہین اور جس نے اللہ کے امر مین لوگون کی ملامت کا اندیشہ رکھتا ہی اُس مین خوبی نہین پانچوان گلزار

صدیق رضی اللہ عنہ کی فضایل مین اس گلزار مین چھے چمن ہین پہلا چمن صدیق سب اصحاب سے افضل ہونے کے بیان مین علماء امت کا اتفاق اِس بات پر ہی کہ اس امت کے

تمام لوگون مین ابو بکر رضی اللہ عنہ افضل ہین انکے بعد عمر انکے بعد کون افضل ہی سو اُس مین اختلاف ہی اکثر کہتے ہین ان کے بعد عثمان اُن کے بعد علی رضی اللہ عنہم یہی ہی مذہب امام شافعی اور امام احمد کا اور مشہور قول امام مالک کا بھی یہی ہی علماء کوفہ کی ایک جماعت کہتی ہی شیخین کے بعد افضل علی ہین اُن کے بعد عثمان سفیان ثوری کا مذہب بھی یہی ہی اور ابن خزیمہ اور ایک جماعت اُن کے قبل کے اور بعد کے لوگون سے بھی ایسا ہی کہتے ہین اور بعضے کہے ہین کہ سفیان ثوری اول یہہ قول کہا کرتے تھے بعد اُس سے رجوع کئے بعضی علماؤن نے عثمان اور علی رضی اللہ عنہما مین ایک کو دوسرے پر تفضیل نہ دیکے توقف کئے ہین امام مالک مدونہ کی کتاب مین ایسا ہی کہے ہین یحیی القطان اور یحیی بن معین کا مذہب یہی ہی اور متاخرین مین ابن حزم کا مذہب بھی یہی ہی اور بیہقی کتاب المعرفہ مین امام شافعی سے نقل کیا ہی کہ صحابہ اور تابعین اجماع کئے ہین کہ ابو بکر سب سے افضل ہین اُن کے بعد عمر اُن کے بعد عثمان اُن کے بعد علی رضی اللہ عنہم اور ابو منصور بغدادی ماتریدی بھی افضلیت اسی ترتیب پر ہونے کی اجماع نقل کیا ہی بندۂ عاصی کہتا ہی جب یہہ دونون امام اجماع کا دعوی کئے تو معلوم ہوا خلافت کی ترتیب پر فضیلت کا ہونا قطعی ہی اور اِس سے متحقق ہوا کہ اس

یعنی اپنی نفس کی فلاح جسمین ہی اسکو ترک کر دیا خوب باتکو سنتے ہین تو اس پر عمل نہین کرتے ۱۲

شیخین یعنی ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما ۱۲

اجماع ہونے کے قبل جو لوگ اختلاف کیے ہیں انکا قول حجت نہیں اور جو لوگ اسکے بعد اختلاف کئے ہیں تو
انکا قول باطل ہی اب ہم اجماع کے مسئلہ کو ذکر کرتے ہیں بخاری نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم صحابہ کے درمیان تفضیل دیا کرتے تھے اور کہتے تھے ابوبکر
افضل ہیں اُن کے بعد عمر اُن کے بعد عثمان اس حدیث کو طبرانی نے معجم کبیر میں بھی روایت کیا ہی اور
اسکے آخر میں یہ زیادہ کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو سنتے اور انکار نہیں کرتے اور ابن
عساکر نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں ہم ابوبکر اور عمر اور
عثمان اور علی کو فضیلت دیا کرتے تھے ابن عساکر نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہم بکثرت تھے کہتے تھے کہ اس امت کے لوگوں میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے بعد افضل ہیں تو ابوبکر ہیں انکے بعد عمر انکے بعد عثمان پھر ہم ساکت ہوتے تھے ابن عدی اور حاکم کنی
میں اور خطیب اور ابن عساکر اپنے تاریخوں میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے ابوبکر اور عمر خیر اولین اور خیر آخرین اور خیر اہل سموات اور خیر اہل عرض ہیں سوائے انبیاء اور
مرسلین کے ابن عدی کہا یہ حدیث منکر ہی اور دیلمی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ ابوبکر خیر اہل
آسمان و زمین اور خیر انکے جو قیامت تک باقی رہینگے دار قطنی نے کہا یہ حدیث ضعیف ہی اور حاکم
کنی میں اور ابن عساکر اپنی تاریخ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فرمائے بعدے خیر الامۃ ابوبکر اور عمر ہیں اسکو دارقطنی اپنی سنن میں اور اصبہانی کتاب الحجۃ میں بھی روایت
کئے ہیں اور اس میں یہ زیادہ کئے ہیں کہ انکے بعد کون خیر ہی اللہ کو معلوم اور ابن ماجہ اپنی سنن میں اور
عدی مانتس اور ابونعیم حلیہ میں ابوہریرہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خیر الناس
ابوبکر ہی انکے بعد خیر الناس عمر ہی ترمذی نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ عمر
ابوبکر کو کہے ای خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حدیث کا تتمہ جو تھے گلزار کے تیسر
چمن میں سترھویں حدیث میں مذکور ہوا ابن عساکر نے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے روایت کیا ہی کہ عمر رضی اللہ
عنہ منبر پر فرمائے یاد رکھو اس امت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد افضل ابوبکر ہیں جو کوئی اسکا
خلاف کہے تو وہ افترا کیا اس پر وہی تعزیر ہی جو مفتری پر ہی عبد بن حمید اپنی مسند میں اور ابونعیم
اور ابن عساکر نے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے آفتاب کسی
طلوع نہ کیا اور نہ غروب کیا جو افضل ہو ابوبکر سے مگر نبی نہ ہو اور ایک روایت میں آیا ہی انبیاء اور مرسلین کے

بعد کسی پر آفتاب طلوع و غروب نہین کیا جو افضل ہو ابوبکر سے ابن عساکر کی روایت مین آیا ہی کہ ابو الدردا
رضی اللہ عنہ کہے ایک روز مین ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آگے چلتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ کے فرمائے
سے بہتر شخص کے آگے کیا تو چلتا ہی جس لوگ پر سورج طلوع اور غروب کرتا ہی النبیے ابوبکر افضل ہین اور اس
حدیث کو جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے آفتاب تم سے کسی پر
طلوع نہ کیا جو افضل ہو ابوبکر سے اِسکو طبرانی وغیرہ بھی روایت کئے ہین سراج منیر اُس مین یہہ زیادہ کیا
ہی کہ ابو الدردا ایک روز ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آگے چلتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے پھر وہ حدیث
کہے جابر کہتے ہین پھر ابو الدردا کو ابوبکر کے آگے چلتے ہوئے نہ[۲] دیکھا اس حدیث کو دوسرے وجھون سے بہت شواہد
ہین جنکے دیکھنے سے اس حدیث کی صحت پر حکم کر سکتے ہین اسی لئے ابن کثیر کہا کہ یہہ حدیث صحیح ہی طبرانی کبیر
مین اور ابن عدی کامل مین اور دیلمی مسند فردوس مین اور خطیب کتاب المتفق والمفترق مین سلمۃ بن الاکوع
رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تمام لوگون
سے بہتر ہی سوا نبی کے طبرانی معجم اوسط مین سعد بن زرارہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے روح القدس جبرئیل نے مجھے خبر دیا کہ میری امت مین میرے بعد بہتر ابوبکر ہی طبرانی اوسط مین عمار بن یاسر
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ جو کوئی ابوبکر اور عمر پر کسی صحابی کو فضیلت دیوے تو وہ شخص مہاجرین اور
انصار پر عیب دھرا حاکم تاریخ مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
تمام انبیا اور مرسلین کے اصحاب بلکے صاحب یاسین بھی افضل نہین ابوبکر سے کا برہان جخندی کتاب
المعین مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے میرے بعد میری امت کا بہتر
شخص ابوبکر ہی اور عمر اُن دونون کو اللہ تعالی فرشتون کی زینت سے آراستہ کیا اور آسمان کی دفتر مین
انکا نام انبیا اور مرسلین کے ساتھ لکھا ابن ابی شیبہ اپنی سنن مین میمون بن مہران سے روایت کیا ہی کہ ایک مرد
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا مین آپکا مثل نہین دیکھا عمر رضی اللہ عنہ کہے کیا تو ابوبکر کو
نہین دیکھا تو بولا نہین عمر کہے اگر تو کہتا مین دیکھا ہون تو مین تجکو مارتا عثمان بن ابی شیبہ اپنی سنن مین
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ عمر رضی اللہ عنہ کہے اگر کوئی مجھے ابوبکر پر تفضیل دیتا ہوا
سنونگا تو اُس کو چالیس مار مارونگا دینوری نے ابن محصن سے اور حاکم ابن سیرین سے روایت کئے ہین کہ
عمر رضی اللہ عنہ کہے ابوبکر کی ایک رات عمر سے بہتر ہی اس حدیث کا تتمہ دوسرے گلزار کے دوسرے چمن مین
مذکور ہوا حافظ ابوبکر بن احمد خطیب بغدادی نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ ایک روز ہم نبی صلی اللہ

[۲] نیں کبھو ص

علیہ وسلم کے پاس تھے آپ نے فرمایا ایک شخص آیا کہ اسکے بعد کسی کو اُس سے بہتر اور افضل پیدا نہیں کئے ہیں اور
اُسکی شفاعت پیغمبروں کی شفاعت کی سی ہی ہم وہاں سے نکلے نہیں کہ ابوبکر آئے تب ہی صلی اللہ علیہ وسلم
اٹھکے انکو بوسہ دئے اور گلے لگائے ابن سعد نے زہری سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسان
بن ثابت رضی اللہ عنہ کو فرمائے تم ابوبکر کے شان میں کچھ کہے ہو تو عرض کئے ہاں کہا ہوں فرمائے کہو میں سنوں
پھر حسان کہے وَثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ الْمُنِيفِ وَقَدْ طَافَ الْعَدُوُّ بِهِ اِذْ قَدْ
صَعِدَ الْجَبَلَا دوسرا دو میں سے جب کہ دونوں بلند غار میں تھے اُس حال میں کہ دشمن پہاڑ پر چڑھکے
انکو گھیر لئے تھے وَكَانَ حِبَّ رَسُولِ اللّٰهِ قَدْ عَلِمُوا مِنَ الْبَرِيَّةِ لَمْ يَعْدِلْ بِهِ رَجُلَا
یعنی سب جانتے کہ ابوبکر تھے محبوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق اللہ میں کوئی اُنکے برابر نہ تھا یہ
سنکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا تبسم کئے کہ آپکے کچلیاں نمود ہوئیں اور فرمائے حسان تم سچ کہے
ابوبکر ویسے ہی ہیں بخاری اور ابوداود نے محمد بن علی بن ابی طالب یعنی محمد بن الحنفیہ سے روایت کئے ہیں کہے
میں اپنے والد علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کون شخص بہتر ہے بولے
ابوبکر میں پوچھا انکے بعد کون بولے عمر تب مجھے اندیشہ ہوا کہ اگر آپ سے پوچھوں تو شاید عثمان کا نام لینگے
سو بولا اُن دونوں کے بعد آپ بہتر ہو بولے مسلمانوں میں کا میں بھی ایک آدمی ہوں اس حدیث کو دارقطنی
نے محمد بن سوقہ کی طریق سے یوں روایت کیا ہی کہ محمد بن الحنفیہ کہے میں علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا یا ابت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کون شخص افضل ہی تو فرمائے کیا تو نہیں جانتا میں بولا نہیں فرمائے ابوبکر
پوچھا انکے بعد کون کہے عمر ان ایام میں میں کم عمر تھا جلدی کرکے بولا انکے بعد آپ افضل ہو تو فرمائے
تیرا باپ مسلمانوں میں کا ایک آدمی ہی بخاری کی ایک روایت میں محمد بن الحنفیہ سے یوں آیا ہی کہ علی
مرتضی رضی اللہ عنہ فرمائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں ابوبکر ہیں انکے بعد عمر انکے بعد ایک
آدمی ہی تب محمد بن الحنفیہ کہے اُن دونوں کے بعد آپ بہتر ہو تو فرمائے مسلمانوں میں کا میں بھی ایک آدمی
اور امام احمد نے ابوجحیفہ سے روایت کئے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ فرمائے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت کا بہتر
شخص ابوبکر ہیں اور عمر اگر چاہوں تو تیسرا کون ہی خبر دوں اور دارقطنی ابوجحیفہ سے روایت کیا ہی وہ کہے میں
سمجھتا تھا کہ علی رضی اللہ عنہ سب سے افضل ہیں بعد لوگوں سے سنا کہ اُس کا خلاف کہتے ہیں مجھے بہت غم ہوا
میں علی رضی اللہ عنہ کے یہاں گیا آپ میرا ہاتھ پکڑکے اپنے گھر میں لے گئے اور پوچھے تو کس واسطے مغموم
ہی میں نے سب ظاہر کیا آپ فرمائیں تجکو تو لوگوں کی اس امت میں بہتر کون ہی ہیں بولا فرمائیے کہنے لگے ابوبکر سے

یعنی بلند مرتبہ

یعنی حنیفہ کا جنگ جو صدیق کے خلاف میں ہوا اور کفار کے عورتیں اسیر ہوئیں ان میں کی ایک باندی علی مرتضی کو دئے اسکے شکم سے محمد پیدا ہوئے انکی ماں کی طرف نسبت کرکے انکو محمد بن الحنفیہ کہتے ہیں اسی سبب سے وہ مشہور ہیں ۱۲ منہ

بہتر ہی اُنکے بعد عمر ابو جحیفہ کہتے ہین جب مین نے یہ بات علی رضی اللہ عنہ سے بالمشافہ سنا تو اللہ تعالی سے عہد کیا کہ مین زندہ
ہون تب تک اِس سخن کو پوشیدہ نہ رکھونگا اور ابو بکر آجری نے ابو جحیفہ سے روایت کیا ہی کہ علی رضی اللہ عنہ کوفہ
کے منبر پر فرمائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اِس امت مین سب سے بہتر ابو بکر ہین انکے بعد عمر اور حافظ ذرّ ہروی اور
دار قطنی وغیرہ ابو جحیفہ سے روایت کئے ہین کہے مین علی رضی اللہ عنہ کے گھر مین گیا اور آپکو بولا ای خیر الناس
بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علی فرمائے ای ابو جحیفہ ٹھہرو مین تم کو خبر دیتا ہون کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل ابو بکر اور عمر ہین ای ابو جحیفہ سو میری دوستی اور ابو بکر اور عمر کی عداوت مومن کے دل
مین جمع نہ ہوگی اِس حدیث کی دوسری طریق مین دار قطنی کے یہان یون آیا ہی کہ علی رضی اللہ عنہ وہ فرمائے
بعد کہے تمکو منظور ہو تو ان دونون کے بعد کون شخص افضل ہی کہونگا لیکن کچھ نہ فرمائے ابو جحیفہ کہتے ہین مجھے معلوم
نہ ہوا کہ علی رضی اللہ عنہ ان کے بعد ایسی فضیلت حجاب سے نہ بولے یا کسی بات مین مشغول ہو گئے ابن عساکر
کی ایک روایت مین آیا ہی کہ علی رضی اللہ عنہ فرمائے عمر کے بعد افضل عثمان ہین حافظ ابن حجر عسقلانی بولتا ہہ
روایت ضعیف ہی صحیح روایت وہی ہی کہ ان دونون کے بعد کسی کی فضیلت آپ بیان نہ کئے تھی دار قطنی کی سنن
مین ایک روایت یون آئی ہی کہ علی رضی اللہ عنہ فرمائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہے بہتر اِس امت کا
ابو بکر اور عمر ہی ان کے بعد کون بہتر ہی سو اللہ جانے اِس حدیث کو ابن عساکر نے علی سے یون روایت کیا ہی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اس امت کا بہتر شخص بعد اس کے نبی کے ابو بکر اور عمر ہی ابن عساکر کہا اِس حدیث کو موقوف
روایت کرنا محفوظ ہی اور ابن ماجہ نے عبد اللہ بن سلمۃ المرادی سے روایت کیا ہی کہ علی رضی اللہ عنہ کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے بعد سب لوگون سے بہتر ابو بکر ہین ان کے بعد عمر ہین ابن عساکر نے ابو یعلی سے روایت کیا ہی کہ علی رضی اللہ عنہ
فرمائے جو کوئی مجھے ابو بکر اور عمر پر تفضیل دیویگا تو اُسکو افترا کرنے والے کا حد مارونگا اور دیلمی مسند فردوس مین
اور ابن عساکر اپنی تاریخ مین علی رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اسلام مین
کوئی بچہ پیدا نہ ہوا جو اطہر اور پاک تر اور افضل ہو ابو بکر سے ان کے بعد عمر ہین کا اور ابو العباس ولید بن احمد
روزنی کتاب شجرۃ العقل مین اور ابن عساکر اپنی تاریخ مین اصبغ بن نباتہ سے روایت کئے ہین کہا مین علی رضی اللہ عنہ
کے پاس تھا آپ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کون بہتر ہی کہے ابو بکر صدیق انکے بعد عمر انکے بعد عثمان
انکے بعد مین ای اصبغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین اپنے کانون سنا ہون نہین تو میرے کان بہرے ہون
اور اپنے آنکھ سے دیکھا ہون نہین تو میرے آنکھ آندھے ہون فرماتے تھے اللہ تعالی کسی مولود کو اسلام مین
پیدا نہین کیا جو زیادہ پرہیزگار اور پاکتر اور عادل تر اور افضل ہو ابو بکر صدیق سے ایک روایت مین

زیادہ کہا ہے ایک بعد عمر کا اور ابن ابی عاصم کتاب السنہ میں اور ابن النجار اپنی تاریخ میں علی بن ابی طالب
رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وفات ہوا تھا کہ ہم جانتے تھے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے بعد افضل ہم میں ابوبکر ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وفات ہوا تھا کہ ہم جانتے ابوبکر کے بعد
افضل ہم میں عمر ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وفات ہوا تھا کہ ہم جانتے عمر کے بعد افضل ایک مرد ہے پر
اُسکا نام نہیں کہے اور ابو یعلی اور ابو داود دونوں اپنے سنن میں اور عدنی مانیں میں اور ابو نعیم حلیہ میں
اور ابن عساکر تاریخ میں روایت کئے ہیں کہ ایک روز علی رضی اللہ عنہ خطبے میں فرمائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے بعد افضل الناس ابوبکر ہیں ان کے بعد افضل عمر ہیں پھر تیسرے کا نام چاہوں تو لیتوں بعد اسکے تو پوچھے وہ
کون ہے تو فرمائے مذبوح جس کو گائے کی مانند ذبح کئے یعنی عثمان کا اور ابو طالب عشاری فضائل صدیق
میں حسن بن ابی کثیر سے وہ اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ کسی نے علی رضی اللہ عنہ کو خیر الناس بولا اسکو علی رضی اللہ
عنہ کے پاس لے آئے آپ اُس سے پوچھے کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے تو بولا نہیں پھر پوچھے کیا
کیا تو ابوبکر کو دیکھا ہے تو بولا نہیں پھر پوچھے کیا تو عمر کو دیکھا ہے تو بولا نہیں علی رضی اللہ عنہ فرمائے اگر تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہوں کہتا تجکو قتل کرتا اگر ابوبکر اور عمر کو دیکھا ہوں کہتا تجکو دُرّے مارتا
اور خطیب اور ابن عساکر اپنی تاریخ میں قاضی شریح سے روایت کئے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ فرمائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
بعد اس امت میں سے بہتر ابوبکر ہیں ان کے بعد عمر ان کے بعد عثمان ان کے بعد میں اور ابن ابی عاصم اور لالکائی
دونوں اپنے سنن میں اور اصبہانی کتاب الحجہ میں اور ابن عساکر اپنی تاریخ میں علقمہ بن علاثہ سے روایت
کئے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ ایکبار خطبے میں اللہ کی حمد وثنا کرکے فرمائے میں سنا ہوں کہ لوگ مجھے ابوبکر اور عمر پر
منع
تفضیل دیتے ہیں اگر میں اسکو اول ہی منع کیا ہوتا تو اُن لوگوں کو تعزیر دیتا لیکن منع کے اول تعزیر دینا میں
مکروہ جانتا ہوں سو آئندہ کوئی اگر ایسا کہیگا تو وہ شخص مفتری ہے مفتری کو جو تعزیر ہے اُسکو بھی وہی
تعزیر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خیر الناس ابوبکر ہیں اُن کے بعد عمر اُن کے بعد ہم نے کام کئے
اُس میں اللہ جو چاہے کرے گا ابن عساکر نے علی اور زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فرمائے خیر الامۃ میرے بعد ابوبکر اور عمر ہیں جاننا چاہیے کہ تفضیل جو علی مرتضی سے مروی ہوئی متواتر ثابت ہے ذہبی
کہا ہے کہ اسّی شخص سے زیادہ لوگ آپ سے روایت کئے ہیں انتہی اور ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ شیخین کی تفضیل
صحابہ کے زمانے میں اجماع ہو چکا ہے روافض کا جہل و گمراہی ہے اس کو انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں علی مرتضی
بطور تقیہ کے یوں کہے احمق نہیں جانتے کہ علی مرتضی اپنی خلافت میں کرسی مملکت پر اپنے احبابکی جماعت میں

کیا واسطے تقیہ کئے اللہ جھوٹون کا منہہ کالا کرے دوسرا چمن اُن آیات مین جو آپکے لئے اور آپکی مدح مین اتری ہین
اللہ صاحب نے سورۂ توبہ کی چالیسوین آیت مین فرماتا ہی اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ ثَانِیَ
اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَکِیْنَتَهٗ
عَلَیْهِ وَاَیَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ کَلِمَةَ الَّذِیْنَ کَفَرُوا السُّفْلٰی وَکَلِمَةُ اللّٰهِ هِیَ
الْعُلْیَا وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ اگر تم نہ مدد کروگے اُسکی یعنی رسول کی تو اُسکی مدد کی ہی اللہ نے جس وقت
اسکو نکالا کافرون نے دو جان سے جب وہ دونون تھے غار مین جب کہنے لگا اپنے رفیق کو تو غم نہ کھا اللہ ہمارے
ساتھہ ہی پھر اللہ نے اتاری اپنی طرف سے تسکین اُس پر اور مدد کو اُسکی بھیجین وے فوجین کہ تم نے نہین دیکھین
اور نیچے ڈالی بات کافرونکی اور اللہ کی بات ہمیشہ اوپر ہی اور اللہ زبردست ہی حکمت والا سب کا اتفاق ہی
کہ اِس آیت مین صاحب سے مراد ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی دیکھئے اللہ صاحب نے کیا لطف و مہربانی سے ابوبکر کو خطاب کیا
دولابی ابوبکر کے فضایل مین حسن بصری سے اور واحدی اپنی تفسیر مین شعبی سے اور ابن عساکر نے سفیان بن عیینہ سے
روایت کئے ہین کہ اللہ تعالی اِس آیت سے روئے زمین کے تمام لوگون پر عتاب کیا سوائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے کہ آپ
اِس عتاب سے نکلے اور ابن ابی حاتم نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ اللہ نے اپنی تسکین جو
اتارا ابوبکر پر اتارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نہین اتارا یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسکین حاصل تھی تسکین
اتارا نہین مگر ابوبکر پر یہہ تسکین اتارنے کا سبب بخاری اور مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ نے غار مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگے انھون مین کا کوئی اپنے پانون کے نیچے دیکھتا تو
ہم اُسکو نظر آویگے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اے ابوبکر تیرا کیا گمان ہی دو جان کے حق مین جنکا تیسرا اللہ ہی اخیر
واللیل کی سورۃ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مدح مین اتری ابن ابی حاتم نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک چادر اور دس اوقیہ اُمیّہ بن خلف اور اُبیّ بن خلف کو دیکے بلال کو خرید کئے
اور آزاد کئے تب اللہ تعالی نازل کیا وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی قسم ہی رات کی جب چھپا جاوے وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰی اور دن کی
جب روشن ہووے وَمَا خَلَقَ الذَّکَرَ وَالْاُنْثٰی اور اُس کی جن نے پیدا کیا نر اور مادہ اِنَّ سَعْیَکُمْ لَشَتّٰی
تمھاری کمائی بھانت بھانت ہی یعنی ابوبکر کی سعی اور امیہ بن خلف کی سعی اور ابن جریر نے عامر بن عبد اللہ بن زبیر سے روایت
کیا ہی کہ مکے مین غلام باندی کسی کے مسلمان ہوتے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ انکو خرید کرکے آزاد کرتے بوڑھی عورتونکو خرید
کرکے آزاد کئے سو دیکھہ کے ابوبکر کے باپ کہنے لگے تم ناتوانون کو خرید کرکے کیون آزاد کرتے ہو اگر قوی مردونکو
لے کے آزاد کروگے تو تمھارے ساتھہ کھڑے ہوکے کمک کرینگے اور تم کو بچاوینگے ابوبکر کہے بابا مین اُنکے پاس کا

اجر ملے اسکو آزاد کرتا ہوں عام کیا تمام لوگ کہنے لگے کہ یہ آیت اسی پر نازل ہوئی فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی وَصَدَّقَ
بِالْحُسْنٰی فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْیُسْرٰی جو کسنے دیا اور ڈر رکھا اور سچ جانا بھلی بات کو تو سہج سہج پہنچاویں گے
ہم اسکو آسانی میں اور ابن حاتم اور طبرانی نے عروہ بن الزبیر سے روایت کئے ہیں کہ سات تھے غلام تھے اللہ تعالیٰ ایمان
لانے سے عذاب دیا جاتا تھے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ انکو خرید کرکے آزاد کئے اسی پر یہ آیتیں نازل ہوئیں وَسَیُجَنَّبُہَا
الْاَتْقٰی اور بچا دیں گے ہم اس متقی کو آگ سے پرے ڈر والے کو الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَہٗ یَتَزَکّٰی جو دیتا ہے اپنا مال دل پاک
کرنے کو وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَہٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰی اور نہیں کسی کا اس پر احسان جس کا بدلا دے اِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ
رَبِّهِ الْاَعْلٰی مگر چاہکر منہہ اپنے رب کا جو سب سے اوپر وَلَسَوْفَ یَرْضٰی اور آگے وہ راضی ہوگا اور بزار نے
عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَہٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰی آخر سورت
تک ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حق میں اتری اور واحدی کتاب اسباب النزول میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
روایت کیا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ بلال کو خرید کرکے آزاد کئے مشرک لوگ کہنے لگے ابوبکر پر بلال کا سابق کچھ احسان
تھا اس لئے اسکو آزاد کیا ہے یہ آیت اتری وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَہٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰی یہاں معلوم کیجے کہ اس آیت
میں اتقی سے مراد ابوبکر ہیں کرکے اکثر مفسرین جزم کئے ہیں شیعہ کہتے ہیں اتقی سے مقصود علی رضی اللہ عنہ ہیں
ہم یہاں جو ذکر کئے شیعہ کے قول کو رد کرتے ہیں سیاق آیت کا بھی شیعہ کے قول کو مساعد نہیں کرتا کیونکہ اس
آیت میں اتقی شخص اس صفت سے موصوف ہے کہ اس پر کسی کا احسان نہیں جس کا بدلا دیوے اس سے ظاہر ہوا کہ اتقی پر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی احسان نہیں علی مرتضی رضی اللہ عنہ میں یہ صفت نہیں کیونکہ ایک بار مکے
میں قحط ہوا تھا ابوطالب کثیر الاولاد تھے ان پر بہت تکلف ہونے لگی سب ان کے ایک ایک فرزند کو ایک ایک
قرابتی لیکے پرورش کیا علی مرتضی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ لیکے پرورش کئے علی پر یہ احسان تھا
جس کا بدلا ہو ہی ابوبکر پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا احسان نہیں جس کا بدلا دے اگر کہیں اللہ کی راہ بتانے کا بڑا
احسان ہی کہ جس کا ہدایت اور برکات اخروی حاصل ہوئی جسکا جواب یہ ہے کہ احسان سے مراد وہ احسان ہے
جو قابل بدلے کے ہو اللہ کی راہ بتانے کا احسان قابل بدلے کے نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام سے
نقل کیا ہے کہ وہ اپنی امتوں کو کہا کرتے تھے مَا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ یعنی میں اس پر
یعنی ہدایت پر اجر نہیں مانگتا میرا اجر نہیں مگر اللہ تعالیٰ پر اس آیت سے معلوم ہوا انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام
راہ حق جو بتاتے ہیں اس احسان کا بدلا نہیں اسی لئے اس تقریر سے ثابت ہوا اتقی جو اس آیت میں مذکور ہوا
وہ یہی کہ اس پر کسی کا احسان ہو ویسا شخص کوئی نہیں سوائے ابوبکر کے اور وما لاحد کے قید سے علی مرتضی

نکل گئے از انجملہ یہہ آیت ہی وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِہٖٓ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُتَّقُوْنَ اور جو لایا
سچی بات اور سچ مانا جسنے اُسکو وہی لوگ ہین ڈر والے سعید سمان اور دولابی کہے ہین سچ جو مانا وہ ابوبکر ہین اور
ابن عساکر امیہ بن صفوان رضی اللہ عنہ صحابی سے روایت کئے ہین کہ علی مرتضی رضی اللہ عنہ فرمائے سچ بات جو لایا وہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور سچ جو مانا وہ ابوبکر ہین جائے قرآن کی آیت مین والذی جاء بالصدق ہی
اور اس اثر مین والذی جاء بالحق وصدق بہ کرکے آیا ہی ابن عساکر نے کہا شاید علی مرتضی کی قرات بالحق تھی اس
واسطے آپ ویساہی فرمائے از انجملہ یہہ آیت ہی فَبِمَا رَحْمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ لِنْتَ لَھُمْ وَلَوْ کُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ
الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِکَ فَاعْفُ عَنْھُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَھُمْ وَشَاوِرْھُمْ فِی الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ
فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَوَکِّلِیْنَ سو کچھہ اللہ کی مہر ہی جو تو نرم دل والا اُنکو ملا اور اگر
تو ہوتا سخت دل تو منتشر ہو جاتے تیرے گرد سے سو تو انکو معاف کر اور بخشش مانگ انکے واسطے اور انسے مشورت لے
کام مین پھر جب ٹھہر چکا تو بھروسا کر اللہ پر اللہ دوست رکھتا ہی توکل والون کو حاکم نے ابن عباس رضی اللہ
عنہما سے وہ آیت کیا ہی کہ شاورہم فی الامر ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے حق مین اتری ہی یعنی ان دونون سے مشورت
کر از انجملہ یہہ آیت ہی وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتٰنِ اور جو کوئی ڈرا اپنے رب کے آگے کھڑے ہونے سے اُسکے
لئے ہین دو باغ ابن ابی حاتم نے ابن شوذب سے روایت کیا ہی کہ یہہ آیت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے شان مین نازل ہوئی
از انجملہ یہہ آیت ہی وَاِنْ تَظٰھَرَا عَلَیْہِ فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَ مَوْلٰہُ وَجِبْرِیْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ اور
اگر تم دونون یعنی بی بی عایشہ اور بی بی حفصہ چڑھائی کرو گیان اسپر یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تو اللہ
ہی اُس کا رفیق اور جبریل اور نیک مومنان طبرانی اوسط مین ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت
کیا ہی کہ صالح المومنین سے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما مراد ہین از انجملہ یہہ آیت ہی ھُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ
وَمَلٰٓئِکَتُہٗ لِیُخْرِجَکُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ وَکَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا وہی ہی جو رحمت
بھیجتا ہی تم پر اور اُس کے فرشتے کہ نکالے تم کو اندھیرون سے اجالے مین اور ہی ایمان والون پر مہربان عبد
بن حمید نے اپنی تفسیر مین مجاہد سے نقل کیا ہی کہ جب یہہ آیت اتری ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی الایہ
ابوبکر عرض کئے یا رسول اللہ اللہ تعالی آپ پر کوئی خوبی نہ اُتارا مگر ہم کو اُس مین شریک کیا یعنی اس مین ہمکو
کیا واسطے شریک نہین کیا تب یہہ آیت اتری ہو الذی یصلی علیکم وملائکتہ از انجملہ یہہ آیت ہی وَنَزَعْنَا
مَا فِیْ صُدُوْرِھِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ اور نکال ڈالے ہم نے جو اُنکے سینون مین تھی
خفگی بھائی ہو گئے تختون پر بیٹھے سامنے ابن عساکر نے علی ابن الحسین سے یعنی زین العابدین رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے

یہ آیت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے حق میں اتری دارقطنی نے ابوجعفر باقر رضی اللہ عنہ سے یوں روایت کیا ہے کہ
کسی نے آپ سے کہا فلانا شخص کہتا ہے کہ آپ کہتے ہو و نزعنا ما فی صدورہم من غل کی آیت ابوبکر اور عمر اور علی
رضی اللہ عنہم کی شان میں نازل ہوئی ابوجعفر فرمایا واللہ انہیں کے شان میں اتری وہ شخص کو چھاوے جھگڑا
کیا تھی آپکے جاہلیت کے ایام میں بنی تیم اور بنی عدی اور بنی ہاشم کے قبیلے والوں میں عداوت تھی جب اسلام
لائے آپس میں دوستی ہوئی یہاں تک کہ ایکبار ابوبکر رضی اللہ عنہ کو درد کمر ہوا تو علی رضی اللہ عنہ اپنا ہاتھ گرم
کرکے ابوبکر کو سیکتے تھے پس یہ آیت اتری اور دارقطنی نے روایت کیا ہے کہ علی رضی اللہ عنہ فرمایا یہ آیت و نزعنا ما فی صدورہم
من غل ان تین قبیلے والوں کی شان میں اتری بنی تیم اور بنی عدی اور بنی ہاشم اور فرمائے اور ابوبکر اور عمر
انہیں لوگوں میں ہیں یعنی ابوبکر بنی تیم کے قبیلے سے ہیں اور عمر بنی عدی سے اور علی بنی ہاشم سے از انجملہ یہ آیت ہے
وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا اور ہمنے تاکید کیا ہے انسان کو اپنے ماں باپ سے بھلائی کا حَمَلَتْهُ
أُمُّهُ كُرْهًا پیٹ میں رکھا اسکو اسکی ماں نے تکلیف سے وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا اور جنا اسکو تکلیف سے وَحَمْلُهُ
وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا اور حمل رہنا اسکا اور دودھ چھوڑنا تیس مہینے میں ہے حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ
وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً یہاں تک کہ پہنچا اپنی قوت کو اور پہنچا چالیس برس کو قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي
أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ کہنے لگا اے رب میری قسمت میں کر میں
شکر کروں تیرے احسان کا جو مجھ پر کیا اور میرے ماں باپ پر وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ اور یہ کہ کروں نیک
کام جس سے تو راضی ہو وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي اور نیک دے مجھکو میری اولاد إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ
الْمُسْلِمِينَ میں نے توبہ کی تیری طرف اور میں ہوں حکم بردار أُولَٰئِكَ الَّذِينَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ
مَا عَمِلُوا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ فِي أَصْحَابِ الْجَنَّةِ وے لوگ ہیں جن سے ہم قبول کرتے ہیں بہتر سے
بہتر کام جو کیئے ہیں اور معاف کرتے ہیں ہم برائیاں ان کی جنت کے لوگوں میں وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِي
كَانُوا يُوعَدُونَ سچا وعدہ جو انکو ملتا تھا ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے
کہ یہ آیت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے شان میں اتری اور بھی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کے بعد دو برس کے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایمان لائے بعد ان کے والد
ایمان لائے ابوبکر کہے رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ نعمت
مراد ایمان ہے وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ سو نو شخص مسلمانوں سے تھے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے معذب
ہوتے تھے ابوبکر انکو خرید کرکے آزاد کئے اور ابوبکر کی یہ دعا جو ہے وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي اسکو اللہ تعالیٰ نے

قبول کیا انکا فرزند اور پوتا سب مسلمان ہوئے فایدہ موسی بن عقبہ کہا چار پشت جسکے مسلمان ہوئے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کو پائے ہون ابوبکر کے سوائے کوئی نہین ابو قحافہ انکے فرزند ابوبکر انکے فرزند عبد الرحمن اور انکے فرزند
ابو عتیق یہہ منقبت کسی صحابی کے گھر مین نہین اس قول پر حافظ عسقلانی اعتراض کیا اور کہا عبد اللہ
بن الزبیر مین بھی یہہ بات پایا جاتی ہی کیونکہ انکی والدہ اسما اور انکے باپ ابوبکر اور انکے باپ ابو قحافہ چار وصحابی
ہین اور انکے ساتھہ ابن اسامہ اور انکے والد اسامہ اور انکے والد زید متبنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور انکے
والد حارثہ کو بھی اس فضیلت مین داخل کرنا ہوسکتا ہی اسامہ کے فرزند کا نام معلوم نہین واقدی کہا ہی اسامہ کو
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین فرزند پیدا ہوا تھا بندہ عاصی کہتا ہی عبد اللہ بن الزبیر بھی صدیق کے نواسے
ہین وہ بھی ابوبکر کے گھر مین ہوئی اور زید کے والد حارثہ کے اسلام مین اختلاف ہی اور اسامہ کو فرزند ہوا
کرکے فقط واقدی لکھا ہی اور بھی ایک بات نکل آئی کہ آپ اور اپنے والد اور والد کے والد اور لڑکا لڑکی اور پوتا نواسہ سب صحابی
رہنا ابوبکر کے سوائے کسی کو میسر نہین ابو عتیق جو مذکور ہوئے انکا نام محمد ہی حافظ ابوبکر بن مخلد لکھا ہی کہ انکی
ولادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حیات مین ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رویت سے مشرف ہوے
لیکن روایت نہین کیئے از انجملہ یہہ آیت ہی وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ
وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ
لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ اور قسم نہ کھاوین بڑائی والے اور کشایش والے تم مین اس پر کہ دیوین ناتے
والونکو اور محتاجونکو اور وطن چھوڑنے والونکو اللہ کی راہ مین اور چاہیئے معاف کرین اور درگذر کرین کیا
تم نہین چاہتے کہ اللہ تم کو معاف کرے اور اللہ بخشنے والا ہی مہربان اس آیت کے نزول کا سبب بخاری وغیرہ
یون روایت کیئے ہین کہ جب بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا پر لوگون نے بہتان کی اور انکی برات کے لئے آیتین اترین اُن مفترون
مین ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا قرابتی مسطح بن اثاثہ بھی شریک تھا وہ محتاج تھا صدیق رضی اللہ عنہ اُسکی
خبر لیا کرتے تھے سو قسم کھائے کہ اب سے اُسکو مین کچھہ نہ دونگا وہ تھا مہاجر اہل بدر والون مین تب اللہ نے اُسکی
سفارش کردی ابوبکر کہے اللہ مجھے معاف کرنا مین چاہتا ہون پھر اُسکا خرچ موقوف کیئے سو جاری کیئے
اور قسم کھائے جو دیتا ہون کبھی بند نہ کرونگا از انجملہ یہہ آیت ہی وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ راہ چل
اُسکی جو رجوع ہوا میری طرف واحدی اپنی تفسیر مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ یہہ آیت ابوبکر رضی اللہ
عنہ کی شان مین اتری اور راہ چل کرکے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو خطاب ہوا از انجملہ یہہ آیت ہی
إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا

وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ تحقیق جنھوں نے کہا رب ہمارا اللہ ہی پھر اُس پر ٹھہرے رہے اُن پر
اترتے ہیں فرشتے کہ تم مت ڈرو اور مت غم کھاؤ اور خوشی سنو اُس بہشت کی جس کا تم کو وعدہ تھا واحدی اپنی تفسیر میں
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ یہ آیت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئی ازانجملہ یہ آیت ہی
اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِى النَّارِ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ يَّاْتِیْٓ اٰمِنًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ بھلا ایک جو ڈالا جاتا ہی آگ میں بہتر یا ایک جو آوے
امن سے قیامت کے دن ثعلبی اپنی تفسیر میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ آتش میں پڑتا سو شخص ابوجہل
اور امن سے آتا سو ابوبکر رضی اللہ عنہ ازانجملہ یہ آیت ہی لَا يَسْتَوِیْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ
قٰتَلَ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ برابر نہیں تم میں جس نے خرچ کیا فتح سے پہلے اور لڑائی کی اُن لوگوں کا درجہ
بڑا ہی اُن سے جو خرچ کریں اُس سے پیچھے اور لڑیں اور سب کو وعدہ دیا ہی اللہ نے خوبی کا اور اللہ کو خبر ہی جو تم
کرتے ہو واحدی تفسیر میں کلبی سے روایت کیا ہی کہ یہ آیت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئی ازانجملہ یہ
ہی لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَ
لَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ
وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا
رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ
الْمُفْلِحُوْنَ تو نہ پاویگا کوئی لوگ جو ایمان لاتے ہیں اللہ پر اور پچھلے دن پر دوستی کریں ایسوں سے جو مخالف
ہوا اللہ کے اور اُسکے رسول کے جو اگرچہ وے اپنے باپ ہوں یا اپنے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے گھرانے کے اُنکے
دلوں میں لکھ دیا ہی ایمان اور اُنکو مدد کی اپنے غیب کے فیض سے اور داخل کریگا اُنکو باغوں میں جنکے نیچے
بہتی ہیں نہریں سدا رہیں اُنمیں اللہ اُن سے راضی اور وے اُس سے راضی وے ہیں جتھے اللہ کے سنتا ہی جو جتھا ہی اللہ کا
وہی مراد کو پہنچے واحدی اپنی تفسیر میں اور ابوالفرج ابن الجوزی منہاج الاصابہ میں اس طرح سے
روایت کئے ہیں کہ ابوقحافہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جناب میں کچھ کلمہ نامناسب کہے ابوبکر رضی اللہ عنہ
اُنکو اتنا زور سے طمانچہ مارے کہ وہ گر پڑے بعد ابوبکر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت میں حاضر ہوکے
یہہ ذکر کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے دوسری بار ایسا کام مت کیجیو ابوبکر کہے واللہ اُسوقت اگر میرے پاس تلوار ہوتی
میں اُنکو گھایل کرتا اُس ہی پر یہہ آیت اتری ازانجملہ یہ آیت ہی اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ
مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ جن لوگوں نے

حکم مانا اللہ کا اور رسول کا بعد اُسکے کہ پڑ چکا تھا ان مین کتاؤ جو اُن مین نیک ہین اور پرہیزگار اُنکو ثواب بڑا ہی
مسلم نے بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو فرمائے تیرا باپ انھین مین
ہی جن لوگون نے حکم مانا اور بخاری نے عروہ بن الزبیر سے روایت کیا ہی کہ بی بی عایشہ اُس آیت کو پڑھکے کہا ای
میری بہن کے لڑکے تیرے باپ اور نانا زبیر اور ابوبکر انھین مین تھے احد کے جنگ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
جو پہنچنا تھا پہنچا اور مشرکین چلا گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اُنکے پلٹ کر آنے کا اندیشہ ہوا تو فرمائے
اب انکا پیچھا کون کون کرتے ہو تب ستر آدمی مستعد ہوئے انھین مین ابوبکر اور زبیر بھی تھے **تیسرا چمن احادیث
مین جو صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت مین وارد ہوئے ہین** سابق کے گلزارون مین بہت سی حدیثین
جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضایل پر دلالت کرتی تھین مذکور ہوین تتمہ اُن احادیث کا یہان مذکور
ہوگا بخاری اپنی صحیح مین اور شیرازی نے عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے اللہ تعالی کے سوائے اگر مین کسی کو اپنا خلیل یعنی دوست جانی ٹھہراتا تو ابوبکر کو ٹھہراتا لیکن ابوبکر میرا بھائی اور
غار مین کا رفیق ہی بخاری کی ایک روایت مین یون آیا ہی لوگون مین جان اور مال کے بہ نسبت میرے پر بڑی منت والا
کوئی نہین سوائے ابوبکر بن ابی قحافہ کے اگر مین کسی کو اپنا خلیل ٹھہراتا تو ابوبکر کو ٹھہراتا لیکن خلت اسلام کی افضل ہی مسلم
اور ترمذی اِس حدیث کو ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے یون روایت کئے ہین کہ لوگون مین مال اور صحبت کی بہ نسبت
میرے پر بڑی منت والا ابوبکر ہی اگر مین کسی کو اپنا خلیل کرتا تو ابوبکر کو کرتا لیکن اخوت اسلام کی ثابت ہی اور مسلم
ابو ذر رضی اللہ عنہ سے یون روایت کیا ہی کہ فرمائے تمھارے مین کوئی میرا خلیل نہین سوا اللہ پاس مین اپنی برات کرتا ہون کیونکہ اللہ
تعالی مجھے اپنا خلیل کیا ہی جیسا ابراہیم کو خلیل کیا میری امت سے مین کسی کو خلیل کرتا تو ابوبکر کو خلیل کرتا نسائی
کا لفظ یون آیا ہی ای لوگو میرے تئین تمھارے ساتھ اُخوت اور صداقت ہی مین اللہ کے پاس اپنی برات
برادری ۱۲ دوستی ۱۲
کرتا ہون کہ تم سے کوئی میرا خلیل نہین الحدیث اور مسلم اور ترمذی اور ابن ماجہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یون
روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے سنو مین ہر دوست کی خلت سے اپنی تئین بری کرتا ہون اگر مین کسی کو
خلیل کرتا تو ابوبکر کو خلیل کرتا سنو مین جو تمھارا ہمنشین ہون اللہ کا خلیل ہون اور امام احمد اپنی مسند مین ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے یون روایت کیا ہی کہ لوگون مین جان و مال کے بہ نسبت کسی احد کی منت میرے پر ابوبکر سے زیادہ نہین اگر
مین کسی کو خلیل کرتا تو ابوبکر کو خلیل کرتا لیکن اسلام کی دوستی افضل ہی اور عبد اللہ بن احمد زوائد زہد مین اور ابن
مردویہ اپنی فواید مین اور دیلمی مسند فردوس مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یون روایت کئے ہین کہ ابوبکر میرا رفیق اور مجھے
غار مین انسیت دیا ہی انکا یہ حق تم جان رکھو اگر مین کسی کو خلیل ٹھہراتا تو ابوبکر کو خلیل ٹھہراتا اور طبرانی کبیر مین

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یوں روایت کیا ہے کہ لوگوں میں جان اور مال کے دیکھتے کسی احد کی نعمت میرے اوپر افضل نہیں ابوبکر سے اگر
میں کسی کو خلیل کرتا تو ابوبکر کو کرتا لیکن اخوت اسلام کی حاصل ہے طبرانی کی دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ
اپنا مال خرچ کرنے میں کسی کی منت مجھ پر ابوبکر سے زیادہ نہیں ہوئی اپنی لڑکی مجھے نکاح کر دئے اور مجھے دار الہجرت
کی طرف لے گئے اگر میں کسی کو اپنا خلیل کرتا تو ابوبکر کو خلیل کرتا لیکن برادری اور بہبود قیامت تک ہے عبد الرزاق اور
ترمذی ابو ہریرہ سے اور طبرانی کبیر میں اور ابن عساکر اپنی تاریخ میں ابی واقد سے یوں روایت کئے ہیں کہ اگر میں کسی کو خلیل
کرتا تو ابوبکر کو خلیل کرتا سو تمہارا صاحب خلیل اللہ ہے عبد الرزاق کی دوسری روایت میں یوں ہے کہ اللہ کی ملاقات
حاصل ہوئی تک میں کسی کو خلیل کرتا تو ابوبکر کو خلیل کرتا اور ابن حبان اپنی صحیح میں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ
عنہ سے بھی یہی لفظ سے روایت کیا ہے اور ابن عساکر نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اگر میں کسی کو خلیل
کرتا تو ابوبکر کو کرتا اللہ تعالی اُن کو میرا صاحب کر کے رکھا ہم بھی ویسا ہی کہو اور ابن عساکر اپنی تاریخ میں بی بی عائشہ
رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ صحبت رکھنے میں اور اپنی ہاتھ کا خرچ کرنے میں ابوبکر سے زیادہ منت والا میرے اوپر
کوئی نہیں اور کسی کا مال مجھے نفع نہیں دیا جیسا ابوبکر کا مال نفع دیا ہے لوگوں سے اگر کسی کو میں اپنا خلیل کرتا تو
ابوبکر کو خلیل کرتا اور ابن السنی کتاب عمل الیوم واللیلہ میں ابو المعلی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ صحبت میں اور مال خرچ
کرنے میں کسی احد کی منت مجھ پر ابی قحافہ سے زیادہ نہیں اگر میں کسی کو خلیل ٹھہراتا تو ابوبکر کو خلیل ٹھہراتا لیکن اُنکو
کو ایمان اور برادری ہے اور میں اللہ کا خلیل ہوں اور ابن الدباغ اندلسی جمیل بحرانی رضی اللہ عنہ سے یوں روایت کیا ہے
کہ میں بری کرتا ہوں ہر خلیل کو اُنکی خلت سے اگر میں میرے والوں سے کسی کو اپنا خلیل کرتا تو ابوبکر کو خلیل کرتا لیکن وہ میرا
بھائی اور صاحب ہے اس حدیث کو ابن نحوی یعقوب بن سن کی طریق سے بھی روایت کیا ہے اسکے شروع میں یہ زیادہ کیا ہے
کہ جمیل بحرانی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا آپکی وفات کے ایکسال کے قبل فرماتے ہیں بری کرتا ہوں
الحدیث ایک طریق اس حدیث کی ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے اس گلزار کے پانچویں چمن میں آویگی اور حدیث طبرانی
حسن میں مسجد کے خوخے بند کرنے کا بھی ذکر ہے خلافت کے گلزار میں مذکور ہوگے اور خلت کا معنی بھی اُس ہی مقام میں
بسط کے ساتھ لکھیں گے اور ان احادیث کے معارض ایک حدیث آئی ہے اُسکا بیان بھی وہیں کریں گے اور ابو القاسم
بغوی ابو داود بن عمر سے روایت کیا ہے ہمیں بولا ہمکو عبد الجبار بن الورد نے خبر دیا کہ ابن ابی ملیکہ نے کہا ایکبار رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب پانی میں گئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ہر شخص تیر کے اپنے رفیق پاس
جاوے ہر شخص تیر کے اپنے رفیق پاس گیا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باقی رہ گئے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم
تیرتے ہوئے ابوبکر پاس گئے اور اُنکو گلے لگائے اور فرمائے میں اللہ تعالی سے ملاقات کئے تک کسی کو اپنا خلیل کرتا تو

ابوبکر کو کرتا لیکن وہ میرا رفیق ہی اِس حدیث کو ابن عساکر بھی عبدالجبار سے بروایت وکیع نکالا ہی عبدالجبار ثقہ ہی اور
ابن ابی ملیکہ امام جلیل القدر ہی لیکن یہہ حدیث مرسل ہی اور بہت غریب سیوطی نے کہا اِس حدیث کو طبرانی معجم
کبیر مین اور ابن شاہین کتاب السنہ مین دوسری وجہ سے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت سے موصول روایت کئے ہین بخاری
اور مسلم اور ابوداود نے عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہین کہ صحابہ مین چند فقرا تھے انکو اہل صفہ کہا کرتے تھے
ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جس کے یہان دو آدمی کا کھانا ہو تو اصحاب صفہ سے ایک تیسرے کو لیجائے
جسکے یہان چار آدمی کا کھانا ہو تو ایک یا پانچوین کو لیجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہمراہ دس شخص کو لیگئے
ابوبکر تین شخص کو لائے ہمارے یہان تین شخص کھانے والے تھے مین اور میرے والد اور والدہ شاید یہہ بھی کہے کہ ابی
عورت اور ابوبکر کے اور ہمارے گھر مین خدمت کرنے والی ایک عورت غرض ابوبکر رضی اللہ عنہ شام کا کھانا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھا کے بڑی رات کو آئے مہمان لوگ کھانا نہ کھا کے انتظار کر رہے تھے ابوبکر کی بی بی
کہے مہمانون کو چھوڑ کے تم اتنی دیر سے کیون آئے ابوبکر کہے کیا انکو ابھی کھانا نہیں کھلائے تو بولے ہم انکو کھانا کھانے کو
کہے پر وہ نہ مانے تمہارا انتظار کرتے ہین عبدالرحمن کہتے ہین مین ڈر کے چھپ گیا ابوبکر مجھے پکارے پر مین سامنے نہین آیا
پھر مجھے قسم دیکے پکارے تب مین روبرو ہوا مجھے غصہ کئے اور مہمانون کو کہے کھانا کھاؤ اور آپ کہے واللہ مین کھانا
مہمان کہنے لگے واللہ تم نہ کھاوین تو ہم بھی نہ کھاوینگے ابوبکر لاچار ہو کے کہے یہہ قسم شیطان کی طرف سے تھی پھر کھانا
منگوا کے آپ بھی کھائے اور مہمانونکو بھی کھلائے عبدالرحمن کہتے ہین واللہ ہم جب کھانے کا ایک نوالہ لیتے تو باسن مین
اُس سے زیادہ موجود ہوتا تمام لوگ کھانا کھائے بعد دیکھے تو اول سے زیادہ باقی رہا ہی ابوبکر یہہ دیکھ کے اپنی بی بی
کو کہے یا اُخْتَ بنی فراس یعنی ای بنی فراس کی بہن یہہ کیا ہی انکی بی بی کہے وَقُرَّةِ عَیْنِی لَہِیَ الْآنَ اَکْثَرُ مِنْہَا
قَبْلَ ذٰلِکَ بِثَلَاثِ مِرَارٍ یعنی قسم ہی میری آنکھ کی خنکی کی وہ کھانا اول سے تین وتنا زیادہ ہی پھر وہ کھانا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے شب کو وہ کھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہی تھا اُن ایام مین
ہمارا اور ایک قوم کے درمیان جو صلح ہوا تھا صلح کے ایام تمام ہو چکے تھے سو ہم بارہ شخص کو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم روانہ کئے ہر ہر شخص کے ساتھ کتنے لوگ تھے اللہ ہی جانے پر سب اسی کھانے کو کھائے
ابوداود اور ابونعیم فضایل مین اور حاکم نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے ایکبار جبریل آکے میرا ہاتھ پکڑے اور وہ دروازہ جس سے میری امت بہشت مین جاویگی مجھے بتائے
ابوبکر رضی اللہ عنہ عرض کئے کہ مجھے آرزو ہی کہ مین بھی آپ کے ساتھ ہوتا اور اُسکو دیکھتا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے سن رکھیو ای ابوبکر میری امت سے بہشت مین اول تم جاوگے حاکم اِس حدیث کی تصحیح کیا ہی بیہقی نے

ابوبکر کی بی بی ام رومان بنی فراس
کے قبیلے والی تھی اِسلئے اس کو
اخت بنی فراس کرکے
خطاب کئے
۱۲

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جنت میں پرندے ہیں بختی اونٹ کے مانند ابوبکر
رضی اللہ عنہ کہے یا رسول اللہ وہ ناعم یعنی فربہ اور خوش مزہ ہووینگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ان کے کھانے
والے بھی بہت متردد ہووینگے اور تم بھی کھاؤگے یہ حدیث انس رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے اس کو امام احمد اپنی مسند میں
اور ضیاء مقدسی کتاب المختارہ میں روایت کئے ہیں ابن ابی حاتم اور ابونعیم نے سعد بن جبیر سے روایت کئے ہیں کہے میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو یہ آیت پڑھا یَا اَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِی اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً
فَادْخُلِی فِی عِبَادِی وَادْخُلِی جَنَّتِی ای جی جس کرے پھر چل اپنے رب کی طرف تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی
پھر مل میرے بندوں میں اور پیٹھ میری بہشت میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کہے یا رسول اللہ یہ کیا خوب ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے سنو فرشتہ تم کو موت کے وقت یہ بولیگا ابن ابی حاتم نے عامر بن عبداللہ بن الزبیر سے روایت کیا ہے کہ جب
یہ آیت اتری وَلَوْ اَنَّا کَتَبْنَا عَلَیْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْا اَنْفُسَکُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِیَارِکُمْ مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا
قَلِیْلٌ مِّنْهُمْ اور اگر ہم لکھیں ان پر یہ کہ قتل کرو اپنے کو یا نکلو اپنے گھروں سے تو نہ کرینگے اسکو مگر تھوڑے لوگ
تم سے ابوبکر عرض کئے یا رسول اللہ اگر آپ مجھے حکم کریں کہ تو اپنے تئیں مار ڈال تو میں مار ڈالونگا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تم راست کہے یہ حدیث موصول ہے کیونکہ عامر بن عبداللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو نہیں دیکھا ابن عساکر نے مجمع بن یعقوب سے وہ اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد لوگوں کا
حلقہ دیوار کی مانند جمع رہتا لیکن ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بیٹھنے کی جگہ خالی رہتی کوئی شخص انکے مقام رکھنے کی آرزو
نہ کرتا ابوبکر جب آتے تو اس جگہ میں بیٹھتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں کی طرف متوجہ ہوتے اور انہیں سے
بات کرتے اور لوگ سنتے امام احمد اپنی مسند میں اور ابوعوانہ اپنی سنن میں اور حاکم مستدرک میں انس رضی اللہ عنہ
سے روایت کئے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ابوقحافہ کو آپکے پاس لے آئے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے اس پیر مرد کو گھر ہی میں رہنے دیا تھا ابوبکر کے اکرام کے واسطے میں انکے پاس آتا یہ حدیث خود ابوبکر
رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی آئی ہے جس کا بیان احادیث مسند میں مذکور ہوا سیف بن عمر کتاب الفتوح میں اور
ابن قانع اور ابن شاہین کتاب السنہ میں اور خطیب تاریخ میں اور ضیاء مقدسی کتاب المختارہ میں اور ابن النجار اور ابن عساکر
اپنی تاریخ میں سہل بن یوسف بن سہل بن مالک انصاری سے اور طبرانی معجم کبیر میں اور ابونعیم کتاب المعرفہ میں اور ابن النجار
اپنی تاریخ میں اسی اسناد سے مرسل روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ای لوگو ابوبکر میری کبھو بدی کئے نہیں اس کا حق
تم جان رکھو دیلمی عمر بن محمد بن صریح(?) سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے میں سیف الاسلام ہوں ابوبکر سیف الردہ
ہے اس کی سند ضعیف ہے محب الدین طبری کتاب الریاض میں عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فرمائے بہشت مین بہت سے حورین ہین جنکو اللہ تعالی گلاب کے پھول سے پیدا کیا اُنکو نکاح نہ کریگا مگر نبی یا صدیق یا شہید
اُن مین سے ابوبکر کے لئے چار سو ہین کہا حافظ ابو عبداللہ نے مسند فضایل صدیق مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اسرا کی شب کو مین جنت مین گیا وہان دیکھا ایک برج تھا اُسکے نیچے اوپر تمام
حریر کا غلاف ہی مین پوچھا ای جبریل یہہ برج کس کے واسطے بنا ہی تو کہا ابوبکر کے واسطے کا دیلمی مسند فردوس
مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ فرمائے مجھے کوئی فضیلت عطا نہ ہوئی مگر ابوبکر
کو اُس مین کا ایک حصہ ملا یہان تک کہ شہادت بھی کیونکہ مین خیبر مین زہر کو دایک لقمہ کھایا تھا اُس سے مجھے شہادت ملی ای ابوبکر
غار مین تجھے سو شب کو سانپ جو تجھین ڈسا تھا اسی زہر سے تم کو شہادت ملیگی کا ابن سبع اندلسی کتاب الشفا مین ابی
ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین جو آئے کیا دیکھتے ہین کہ ابوبکر رضی اللہ
عنہ سوتے ہین نماز کے واسطے بیدار کئے ابوبکر کہے یا رسول اللہ کیا مین نماز کے واسطے مسح یعنی تیمم کرون نبی صلی اللہ علیہ
وسلم جلدی سے پانی کے لئے باہر نکلے دیکھتے ہین کہ جبریل سونے کے آفتابے مین پانی لیکے حاضر ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے
یہہ کیا ہی جبریل کہے یہہ عرش کا عرق ہی اللہ تعالی ابوبکر کے واسطے بھیجا ہی تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کو اس
بات کی خبر دئے کا دیلمی مسند فردوس مین بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فرمائے ابوبکر میرے سے ہی اور مین ابوبکر سے ہون اور ابوبکر میرا بھائی ہی دنیا اور آخرت مین کا ابن عبداللہ کتاب
بہجۃ المجالس مین روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ابوبکر قیامت کے دن زعفران کے گھوڑے پر جو آئینہ سے
بنا ہی بیٹھہ کے آئیگے اُن پر نور کے دو لباس رہیگے ہاتھہ مین سبز جھنڈا رہیگا اُس پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوگا
یہہ دیکھکے فرشتے پوچھیگے یہہ کون شخص ہی کیا مقرب فرشتہ ہی یا نبی مرسل ہی تب کہیگے یہہ ابوبکر صدیق ہی کا بہجۃ المجالس
مین بھی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے قیامت کے دن جب اولین و آخرین تمام جمع ہونگے تو میرے واسطے
صراط کے نزدیک منبر رکھینگے مین اُسپر بیٹھونگا اُس کے بعد دوسرا منبر رکھینگے اُسپر ابراہیم علیہ السلام بیٹھینگے اُن دونون منبر کے
درمیان ایک کرسی رکھینگے اُسپر ابوبکر صدیق بیٹھینگے تب ایک فرشتہ آکے میرے منبر کے پہلے درجے پر کھڑے ہوکے پکاریگا ای معشر مسلمین
مجھے جسنے جانتا ہی سو جانتا ہی جسنے نہین جانتا وہ معلوم کرے کہ میرا نام مالک ہی دوزخ کا داروغہ ہون اللہ تعالی
مجھے حکم کیا ہی کہ دوزخ کی کنجیان محمد کی سپرد کر دون اور محمد حکم کئے کہ اُسکو ابوبکر کے پاس دیؤن ہان گواہ رہو ہان گواہ رہو
پھر دوسرا فرشتہ آکے میرے منبر کے دوسرے درجے پر کھڑے ہوگا اور پکار کے بولیگا ای معشر مسلمین مجھے جس نے
جانتا ہی سو جانتا ہی جسنے نہین جانتا وہ معلوم کرے کہ میرا نام رضوان ہی بہشت کا داروغہ ہون اللہ تعالی نے مجھے حکم کیا کہ
جنت کی کنجیان محمد کے حوالے کر دون اور محمد کہے انکو ابوبکر کے حوالے کر ہان گواہ رہو ہان گواہ رہو پھر جلیل جل جلالہ تجلی کریگا اور کہیگا مرحبا حلل ہم کو اور

حدیث کو اور صدیق کو کہا اس حدیث کو حافظ ابو سعید واعظ کتاب شرف النبوہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
روایت کیا ہے اس کا لفظ یوں ہے کہ دوسرے ایک کو عرش کے داہنے طرف اور ایک کو بائیں طرف کھڑے کئے اور ان میں سے
دو فرشتے کھڑے ہو کے ندا کریں گے اور اس میں یوں آیا ہے کہ محمد ان کیجیو کو ابو بکر اور عمر کے سر کو کر کے فرمایا اور اللہ تعالی
کی تجلی کا ذکر مذکور ہے کہا دینوری مجالست میں اور ابو طالب عشاری فضائل صدیق میں اور خلعی خلعیات میں اور خطیب
اپنی تاریخ میں اور دیلمی کتاب الالال میں علی رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ای ابو بکر
اللہ تعالی نے آدم کی ابتداء سے قیامت تک جو ایمان لاویں انکا ثواب مجھے دیا اور میرے مبعوث ہونے کے بعد قیامت تک
جو ایمان لاویں انکا ثواب ابو بکر کو دیا کہا ابن حبان اپنی صحیح میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ایک شخص ہی جنت میں جاگا تو وہاں کا کوئی گھر والا اور کوئی حویلی رنگا اسکو کہیگا مرحبا مرحبا
آو ابو بکر رضی اللہ عنہ کہے یا رسول اللہ اس روز اس شخص پر کچھ ہلاکی اور خسارہ نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا ہاں اور وہ شخص تم ہی ہو ای ابو بکر کہا اس حدیث کو طبرانی کبیر میں عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ای ابو بکر ایک شخص ہی جس کا نام اور جس کے باپ کا نام میں جانتا ہوں جنت
جنت کے دروازے پر آوے تو وہاں کے تمام دروازوں اور جو ملوں سے اسکو مرحبا کہیگے وہ شخص ابو بکر ہی کہا خطیب
کتاب المتفق والمفترق میں بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا قیامت کے دن
تمام لوگوں سے حساب لوینگے سوائے ابو بکر کے سو طرح نے کہا ہے اس کی سند لا باس ہی اور اس حدیث کو ابو نعیم فضائل صدیق
میں اور ابن عساکر نے بھی بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کئے ہیں ابن مردویہ اپنی تواریخ میں اور حاکم مستدرک میں
انس رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ای ابو بکر تمکو اللہ تعالی رضوان اکبر دیا کہے
رضوان اکبر کیا ہی تو فرمایا اِنَّ اللّٰہَ یَتَجَلّٰی لِلْخَلَائِقِ عَامَّۃً وَیَتَجَلّٰی لَکَ خَاصَّۃً یعنی اللہ تعالی خلایق کے
واسطے تجلی کریگا عام اور تمہارے واسطے تجلی کریگا خاص اس حدیث کی سند میں محمد بن خالد ختلی ہے ذہبی کہا مجھے
گمان ہے کہ اسنے اس حدیث کو وضع کیا ہو اور اسکو ابن الجوزی چند طریق سے روایت کئے اور سب کو موضوع ٹھہرا
ہی اور بولا ختلی کذاب ہی اسکو خطیب نے محمد بن عبدہ بن عامر سے انس رضی اللہ عنہ سے یوں روایت کیا ہے کہ جب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غار سے نکلے ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ کی رکاب پکڑے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ابو بکر کا منہ دیکھ کے فرمایا ای ابو بکر میں تم کو بشارت سناؤں ابو بکر کہے میرے باپ آپ پر سے فدا ہیں فرمائے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کہے ای ابو بکر ان اللہ عز وجل یتجلی للخلائق یوم القیمہ عامۃ ویتجلی لک خاصۃ خطیب نے کہا
اس حدیث کو اصل نہیں محمد بن عبدہ اسکی سند اور متن کو وضع کیا ہی اس حدیث کو ایک جماعت نے بھی ہی اسکو

ابو العباس الولید بن احمد زوزنی کتاب شجرۃ العقل مین حسن بن کثیر سے روایت کیا ہی لیکن حسن بن کثیر مجہول شخص ہی
اور اُس کا راوی محمد بن بیان اگر ثقہ بھی ہو تو وہ حدیث کو وضع کرنے سے متہم ہی اُس کی دوسری ایک طریق ہی یونس
بن احمد بن یونس سے اُس مین اتنا ہی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ان اللہ یتجلی للخلائق عامۃ ویتجلی لابی بکر
خاصۃ یونس مجہول ہی کوئی اُس کو جانتے نہیں اُسکی بھی ایک طریق ہی اُس مین مجہول لوگ ہین اور ابو نعیم نے جابر
رضی اللہ عنہ سے یون روایت کیا ہی کہ عبد القیس کی وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آئی بعضون نے سخن مین لغو کئے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کی طرف متوجہ ہو کے فرمائے جو کہے سو تم سنے ابوبکر عرض کئے یا رسول اللہ سنا آپ
فرمائے انکو جواب دو ابوبکر جواب انکا بخوبی دئے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ای ابوبکر تم کو اللہ تعالی رضوان اکبر
عطا کیا بعضون نے پوچھا یا رسول اللہ رضوان اکبر کیا ہی تو فرمانے لگے اللہ تعالی آخرت مین اپنے مومن بندے کے واسطے
تجلی کریگا عام اور ابوبکر کے واسطے تجلی کریگا خاص اسکی سند مین بھی محمد بن خالد ختلی موجود ہی وہ تو کذاب ہی
اور خطیب جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ان اللہ یتجلی للناس عامۃ ویتجلی لابی بکر
خاصۃ اسکی سند مین ابو الحسن علی بن عبدہ ہی وہ حدیث کو وضع کرتا ہی اور اسکو ابن عدی بھی روایت کیا ہی اور بولا
وہ حدیث باطل ہی اور میزان مین کہا مین جزم کرتا ہون کہ اسکو ابن عبدہ وضع کیا ہی اور اس کو خطیب دوسری
ایک طریق سے بھی روایت کیا اور بولا اسکی سند مین ابو حامد احمد بن علی بن حسنویہ ہی وہ ثقہ نہین اور بھی ایک طریق ہی
اُسکی سند مین ابو القاسم عمر بن محمد بن عبد اللہ ترمذی ہی اُس مین اشکال ہی اور ابن حبان نے ابی ہریرہ رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کو جانے کی خاطر جب غار سے نکلے ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کا
رکاب پکڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو کہے ای ابوبکر مین تمکو ایک بشارت سناؤن اللہ تعالی قیامت کے
دن تجلی کریگا خلائق کے واسطے عام اور تمہارے واسطے خاص اُس کی سند مین احمد بن محمد یمامی ہی وہ کذاب ہی
ہم سمجھتے ہین کہ اُسنے چوری کیا اور اسناد کو بدل دیا اور خطیب نے اس حدیث کو بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت
کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کو فرمائے کیا مین تمکو اللہ تعالی کے رضوان اکبر کی بشارت دیون عرض کئے
بہتر تب آپ فرمائے ان اللہ یتجلی الحدیث اسکی سند مین ابو قتادہ عبد اللہ بن واقد ہی وہ متروک ہی سیوطی نے کہا
عبد اللہ بن واقد کے حق مین امام احمد کہے ہین مابہ باس بندہ عاصی کہتا ہی کہ ذہبی میزان مین بخاری سے نقل کیا ہی
کہ سکتوا عنہ اور بھی کہا ترکوہ ابو زرعہ اور دارقطنی کہے وہ ضعیف ہی اور ابو حاتم کہا ذاہب الحدیث ہی
اور ابن معین کہا لیس بشئ اور یون بھی کہا ہی لیس بہ باس کثیر الغلط اور بھی کہا وہ ثقہ ہی عبد اللہ بن احمد کہا
مین نے اپنے والد کو کہا یعقوب بن اسمعیل بن صبیح کہتا تھا کہ ابو قتادہ کذاب تھا یہ سننے سے احمد پر گران ہوا اور کہے

حران کے لوگ اُس پر عیب دھرتے ہیں وہ راست گو تھا میں اُس کو دیکھا ہوں محدثوں سے ستیہ تھا اور یہی احمد دوسری
جگہ کہتے ہیں یہ ثقہ ہیں وہ مرد صالح تھا عابد دن سے سنہ لیکن بسا وقت خطا کرتا تھا اور جوزجانی کہا وہ متروک ہی
ابن حبان کہا ہی اُس حریر کے عباد لوگوں میں تھا ہی کتب سے غافل رہتا تھا اِس لئے منکر احادیث اُسکی روایت میں
واقع ہوئیں اُسکی روایتوں سے حجت پکڑنا جائز نہیں حافظ عسقلانی کہا وہ متروک ہی اور امام احمد اُسکی تعریف
کیا کرتے تھے اور ایسا کہ سادہ کر سن ہونے سے احادیث میں خلط کیا ہوگا اور ابوالحسن بن بشران اپنی فوائد میں احمد بن
سلمان بن الحسن سے روایت کیا ہی وہ عبید اللہ سے وہ محمد بن بسر سے وہ عطا بن المبارک سے وہ ابو عبدہ سے وہ حسن سے کہا کہ علی
رضی اللہ عنہ فرماتے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ قیامت کے دن اللہ تعالی اول کس سے حساب
لیگا فرمائے ابوبکر صدیق سے پھر میں نے پوچھا انکے بعد کس سے تو فرمائے عمر بن الخطاب سے پھر میں پوچھا انکے بعد کس سے تو فرمایا علی
تم سے میں پوچھا یا رسول اللہ عثمان بن عفان کہاں ہی آپ فرمائے میں عثمان بن عفان سے مجھی ایک حاجت مانگا
اُسنے وہ حاجت کو مخفی روا کیا میں نے اللہ تعالی سے سوال کیا عثمان سے محاسبہ لینا پھر بعد منادی ندا کریگا سابقین اولین
کہاں ہیں پوچھینگے وہ کون ہیں تو کہیگا ابوبکر صدیق ہیں اللہ تعالی ابوبکر کے واسطے خاص تجلی کریگا اور لوگوں کے
لئے عام سندہ عاصی کہا ہی اِس سند کی رجال کا حال دریافت کیا چاہئے ابو نعیم حلیہ میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اللہ قیامت کے دن ابوبکر کو میرے ساتھ اور میرے درجے میں رکھیگا ابوالحسن
ابن المہتدی باللہ اپنی فوائد میں حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی
نماز پڑھنے نکلے اور پوچھے ابوبکر صدیق کہاں ہی ابوبکر آخر صف میں سے لبیک کرکے جواب دئے رسول اللہ صلی اللہ

۲ [illegible]

علیہ وسلم فرمائے ابوبکر کے لئے خوش ہوا اور ابوبکر کو فرمائے میرے نزدیک آؤ جب نزدیک آئے تو پوچھے ای ابوبکر کیا پہلی تکبیر
تم کو ملی ابوبکر عرض کئے یا رسول اللہ میں صف میں پہلی آپکے ساتھ آپ جب تکبیر باندھے میں بھی باندھا اور الحمد شروع
کیا اور اس کو پڑھا اِس میں مجھے طہارت کا کچھ وسوسہ ہوا میں نکلے مسجد کے دروازے طرف گیا کہ ایک ہاتف سے آواز آیا کہ
پیچھے دیکھ میں پھر کر دیکھا تو سونے کے قدح میں پانی بھرا ہوا ہی برف سے زیادہ سفید ہی شہد سے زیادہ شیریں مسکے
سے زیادہ ملائم اُسپر ایک سبز رومال اترا ہوا ہی اس رومال پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابوبکر الصدیق لکھا ہوا
ہی میں نے وہ رومال لیکر اپنے کندھے پر رکھا اور نماز کے خاطر کامل وضو کیا اور رومال کو قدح پر دھر دیا اور
پہلی رکعت کے رکوع میں آکر ملا اور آپکے ساتھ نماز تمام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ای ابوبکر تم جو تم
تم کو جو وضو کروایا جبرئیل تھا اور وہ جو رومال لا دیا میکائیل تھا اور تم آنکے لاحق ہونے تک میرے گھٹنے کو جو
پکڑ رکھا اسرافیل تھا ابن جوزی نے کہا کہ یہ حدیث موضوع ہی اُس کا راوی محمد بن زیاد میمونی کذاب ہی خطیب نے

براء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ تعالی نے اعلی علیین مین ابوبکر کے لئے سفید
یاقوت کا ایک قبہ بنایا ہی اپنی قدرت سے اس قبے کو معلق رکھا ہی رحمت کی باد اسکو ہلاتی ہی اس قبے کو چار ہزار دروازہ
ہی جب ابوبکر اللہ کی دیدار کا مشتاق ہوگا تو ان دروازون سے ایک دروازہ کھلیگا اسوے وہان سے اللہ تعالی کو دیکھیگا
ابن جوزی اس حدیث کو موضوعات مین داخل کیا ہی خطیب نے کہا ہی کہ وہ موضوع ہی اسکو ابوبکر محمد بن عبداللہ بن ثابت
اشنانی وضع کیا ہی اس حدیث کو خطیب نے عبداللہ بن عمر سے بھی روایت کیا ہی اور کہا ہی کہ وہ حدیث باطل ہی اسکا
راوی احمد بن نصر بن عبداللہ الذراع اسکو وضع کیا ہی ذراع نے اسکو صدقہ بن موسی اور عبداللہ بن حماد قطیعی سے روایت
کیا ہی وے دونون مجہول ہین اس حدیث کی دوسری ایک طریق ہی اسکو زوزنی نے روایت کیا ہی اسکی سند مین ابوبکر
اشنانی ہی وہ وضاع ہی ابو العباس زوزنی نے اس حدیث کو ابوہریرہ سے بھی روایت کیا ہی اس کے رجال کا حال دریافت
طلب ہی ابن حبان نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا مذکور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پاس آیا آپ فرمائے ابوبکر کے مانند کون ہی لوگ مجھے جھٹلائے اور ابوبکر میری تصدیق کیا میرے اوپر ایمان لایا اور اپنی لڑکی مجھے
نکاح کر دیا اور اپنا مال میرے لئے صرف کیا اور جیش العسرت مین میرے ساتھ جہاد کیا سنو قیامت کے دن ابوبکر یاقوت کے
ساندنیون سے ایک ساندنی پر بیٹھکے آئیگا جس کے پیر مشک و عنبر کے ہوگے اور کجاوا اس کا زمرد کا رہیگا اور مہار اسکی موتیونکی
ہوگی ابوبکر پر سندس و استبرق کے دو جوڑے رہینگے مین انسے سخن کرتا رہونگا اور وہ میرے سے سخن کرینگے لوگ کہینگے یہہ محمد
رسول اللہ ہین اور یہہ شخص ابوبکر ہی ابن الجوزی اس حدیث کو موضوعات مین وارد کیا ہی اس کا راوی اسحق بن بشر بن مقاتل
کذاب ہی حدیث وضع کرنے والا خطیب نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
قیامت کے دن عرش کے روبرو ابراہیم کے واسطے ایک منبر لاکے دھرینگے اور میرے واسطے ایک منبر اور ابوبکر کے واسطے ایک منبر تب
منادی ندا کریگا دیکھو صدیق کا کیا شان ہی خلیل کے اور حبیب کے درمیان بیٹھا ہی اس حدیث کو ابن الجوزی نے موضوعات
مین داخل کیا اس کا راوی ابو عبداللہ احمد بن محمد بن ابراہیم بن موسی ضریر جب بغداد کو آیا اس کے ساتھ کتب کے مسودے
تھے وہ تو نابینا تھا لوگ اسکے مسودون مین موضوع احادیث داخل کئے ذہبی میزان مین لکھا ہی کہ ابو عبداللہ کا شیخ جو
ابو عمر محمد بن الحلبی ہی منکر بلکہ باطل احادیث روایت کیا ہی اور ابن عساکر کہا وہ منکر الحدیث ہی سیوطی نے کہا اس حدیث کو
ابو العباس زوزنی کتاب شجرة العقل مین عبداللہ بن اوس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا ہی اس کا لفظ یون ہی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے قیامت کے دن ابراہیم خلیل اللہ کے واسطے ایک منبر اور میرے واسطے ایک منبر اور ابوبکر کے واسطے
ایک منبر رکھینگے پروردگار جل جلالہ تجلی کرکے ایکبار ابراہیم کو دیکھ کے ہنسیگا ایکبار مجھے دیکھ کے ہنسیگا اور ایکبار
ابوبکر کو دیکھ کے ہنسیگا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہہ آیت پڑھے اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاِبْرٰھِیْمَ لَلَّذِیْنَ

اشعروه وهذا النبی والذین آمنوا یعنی لوگوں میں زیادہ مناسب ابراہیم سے انکو تھی جو اُنکے ساتھ تھے اور اِس
نبی کو اور ایمان والوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے والذین آمنوا ابوبکر ہی ہیں اس کے سند کے رجال کا حال دریافت
کرنا ہی معلوم کیجے ان موضوع احادیث کو لکھنا ہم کو احتیاج نہیں پر دیکھنے والونکو معلوم ہونے کے لئے ہم اسکو ذکر کئے
تاکہ اسکو دیکھے تو سمجھے کہ یہہ موضوع ہی چوتھا جمع ان احادیث کے بیان میں کہ جس میں فضیلت ابوبکر کی
اور دوسرے صحابہ کی مذکور ہی بخاری اور مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فرمائے ایک دن کوئی چرواہا اپنی بکریوں میں تھا ناگاہ بھیڑیا ایک بکری لے گیا چرواہا اسکے پیچھے دوڑا ناگاہ بھیڑیا پھر کے
اسکو بولا یوم السبع یعنی درندوں کا زور جس دن آئیگا اور بکریوں پاس میرے سوائے کوئی چرواہا نہ رہیگا تب بکریونکو میرے سے
کون چھڑاویگا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ایک بار کوئی شخص گائے پر بوجھ لاد کے لیجاتا تھا گائے پھر کے
بولی میں بوجھ کے لئے پیدا نہیں ہوئی میں زراعت کے واسطے پیدا ہوئی یہہ سنکے صحابہ تعجب سے کہنے لگے سبحان اللہ
بات کی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اس بات کو میں یقین مانتا ہوں اور ابوبکر اور عمر بھی یقین مانتے ہیں یہہ فرمائے وقت ابوبکر اور
عمر وہاں حاضر نہیں تھے یعنی وے دونوں صاحب مجلس میں نہ رہے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکی طرف سے ایمان اقرار کیا
انکے کمال ایمان پر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس بات کا یقین ہونے پر دلالت کرتا ہی ترمذی نے ابو سعید خدری
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کوئی نبی نہ ہوا مگر اسکے پاس آسمان والوں سے یعنی فرشتوں سے
دو وزیر رہتے ہیں اور زمین والوں سے دو وزیر میرے دو وزیر آسمان والوں سے جبرئیل اور میکائیل ہیں اور زمین والوں سے ابوبکر اور عمر
ہیں ترمذی کہا یہہ حدیث حسن ہی اس حدیث کو حاکم مستدرک میں اور ابو نعیم فضائل صحابہ میں اور ابن عساکر اپنی
تاریخ میں اور حکیم ترمذی نوادر الاصول میں ابن عباس سے روایت کئے ہیں اور ابن عساکر اسکو ابی ذر اور انس رضی اللہ
عنہما سے بھی روایت کیا ہی امام احمد اور عبد بن حمید اور ترمذی اور ابو یعلی اور ابن ماجہ اور ابن حبان اپنی صحیح
میں ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور طبرانی کبیر میں اور بغوی اور ابن عساکر اپنی تاریخ میں جابر بن سمرہ رضی اللہ
عنہ سے اور ابن النجار انس رضی اللہ عنہ سے اور ابن عساکر ابوہریرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے جنت میں بلند مرتبے والے پست مرتبے والوں کو ستارے کی سی نظر آوینگے جو افق میں طلوع کرتا ہی اور ابوبکر
اور عمر انہیں بلند مرتبے والوں میں سے ہیں اور اُن سے بہتر ہیں ترمذی کہا کہ یہہ حدیث حسن ہی طبرانی جابر بن سمرہ اور ابو
رضی اللہ عنہما سے اور ترمذی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے
اور مہاجرین و انصار کی جماعت بیٹھی رہتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آنکھ اٹھا کے کوئی نہیں دیکھتا
سوائے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے وے دونوں ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھتے اور آپ بھی انہیں کی

طرف دیکھا کرتے اور تبسم کرتے اور وے بھی تبسم کرتے ترمذی اور حاکم نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہین کہ
ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین تشریف لائے آپکے ایک بازو سے ابو بکر تھے دوسرے بازو سے عمر اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اُنکے ہاتھ پکڑے تھے سو فرمائے ہم قیامت مین ایسا ہی اُٹھینگے اس حدیث کو طبرانی اوسط مین ابو ہریرہ رضی اللہ
عنہ سے بھی روایت کیا ہی ترمذی سنن مین اور ابو عوانہ اپنی اوایل مین اور طبرانی کبیر مین اور حاکم مستدرک مین اور ابن
عساکر اپنی تاریخ مین اور ابو نعیم فضایل صحابہ مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
زمین جب پھٹیگی تو اول مین نکلونگا میرے بعد ابو بکر انکے بعد عمر پھر ہم اُٹھکے بقیع کی طرف جاوینگے وے لوگ بھی زندہ
ہونگے پھر مین مکے والونکا انتظار کرونگا غرض حرمین کے بیچ مین جو لوگ ہین سب کا حشر میرے ساتھ ہی ہوگا ترمذی نے
کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی اور ابن عساکر اس حدیث کو اپنی تاریخ مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا ہی لیکن اُنھین
عمر رضی اللہ عنہ کا نام مذکور نہین ترمذی اور حاکم نے عبد اللہ بن حنطب رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھکے فرمائے یہہ دونون آنکھ اور کان ہین حاکم اس حدیث کی تصحیح کیا ہی لیکن
ترمذی کہا کہ وہ مرسل ہی ابن عبد البر کہا ہی کہ وہ حدیث مضطرب ہی ثابت نہین اور ابو یعلی کتاب السنہ مین اور باوردی
اور ابو نعیم دلایل مین اور ابن عساکر اپنی تاریخ مین مطلب بن عبد اللہ بن حنطب سے وہ اپنے باپ سے وہ اسکے دادا سے یون روایت
کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ابو بکر اور عمر میرے لئے بمنزلہ آنکھ اور کان کے ہین سر کے لئے اور حافظ محب الدین ابن النجار
اور خطیب دونون اپنی تاریخ مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یون روایت کئے ہین کہ ابو بکر اور عمر اس دین سے بمنزلہ آنکھ اور کان کے
ہین اس حدیث کو خطیب جابر سے بھی روایت کیا ہی اُسکی سند کے راویان ثقہ ہین اُس حدیث کو طبرانی عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت کیا ہی
اور طبرانی کبیر مین اور حاکم کنی مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یون روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مین ارادہ
کیا کہ میرے اصحاب سے چند لوگون کو اسلام کی دعوت کے لئے بادشاہون کی طرف بھیجون جیسا عیسی بن مریم نے حواریون کو
بھیجے صحابہ عرض کئے ابو بکر اور عمر کو آپ کیون نہین روانہ فرماتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مجھے اُن سے احتیاج ہی
انکا مرتبہ دین مین بمنزلہ کان اور آنکھ کے ہی سر سے اور بمنزلہ سر ہی جسد سے اس حدیث کو ابن عساکر اپنی تاریخ مین اور حاکم مستدرک
مین حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کئے ہین امام احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے علی رضی اللہ عنہ سے اور ابن ماجہ اور طبرانی کبیر
مین ابی جحیفہ رضی اللہ عنہ سے اور ابو یعلی اور ضیاء مقدسی کتاب المختارہ مین اور ابن عساکر اپنی تاریخ مین اور سعید بن
منصور انس رضی اللہ عنہ سے اور بزار اور طبرانی اوسط مین ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور طبرانی اوسط مین اور
ابن عساکر تاریخ مین جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے اور بزار اور طبرانی اوسط مین اور ابن عساکر نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے
اور ابن عساکر نے حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو

یعنی جیسے سر کو آنکھ اور کان سے احتیاج ہی ویسا ہی اسلام کو ابو بکر اور عمر کی احتیاج ہی ۱۲

کہے یہ دونوں بہشت کے میانسال والے مردوں کے سردار ہیں خواہ اولین ہوں یا آخرین سوائے انبیا اور مرسلین کے یہ حدیث ابن عباس رضی اللہ
عنہما سے بھی مروی ہے علی مرتضی رضی اللہ کی حدیث صحیح ہے اسکی سند کے رجال بخاری کے رجال ہیں انکی ایک روایت میں
زیادہ کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای علی تم انکوں کو اس بات پر مطلع مت کرو اور ایک روایت میں یوں ہے
ای علی یہ دونوں جیتے تک انکو بہت کہو پھر انکی وفات کے بعد علی مرتضی اس حدیث کو روایت کئے بزار اور حاکم نے ابی اروی
دوسی رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ ایک روز میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما آئے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا خدا کا شکر جس نے مجھے تم دونوں سے تائید بخشا حافظ عسقلانی کہا کہ یہ حدیث ضعیف ہے سند ماضی کیسا ہے اسکا
راوی عاصم بن عمر العمری ضعیف ہے لیکن ابن عدی کہا باوجود ضعف کے اسکے احادیث حسن ہیں اور اس حدیث کو طبرانی
اوسط میں براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے بھی روایت کیا ہے طبرانی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کو اسکی امت سے خواص ہوتے ہیں میرے خواص ابوبکر اور عمر ہیں ابن سعد نے بسطام بن مسلم سے روایت کیا ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو فرمایا میرے بعد تم دونوں پر کوئی امیر نہ ہوگا ابو یعلی نے عمار
بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبرئیل ابھی آئے تھے میں ان سے کہا عمر بن الخطاب
فضیلتیں کیا ہیں بیان کرو جبرئیل کہے نوح علیہ السلام اپنی قوم میں جتنی مدت رہے اتنے دن عمر کے فضیلتوں کو بیان کیا
کروں تو بھی انکے فضیلتیں تمام نہ ہونگے اور ابوبکر کی نیکیوں سے عمر بھی ایک نیکی ہیں اور قاضی ابوبکر احمد بن الضحاک
عمر کے فضائل میں بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں تھے کی ایک شب بھی
چاندنی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بچھونے پر تھے میں آسمان پر ستارے بھرے ہوئے دیکھ کر عرض کی یا رسول اللہ
تمہارے میں کوئی ایسا بھی ہوگا جسکے حسنات ستاروں کے شمار میں ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں میں بولی
یا رسول اللہ وہ کون ہے تو فرمایا عمر بن الخطاب ہے میں کہی یا رسول اللہ میں چاہتی تھی کہ وہ میرے باپ ہوں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمر ایک حسنہ ہے ابوبکر کے حسنات میں عمار کی حدیث کو حسن بن عرفہ اور طبرانی بھی روایت کئے ہیں لیکن
اسکو ابن الجوزی موضوعات میں داخل کیا ہے امام احمد بن حنبل کہے وہ حدیث موضوع ہے اور اسکی سند میں اسمعیل
عبد بن نافع بصری جو ہے میں اسکو نہیں جانتا ازدی کہا ہے کہ وہ ضعیف ہے ابن حبان کہا وہ ایسے منکر احادیث روایت
کرتا ہے کہ جسکے موضوع ہونے میں کچھ شک نہیں اور اس حدیث کو ابن عرفہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرئیل میرے سے عمر کا ذکر کرتے تھے میں بولا ای جبرئیل عمر کے فضائل اور اللہ تعالی کے یہاں انکا
جو مرتبہ ہے بیان کیجئے جبرئیل کہے نوح علیہ السلام اپنی قوم میں جتنی مدت رہے اتنے روز رنگ میں آپکے پاس بیٹھکے کہوں تو
بھی عمر کے فضائل تمام نہ ہوں یا محمد تمہاری موت کے بعد عمر پر اسلام روئیگا یعنی آپکے وفات کی بعد جب عمر کا وفات ہوگا تو

اسکے لئے اسلام رونا ہی ابن جوزی کہا یہہ حدیث ثابت نہین اسکا راوی عبد اللہ بن عامر اسلمی کچھ شئی نہین ابن حبان
کہا اسنے اسانید و متونکو پھیر دیتا ہی ابی بن کعب کی حدیث کو تمام اپنی فواید مین حسان بن غالب کی طریق سے امام
مالک سے روایت کیا ہی ذہبی میزان کہین حسان متروک ہی ابن حبان کہا اسنے احادیث کو بدل دیتا ہی اور ثقہ لوگون سے
منکر احادیث روایت کرتا ہی حاکم نے کہا امام مالک سے وہ شخص موضوع احادیث روایت کیا ہی ابن عساکر نے اس حدیث کو زید بن ثابت
رضی اللہ عنہ اور ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا ہی وے دونوں طریق بھی صحیح نہین اور بی بی عایشہ رضی اللہ
عنہا کی حدیث کو خطیب بھی روایت کیا ہی اسکی سند مین ابو القاسم بُرَیہ بن محمد بن بریہ بغدادی ہی وہ اسمعیل صفار
سے روایت کیا ہی خطیب کہا یہہ حدیث موضوع ہی بریہ نے صفار سے باطل موضوع احادیث روایت کرتا ہی سیوطی نے کہا ان تمام
طریقون کے لحاظ کرے عمار کی حدیث کی سند اصلح ہی باوجود اسکی ذہبی میزان مین کہا کہ وہ حدیث باطل ہی ابن عساکر
اپنی تاریخ مین عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے قیامت کے دن منادی ندا
کریگا اس امت مین کا کوئی شخص اپنی کتابکو ابوبکر اور عمر کے آگے نہ اٹھاوے کا ابن المہتدی باللہ کتاب المتیحت(?) مین ابن
عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے آج کا دن گھوڑے سے دوڑانا ہی کل بڑھنا ہی اور
حسب غایت ہی دوزخ مین جو گیا ہلاک ہوا مین پہلا ہون ابوبکر مُصَلّی ہی عمر تیسرا اسکے بعد لوگ بھلے طریقے پر ہین ایک کے
بعد ایک شرط کے گھوڑے دوڑائے تو دوسرا گھوڑا جو غایت پر آتا ہی اسکو مصلی کہتے ہین اس مقام مین ابوبکر کو مصلی سے نسبت دئے
اس حدیث کو امام احمد اپنی مسند مین اور حاکم مستدرک مین اور طبرانی اوسط مین اور ابو نعیم حلیہ مین روایت کئے ہین کہ علی
مرتضی رضی اللہ عنہ فرمائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سابق ہوئے ابوبکر دوسرے ہوئے عمر تیسرے پھر ہمکو فتنہ گھیر لیا جو اللہ
چاہا سو ہوا اسکو خطیب تلخیص المتشابہ مین بھی روایت کیا ہی یہہ بھی اسکے آخر مین زیادہ کیا ہی کہ جو کوئی مجھے ابوبکر اور
عمر پر فضیلت دیگا اسپر افترا کرنے والے کا حد ہی اور اسکی گواہی مقبول نہین دیلمی مسند فردوس مین ابن عباس رضی اللہ
عنہما سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مین اور ابوبکر اور عمر ایک ہی خاک سے پیدا ہوئے اس حدیث کی سند ضعیف
ہی خطیب کتاب المتفق والمفترق مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
کوئی مولود نہین مگر اسکی ناف مین کچھ مٹی ہوتی ہی جس سے وہ پیدا ہوا آخر اسی مین دفن ہوتا ہی مین اور ابوبکر اور عمر ایک ہی
خاک سے پیدا ہوئے اور اسی مین دفن ہوونگے اس حدیث کی سند مین موسی بن سہل ہی وہ ضعیف ہی اور اس حدیث کو
ابن عساکر نے دوسری ایک طریق سے روایت کیا ہی اور ابو نعیم اور ابن عساکر ابوہریرہ سے بھی روایت کئے ہین لیکن سب کی
سندین ضعیف ہین موضوع حدیث کے حد کو نہین پہنچے ابن جوزی زیادتی کیا جو اسکو موضوعات مین داخل کیا ابن عساکر
اپنی تاریخ مین ابن ابی نجاح(?) سکسکی سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے یا اللہ تو درود بھیج ابوبکر پر

کیونکہ وہ تجھے اور تیرے رسول کو دوست رکھتا ہے۔ خطیب اور ابن الجوزی کتاب الواہیات میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر میرے نزدیک بمنزلہ ہارون کے ہیں موسیٰ علیہ السلام سے یہ حدیث واہی ہے ابن النجار
اپنی تاریخ میں اور دیلمی فردوس میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ
کے روبرو اس امت سے اول جو جھگڑا کریگے سو علی اور معاویہ اور بہشت میں اول جو جاویگے سو ابوبکر اور عمر یہ حدیث ضعیف ہے
ابو جعفر عقیلی کتاب الضعفاء میں اور ابن عساکر اپنی تاریخ میں علی رضی اللہ عنہ سے بھی اسکے مثل روایت کرتے ہیں وہ بھی ضعیف ہے
ابو نعیم کتاب المعرفہ میں حارث بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مثال ابوبکر اور عمر کی
مثال نوح اور ابراہیم کی ہے پیغمبروں میں ایک تو اللہ تعالیٰ کے کام میں پتھر سے بھی زیادہ سخت ہے وہ صلوات اللہ اور
دوسرا اللہ کے کام میں نہایت نرم تھے وہ صلوات اللہ۔ طبرانی کبیر میں اور ابن عساکر اپنی تاریخ میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آسمان میں دو فرشتے ہیں ایک امر کرتا ہے شدت سے دوسرا امر کرتا ہے نرمی سے وہ دونوں صواب
ہیں وہ دو فرشتے جبرئیل اور میکائیل ہیں اور دو پیغمبر ہیں ایک امر کرتے تھے نرمی سے دوسرا امر کرتے تھے شدت سے وے دونوں
صواب تھے وے ابراہیم اور نوح ہیں ایسا ہی میرے دو صحابی ہیں ایک امر کرتا ہے نرمی سے اور دوسرا امر کرتا ہے شدت سے وے
ابوبکر اور عمر ہیں حافظ امام محمد حسن نقاش اپنی تفسیر میں و ابن عدی کامل میں اور ابو نعیم فضائل صحابہ میں اور
ابن عساکر اپنی تاریخ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو
فرمایا تمھاری مثال جو فرشتوں میں اور پیغمبروں میں ہے اسکی خبر دیتا ہوں اے ابوبکر تمھاری مثال فرشتوں میں میکائیل کی
مثال ہے رحمت لیکے اترا ہے اور انبیا میں ابراہیم کی مثال ہے قوم نے انکی تکذیب کی اور جو کچھ کرنا تھا کر گذرے پھر بھی کہا فَمَن
تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ یعنی جو کوئی میری راہ چلا سو وہ میرا ہے اور جس
نے کہا نہ مانا سو تو بخشنے والا مہربان ہے اے عمر تمھاری مثال فرشتوں میں جبرئیل کی مثال ہے شدت اور جنگ
اور نقمت اللہ کے دشمنوں کے واسطے لیکے اترا ہے اور انبیا میں نوح علیہ السلام کی مثال ہے کہا رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ
مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا یعنی اے رب مت چھوڑ زمین پر کافروں سے کسی کو۔ حافظ عمر بن محمد ملا اپنی سیرت میں
ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور قاضی ابوبکر احمد بن الضحاک مناقب عمر میں ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر اور عمر کی مثال میری امت میں مثال آفتاب و مہتاب کی ہے ستاروں میں کا
خطیب نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس امت سے پہلے کتاب سیدھے ہاتھ میں
عمر بن الخطاب کو ملیگی اسکی شعاع آفتاب کی سی ہوگی پوچھے یا رسول اللہ ابوبکر کہاں ہونگے تو فرمایا ابہا انکو فرشتوں نے
بہشت میں دلہن کی مانند لیگئے اس حدیث کو ابن الجوزی موضوعات میں داخل کیا ہے اسکا راوی عمر بن ابراہیم بن خالد

کردی مبتہم ہوا ہی امام احمد اور ابو یعلی اور حاکم نے علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ بدر کے روز رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم مجکو اور ابوبکر کو فرمائے تم سے ایک کے ساتھ جبرئیل اور دوسر کے ساتھ میکائیل ہی امام احمد اور بخاری اور
ترمذی اور ابو حاتم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ
عنہم کوہ احد پر چڑھے پہاڑ کو حرکت و زلزلہ ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پانون سے پہاڑ کو مارے اور فرمائے ای احد ثابت رہ تیرے پر
نبی ہی اور صدیق اور دو شہید امام احمد اور مسلم اور ترمذی اور نسائی اس حدیث کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یون روایت
کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم جبل حرا پر چڑھے
پتھر حرکت کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ثابت رہ تیرے پر نہین ہی مگر نبی یا صدیق یا شہید مسلم کی دوسری طریق مین
سعد بن ابی وقاص کا نام بھی مذکور ہی اور ترمذی نے سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے یون روایت کیا ہی کہے نو شخص بہشتی
ہین کر کر مین گواہی دیتا ہوں اگر دسوین کو بھی بہشتی ہی کر کے گواہی دیؤن تو مین گنہگار نہ ہون پوچھے وہ کیسا
لوگ کہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جبل حرا پر تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ای حرا ثابت رہ تیرے پر نہین مگر نبی
یا صدیق یا شہید سعید سے پوچھے پہاڑ پر کون کون تھے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور ابوبکر عمر عثمان علی طلحہ زبیر سعد عبد الرحمن
بن عوف پوچھے دسوان کون تھا جواب دیئے مین ترمذی نے کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہی اس حدیث کو ترمذی اور نسائی
اور دار قطنی عثمان رضی اللہ عنہ سے یوں روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوہ ثبیر پر تھے آپکے ہمراہ ابوبکر اور عمر
رضی اللہ عنہما تھے اور مین بھی تھا پہاڑ ہلنے لگا اُسکے پتھر گرنے لگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہاڑ کو اپنے پانون سے مار کر کہے ثبیر
ساکن رہ تیرے پر نہین مگر نبی ہی اور صدیق اور دو شہید ترمذی نے کہا کہ یہہ حدیث حسن ہی اِن روایتون سے ظاہرا یہہ معلوم ہوتا ہی
کہ یہہ قصہ مکرر ہوا ہی اسی لیئے جگہہ مین اور لوگون کے تعین مین اختلاف واقع ہوا ہی بخاری اور مسلم وغیرہ نے سعید بن المسیب سے
روایت کئے ہین اُس نے ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہے ایکبار مین وضو کر کے گھر سے نکلا اور یہہ ارادہ کیا کہ آج کا
تمام دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین رہنا مسجد مین آکے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہان ہین
لوگ کہے آپ اسطرف سدھارے ہین پھر مین دریافت کرتا ہوا نکلا معلوم ہوا کہ آپ باغ اریس پاس گئے ہین مین نے اسکے دروازے پر
جو خرمے کے شاخون سے تھا بیٹھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت سے فراغت پا کے وضو کئے مین آپکے
نزدیک گیا دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیر اریس کی مینڈ پر بیٹھکے پانون پر کا کپڑا سرکا کر کنوین مین پانون
چھوڑے ہین مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کر کے بھی دروازے پر جا کر بیٹھا اور اپنی جگہہ کہا کہ آج مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا دربان ہوگا غرض مین بیٹھا تھا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ آکے دروازہ کھولنا چاہے مین پوچھا کون
ہی کہے ابوبکر ہون مین بولا آپ توقف کیجئے مین جاکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتا ہون پھر جاکے عرض کیا

یا رسول اللہ ابوبکر حاضر ہیں اذن مانگتے ہیں آپ نے فرمائے انکو اذن دو اور جنت کی بشارت سناؤ میں جا کے ابوبکر کو کہہ دیا ابوبکر آکے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے داہنے طرف منڈیر پر بیٹھے اور پھر اسی طرح کنویں میں دونوں پاؤں چھوڑ دیئے میں جا کر دروازے پر
بیٹھا اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کے وقت میرا بھائی وضو کر رہا تھا اس کو میں نے تاکید کیا تھا تو وضو کر کے جلد
میرے پاس آ سو میں نے کہا اگر اللہ تعالی فلانے کی یعنی اپنے بھائی کی خوبی چاہتا ہے تو اسکو یہاں لے آئیگا اس میں کسی نے دروازہ کو ہلایا
میں پوچھا کون ہے کہے عمر بن الخطاب ہیں میں نے بولا تم توقف کیجئے تا میں جا کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عرض کرتا ہوں
وہ یہیں ہیں آکے آپ سے عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے انکو اذن دو اور جنت کی بشارت سناؤ میں جا کے عمر کو کہہ دیا عمر آکے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں طرف منڈیر پر بیٹھ کے دونوں پاؤں کنویں میں چھوڑ دیئے میں پھر آکے دروازے پر بیٹھا
اور کہا اگر میرے بھائی کی خوبی اللہ چاہا ہوا تو اسکو لاویگا اس عرصے میں کسی نے دروازے کو ہلایا میں پوچھا کون ہے کہے عثمان
بن عفان ہوں میں بولا تم توقف کیجئے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتا ہوں پھر جا کے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے عرض کیا آپ فرمائے انکو اذن دو اور جنت کی بشارت سنا اور ایک بلوے پر جو انکو پہنچیگا میں آکے عثمان کو کہہ دیا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم کو جنت کی بشارت دیئے ہیں ایک بلوے پر جو تم کو پہنچیگا عثمان نے کہے واللہ المستعان عثمان نے آئے
دیکھے تو کنویں کی منڈیر جگہہ باقی نہیں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں دوسرے جانب بیٹھے اس حدیث کا راوی
سعید بن المسیب نے کہا ہے اسکی تاویل میں قبروں سے کیا ہوں یعنی ابوبکر اور عمر جو آپ کے پاس بیٹھے وہاں کے قبر رہیں جو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہیں اور عثمان کی قبر دوسری جگہہ ہے بخاری اور مسلم اور ترمذی نے عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ
سے روایت کئے ہیں کہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا لوگوں میں آپ کے پاس زیادہ دوست کون ہے فرمائے عائشہ میں بولا
مردوں میں کون تو فرمائے اُسکا باپ یعنی عائشہ کا باپ میں بولا اُنکے بعد کون تو فرمائے عمر بن الخطاب اُنکے بعد بھی چند شخص کا نام لئے
اس حدیث کو ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ انس سے روایت کئے ہیں ترمذی کہا وہ حدیث حسن صحیح ہے یہ حدیث ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ
عنہم سے بھی آئی ہے لیکن ان کی روایت میں عمر کا ذکر نہیں امام احمد اور ترمذی اور نسائی اور حاکم نے عبد اللہ بن شقیق سے روایت
کئے ہیں کہا میں نے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا صحابہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کون زیادہ دوست تھا
کہی ابوبکر میں پوچھا انکے بعد کون کہی عمر پوچھا انکے بعد کون کہی ابو عبیدہ بن الجراح حاکم نے اس حدیث کی تصحیح کیا
ابن ابی شیبہ اور امام احمد اور ابن منیع اور ابن ابی عاصم اور ابو نعیم حلیہ میں اور اصحاب سنن اربعہ سعید بن زید سے اور امام احمد اور
ترمذی اور ابو نعیم معرفہ میں اور ابن عساکر نے عبد الرحمن بن عوف سے اور طبرانی اور ابن عساکر ابن عمر سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اَبُوبَکْرٍ فِی الْجَنَّۃِ عُمَرُ فِی الْجَنَّۃِ عُثْمَانُ فِی الْجَنَّۃِ عَلِیٌّ فِی الْجَنَّۃِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ
فِی الْجَنَّۃِ طَلْحَۃُ فِی الْجَنَّۃِ الزُّبَیْرُ فِی الْجَنَّۃِ سَعْدُ بْنُ اَبِی وَقَّاصٍ فِی الْجَنَّۃِ سَعِیْدُ بْنُ زَیْدٍ فِی الْجَنَّۃِ

ابو عبیدة بن الجراح في الجنة یعنی ابو بکر بہشت مین جاوینگے دوسرے صاحبونکے شان مین بھی ایسا ہی فرمائے
بخاری اپنی تاریخ مین اور عبد الرحمن بن سعد اپنی سنن مین اور ترمذی اپنی سنن مین اور حاکم مستدرک مین اور ابو نعیم
حلیہ مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے نعم الرجل ابو بکر نعم الرجل
عمر نعم الرجل ابو عبیدة بن الجراح نعم الرجل اسید بن حضیر نعم الرجل ثابت بن قیس بن
شماس نعم الرجل معاذ بن جبل نعم الرجل معاذ بن عمرو بن الجموح یعنی بہتر مرد ابو بکر ہی پھر دوسرے
صاحبونکے شان مین بھی ایسا ہی فرمائے ترمذی کہا یہہ حدیث حسن ہی طبرانی سہل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم حجة الوداع سے تشریف لائے بعد منبر پر سوار ہو کر اللہ کی حمد وثنا کے بعد فرمائے ای لوگو ابو بکر نے مجھسے کبھی بدی نکیا
سو اسکا یہہ حق تم جانو ای لوگو مین راضی ہون ابو بکر سے اور عمر سے اور عثمان سے اور علی سے اور طلحہ سے اور زبیر سے اور سعد اور
عبد الرحمن بن عوف سے اور مہاجرین اولین سے یہہ تم انکے لئے جانو ابو داود طیالسی اور امام احمد اور ترمذی اور نسائی
اور ابن ماجہ اور ابن حبان اور حاکم مستدرک مین اور ابو نعیم حلیہ مین اور بیہقی سنن مین اور ضیاء مقدسی کتاب المختارہ مین انس
بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے میری امت مین اُنپر زیادہ مہربان ابو بکر ہی اور
اللہ کے کام مین سخت والا عمر ہی اور سچا حیا مین عثمان ہی اور بڑا عالم حلال و حرام کا معاذ بن جبل ہی اور دانا تر فرائض
مین زید بن ثابت ہی اور بڑا قاری ابی بن کعب ہی اور ہر امت مین ایک امین ہوا کرتا ہی اس امت کا امین ابو عبیدة بن الجراح ہی
ترمذی نے کہا کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی اس حدیث کو ابو یعلی نے ابن عمر سے روایت کیا ہی اس مین زیادہ کیا اور بڑی حکم گوئی کرنے والا
علی ہی اور اس حدیث کو دیلمی نے مسند فردوس مین شداد بن اوس سے روایت کیا ہی اس مین یہہ بھی زیادہ کیا کہ بڑا زاہد اور راست میری
امت مین ابو ذر ہی اور بڑا عابد اور پرہیزگار ابو الدردا ہی اور بڑا حلیم و سخی معاویہ بن ابی سفیان ہی اس حدیث کو ابن ماجہ اور
سمویہ اور عقیلی کتاب الضعفاء مین اور ابن الانباری کتاب المصاحف مین اور ابن عساکر نے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے
یون روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اس امت کا بڑا رحم والا اُن پر ابو بکر ہی اور اقوی انکا اللہ کے دین مین
عمر ہی اور افرض انکا زید بن ثابت ہی اور اقضا انکا علی بن ابی طالب ہی اور اصدق حیا مین عثمان بن عفان ہی اور اس امت کا
امین ابو عبیدة بن الجراح ہی اور کتاب اللہ کا بڑا قاری ابی بن کعب ہی اور ابو ہریرہ علم کا ظرف ہی اور سلمان عالم ہی جسکے
علم کو انتہا نہین اور معاذ بن جبل حلال و حرام کا اعلم الناس ہی اور آسمان سایہ نہین کیا اور زمین اٹھائی نہین کسی کو جو وہ
زبان کا سچا زیادہ ہو ابو ذر سے طبرانی اوسط مین اور ابن عساکر تاریخ مین جابر رضی اللہ عنہ سے یون روایت کئے ہین کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے میری امت مین اُنپر بڑا مہربان ابو بکر ہی اور ارفق میری امت مین انکے لئے عمر ہی اور اصدق میری امت کا
حیا مین عثمان ہی اور اقضا میری امت کا علی بن ابی طالب ہی اور اعلم انکا حلال و حرام سے معاذ بن جبل ہی قیامت کے دن وہ

علما کا میں نور رہیگا مقدار مٹک بھر کی برابر کے اور برابر اقراری میری امت کا آئی ابن کعب اور اور فرض اکا زید بن ثابت ہی اور
عُوَیمر یعنی ابو الدردا کو عبادت حاصل ہوئی ترمذی اور ابو نعیم نے فضایل صحابہ میں اور ابن عساکر اپنی تاریخ میں علی مرتضی
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ابو بکر پر اللہ رحم کرے اسنے اپنی لڑکی مجھے نکاح کر دیا اور مجھے
دار الہجرۃ کی طرف لیگیا اور بلال کو اپنے مال سے آزاد کیا اور کسی کا مال مجھے اسلام میں نفع نہ دیا جو ابو بکر کا مال نفع دیا عمر پر
اللہ رحم کرے حق بات کہتا تھا اگرچہ کڑوی ہو حق بات کا کہنا اسکو ایسے دوستوں سے چھوڑ دیا عثمان پر اللہ رحم کرے فرشتے
اُس سے حیا کرتے ہیں اور جیش العسرۃ یعنی غزوۂ تبوک کی تیاری کر دی اور ہماری مسجد کو کشادہ کیا علی پر اللہ رحم کرے یا اللہ
حق کو اُسکے ساتھ رکھ وہ جہاں کہیں جاوے ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اور ابن الجوزی اسکو واہیات میں داخل کیا ہی اور
میزان میں اسکو منکر حدیثوں میں شمار کیا اور اسکا راوی مختار بن نافع منکر الحدیث ہے لیکن سیوطی نے اس حدیث کی
تصحیح کی ہی ابن عساکر نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے میرے بعد جو قائم
ہوگا پھر اسکے بعد قائم ہوگا دوسرا اور جو تھا بہشت میں ہیں ابن عساکر اپنی تاریخ میں انس سے روایت کیا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ میں کنکرے لئے وے حضرت کے ہاتھ میں تسبیح کرنے لگے اور ہم انکی آواز سنے بعد ابو بکر کے ہاتھ
دیا انکے ہاتھ میں بھی تسبیح کرنے لگے ہم انکی آواز سنے بعد عمر کے ہاتھ میں دئے انکے ہاتھ میں بھی تسبیح کرنے لگے اور ہم سنے اسکے بعد عثمان کے ہاتھ
دیئے انکے ہاتھ میں بھی تسبیح کرنے لگے سو ہم سنے بعد ہمارا ایک ایک کے ہاتھ میں دئے تو کسی کے ہاتھ میں تسبیح نہیں کئے اس حدیث کو
ابن عساکر نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے بھی روایت کیا ہی اور اسکو بزار اور طبرانی اوسط میں ابو ذر سے بھی روایت کئے ہیں
ابو الحسن جوہری اپنی امالی میں اور ابن عساکر اپنی تاریخ میں علی رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ میں پوچھا یا رسول اللہ
قیامت کے دن اول کون حساب کے واسطے بلایا جاویگا تو فرمائیں اپنے پروردگار کے روبرو کھڑا ہونگا جس قدر اللہ تعالی
چاہے پھر مجھے رخصت ہوگی میں نکلونگا بعد ابو بکر پروردگار کے روبرو کھڑے ہوینگے پھر حساب پاکے نکلینگے بعد عمر بھی ابو بکر
روبرو کھڑے ہوینگے پھر حساب پاکے نکلینگے تو پوچھے عثمان کا کیا حال ہی تو فرمائے عثمان تیری سرم والا ہی میں پروردگار
عز و جل سے عرض کیا کہ عثمان کو حساب کے واسطے کھڑا نہ کر اللہ تعالی میری سفارش کو قبول کیا ابو نعیم فضایل
صحابہ میں اور خطیب اور ابن عساکر جابر سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تمام عالم کے بیچ سوائے
انبیا اور مرسلین کے اللہ تعالی میرے اصحاب کو پسند کیا اور میرے واسطے میرے اصحاب سے چار شخص کو پسند کیا اور انکو میرا اصحاب کیا اگرچہ
میرے سب اصحاب بہتری ہیں وے چار ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی ہیں خطیب نے کہا ہی کہ یہ حدیث غریب ہی دوسرے لوگ کہے کہ یہ حدیث
ضعیف ہی پانچواں جمیں ابو بکر کی محبت میں اور ان کو ستانے والوں کے لئے وعید جو وارد ہیں اس کے بیان میں
معلوم کیجے کہ تمام صحابہ کی محبت اور توقیر واجب ہے الیسے بعض اور عداوت رکھنا بڑا گناہ ہی اور بموجب لایں کا ائمہ

حدیث کا لفظ تو یہی ہے بعد میرے لکن
وما لہ من فصل لیکن ہم حاصل
معنی کا ترجمہ کرتے
۱۲

احمد اور بخاری اور مسلم اور ابوداود اور ترمذی نے ابی سعید سے اور مسلم اور ابن ماجہ ابو ہریرہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے میرے اصحابکو گالیان نہ دو مبرا نفس جسکے دست قدرت مین ہی اسی کی قسم ہی تم سے کوئی جبل احد کے
برابر سونا خرچ کریگا تو انکے ایک آدھے مد کے برابر نہ ہوگا اور امام احمد اور بخاری تاریخ مین اور ترمذی اور ابونعیم حلیہ
مین اور بیہقی شعب الایمان مین عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ فرمائے اللہ سے ڈرو
اللہ سے ڈرو میرے صحابہ کے حق مین کچھ کہنے سے میرے بعد انکو نشانہ مت ٹھہراؤ جنے انکو دوست رکھا تو میری دوستی کے
سبب کرے انکو دوست رکھا اور جنے انسے دشمنی رکھا یو میری دشمنی کے سبب کرنے ان سے دشمنی رکھا اور جنے انکو ایذا دیا تو
وہ مجھے ایذا دیا اور جسنے مجھے ایذا دیا تو وہ اللہ کو ایذا دیا اور جسنے اللہ کو ایذا دیا تو اُس سے عنقریب اللہ تعالی مواخذہ
کریگا اس کی سند مین عبیدہ بن ابی رائطہ مجاشعی خدا ہی وہ صدوق ہی اور عبدالرحمن بن زیاد ہی حافظ عسقلانی
کہا کہ وہ مقبول ہی سیوطی نے کہا کہ وہ حدیث حسن ہی اِس مضمون کے احادیث بہت ہین ہم انکو اِس مقام مین نہ لکھ کے مخصوص
احادیث جو محبت مین ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اور انکی ایذا کے وعید مین جو وارد ہیں یہان لکھتے ہین بخاری نے ابی الدردا رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہی کہ ایک روز ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ ابوبکر آکے سلام کئے اور کہے میرا اور عمر بن
الخطاب کے درمیان کچھ بات ہوئی مین نے جلدی سے انکو کچھ بڑھکے بولا پھر مین نادم ہوکے انکو کہا میری تقصیر معاف کرو عمر
معاف نہ کئے اِس لئے مین حاضر ہوا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین بار فرمائے ای ابوبکر اللہ تجکو بخشیگا بعد عمر نادم ہوکے
ابوبکر کے گھر کو گئے وے گھر مین نہین تھے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور حضرتکو سلام کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا
چہرۂ مبارک غضب سے سرخ ہوا ابوبکر ادب سے آگے ہوکے گھٹنون پر کھڑے ہوئے اور دو بار عرض کئے یا رسول اللہ میرے سے زیادتی
ہوئی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ تعالی مجھے تمھاری طرف بھیجا تو تم کہے تو جھوٹا ہی اور ابوبکر کہا تو سچا ہی
اور اپنی جان و مال سے میری غمخواری کیا سو کیا تم میرے رفیق کا پیچھا نہین چھوڑتے ہو حضرت اِسکو دو بار فرمائے اسکے بعد پھر کوئی
ابوبکر کو ایذا نہ دیا اِس حدیث کو ابن عدی نے ابن عمر سے بھی روایت کیا ہی اُسکی روایت مین یون ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے میرے رفیق کو کچھ کہکے مجھے ایذا نہ دو کیونکہ اللہ تعالی مجھے ہدایت اور دین حق دیکے بھیجا تم سب کہے تو جھوٹا ہی مگر ابوبکر کہے تو
سچا ہی اور اللہ تعالی اسکو میرا صاحب کرکے بولا ہی اگر مین کسی کو اپنا خلیل یعنی دوست جانی کہتا پر وہ اسلام کا بھائی
ہی ابن عساکر نے مقدام رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ عقیل بن ابی طالب اور ابوبکر باہم ایک دوسرے کو گالیان دئیں ابوبکر
سبابا نسابا تھے یعنی بہت بڑھ کے دشنام دینے والے تھے یا لوگون کے نسب سے خوب واقف تھے لیکن عقیل کو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے قرابت رہنے سے خاموش رہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکے عقیل کی شکایت کئے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم اٹھ کے خطبہ پڑھے اور فرمائے کیا تم میری خاطر سے میرے رفیق کا پیچھا نہین چھوڑتے تمھارا اور اسکا کیا شان دیکھو

لفظ صحابہ سے کالیوں کی
بعض حاشیہ ...
اللہ اللہ فی اصحابی ...
... ترجمہ ... ۱۲
جامع صغیر ... اللہ

یہ ہدی کا شکری ہی ۱۲

اللہ کی قسم تم سے کوئی نہیں مگر اسکے دروازہ پر تاریکی ہے مگر ابوبکر کے دروازہ پر نور ہے اللہ کی قسم تم مجھکو بولے تو جھوٹھا ہے ابوبکر
کے تو سچا اور تم اپنا مال چھپا رکھے اور ابوبکر نے اپنا مال مجھے دیا اور تم مجھے رسوا کئے ابوبکر میری غمخواری کیا اور میرا تابع ہوا
امام احمد نے ربیعہ بن جعفر سلمی سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایک زمین انعام دئے اور ابوبکر کو بھی سو میرا اور
ابوبکر کے درمیان ایک درخت کے واسطے اختلاف ہوا میں بولا وہ میری سرحد میں ہے ابوبکر فرمائے میری سرحد میں ہے پھر
میرا اور انکے درمیان گفتگو ہوئی ابوبکر مجھے برا کہکے بات کہے پھر نادم ہوکے فرمائے تم مجھے بھی ویسی ہی بات کہو بدلا ہو جاوے
میں بولا انکو میں جواب دونگا فرمائے تو مجھے بھی سخت بول نہیں تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا یاد کرونگا میں کہا
انکو میں وہ بات ہرگز نہ بولونگا پھر ابوبکر چلے گئے اور اسلم کے قبیلے والے آکے مجھے کہنے لگے اللہ ابوبکر پر رحم کرے وہ تم پر کس بات کی
فریاد لیجا گئے انھوں نے ہی زیادتی کئے ہیں میں اپنی قوم والوں کو بولا تم جانتے ہو وہ کون ہیں وہ ابوبکر صدیق ہیں دو جان میں کے
دوسرے جو غار میں تھے اور اسلام کے شیخ ہیں تم میری کمک کے واسطے جمع آئے ہو دیکھیں تو تم پر خفا ہوینگے اور انکے خفا
ہونے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی خفا ہوینگے اور ان دونوں کے غصے سے اللہ تعالیٰ بھی غصے میں آویگا تو ربیعہ ہلاک ہوگا
پھر میں اکیلا ابوبکر صدیق کے پیچھے گیا ابوبکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاکے جو واقع تھی اسکو بیان کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سر اٹھاکے مجھے دیکھے اور فرمائے ای ربیعہ تیرا اور صدیق کے درمیان کیا ہے میں عرض کیا یا رسول اللہ قصہ ایسا ہے صدیق
مجھے ایک بات برا کہکے کہے جو مجھے برا معلوم ہوا پھر صدیق کہے میں جو بولا ہوں تم بھی مجھے کہو بدلا ہو جاوے میں الٹ کے
نا انکو بولنے انکار کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو جو کیا ابوبکر کو الٹ کے وہ بات نہ بول لیکن یوں کہو ای ابوبکر
اللہ تم کو مغفرت کرے پھر میں بولا ای ابوبکر اللہ انکو مغفرت کرے ابوبکر روتے ہوئے گئے سیوطی نے کہا ہے کہ اس حدیث کی
سند حسن ہے ابن عساکر نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ابوبکر کی دوستی اور انکا شکر
میری تمام امت پر واجب ہے ابن عساکر اور حاکم اپنی تاریخ میں اور ابو نعیم فضائل صحابہ میں اور خطیب اپنی تاریخ میں اور دیلمی
مسند فردوس میں سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے بھی ایسا ہی روایت کئے ہیں ابن سمیع اندلسی کتاب الشفاء میں انس رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہے کہ ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تھے ابوبکر رضی اللہ عنہ صبح ہی آپکو دیکھنے آئے ابوبکر کو یہ بات
پسند تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اپنے پر کوئی سبقت نہ کرے غرض نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے صحن میں جہ
میں جلوہ کے مانند زمین پر رکھکے سوئے تھے ابوبکر کہے السلام علیک آج صبح کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مزاج کیسا تھا وجہ کہے
یا خلیفہ رسول اللہ تمکو جو دوست رکھا فلاح پایا اور جس نے تم سے عداوت کی تو اس کا نقصان ہوا تمھاری دوستی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی دوستی ہے اور تمھارے دشمنوں کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت میسر ہوگی ہم اللہ کے برگزیدہ
پاس آوتے تو مگر نزدیک گئے دیکھا کہ سے بات ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہوشیار ہوکے ابوبکر سے پوچھے یہ آواز کس

ابوبکر ماجرا بیان کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ فرمائے ای ابوبکر وہ دحیہ نہین جبریل تھے اللہ تعالی تم کو جو نام رکھا ہی اُسکو
اللہ تعالی کی طرف سے بیان کئے انھون نے ہی مومنون کے دل مین تمھاری محبت ڈالا اور کافرون کے دل مین تمھاری
عداوت کا ملا ابی سیر مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
جب غار مین تھے بہت پیاسے ہوکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تشنگی کی شکایت کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو کہے تم غار کے
اوپر جاؤ اور پانی پیو ابوبکر کہتے ہین مین غار کے اوپر گیا اور پانی پیا شہد سے زیادہ شیرین اور دودھ سے زیادہ سفید اور مشک
زیادہ خوشبو تھا مین پی کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو پوچھے کیا تم پانی پئے ہو مین بولا ہاں یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مین تم کو خوشخبری دون مین بولا ہان فرمائے اللہ تعالی فرشتے کو جو بہشت کے ندیون پر موکل ہے
امر کیا کہ بہشت کی ایک ندی کو غار کے پاس لیجاتا ابوبکر پیوے مین بولا یا رسول اللہ کیا مجھے اللہ تعالی کے پاس اتنا
مرتبہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ہان بلکہ اس سے زیادہ قسم ہی اُسکی جو مجھے حق پر بھیجا تم سے بغض رکھنے والا
جنت مین نہ جایگا اگرچہ اُسکو ستر نبی کا عمل ہووے کا ابن مردویہ اپنی فواید مین عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے لوگون کا کیا طور ہی میرے عہد کو توڑتے اور میرے وزیر اور غار کے رفیق یعنی ابوبکر
حق مین جو وصیت کیا تھا اُسکو ضایع کئے وے میری شفاعت سے محروم ہین **طبرانی** کبیر مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے
روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے میرے صاحب کو کچھ بول کے مجھے ایذا مت دو کیونکہ اللہ تعالی مجھے ہدایت اور
دین حق دیکے بھیجا تم کہے کہ تو جھوٹا ہی ابوبکر کہے تو سچا ہی اللہ تعالی انکو صاحب کرکے کہا نہین تو مین انکو اپنا خلیل کہتا لیکن
اللہ کے دین کی اخوت حاصل ہی یعنی دین انکا اور میرا ایک ہی رہنے سے نسبت برادری کی موجود ہی **حافظ ابوسعید**
اسمعیل بن علی سمان رازی نے کتاب الموافقہ مین قیس بن حازم سے روایت کیا ہی کہ ابوبکر اور علی مرتضی رضی اللہ عنہما مین باہم
ملاقات ہوئی ابوبکر علی کو دیکھ کے مبتسم کئے علی پوچھے تم کیون تبسم کرتے ہو ابوبکر فرمائے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا ہون فرمائے صراط پر کوئی نہ گذریگا مگر جسکو علی ابن ابی طالب نے نوشتہ کر دیا ہی علی مرتضی ہنسے اور فرمائے سنو مین تم کو بشارت
دیتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے نوشتہ دیجایگا مگر اُسکو جو ابوبکر کو دوست رکھتا ہی **حافظ عمر بن محمد ملا**
اپنی سیرت مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ ایک یہودی ابوبکر کے پاس آیا اور بولا قسم ہی اُسکی جو موسی کو کلیم کرکے
بھیجا مین تم کو دوست رکھتا ہون یہودی کی طرف حقارت سے التفات نہ کئے پھر جبریل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوے
اور کہے یا محمد العلی الاعلی تم کو سلام کہا اور فرمایا ابوبکر کو دوست رکھتا ہون کرکے یہودی جو بولا اسکو کہو ابوبکر کو
تو دوست رکھنے کے سبب تیرے دو چیزین دوزخ مین کی کم کیا تیرے پانونکی بیڑیان اور گردن کا طوق پھر نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے یہودی کو بلاکے یہہ خبر دئے یہودی اپنا سر آسمان کی طرف اٹھاکے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وانک

رسول اللہ حقا اور بولا قسم ہی اسکی جو انکو موت دیکے بھیجا اے ابوبکر کو زیادہ دوست رکھونگا بعد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے ہیہات ہیہات نبی تجکو سکھہ چین ہو ابن حبان نے اس حدیث کو ابن عدی ہی کا لایا ہی اور ہیہات کے بعد یہ زیادہ کیا ہی
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ تعالی نے تیرے تمام درجے دور کیا اور ابوبکر کی دوستی سے تجھے بہشت میں داخل کیا
سیوطی نے کہا یہ حدیث بالاتفاق موضوع ہی اسکی ایک سند میں حسن بن علی عدوی ہی اور دوسری سند میں ابو عبد اللہ
غلام خلیل کا ہی دونوں شخص حدیث وضع کرتے تھے ابن سبع اندلسی نے کتاب الشفاء میں ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اسرا کی شب کو مجھے ندا ہوئی ای محمد میں جسکو دوست رکھتا ہوں تو اسکو دوست رکھ
میں تو کہا صاحب بیت حوت تو بولا ابوبکر کو دوست رکھ کیونکہ میں اسکو دوست رکھتا ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر کو
فرمائے سچ ہی ای ابوبکر اللہ تمکو دوست رکھتا ہی اور میں تمکو دوست رکھتا ہوں اللہ اگر تمکو تمام اہل زمین دوست رکھینگے
تو اللہ تعالی انکو عذاب دیگا ایسا ہی مضمون کی ایک حدیث ابن عباس کی روایت سے دوسرے گلدار کے تیرے حمص میں مذکور ہی
ابو الحسن احمد بن محمد العتقی ابی جرمن اور صاحب البساج اور دولابی فضائل صدیق میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے میں جبریل سے اسرا کی شب کو پوچھا ای جبریل کیا میری امت بھی حساب ہوگی تو کہے تمہاری
کے سب لوگوں پر حساب ہی سوا ابوبکر کے جب قیامت کے دن ابوبکر کو کہینگے ای ابوبکر جنت میں جا تو ابوبکر کہینگے میں جاونگا
جب تک دنیا میں مجھے دوست رکھنے والے میرے ساتھ چلیں دولابی نے کہا یہ حدیث غریب ہی ابو الحسین علی بن نعیم اور حافظ
محمد الملا اپنی سیرت میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائے جب کہ ابوبکر پیدا ہوے
اللہ تعالی نے جنت عدن کی طرف متوجہ ہوا اور بولا میری عزت اور جلال کی قسم تیرے میں جایگا مگر وہی جو اس لڑکے کو
دوست رکھیگا یہ حدیث احمد بن محمد ہروی کی طریق اسحق بن راہویہ سے مروی ہی اسکو ابن الجوزی موضوعات میں داخل کیا ہی
اور خطیب نے کہا ہی اسکی سند میں مجہول لوگ ہیں اور محمد بن السری التمار اور مسعر بن عبد اللہ الی دم کے طریق احمد
بن عصمہ بن نوح اسحق بن راہویہ سے بھی مروی ہی وے دونوں ضعیف ہیں سیوطی نے کہا ہی کہ ان دونوں کی متابعت حافظ احمد
بن علیک مطیری نے احمد بن عصمہ سے بھی کیا ہی اور خطیب نے ابی ہریرہ سے بھی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
ابوبکر کی پیدایش کی شب کو فرشتوں نے خوشی کئے اور اللہ تعالی جنت عدن پر متوجہ ہوکے فرمایا میری عزت و جلال کی قسم میں
داخل کرونگا مگر اسی کو جو اس لڑکے کو دوست رکھتا ہوگا انتہی ان تمام کے دیکھنے معلوم ہوتا ہی کہ اس حدیث کو کچھ اصل ہی واللہ اعلم
ابن النجار اور ابن عساکر اپنے تاریخوں میں اور ابن عدی کامل میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے ابوبکر اور عمر کی دوستی ایمان ہی اور عداوت انکی کفر ہی ابن عدی کی روایت میں کفر کے در عوض نفاق کا لفظ
مذکور ہی اسکو ابن عساکر اپنی تاریخ میں جابر رضی اللہ عنہ سے یوں روایت کیا ہی کہ ابوبکر اور عمر کو دوست نہیں رکھتا ہی مگر مومن اور انکے

بغض مین رکھتا مگر منافق اور اسکو حافظ عمر بن محمد ملا اپنی سیرت مین انس رضی اللہ عنہ یون روایت کیا ہی کہ ایکبار ابوبکر اور عمر
رضی اللہ عنہما قبا کی طرف سے آتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے واللہ یہہ دونون نیکیون کی طرف سبقت کرنیوالے
ہین اور اللہ مین انکو دوست رکھتا ہون علی رضی اللہ عنہ عرض کئے یا رسول اللہ میری دوستی انکے ساتھ زیادہ ہوئی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ہان انکو تم دوست رکھو انکی دوستی ایمان ہی اور انکا بغض نفاق ہی ابن عساکر نے ابن مسعود رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ابوبکر اور عمر کی دوستی اور انکو جاننا اسلام کی طریقت مین داخل ہی
ابن عساکر اور دیلمی مسند فردوس مین اور حافظ عمر بن محمد ملا اپنی سیرت مین انس سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے میری امت کے لئے لا الہ الا اللہ کہنے مین جو امید مین رکھتا ہون ابوبکر اور عمر کی دوستی مین وہی امید رکھتا ہون
ابن عساکر اپنی تاریخ مین ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر اور عمر کو
فرمائے واللہ مین تمکو دوست رکھتا ہون کیونکہ اللہ تمکو دوست رکھتا ہی اور اللہ کی دوستی کے لئے فرستے بھی تمکو دوست
رکھتے ہین تم جس سے وصل کرتے ہو اللہ بھی اُسے وصل کرے اور تم جس سے قطع کرتے ہو اللہ بھی اسے قطع کرے دنیا اور آخرت
مین خطیب اپنی تاریخ مین ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ابن ابی طالب کا
تکیا لگاکے نکلے اس مین ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما آپکے روبرو سے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ای علی کیا تو ان دونون
شیخ کو یعنی ابوبکر اور عمر کو دوست رکھتا ہی تو علی کہے ہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ان دونون کو دوست رکھ تو بہشت مین
جایگا ابن جوزی اس حدیث کو موضوعات مین داخل کیا ہی اور بولا اسکی سند مین حسن بن کثیر ہی وہ مجہول ہی اور ذہبی میزان مین
لکھا ہی یہہ حدیث باطل ہی اور خطیب اسکو عبد اللہ بن ابی اوفی سے بھی روایت کیا ہی اسکی سند مین ابوبکر محمد بن عبد اللہ بن
ابراہیم بن ثابت اُشنانی ہی ابن جوزی کہا ہی وہ روایت بھی موضوع ہی اسکو اشنانی نے وضع کیا ہی اور اشنانی اسکو دوسری
ایک طریق بناکے عبد اللہ بن عمر سے بھی روایت کیا ہی اور ابن سبع اندلسی کتاب الشفا مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جبریل مجھے لیکے چڑھے تب حمزہ اور جعفر نظر آئے انکے روبرو سبز زمرد کے
طبق مین سبز بیر تھے وے کھانے لگے پھر وہ بیر انگور ہوے اسکو کھائے بعد خرما ہوگئے مین انکو کہا میرا باپ تم پر سے فدا ہی
اللہ کے پاس کونسے اعمال افضل ہین کہے لا الہ الا اللہ کہنا مین پوچھا اسکے بعد کیا ہی تو کہے یا نبی اللہ آپ پر
درود بھیجنا مین پوچھا اسکے بعد کیا ہی تو کہے ابوبکر اور عمر کی دوستی قاضی ابوبکر احمد بن الضحاک فضایل عمر مین
اور حافظ عمر بن محمد ملا اپنی سیرت مین ابن مسعود سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اسرا کی شبکو
مین بہشت مین گیا وہان حمزہ ابن عبد المطلب میری استقبال کے واسطے آئے مین اُنسے پوچھا کونسا عمل اللہ کے پاس افضل اور
زیادہ دوست اور میزان مین گران ہی تو کہے آپ پر درود بھیجنا اور ابوبکر اور عمر پر رحمت ابن خیرون اپنی

حرم میں اور خطیب نے تاریخ میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسرا کی شب کو میرے تئیں جبریل لے گئے
میں آسمان میں دیکھا گھوڑے زین باندھے لگام دیئے ہوئے کھڑے ہیں وے لید نہیں کرتے اور پیشاب نہیں کرتے اور عرق نہیں
کرتے انکے سر یاقوت کے ہیں سرخ اور انکے سم زبرجد کے ہیں سبز اور انکے کان عقیق کے ہیں زرد اور انکو پر ہیں میں پوچھا یہ
گھوڑے کس واسطے ہیں تو جبریل کہے ابوبکر اور عمر کے محبوں کے واسطے ہیں قیامت کے دن ان پر سوار ہو کے اللہ سے
ملاقات کرینگے ابن جوزی کہا یہ حدیث موضوع ہی اور خطیب کہا یہ حدیث منکر ہی اور ذہبی میزان میں کہا یہ حدیث کذب ہی
خطیب اور محب الدین طبری کتاب الریاض میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا آسمان
دنیا میں اسی ہزار فرشتے ہیں ابوبکر اور عمر کے دوستوں کے واسطے استغفار کرتے ہیں اور دوسرے آسمان میں اسی ہزار فرشتے
ہیں ابوبکر اور عمر کے دشمنوں کو لعنت کرتے ہیں ابن الجوزی اسکو بھی موضوعات میں داخل کیا ہی اور خطیب کہا حسن نے اسکو
ابوسعید الحسن بن علی عدوی وضع کیا ہی اور اسکو دوسری اسناد سے لوٹی ہی لیکن محفوظ نہیں اسکا راوی ابوعبداللہ زاہد
مجہول ہی اور اسکو دیلمی طاؤس بن عباد جحدری سے روایت کیا ہی اس سند کو بھی حسن بن علی عدوی نے وضع کیا ہی اور حدیث انس کو
ابن حبان کتاب الضعفاء میں بھی روایت کیا ہی اسکی سند میں ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ سمرقندی ہی ذہبی کہتا کہ وہی شخص اس
حدیث کو وضع کیا ہی ابوطالب عشاری فضائل صحابہ میں علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمایا جو کوئی ابوبکر کو دوست رکھیگا قیامت کے دن ابوبکر جہاں ہیں وہاں ہیگا اور جو کوئی عمر کو دوست رکھیگا وہ
جہاں ہیں وہاں ہیگا اور جو کوئی عثمان کو دوست رکھیگا وہ جہاں ہیں وہاں ہیگا اور جو کوئی ان سبھوں کو دوست
رکھیگا انکے ساتھ بہشت میں ہیگا اسکا ابن قانع اور ابونعیم کتاب المعرفہ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جب تم دیکھوگے کسی کو کہ ابوبکر اور عمر کا ذکر بدی سے کرتا ہی اسکو قتل کرو کیونکہ وہ اسلام کا
بدی کا ارادہ کیا ہی ابن عساکر نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا چار شخص کی
دوستی منافق کے دل میں جمع نہیں ہوتی اور انکو دوست نہیں رکھتا مگر مومن وے چار شخص ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی ہیں
اسکی سند ضعیف ہی حافظ ابو عمر الملا اپنی سیرت میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا
اللہ تعالی تم پر ابوبکر اور عمر اور عثمان کی دوستی فرض کیا جیسا نماز اور زکوۃ اور روزہ اور حج فرض کیا جسے انکی فضیلت کا
انکار کریگا اسکی نماز اور زکوۃ اور روزہ اور حج مقبول نہ ہوگا ابن عدی اور ابن عساکر نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے
روایت کیے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اللہ تعالی مجھے میرے اصحاب سے چار شخص کی دوستی کا امر کیا ہی ابوبکر اور عمر
عثمان اور علی سیوطی نے کہا ہی اسکی سند میں سلیمان بن عیسی سجزی ہی ابن عدی کہا اسے حدیث وضع کرتا ہی اور حافظ سلفی اپنی کتاب
المشیخہ میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا دوستی ابی بکر اور عمر کی میری امت پر واجب ہے

اور اسکو ابن النجار انس سے یون روایت کیا ہی کہ دوستی ابی بکر اور عمر کی سنت ہی اور ان دونون سے بغض رکھنا کفر ہی اور ابن عدی
اور ابن عساکر انس سے یون روایت کئے ہین کہ دوستی ابی بکر اور عمر کی ایمان ہی اور بغض انسے نفاق ہی اور ابن عساکر اور دیلمی جابر سے
یون روایت کئے ہین کہ ابوبکر اور عمر کی دوستی ایمان ہی اور ان دونوں کی عداوت کفر ہی سند ان روایتوں کی ضعیف ہی عقیلی
کتاب الضعفا مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ تعالی نے مجھے پسند کیا اور میرے اصحاب
اور اصہار کو میرے لئے پسند کیا ایک قوم انکا سب کرینگے اور انسے بغض رکھینگے تم ویسے لوگون کے ساتھہ مت بیٹھا کرو اور انکو
کچھہ کھلایا پلایا مت کرو اور انکے ساتھہ مناکحت نہ کرنا ابو ذر ہروی اور ذہبی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہین کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے آخر زمانے مین ایک قوم ہو گی انکو رافضی کہا کرینگے وے اسلام کو رفض یعنی ترک کر دینگے تم انکو
قتل کرو کیونکہ وے مشرک ہین طرابلسی فضایل صحابہ مین اور لالکائی کتاب السنہ مین علی رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے یا علی مین تمکو ایک عمل کی خبر دیتا ہون تم اگر اسکو کروگے تو بہشتی ہوگے اور تم بہشتی
ہی ہو میرے بعد ایک قوم ہوگی انکو رافضی کہینگے تم انکو پاوگے تو قتل کرو کیونکہ وے مشرک ہین علی مرتضی نے فرمایا ہمارے بعد
ایک قوم ہوگی ہماری دوستی کا دعوی کریگی اور ہم پر جھوٹھہ باتین باندھینگے وے لوگ دین سے خارج ہین انکی علامت
یہہ ہی کہ وے ابوبکر اور عمر کا سب کرینگے ابوذر ہروی علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمائے میری امت سے آخر زمانے مین ایک قوم پیدا ہوگی انکو رافضی کہینگے کیونکہ وے اسلام کو رفض کرتے ہین دارقطنی اور ابن
ابی عاصم کتاب السنہ مین اور ابن شاہین نے علی رضی اللہ عنہ سے یون روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
عنقریب ایک قوم ہوگی انکا لقب رافضی ہوگا ای علی تو اگر انکو دیکھے تو قتل کر کیونکہ وے مشرک ہین مین کہا یا رسول اللہ
انکی علامت کیا ہی فرمائے جو اوصاف تجھہ مین نہین ہون وے ان اوصاف سے تجھکو سراہینگے اور سلف پر طعن کرینگے ایک روایت
مین یون آیا ہی میرے اصحاب پر طعن کرینگے اور انکو بد بولینگے ابن بشران اور حاکم نے کتاب الکنی مین علی رضی اللہ عنہ سے
روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ای علی ایک قوم ہوگی تیری دوستی کا دعوی کرینگے قرآن کی تلاوت
کیا کرینگے لیکن وہ تلاوت انکی ہنسلی کے ہار سے تجاوز نہ کریگی انکا لقب رافضی ہوگا ای علی تو انکو اگر پایگا تو قتل کرنا کیونکہ
وے مشرک ہین معلوم کیجئے کہ فقہاء کوفہ اور انکے سوائے ایک جماعت اہل علم سے ساب شیخین کی تکفیر کا حکم کئے محمد بن یوسف
فریابی کہا ہی ابوبکر کا جو سب کرے وہ کافر ہی اسپر نماز نہ پڑھنا اور احمد بن یونس اور ابوبکر بن ہانی بھی روافض کی تکفیر کئے
اور کہے انکا ذبیحہ نہ کھانا کیونکہ وے مرتد ہین اور ائمہ کوفہ سے عبد اللہ بن ادریس کہا ہی روافض کے لئے شفاعت نہ ہوگی
کیونکہ مسلمان شفاعت کا مستحق ہی وے تو مسلمان نہین اور عبد الرحمن بن ابزی صحابی کہے ہین جسنے ابوبکر اور عمر کا سب کرے
اسکو قتل کرنا واجب ہی ابن حزم کہا ہی روافض اور خوارج کی تکفیر جو شخص کیا ہی اسکی دلیل یہہ ہی کہ وے اعلام صحابہ کی تکفیر

کرتے ہیں جسکو قطعی جنتی کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمادیں اُنکی تکفیر جو کیا اسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قول کی تکذیب کیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کیا وہ بے شک کافر ہے امام شافعی کے مذہب میں دو وجہیں
قاضی حسین نے تعلیق میں لکھا ہے صحابہ کا جو سب کرے وہ فاسق ہے اور جو مخصوص کرے شیخین یا ختنین کا جو سب کرے
اس میں دو وجہ ہیں ایک وجہ یہ ہے سب کرنے والا کافر ہے کیونکہ انکی امامت پر تمام امت اجماع کر چکی اجماع کا انکار کیا وہ کافر
دوسری وجہ وہ فاسق ہے کافر نہیں یہی وجہ صحیح ہے کیونکہ ہمارے جمہور علما اہل قبلہ کی تکفیر نہیں کرتے امامت پر ابوبکر
رضی اللہ عنہ کے جو اجماع ہوا اگرچہ وہ حجت قطعی امامت کے ثبوت میں ہے لیکن اُسکے انکار سے کفر لازم نہیں ہوتا کیونکہ
کہ جو اجماع حکم شرعی پر ہوا ہے اُسکے انکار سے کفر لازم آتا ہے خلافت حکم شرعی نہیں بلکہ وقائع حادثہ سے ہے اُسکے انکار
کفر نہیں ہوتا ابن حجر مکی نے لکھا ہے ابوبکر وغیرہ کہ جنکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت دئیے ہیں کسی نے انکی تکفیر کیا
اُسکا حکم اصحاب شافعی کچھ نہیں لکھے میری رای یہ ہے کہ وہ قطعا کافر ہے کیونکہ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی تکذیب ہے ابو حنیفہ کا مذہب ہے کہ اگر کسی نے ابوبکر کی امامت کا انکار کیا وہ کافر ہے صحیح قول پر اگر سب
کیا یا بغض رکھا تو وہ گمراہ ہے کافر نہیں محیط میں لکھا ہے روافض کی اقتدا صحیح نہیں کیونکہ وے ابوبکر کی خلافت کا
انکار کرتے ہیں حالانکہ تمام صحابہ انکی خلافت پر اجماع کیئے ہیں اور تتمۃ الفتاوی میں لکھا ہے جو رافضی ابوبکر کی
خلافت کا انکار کرے اسکے پیچھے نماز پڑھنا صحیح نہیں مرغینانی نے لسان میں لکھا ہے اور کہا اقتدا صحیح ہو سکتی ہے کہ
وے کافر نہیں اور فتاوی بدیعہ میں لکھا ہے ابوبکر کی امامت کا جو انکار کرے صحیح قول پر وہ کافر ہے ایسا ہی عمر کی خلافت کا
جو انکار کرے صحیح قول پر کافر ہے خلاصہ اور بزازیہ میں لکھا ہے جو رافضی شیخین کا سب و لعن کرے کافر ہے جو حضرت کہے حضرت
شیخین کا سب کیا یا ان پر طعن کیا تو وہ کافر ہے اسکو قتل کرنا واجب ہے اگر توبہ کیا اختلاف ہے کہ توبہ مقبول ہے یا نہیں صدر
شہید نے کہا توبہ انکا مقبول نہیں اور اسلام قبول نہیں فقیہ ابو اللیث سمرقندی اور ابو نصر دبوسی اسی قول کو اختیار
کیئے ہیں فتوی دینے کے واسطے یہی قول مختار ہے قاضی عیاض مالکی نے لکھا ہے کہ امام مالک کے مذہب میں مشہور قول یہ ہے کہ
صحابہ کو بد کہنے والے پر تعزیر ہے امام مالک کہتے ہیں کسی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بد کہا تو اسکو قتل کرنا اور جس نے صحابہ کو
بد کہا تو اسکو تعزیر کرنا اور بھی کہتے ہیں جس نے صحابہ میں سے ابوبکر یا عمر یا عثمان یا معاویہ یا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہم کو
بولا کہ وے گمراہ تھے کافر تو اس شخص کو قتل کرنا ہے اور اگر اسکے دوسرے الفاظ بد کہے تو اس کو سخت تعزیر کرنا ابن حبیب مالکی
کہا جو شیعی غلو کیا اور عثمان کی تحقیر کیا تو اسکو سخت تعزیر دینا چاہیئے اس سے تجاوز کر کے ابوبکر اور عمر کی تحقیر کیا تو
اسکو بڑی سزا دینا مگر اسکو مارنا اور قید دراز میں رکھنا یہاں تک کہ وہ وہیں مر جاوے لیکن اسکو قتل نہ کرنا اور
ابن ابی زید سحنون سے نقل کیا ہے کہ جس نے ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی کو کہے کہ وے ضلالت اور کفر پر تھے تو اسکو قتل

ختن داماد کو کہتے ہیں ختنین اسکا تثنیہ ہے یعنی دو داماد سے مراد عثمان اور علی رضی اللہ عنہما ہیں ۱۲

کریا انکے سوائے دوسرے صحابہ کے حق مین وہ بات کہے تو اسکو سخت تعزیر دینا امام احمد بن حنبل کہے جب کوئی سب صحابہ کرے تو
اسکے قتل کا حکم کرنے مین جرأت نہ کرونگا لیکن اسکو خوب مارونگا اور ابو یعلی حنبلی کہا ہی ہمارے فقہا کا یہہ قول ہی کہ جب کوئی صحابہ کا
سب کرنا حلال جانے تو وہ کافر ہی اگر حلال نہین سمجھا تو فاسق ہی کافر نہین پھر توان جمن صحابہ وغیرہ انکی مدح کرنے مین
تمام صحابہ صدیق سے نہایت ادب کرتے تھے اور آپکو اپنا پیرو مرشد جانا کرتے تھے اور انکو آرزو تھی کہ آخرت مین ابوبکر
رضی اللہ عنہ کا مقام حاصل ہووے بخاری نے جابر رضی اللہ عنہ سے یون روایت کیا ہی کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرمانے
اَبُوْبَکْرٍ سَیِّدُنَا وَاَعْتَقَ سَیِّدَنَا یعنی بِلَالاً یعنی ابوبکر ہمارے سردار ہین اور ہمارے سردار بلال کو آزاد کئے بخاری نے
سقیفے کی حدیث مین بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہی کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ابوبکر کو کہے اَنْتَ سَیِّدُنَا وَخَیْرُنَا
وَاَحَبُّنَا اِلیٰ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یعنی آپ ہمارے سردار ہو اور ہم سے بہتر اور ہم میں زیادہ دوست رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بخاری نے مسور بن مخرمہ سے روایت کیا ہی کہ جب عمر رضی اللہ عنہ کو زخم لگی تو ابن عباس نے بطور
تسلی کے کہے آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں خوب طور سے رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے رحلت کرتے وقت
آپسے راضی گئے بعد آپ ابوبکر کی صحبت مین خوب طور سے رہے ابوبکر دنیا سے رحلت کرنے وقت آپسے راضی گئے انکے جواب مین
عمر رضی اللہ عنہ کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مین میرا رہنا اور حضرت میرے سے راضی رہنا جو تم ذکر کئے ہو وہ
اللہ تعالی کی منت ہی جو مجھے دیا اور ابوبکر کی صحبت مین میں رہنا اور انھون میرے سے راضی جانا وہ اللہ تعالی کی منت ہی
جو مجھے دیا الحدیث معلوم کیجئے عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین ایسا رہنا جیسا اللہ کی نعمت جانتے تھے ابوبکر کی
خدمتکو بھی ویسا ہی جانے اس سے معلوم ہوا کہ عمر ابوبکر کے ساتھ کمال ادب رکھتے تھے اور انکا ترا حق اپنے پر گنتے تھے جس پر
مزید نہین بخاری اور مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور پوچھا
یا رسول اللہ قیامت کب آئیگی آپ فرمائے تونے قیامت کے واسطے کیا تیاری کر رکھا ہی اسنے کہا مین نے کچھ تیار نہین رکھا ہون
لیکن مین اللہ کو اور اسکے رسول کو دوست رکھتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ یعنی تو
اسکے ساتھ ہوگا جسکو دوست رکھتا ہی انس کہتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہہ فرمانے سے ہم اتنا خوش ہوئے کہ کسی
بات سے اتنا خوش نہین ہوئے انس کہتے ہین مین نے اللہ کو اور اسکے رسول کو اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو دوست رکھتا ہون
مجھکو امید ہی کہ انکے ساتھ رہون اگرچہ میرے عمل ایسے نہین جو انکے تھے معلوم کیجئے کہ انس رضی اللہ عنہ باوجود رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم رہنے پر ابوبکر اور عمر کے ساتھ رہنے کی آرزو رکھا کرتے تھے بیہقی شعب الایمان مین عمر
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہے ابوبکر کے ایمانکو تمام خلایق کے ایمان کے ساتھ تولین تو ابوبکر کے ایمانکو ترجیح ہوگی اس
حدیث کو معاذ نے مسدد کی مسند کے زیادات مین اور حکیم ترمذی فضایل صحابہ مین بھی روایت کئے ہین حکیم اس حدیث کی

مرۃ

محسن کرامی لیں ابی خیثمہ اور عبداللہ بن احمد زوائد زہد میں روایت کیے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ کہتے کان ابوبکر سابقا
یعنی ابوبکر نیکیوں میں سبقت لیجاتے تھے اور مخیر مخلص تھے مسدد اپنی مسند میں روایت کیا ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کہے مجھکو آرزو ہے کہ
میں ابوبکر کے سینے کا ایک بال ہوتا ابن ابی الدنیا اور ابن عساکر اور ابن ابی شیبہ اپنی الف میں روایت کیا ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ
کہے مجھے آرزو ہے ایسی بہشت میں ہوں کہ جہاں سے ابوبکر نظر آوے ابونعیم روایت کیا ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ابوبکر مشک کی بو تھے
مادہ جو سوجھے ابن عساکر نے روایت کیا ہے کہ جب ابوبکر کی وفات ہوئی انکو چادر اڑھا دئے تھے علی مرتضی رضی اللہ
عنہ انکے پاس آکے کہے جو لوگ اللہ سے ایسے نامۂ اعمال کے ساتھ ملینگے اُن میں آپ جیسے اور ہوتے کوئی میرے پاس مادہ محبوب نہیں
ابن عساکر نے عبدالرحمن بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے عمر بن الخطاب نے
ایسا کہے جب میں کسی خوبی کی طرف سبقت کرنا چاہتا ہوں تو ابوبکر مجھ پر سبقت لیجاتے ہیں طبرانی اوسط میں روایت کیا ہے کہ
علی مرتضی رضی اللہ عنہ کہے قسم ہے اسکی جسکے دست قدرت میں میری جان ہے ہم کسی خوبی کی طرف جلدی نہ کئے مگر ابوبکر
ہم پر سبقت لے گئے ابوطالب عشاری فضائل صحابہ میں علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالی ابوبکر اور عمر کو
رحمت رکھا انکے بعد والوں پر قیامت تک سو وہ سب تیری سبقت لے گئے اور اسے تھکے والے ابوبکر کو بہت مشقت میں ڈالے طبرانی
معجم کبیر میں روایت کیا ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہے قریش میں تین شخص ہیں اُن تمام سے روشن چہرے والے اور نیک
اخلاق اور خوش لقریبا اگر تجھ سے سخن کریں تو جھوٹ نہ بولیں اور تو انسے سخن کیا تو تیری تکذیب نہ کریں ایک ابوبکر صدیق
دوسرے ابوعبیدہ بن الجراح تیسرے عثمان بن عفان ابن عساکر نے روایت کیا ہے کہ ربیع بن انس نے کہے کہ اول کی کتابوں میں
مذکور ہے کہ ابوبکر صدیق کی مثال مینہ کی سی ہے جہاں پڑا نفع دیا اور بھی انہیں سے روایت ہے کہ ہم اگلے پیغمبروں کے اصحاب
دیکھیں تو کسی نبی کا رفیق ابوبکر صدیق کا سا نہ تھا زہری سے نقل کیا ہے کہا کہ ابوبکر کے فضائل سے ایک یہ ہے کہ انھوں کبھی ایک
لحظہ بھی اللہ کی ذات پاک میں شک نہیں کئے ابی حصین سے نقل کیا ہے کہا کہ آدم کی ذریت میں انبیا اور مرسلین کے بعد
کوئی ابوبکر صدیق سا پیدا نہوا اور لوگوں کی ردت کے روز ابوبکر ایسے مقام پر کھڑے ہوئے جو انبیا کھڑے ہوتے ہیں دینوری
مجالسہ میں اور ابن عساکر نے شعبی سے روایت کیے ہیں کہ اللہ تعالی ابوبکر کو مخصوص چار چیز دیا جو کسی شخص کو نہ دیا انکا نام صدیق
کرکے رکھا انکے سوا کسی صحابی کو صدیق نہیں بولا اور غار میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا صاحب کرکے فرمایا اور ہجرت میں
انکا رفیق کیا اور سب صحابہ حاضر تھے انہیں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امامت کا حکم کئے ابن ابی داود کتاب المصاحف
میں ابی جعفر سے نقل کیا ہے کہے ابوبکر جبرئیل کی بات سنا کرتے تھے لیکن انکو دیکھتے نہ تھے حاکم نے ابن المسیب سے نقل کیا ہے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ابوبکر بمنزلۂ وزیر کے تھے سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم انسے سب کاموں میں مشورت کرتے تھے اور
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دوسرے تھے اسلام میں اور دوسرے تھے غار میں اور دوسرے تھے بدر میں [illegible] اور دوسرے

تھے تو بین نبی صلی اللہ علیہ وسلم انپر کسی کو مقدم نہین کرتے تھے قاضی ابوبکر احمد بن الصحاک نے مناقب عمر رضی اللہ عنہ مین
سعید بن المسیب سے روایت کیا ہی کہ انصار سے ایک شخص کی وفات ہوئی اسکو کفن پہنا کے جب لوگ اٹھانا چاہے تو وہ شخص
بولا مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَبُوْبَکْرِ الصِّدِّیْقُ الضَّعِیْفُ فِی الْعَیْنِ الْقَوِیُّ فِیْ اَمْرِ اللّٰہِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
الْقَوِیُّ الْاَمِیْنُ عُثْمَانُ عَلٰی طَرِیْقَتِہِمْ یعنی محمد اللہ کے رسول ہیں ابوبکر صدیق ضعیف ہی جسم کے دیکھنے قوی ہی
اللہ کے امر مین عمر بن الخطاب قوی ہی امانت دار عثمان انھین کے طریقت پر ہی طبرانی اوسط مین اور ابن عساکر اپنی تاریخ مین
قیس بن حازم سے روایت کئے ہین کہ ایکبار عمر رضی اللہ عنہ اپنے خطبے مین فرمائے جنات عدن مین ایک حویلی ہی اسکے پانسو دروازے
ہین ہر دروازے پر پانچہزار حور ہین اس مین جاویگا مگر نبی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی طرف دیکھ کے کہے ھَنِیْئًا لَکَ
یَا صَاحِبَ ھٰذَا الْقَبْرِ بعد کہے یا اسمین جاویگا صدیق اور ابوبکر کی قبر کی طرف دیکھ کے کہے ھَنِیْئًا لَکَ یَا اَبَابَکْرٍ بعد
کہے یا اس مین جاویگا شہید اور اپنی طرف متوجہ ہوکے کہے ای عمر تجھے شہادت کہاں بعد کہے جس نے مجھے مکے سے مدینے کی
طرف ہجرت کروایا وہ قادر ہی کہ شہادت میری طرف کھینچ لاوے کا اس حدیث کو ابن ابی شیبہ اپنی سنن مین اور ابن المنذر
اور ابن ابی حاتم رازی نے مجاہد سے روایت کئے ہین کہ عمر رضی اللہ عنہ منبر پر چڑھے جنات عدن بعد کہے ای لوگو تم جانتے ہو
جنات عدن کیا ہی وہ حویلی ہی جنت مین اسکے دس ہزار دروازے ہین ہر دروازے پر پچیس ہزار حور ہین اسمین جاویگا مگر نبی اور
صدیق اور شہید کا ابو عمر احمد بن حازم غفاری اپنے جز مین نقل کیا ہی کہ ایک شخص قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق کی مجلس
مین کہا واللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی مقام نہا مگر علی رضی اللہ عنہ آپکے ہمراہ تھے قاسم کہے بھائی قسم مت کھا
اللہ تعالی فرماتا ہی ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ ھُمَا فِی الْغَارِ یعنی اس موطن میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ابوبکر کے سوا کوئی نتھا
ابوطالب عشاری فضایل صدیق میں روایت کیا ہی کہ علی مرتضی رضی اللہ عنہ فرمائے ابوبکر کی مخالفت کرنے اپنے رب سے شرم کرتا ہون
ابوطالب عشاری فضایل صدیق مین روایت کیا ہی کہ علی رضی اللہ عنہ سے ابوبکر رضی اللہ عنہ کا احوال پوچھے علی مرتضی فرمائے
مین نہین ہون مگر ایک حسنہ ابوبکر کے حسنات سے کا ابونعیم فضایل صدیق مین یحیی بن سعد سے روایت کیا ہی کہ عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ نے ابوبکر کے مناقب ذکر کئے اور کہے ابوبکر ہمارے سید ہین اور بلال ایک حسنہ ہی ابوبکر کے حسنات سے ابن سبوع کتاب الشفا
مین روایت کیا ہی کہ حسن بصری جب اس آیت کو پڑھتے وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ
مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ یعنی اس سے بہتر کس کی بات جسنے بلایا اللہ کی طرف اور کیا نیک کام اور کہا مین حکم بردار ہون کہتے یہہ حبیب اللہ
ہی یہہ ولی اللہ ہی یہہ صفوۃ اللہ ہی یہہ خیرۃ اللہ ہی یہہ احب اہل زمین ہی اللہ کے پاس اسنے زمین مین اللہ کی دعوت قبول کیا اور
لوگونکو اس کی طرف دعوت کیا اور نیک عمل کیا اور بولا مقرر مین مسلمانون سے ہون یہہ خلیفہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
یعنی ابوبکر حافظ ابوطاہر سلفی سلفیات مین نقل کیا ہی کہ شعیب بن حرب نے سفر کا ارادہ کرکے مالک بن مغول کے پاس گیا اور

انکو کہا مجھے وصیت کرو مالک نے کہا اللہ سے ڈر ابوبکر اور عمر کو دوست رکھ کیونکہ انکی دوستی میں مجھے وہ امید ہے جو لا الٰہ الا اللہ
کہنے میں ہے کتاب ترمذی نے روایت کیا ہے کہ محمد بن سیرین کہے جو ابوبکر اور عمر سے بغض رکھتا ہے میں نہیں سمجھتا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو دوست رکھتا ہو لالکائی کتاب السنہ میں اور ابو طالب عشاری فضائل صدیق میں اور نصر مقدسی
کتاب الحجہ میں علی بن الحسین رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہیں کہ علی مرتضی رضی اللہ عنہ [illegible] سے تھے بعد ایسے ہی ایام کا
کوئی جوان بولا یا امیر المومنین آپ جمعہ کے خطبے میں فرمائے یا اللہ ہماری اصلاح کر جس سے تو خلفاء راشدین کی اصلاح کیا تو
خلفاء راشدین کون ہیں علی رضی اللہ عنہ کے آنکھ اشک سے بھر آئے اور کہے وہ میرے حبیب ابوبکر اور عمر ہیں ہدایت کے امام
اسلام کے شیخ جنکی اقتدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب کو لازم ہے جسنے انکی پیروی کیا تو سیدھی راہ چلا اور
جو کوئی انکی اقتدا کیا تو راہِ راست پایا اور انکا طریق جو اختیار کیا وہ اللہ کی جماعت والوں میں ہے ابو طالب
عشاری فضائل صحابہ میں اسامہ بن الحکم سے روایت کیا ہے کہ کسی نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کا احوال علی رضی اللہ
عنہ سے پوچھا آپ نے فرمایا كَانَا اِمَامَيْنِ هَادِيَيْنِ مَهْدِيَّيْنِ رَاشِدَيْنِ مُرْشِدَيْنِ مُفْلِحَيْنِ مُنْجِحَيْنِ خَرَجَا
مِنَ الدُّنْيَا خَمِيْصَيْنِ یعنی وہ دونوں مرد تھے امام ہدایت دینے والے ہدایت پائے ہوئے سیدھی راہ جانے والے سیدھی
راہ پائے ہوئے فلاح پائے ہوئے نجات حاصل کئے ہوئے نکلے دنیا سے گرسنہ دار قطنی نے روایت کیا ہے کہ محمد بن عبد اللہ محض سے
جنکا لقب النفس الزکیہ تھا پوچھے ابوبکر اور عمر کی شان میں آپ کیا کہتے ہو تو کہے وہ دونوں میرے پاس علی سے افضل ہیں
یہ محمد فرزند ہیں عبد اللہ محض کے وہ فرزند حسن مثنی کے وہ فرزند حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے خلافت کا دعوی
بھی کئے تھے حجاز اور یمن اور شام سر سے ہولی ہوئے ابو جعفر المنصور انکے جنگ کے واسطے عیسی بن موسی عباسی کو روانہ کیا
سنہ ایکسو پینتالیس میں انکی شہادت ہوئی دار قطنی نے جعفر صادق سے روایت کیا ہے انہوں نے اپنے والد محمد باقر سے
روایت کئے ہیں کہ ایک شخص حضرت زین العابدین علی بن الحسین سے کہا مجھے ابوبکر کے احوال خبر دو آپ نے پوچھے کیا
صدیق کا احوال پوچھتا ہے وہ بولا کیا آپ ابوبکر کو صدیق کہتے ہو زین العابدین فرمائے تیری ماں تیرے پر روئے انکا نام صدیق کر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مہاجرین اور انصار رکھتے ہیں تو کیا انکار کرتا ہے جسنے انکو صدیق نہ بولے اسکو اللہ
تعالی دنیا اور آخرت میں سچا نہ کرے تو جا اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو دوست رکھ عبد اللہ بن احمد زوائد
میں اور دار قطنی نے عروہ بن عبد اللہ سے اور وہ عبد اللہ سے روایت کیا ہے کہا میں ابو جعفر باقر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تلوار کو زینت دینا
جائز ہے یا نہیں آپ فرمائے کچھ مضائقہ نہیں ابوبکر صدیق اپنی تلوار کو زینت لگائے تھے میں بولا کیا آپ انکو صدیق کہتے ہو
تو فرمائے ہاں صدیق کہتا ہوں صدیق کہتا ہوں جسنے انکو صدیق نہ کہے اسکو اللہ تعالی دنیا اور آخرت میں سچا نہ کرے
دار قطنی اور ابو سعید سمان کتاب الموافقت میں روایت کئے ہیں کہ کسی نے تمیمی سے سوال کیا اسکو زید بن علی رضی اللہ عنہما

شخص نام ایک مصحح کا [illegible]
کیا ہے ان جنگ ہوتا ہی
علی مرتضی کے اور
معاویہ کے
[illegible]

ابو جعفر المنصور دوسرا خلیفہ
ہی بنی عباس کا اسکو جعفر
دوانقی کہتے
۱۲

فرمائے تو اِس بات کو معلوم کرو اللہ شیخین سے تبرا کرنا علی سے تبرا کرنا ہی اب تو آگے بڑھ یا پیچھے جا یہہ زید فرزند امام زین العابدین کے
ہین امام اور بڑے زاہد تھے خلافت کا دعوی بھی کئے تھے ایک خلقت اہل کوفہ کی اُنسے بیعت کی شیعہ اُنسے کہے
تم جب ابوبکر اور عمر سے تبرا کروگے تو ہم تمھاری بیعت کرینگے انھون نے اس بات کو قبول نہ کیا وے کہے ہم آپکو رفض یعنی ترک
کرینگے آپ فرمائے جاؤ تمھین رافضہ ہو اس روز سے نام انکا رافضی کرکے مشہور ہوا اور زید کی جو جماعت تھی زیدیہ کرکے مشہور
ہوئی غرض زید نے خلافت کا دعوی کرکے جب نکلے ہشام بن عبد الملک کا نایب یوسف بن عمر ثقفی جو عراق کا ناظم
تھا اُنسے جنگ کیا سنہ ایک سو بائیس ہجری میں زید شہید ہوئے ابو سعید سمان کتاب الموافقہ مین ابو جارود حسین بن المغیرہ سے
روایت کیا ہی کہ ایک جماعت زید بن علی کے پاس آکے کہی یا ابن رسول اللہ آپ نکل کے ابوبکر اور عمر سے تبرا کروگے تو ہم بھی
آپکے ساتھ شریک ہووینگے زید کہے یہہ کیا بات ہی مین تبرا نہ کرونگا وے کہے ہم آپسے تبرا کرینگے اور آپکے ساتھ شریک نہین
ہووینگے اگر ابوبکر اور عمر سے تبرا کروگے تو ہمارے تابعدار ستر ہزار آدمی تلوار لیکے آپکے ساتھ شریک ہووینگے زید نے اُس سے
ابا کئے پھر وے لوگ اُٹھکے جاتا جاہے زید کہے ایک حدیث کہتا ہون تم اُسکو سنو میرے باپ روایت کئے ہیں علی بن ابی طالب سے
سنا ہون فرمائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ ای علی تجھکو بشارت ہو تو اور تیری جماعت والے بہشت مین ہین
سن تیرے محبون سے ایک گروہ ہو گا اسلام ظاہر کریگی اور اُسکو تلفظ کریگی پر وے دین سے باہر ہین جیسا تیر شکار سے پار ہوتا ہی انکو
ایک لقب رہیگا انکو رافضہ کہینگے ای علی تو اگر انکو پائیگا تو انکو قتل کر کیونکہ وے مشرک ہین بعد زید کہے تم وہی رافضہ ہو اور
انکے لئے بددعا کئے حافظ عمر بن شبہ نے نمیر بن حسان سے روایت کیا ہی کہ زید بن علی رضی اللہ عنہما سے کسی نے پوچھا کیا ابوبکر
فدک کو فاطمہ رضی اللہ عنہا سے چھین لئے آپ فرمائے ابوبکر نہایت رحیم تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین جو
کام مقرر تھا اُسکا خلاف کرنا مکروہ جانتے تھے فاطمہ نے آکے کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے فدک دئے تھے ابوبکر
کہے اس بات کا کون گواہ ہی تو علی اور ام ایمن گواہی دئے ابوبکر کہے ایک مرد اور ایک عورت کی گواہی سے تم کیسا مستحق ہوگے یہہ فرماکے
زید کہے واللہ وہ مقدمہ اگر میرے پاس رجوع ہوتا تو ابوبکر جیسا حکم کئے مین بھی ویسا ہی حکم کرتا بھی روایت کیا ہی زید
رضی اللہ عنہ نے فرمائے خوارج ابوبکر اور عمر کے سوائے دوسرون سے تبرا کئے پر ان دونون مین کچھ نہ کہہ سکے اور تم اُسکے اوپر بڑھکے
ابوبکر اور عمر سے تبرا کئے واللہ کوئی باقی نہ رہا مگر اُس سے تم تبرا کئے ہو دار قطنی اور حافظ ابو سعید اسمعیل بن علی سمان کتاب
الموافقہ بین اہل البیت والصحابہ مین سالم بن ابی حفصہ سے روایت کئے ہین کہا مین نے ابو جعفر محمد بن علی اور جعفر بن محمد رضی اللہ
عنہم سے احوال ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کا پوچھا وے دونون کہے ای سالم تو ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے دوستی رکھ
اور انکے دشمنون سے تبرا کر کیونکہ وے دونون راہ ہدایت کے امام تھے معلوم کیجئے سالم بن ابی حفصہ مرد شیعی ہی لیکن ثقہ ہی
اُسی سے بھی روایت کئے ہین بولا ایک بار مین ابن جعفر کے پاس گیا تھا ایک ایت مین آیا ہی مین جعفر بن محمد رضی اللہ عنہما کے

ہشام خلیفہ بنی امیہ مین کا مروانیہ سے ۱۲۵ھ کان اللہ لہ

پاس گیا تھا آپ نے فرمایا اے سدیر میں ابوبکر اور عمر سے محبت اور دوستی رکھتا ہوں یا اللہ میرے دل میں انکا خلاف ہو تو مجھے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کی شفاعت قیامت کے دن نصیب نہ ہو دارقطنی اور ابو سعید سمان بھی ایسی روایات لائے ہیں کہا میں جعفر بن محمد رضی اللہ عنہما کے
پاس گیا تھا آپ تپ میں تھے فرمایا اے اللہ میں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی دوستی اور محبت رکھتا ہوں یا اللہ میرے دل میں انکا
خلاف ہو تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت مجھے نصیب نہ ہو حمیدی بھی ایسی روایت کئے ہیں بولا مجھے جعفر رضی اللہ عنہ ایسا کہے
اے سالم کیا کوئی اپنے جد کو گالیاں دیگا ابوبکر میرے جد ہیں اگر میں انکی دوستی نہ رکھوں اور انکے دشمن سے تبرا نہ کروں تو مجھے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب نہ ہوگی دارقطنی اور ابو سعید سمان کتاب الموافقہ میں روایت کئے ہیں کہ کسی نے
جعفر صادق رضی اللہ عنہ کو کہا فلانا شخص کہتا ہے کہ آپ ابوبکر اور عمر سے تبرا کرتے ہو فرمائے اللہ تعالی فلانے سے بری ہو امید
رکھتا ہوں کہ مجھے ابوبکر سے جو قرابت ہے اس سے مجھے اللہ نفع دیگا اور میں بیمار ہوا تھا تو میرا ماموں عبد الرحمن بن قاسم بن
محمد بن ابی بکر کو اپنا وصی کیا تھا دارقطنی نے روایت کیا ہے کہ جعفر صادق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں علی رضی اللہ عنہ سے
شفاعت کی جو امید رکھتا ہوں ابوبکر سے بھی وہی شفاعت کی امید رکھتا ہوں ابوبکر مجھے دو بار جنے ہیں ایک روایت
میں آیا ہے کہ جعفر صادق کہے عراق کے خبیث لوگ کہتے ہیں کہ ہم ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو بد بولتے ہیں والد
ابوبکر تو میرے جد ہیں معلوم رہے جعفر صادق کی والدہ ام فروہ بیٹی لڑکی قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق کی اور ام فروہ کی
والدہ اسماء بھی لڑکی عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق کی اسی لحاظ سے جعفر فرمائے ابوبکر مجھے دو بار جنے دارقطنی اور حافظ
عمر بن شبہ کثیر سے روایت کئے ہیں کہا میں نے ابو جعفر محمد بن علی کو کہا آپ پر فدا ہو جاؤں کیا آپ لوگوں کا کچھ حق ابوبکر اور عمر تلف کیے ہیں
تو کہے اسی کی قسم جسنے اپنے بندے پر عالم کو ڈرسانے فرقان نازل کیا وہ دونوں نے کسی کے دانہ رائی برابر بھی ہمارا حق تلف نہیں کئے ہیں بولا
میں آپ پر فدا ہوں کیا آپ انکو دوست رکھتے ہو تو فرمائے ہاں کثیر تم انکو دنیا و آخرت میں دوست رکھو میں انکو دوست رکھتا ہوں بعد اسکے
گردن پر مار کے کہنے لگے تجھ کو جو پہنچا میری گردن کے سبب سے پہنچا بعد فرمائے اللہ اور اسکا رسول مغیرہ بن سعید اور بیان سے
بری ہووے کہ دونوں ہم اہل بیت پر جھوٹ باندھتے تھے دارقطنی نے بسام صیرفی سے روایت کیا ہے کہا میں ابو جعفر باقر
پوچھا ابوبکر اور عمر کو آپ کیا کہتے ہو تو فرمائے میں انکو دوست رکھتا ہوں اور انکے لئے اللہ سے مغفرت مانگتا ہوں اور
ہمارے اہل بیت سے میں جسکو دیکھا تو وہ بھی ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی دوستی رکھا کرتے تھے دارقطنی نے روایت کیا ہے کہ
کسی نے ابو جعفر الباقر رضی اللہ عنہ سے پوچھا ابوبکر اور عمر کی مجھے خبر دو آپ فرمائے تجھسے ان میں شک کیا تو وہ سنت میں شک کیا
بعد فرمائے ان قبیلے والوں میں یعنی بنی تیم اور بنی عدی اور بنی ہاشم میں عداوت تھی جب اسلام لائے تو مگر دوستی
ہوئی اور انکے دل میں جو عداوت تھی جاتی رہی یہاں تک کہ ایکبار ابوبکر کی کمر میں درد ہوا تب علی رضی اللہ عنہ اپنا ہاتھ
گرم کرکے سیکتے تھے اور یہ آیت اتری وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ الآیہ یہ روایت دوسری طرق سے

پہلے جس میں اس گلزار کے مذکور ہوئی دار قطنی روایت کیا ہی کہ کسی نے ابو جعفر الباقر سے پوچھا اہل بیت رسول سے کسی نے
ابو بکر اور عمر کا سب بھی کیا ہی تو فرمایا معاذ اللہ بلکہ انھون نے انکی محبت رکھتے تھے اور انکو دعا کرتے تھے اور اُن پر رحمت
بھیجتے تھے دار قطنی اور ابو سعید سمان کتاب الموافقت مین ابو جعفر الباقر سے روایت کئے ہین کہ علی بن الحسین رضی اللہ
عنہما نے ایک جماعت کو دیکھے کہ وے ابو بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے حق مین باتین کر رہے ہین آپنے اُن سے کہے بھلا مجھ
کہو کیا تم ان مہاجرین سے ہو کہ جنکے باب مین اللہ تعالی فرمایا الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ
وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَيَنْصُرُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ أُولٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ
یعنی وطن چھوڑنے والے جو نکالے ہوئے ہین اپنے گھرون سے اور مالون سے ڈھونڈتے آئے ہین اللہ کا فضل اور اسکی
رضامندی اور مدد کرنے کو اللہ کے اور اسکے رسول کے وے لوگ وہی ہین سچے کہے نہین آپ فرمائے کیا ان لوگون مین ہو
جنکو اللہ تعالی کہا الَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ
فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوقَ
شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ یعنی وے جگہہ پکڑ رہے ہین اس گھر مین اور ایمان مین انسے آگے محبت
کرتے ہین اس سے جو وطن چھوڑ آوے انکے پاس اور نہیں پاتے اپنے دل مین غرض اس چیز سے جو انکو ملا اور اول رکھتے ہین اپنے
جانون سے اگرچہ ہو انکو بھوکھ اور جو بچایا گیا اپنے جی کی لالچ سے تو وہی لوگ ہین مراد پانے والے کہے نہین تب آپ فرمائے
تم تو اقرار کر چکے کہ ان دونون فریق مین داخل نہین ہو اور مین گواہی دیتا ہون تم اُن فریق مین بھی نہین جنکے حق
مین اللہ تعالی فرمایا وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا
بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ یعنی وے لوگ جو آئے انکے
پیچھے کہتے ہوئے اے رب بخش ہمکو اور ہمارے بھائیونکو جو آگے ہوئے ہم سے ایمان مین اور نہ رکھ ہمارے دل مین بیر ایمان والونکا
اے رب تو ہی ہے نرمی والا مہربان بھی فضیل بن مرزوق سے روایت کیا ہی کہا مین ابراہیم بن الحسن بن الحسن سے سنا ہون
کہتے تھے روافض نے ہم پر خروج کئے جیسا حروریہ نے علی رضی اللہ عنہ پر خروج کئے تھے بھی اسی سے روایت کیا ہی کہا مین حسن
بن الحسن سے سنا ہون ایک رافضی کو کہے واللہ اگر ہم کو اقتدار ہو تو تمہارے ہاتھ اور پانون کاٹتے اور تمہارا توبہ قبول
نہ کرتے بھی روایت کیا ہی کہ حسن بن محمد بن الحنفیہ کہے اے اہل کوفہ تم اللہ سے ڈرو اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے حق مین
جو بات لائق نہین مت کہو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غار مین تھے دو جان مین
کے دوسرے اور اللہ تعالی عمر رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قوت دیا بھی روایت کیا ہی جندب اسدی سے
کہا ایک روز مین محمد بن عبد اللہ بن الحسن کے پاس تھا وہان اہل کوفہ اور جزیرے کی ایک جماعت آئی اور آپ سے ابو بکر اور عمر

رضی اللہ عنہما کا احوال پوچھی محمد میری طرف متوجہ ہوا اور فرمایا دیکھو تمہارے شہر والے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کا حال مجھ
پوچھتے ہیں یہ دونوں میرے پاس علی سے افضل ہیں نیز روایت کیا ہے کہ عبد اللہ بن الحسن نے کہا اللہ کی قسم جس نے ابوبکر اور عمر رضی
عنہما سے تبرا کیا تو اللہ تعالیٰ اس کا توبہ قبول نہ کریگا اور ان دونوں کا حال جب میرے دل میں آتا ہے تو میں انکے لیے دعا کرتا ہوں
اور اسی سے اللہ تعالیٰ کے پاس تقرب چاہتا ہوں نیز روایت کیا ہے کہ فضیل بن مرزوق نے کہا میں نے عمر بن علی بن الحسین رضی اللہ عنہم
سے پوچھا آیا تمہارے خاندان میں ایک امام ہوا کرتا ہے جس کی اطاعت کرنا سب پر فرض ہو اور آپ لوگ اس امام کو جانتے ہیں جس نے
اس امام کو نہ جانا اور مر جاوے تو وہ جاہلیت کی موت مرا انہوں نے فرمایا واللہ وہ امام ہمارے میں نہیں جس نے کہا کہ وہ ہمارے میں
ہی وہ جھوٹا ہے پھر میں بولا میں ایسا سنا کہ آپ لوگ کہتے ہیں یہ مرتبہ علی رضی اللہ کو تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکی
وصیت انکو کئے تھے انکے بعد وہ مرتبہ حسن کو ملا علی نے انکو وصیت کئے تھے بعد وہ حسین کو ملا حسن نے انکو وصیت کئے تھے انکے
بعد وہ علی بن الحسین کو ملا حسین نے وصیت کئے تھے بعد وہ باقر بن علی کو ملا انکو علی یعنی زین العابدین وصیت کئے تھے پھر
عمر بن علی بن الحسین فرمایا واللہ دو حرف کی وصیت بھی مجھکو نہ کئے اللہ تعالیٰ لعنت کرے ان پر جو ایسا افترا کئے ہیں یہ
دستاروں کا کام نہیں واللہ وے لوگ لوگوں کا مال کھا جانے کو ہمارا امام بنا کرتے ہیں نیز روایت کیا ہے عبد الجبار ہمدانی نے
اس نے کہا امام مدینے سے جانا چاہے ہمارے پاس جعفر صادق تشریف لائے اور فرمایا تم ایسا واللہ اپنے شہر کے صلحا لوگوں میں ہو
اپنے شہر کو جب اٹھو گے تو میری طرف سے وہاں کے لوگوں کو کہہ دو جس نے گمان کیا کہ میں وہ امام ہوں جس کی اطاعت کے با فرض
تو میں اس سے بری ہوں اور جس نے گمان کیا کہ میں ابوبکر و عمر سے تبرا کرتا ہوں تو میں اس سے بری ہوں دارقطنی اور ابو سعد
سمان روایت کئے ہیں کہ جعفر صادق سے کسی نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کا احوال پوچھا آپ فرمایا جس نے انکا ذکر خیر نہ
کرے میں اس سے بری ہوں وہ شخص کہا شاید آپ یہ بات تقیہ کی راہ سے کہتے ہو آپ فرمائے اگر میں تقیہ کے رو سے کہتا ہوں تو
میں مشرک ہوا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت مجھے نہ ہو گی دارقطنی اور حافظ ابو سعد سمان روایت کئے ہیں کہ
ابو جعفر الباقر رضی اللہ عنہ فرمایا جس نے ابوبکر اور عمر کی فضیلت نہ جانا وہ سنت سے بے خبر ہی ابو سعید سمان کتاب الموافقہ میں
جابر جعفی سے روایت کیا ہے کہا مجھ سے محمد بن علی رضی اللہ عنہما فرمایا اے جابر میں سنا ہوں کہ عراق میں چند لوگ ہماری محبت کا
دعویٰ کرتے ہیں اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو بد بولتے ہیں اور کہتے ہیں میں نے انکو اس بات کا حکم کیا ہوں انکو میری طرف
سے کہہ دے کہ میں ان لوگوں سے بری ہوں اسی کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے اگر مجھکو ولایت
ہو تو انکو قتل کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف تقرب ڈھونڈھوں اگر میں ابوبکر اور عمر پر رحمت نہ بھیجوں تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی شفاعت مجھکو نصیب نہ ہو ابو سعید سمان نے زید بن علی سے روایت کیا ہے کہ جس نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو لعن کرے اس پر
اللہ کی اور ملائکہ کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے دارقطنی نے امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے کہ میں مدینے کو جب آیا تھا

ابوجعفر محمد باقر کی ملاقات واسطے گیا آپ فرمائے ای اہل عراق کے بھائی ہمارے پاس مت آ کیونکہ تم لوگ کو ہمارے پاس بیٹھنے سے
ممانعت ہوئی ہی ابوحنیفہ کہتے ہیں میں نے چند روز انکے پاس بیٹھا کیا ایک روز پوچھا آپ ابوبکر اور عمر کو کیا کہتے ہو آپ
فرمائے اللہ ابوبکر اور عمر پر رحمت کرے مین بولا عراق والے کہا کرتے ہیں کہ آپ ابوبکر اور عمر سے تبرا کرتے ہو کہے معاذ اللہ رب
کعبہ کی قسم وہی وے جھوٹھہ کہتے ہین کیا تمکو معلوم نہین علی ابن ابی طالب اپنی لڑکی ام کلثوم کو جو فاطمہ کے بطن سے تھی
عمر کو نکاح کر دئے تم جانتے ہو وہ کون تھی اُسکی نانی خدیجہ ہی سیدۃ النساء اہل الجنۃ اور اُسکے نانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں
خاتم الانبیا اور مرسلین اور رسول رب العالمین اور اُسکے بھائیان حسن اور حسین ہین سید اشباب اہل الجنۃ اور اُسکا باپ علی
ابن ابی طالب ہی اسلام مین شرف و مناقب والا اگر عمر کو اہل نہ جانتے تو انکو نکاح نہ کر دیتے ابوحنیفہ کہتے ہین تب مین اُسے کہا آپ
یہہ مضمون مجھکو لکھہ دین تو بہتر ہی یا انکا جھوٹھہ ظاہر ہووے آپ فرمائے مین لکھہ دون تو وے لوگ میرا لکھا قبول نہ کرینگے
ہین تمکو بالمشافہ کہا کہ تم میرے پاس مت بیٹھو تم نہ مانے اگر مین لکھہ دون تو وے میرا کہا ماننے کی کیا صورت ابوسعید سمان کتاب
الموافقہ مین روایت کیا ہی کہ عبداللہ بن الحسن سے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کا احوال پوچھے آپ فرمائے انکو مین تفضیل دیتا ہون
اور انکے واسطے مغفرت مانگتا ہون اور کہے دل مین جو ہی اگر اُسکا خلاف کہون تو مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی
شفاعت نصیب نہو اور بھی آپ ایک رافضی کو کہے واللہ ہمسائے کا حق نہ ہوتا تو تجھے قتل کر سکتے قربت الٰہی کا
تھا چھٹا گلزار ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے بیان مین اِس گلزار مین آٹھہ چمن ہین پہلا چمن خلافت کے
شروط وغیرہ مین خلافت لغت مین پیچھے آنے کو کہتے ہین اور خلیفہ پیچھے آنے والا اور شرع مین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے بعد دین کے تھامنا اور ملت کی محافظت واسطے ایک شخص کو قائم کرنا کہ تمام امت اُسکے فرمان بردار ہیں
اُسکو خلافت اور امامت اور اُس شخص کو خلیفہ اور امام کہتے ہین اُسکا بیان علم فقہ سے تعلق رکھتا ہی لیکن اہل بدعت
اُسکے شروط وغیرہ مین بہت خلاف کرنے سے عقاید کے کتابون مین اُسکو لکھے ہمکو یہان اُسکا بیان کرنا ضرور تھا اِس لیئے
ذکر کرتے ہین جانو تمام مکلفین پر واجب ہی ایک شخص کو ایسا رئیس بناویں وہ جو حکم کرتا ہی اگر مخالف شرع کے نہو لازم ہی
مانے اُسکے واجب ہونے کی دلیل صحابہ رضی اللہ عنہم کا اجماع ہی کیونکہ وے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن کی طرف متوجہ ہوکے
اول امام کو نصب کیئے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اُس وقت جو خطبہ پڑھے اُسمین ایسا کہے ای لوگو جسنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی
عبادت کرتا تھا تو محمد کی وفات ہوی اور جسنے اللہ کی عبادت کرتا تھا تو اللہ زندہ ہی مرتا نہین اور اِس کام کے
لئے ایک شخص ہونا ضرور ہی تم تامل کرو اور اپنی اپنی رائے ظاہر کرو تمام صحابہ کہے تم راست فرماتے صحابہ جو اختلاف
کئے کہ کسکو خلیفہ بناویں وہ اختلاف نفس امامت کے اجماع مین ضرر نہیں دیتا شیعہ امامیہ کہتے ہین امام کا نصب کرنا
مکلفین پر واجب نہین بلکہ اللہ تعالی پر واجب ہی یہہ سخن نہایت بیہودہ ہی کیونکہ اللہ تعالی سب کا مالک اور خاوند ہی

اُسپر کوئی چیز واجب نہیں کسی چیز کو اُسپر واجب کرنا اُسکے خدائی کے شایان نہیں قطع نظر اسکے مکلفین کے کام جیسے حدود
قائم کرنا اور اعداء دین کے ساتھ جہاد کرنا اور لشکر کی سرداری اور غنیمت وغیرہ کی تقسیم کرنی اور دین کے احکام کی
ترویج دینی تمام کام امام پر موقوف ہیں اس صورت میں امام کا نصب کرنا بھی انہیں کے ذمے پر واجب ہوا چاہئے کیونکہ جب کوئی
چیز کسی کے ذمے پر واجب ہوتی ہی تو اُس واجب کا مقدمہ بھی اسی کے ذمے پر واجب ہوتا ہی جیسی نماز مکلف کے ذمے پر فرض ہے اسکا مقدمہ
یعنی وضو بھی مکلف پر واجب ہے مذہب اہل سنت وجماعت کے پاس امامت کے چند شروط ہیں پہلا شرط وہ عالم مجتہد ہونا
کیونکہ عالم مجتہد ہوگا تو دین کے امور کو قائم کر سکیگا دوسرا شرط تدبیر والا رہنا اگر تدبیر والا ہوگا تو صلح کرنا
یا جنگ کرنا اور لشکر کو آراستہ کرنا اور رکھنا تو رکی محافظت کرنی اُس سے ہو سکیگی تیسرا شرط شجیع ہونا اگر جوانمرد ہوگا
تو ملک کی اور لوگ کی محافظت کر سکیگا چوتھا شرط عادل ہونا اگر فاسق ہو تو شرع کے حدود کی محافظت کریگا
اور ایسی جو انہوں میں مال کو ضایع کریگا پانچواں شرط عاقل ہونا دیوانہ ہو تو اُسکی تصرفات صحیح نہیں چھٹواں شرط بالغ
ہونا بچہ ہو تو اُسکی عقل میں قصوری اُس سے بندوبست ہو سکیگا ساتھواں شرط مرد ہونا عورت سے خلافت کا کام
نہ ہو سکیگا آٹھواں شرط قریشی ہونا کیونکہ سعیدہ کے روز انصار امام اپنے میں کا ہوا چاہتے تو اس بات کو صحابہ رد کیے اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو فرمائے الْأَئِمَّةُ مِنْ قُرَيْشٍ یعنی ایمہ قریش سے ہوتا ہی اس بات کی دلیل لائے نواں شرط
ظاہر ہونا پوشیدہ نہ رہنا کیونکہ امامت سے غرض وہی مسلمانوں کے کام کا بندوبست ہونا پوشیدہ ہو تو وجود وعدم
اُسکا دونوں برابر ہیں شیعہ امامت کے واسطے چند شروط زیادہ کرتے ہیں ایک تو بنی ہاشم سے رہنا دوسرا دین کے مسائل اصول
اور فروع اسکو بالفعل معلوم رہنا اور تیسرا امامیہ کہتے ہیں اسکے ہاتھ پر معجزہ ظاہر ہونا کیونکہ معجزہ جب ظاہر کریگا تو اپنے
دعوے میں وہ صادق رہیگا اور امامیہ اور اسماعیلیہ شرط کرتے ہیں کہ وہ معصوم ہونا تو آن شرط جو ہی کہ وہ ظاہر رہنا
اسکو منع کرتے ہیں اور کہتے ہیں پوشیدہ رہنا جایز ہی اور جو یہ شروط کرتے ہیں مخالف اجماع کے ہی جب اجماع کے خلاف
ہو تو قابل اعتماد کے نہیں شیعہ کے دلایل کا رد اور ہمارے یہاں جو شروط ہیں اسکے دلایل بڑے کتابوں میں مذکور ہیں دوسرا
چمن صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت کے بیان میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات دوشنبے کے روز ربیع الاول
کی بارھویں کو مشہور قول پر یا دوسری کو محققوں کے قول پر سنہ گیارہ ہجری میں ہوئی آپکی روح مبارک قبض ہونے کے وقت ابوبکر
اپنے مکان میں تھے جو سنح میں تھا وہاں جانے کا سبب یہ تھا کہ اس روز صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مزاج ذرا اچھا ہوا
ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ سے رخصت لیکے اپنے گھر گئے چنانچہ بخاری اور مسلم اور نسائی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیے ہیں
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض الموت میں ابوبکر امامت کیا کرتے تھے دوشنبے کے روز لوگ صفوف باندھکے نماز میں تھے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجرے کا پردہ اٹھائے اور کھڑے ہوکے ہمکو دیکھے اُسوقت آپکا چہرہ گویا قرآن کے

ورق کی مانند تھا ہمکو دیکھکے تبسم کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی سے قریب تھا کہ ہم مفتون ہوجاوین ابوبکر رضی اللہ عنہ سمجھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے تشریف لائے ہین پیچھے ہٹنے لگے ناصف کو ہینچنے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف اشارہ کئے کہ تم اپنی نماز تمام کرو اور پردہ چھوڑ دئے اور اسی روز وفات ہوئی اسیطرح جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی صحابہ شک مین پڑے بعضے تو سمجھے کہ آپنے رحلت کی اور بعضے کہے آپکو غشی ہوئی ہی عمر رضی اللہ عنہ بھی ایسا ہی کہتے تھے اس عرصے میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سنح سے آئے اور خطبہ پڑھے سب کے پاس آپکی وفات ثابت ہوی امام احمد نے یزید بن بابنوس کی طریق سے بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا سر مبارک میرے کھاندیر رکھے تھے ایکائک میرے سر کی طرف جھکا مین سمجھی میرے سر کی طرف آپکو کچھ حاجت ہی اس عرصے مین حضرت کے دہن شریف سے ایک قطرہ سرد نکلکے میری دغدغی پر پڑا کہ اس سے میرے بدن کے بال کھڑے ہو مین سمجھی حضرتکو غشی ہوئی ہی آپ پر چادر اڑا دئی عمر اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما یہ سبکے آنے کا اذن مانگے مین پردہ پکڑکے انکو اذن دئی عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کے کہے وَاغَشْيَاهْ دیکھو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کیا سخت غشی ہوئی ہی پھر دونون یعنی عمر اور مغیرہ اٹھکے گئے جب دروازے کے قریب ہوئے مغیرہ بولے ای عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موئے ہین عمر کہے تم جھوٹ بولتے ہو تمکو فتنہ مچانے کی ہوس ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں مرینگے یہان تک کہ اللہ تعالی منافقونکو ہلاک کرے بعد ابوبکر آکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر سے چادر اٹھائے اور آپکو دیکھ کے کہے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوچکی اور سر اھنے کی طرف سے اسا مہنہ جھکا کے آپکی پیشانی پر بوسہ دئے اور بولے وَانَبِيَّاهْ پھر حضرتکا سر اٹھاکے بوسہ دئے اور کہے وَاصَفِيَّاهْ پھر سر اٹھاکے بوسہ دئے اور کہے وَاخَلِيْلَاهْ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور مسجد کی طرف نکلے دیکھے تو عمر خطبہ پڑہتے ہیں اور کہتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہین مرینگے یہان تک کہ اللہ تعالی منافقونکو ہلاک کرے پھر ابوبکر اللہ کی حمد وثنا کئے اور فرمائے اللہ تعالی فرماتا ہی اِنَّكَ مَيِّتٌ وَاِنَّهُمْ مَيِّتُوْنَ یعنی تو مرنے والا ہی اور وے بھی مرینگے وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ یعنی محمد تو ایک رسول ہی ہوچکے پہلے بہت رسول پھر کیا اگر وہ مرگیا یا مارا گیا تم پھر جاوگے الٹے پانون اور جو کوئی پھر جاویگا الٹے پانون وہ نہ بگاڑیگا اللہ کا کچھ اور اللہ ثواب دیگا بھلا ماننے والونکو ابوبکر رضی اللہ عنہ یہ آیت پڑھکے کہے جو کوئی اللہ کی عبادت کرتا تھا تو اللہ تعالی زندہ ہی اور جو کوئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا ہو تو محمد مر گئے عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین اسوقت مجھے وہ آیت قرآن مین ہی کر کے شعور نتھا بخاری نے ابوسلمہ کی طریق سے روایت کیا ہی کہ بی بی عایشہ

رضی اللہ عنہا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے گھر سے جو سنح میں تھا گھوڑے پر سوار ہو کے آئے اور اتر کے مسجد میں گئے اور لوگوں سے
کچھ بات کر کے سیدھا بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بُرد حبرہ اڑھا تھے اسکو منہ پر سے ہٹا کے
اور جھک کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دئے اور روئے بعد کہے بابی انت یا نبی اللہ لا یجمع اللہ علیک موتتین
یعنی میرا باپ آپ پر سے فدا ہے یا نبی اللہ آپ پر اللہ تعالی دو موت جمع نہ کرے وہ موت جو اللہ تعالی آپ پر لکھ چکا تھا اسکو چکھ چکے
ابو سلمہ کہا ہے مجھے ابن عباس رضی اللہ عنہما خبر دئے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے نکل کے دیکھے کہ عمر
رضی اللہ عنہ لوگوں سے بحث کرتے ہیں یعنی کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات نہیں ہوئی ابوبکر انکو کہے بیٹھ جاؤ عمر نہیں
مانے پھر کہے بیٹھ جاؤ عمر نہیں بیٹھے حضرت ابوبکر کلمہ شہادت پڑھے لوگ عمر کو چھوڑ کے ابوبکر کی طرف متوجہ ہوئے ابوبکر کہے جو کوئی
تم سے محمد کی عبادت کرتا تھا تو محمد مر گئے اور جو کوئی اللہ کی عبادت کرتا تھا تو اللہ زندہ ہے مرتا نہیں اللہ تعالی فرماتا ہے
وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِئْنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ
عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ اللہ کی قسم گویا لوگوں کو معلوم نہ تھا کہ اللہ تعالی نے
یہ آیت اتاری ہے جب ابوبکر رضی اللہ عنہ اسکو پڑھے گویا لوگوں نے اس آیت کو انسے لئے پھر ہر کوئی وہی آیت پڑھنے لگا زہری
کہتے ہیں مجھے سعید بن المسیب خبر دئے کہ عمر رضی اللہ عنہ کہے ابوبکر جب آیت پڑھے اور میں جانا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
وفات ہوئی تب گر گیا اور میرے پاؤں کی قوت جاتی رہی زمین کی طرف جھک گیا ۔ حدیث میں جو آیا ہے کہ ابوبکر کہے آپ پر
اللہ تعالی دو موت جمع نہ کرے اس سے حقیقت موت مراد ہے عمر جو کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھر جی اٹھینگے انکے رد کے واسطے یہ
فرمائے کیونکہ وہ بات اگر سچ ہو تو لازم آتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوسری بار وفات کرنا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مرتبہ اللہ
تعالی کے پاس اسکے دیکھتے اسپر دو بار موت ہو گی جیسے ان لوگوں کو ہوئی تھی جو موت کی ڈر سے ہزاروں اپنے گھروں سے نکلے پھر اللہ تعالی
انکو مار ڈالا پھر زندہ کیا اور جیسے وہ شخص جو قریہ پر سے گذرا اور اسکو ویران دیکھ کے کہا اللہ اسکو کیسا زندہ کریگا پھر اسکو اللہ
تعالی سو برس تک مار کے بعد زندہ کیا اکثر عالموں نے اسی قول کو پسند کئے ہیں اور بعضے کہتے ہیں دو موت سے مراد ایک جان جانا دوسرا
شریعت باقی نہ رہنا اور بعضے کہتے ہیں ثانی موت سے مراد یہی وسدت ہے یعنی اس موت کی سختی کے بعد اللہ تعالی انکو دوسری نہیں
دیتا اور سنح سین کے ضم اور نون کے سکون سے اسکے آخری حا مہملہ ہے مدینے کے اطراف ایک جگہ ہے اس میں بنی الحارث بن الخزرج
رہتے تھے بُرد حبرہ ایک قسم کی چادر ہے یمن میں بنائی جاتی ہے اسپر خطوط بنا کرتے ہیں گراں قیمت ہوتی ہے حبرہ حائے مہملہ کی کسر
اور با موحدہ کی فتح اور راء مہملہ کی کسر سے بیہقی نے کتاب دلائل النبوۃ میں عروہ بن مضرس طائی سے روایت کیا ہے کہ
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کے خطبہ اس مضمون کا پڑھے کہ
جو کہیگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی ہے میں اسکو قتل کرونگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں

اب کھڑے ہوکے منافقوں کا قتل کرینگے اُسوقت عمرو بن ام مکتوم مسجد کے آخر مین کھڑے تھے سو یہہ پڑھنے لگے وَمَا مُحَمَّدٌ
اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِئْنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ
فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ لیکن لوگونکے رونے مین انکی آواز کوئی نہ سنا پھر عباس بن
عبد المطلب نکل کے لوگون سے پوچھے کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفاتکی بات کسی سے کچھ کہے ہون تو بولے کہے نہیں
عمر سے پوچھے تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفاتکی بات کچھ معلوم ہی کہے نہین تب عباس کہے ای لوگو تم گواہ رہو
مین لوگون سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفاتکے مقدمہ مین کچھ عہد کئے ہین تو کوئی نہ بولا اللہ کی قسم جو اسکے سوائے
کوئی معبود نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقرر مونکو چکھے اس عرصے مین ابوبکر رضی اللہ عنہ سنح سے اپنے جانور پر بیٹھکے آئے
اور مسجد کے دروازے پر اترے نہایت درد و غم سے اپنی بیٹی بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا کے گھر مین جانے کا اذن چاہے جب انکو اذن دئے
بی بیان جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آسپاس تھین گوشے مین گئین اور بی بی عایشہ بیٹھے رہے سب ابوبکر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے چہرہ پر سے چادر اٹھاکے بوسہ دئے اور روئے اور فرمائے ابن الخطاب جو بات کہتے ہیں اسکو کچھ اعتبار نہین مرا جی جسکی دست قدرت مین
ہی اسی کی قسم آپ پر اللہ کی رحمت ہو یا رسول اللہ آپ زندگی مین بھی پاک رہے اور وفات کے بعد بھی پاک ہین پھر چادر اڑھا دئے
اور لوگونکو الانگتے ہوے مسجد مین منبر کے پاس جلد آئے ابوبکر کے آنے کو دیکھ کے عمر رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے جب ابوبکر منبر کے بازو سے ہوئے کھڑے
سب لوگ ابوبکر کے پاس آکے خاموش بیٹھے ابوبکر اللہ تعالی کی شہادت دیکے کہے اللہ تعالی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مین
موتکی خبر انکو سنا دیا مرنا برحق ہی اللہ کے سوائے کسی کو بقا نہین اللہ تعالی فرمایا ہی وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ الآیہ عمر کہتے ہین واللہ
باوجود اسکے کہ یہہ آیت قرآن مین تھی مین ایسا سمجھا کہ یہہ آیت آج ہی کے دن اتری ہی بعد ابوبکر کہے اللہ تعالی نے محمد کو کہا اِنَّكَ
مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ اور اللہ تعالی فرمایا كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ یعنی ہر
چیز کو فنا ہی مگر اسکا منہہ اسیکا حکم ہی اور اسی کی طرف پھر جاوگے اور فرمایا ہی كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ
ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ یعنی جو کوئی ہی زمین پر سب جانیوالا ہی اور رہیگا منہہ تیرے ربکا بزرگی اور تعظیم والا اور
فرمایا ہی كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ یعنی ہر جی کو چکھنی ہی موت اور تم کو پورا
بدلا ملیگا قیامت ہی کے دن یہہ کہکے ابوبکر بولے اللہ تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حیات اتنی دیا کہ دین کو قایم کئے
اور اللہ کے امر کو ظاہر کئے اور اسکی رسالت کو پہنچائے اور اللہ کی راہ مین جہاد کئے اب انکو اللہ تعالی اپنے پاس بلالیا ہمکو سیدہی راہ پر
چھوڑے ہین اب اسپر کوئی ہلاک ہو تو جان بوجھ کے ہلاک ہوا جسکا رب اللہ ہی تو اللہ زندہ ہی مرتا نہین اور جس شخص محمد کی عبادت
کرتا تھا اور انکو ہی خدا جانتا تھا تو اسکا خدا مر گیا ای لوگو اللہ سے ڈرو اور تمھارے دین کو مضبوط پکڑو اور اپنے رب پے اعتماد کرو
کیونکہ اللہ کا دین قایم ہی اور اللہ کی بات پوری ہی جسنے اللہ کے کام کی نصرت کریگا تو اللہ اسکو نصرت دیگا اور اپنے دین کو

وہی کریگا اور اللہ کی کتاب جو ہمارے پاس ہے وہی سکھاتی ہے اللہ تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی کتاب سے راہ بتائی تھی اسمیں حلال
اور حرام مذکور ہے اللہ کے مخلوقات سے ہمارے پر کوئی غلبہ کرے کا ہمکو اندیشہ نہیں اللہ کی تلوار ہمیں لگی ہیں ابھی ہم انکو نیام میں
کیے اور جس نے ہماری مخالفت کریگا اس سے ہم جہاد کرینگے جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کرتے تھے کوئی
روئے مگر اپنی جان پر بزار اپنی مسند میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا روح مبارک جسم
سے قبض ہوا اس وقت ابوبکر رضی اللہ عنہ مدینے کے کسی جانب میں تھے تب وہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر جو چادر اوڑھائے
تھے اسکو اٹھا کے آپکی پیشانی پر بوسہ دئیے اور روئے اور کہے بِاَبِیْ اَنْتَ طِبْتَ حَیًّا وَطِبْتَ مَیِّتًا یعنی میرا باپ آپ پر فدا
آپ زندگی میں پاک تھے اور موت پر بھی پاک ہیں پھر وہاں سے نکل کر عمر پر سے گذرے جیسے عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ
کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرے نہیں کبھو نہیں مرینگے یہاں تک کہ منافقوں کو قتل کریں اسکے لئے کہا منافقوں نے رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کے موت سے خوش ہوئے اور ہنسی شروع کئے ابوبکر نے عمر کو کہے ای صاحب ٹھہرو تو وقف کرو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو چکی کیا تم جانتے نہیں اللہ تعالی فرمایا ہے اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّہُمْ مَّیِّتُوْنَ اور فرمایا ہے
وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِکَ الْخُلْدَ پھر ابوبکر نے منبر پر سوار ہو کے اللہ کی حمد وثنا کیے اور کہے جو شخص محمد کی عبادت کرتا
وہ جانے اگر محمد ہو تو وہ مر گیا اگر اللہ تمہارا الہی جو آسمان میں ہے تو وہ مرا نہیں اور یہ آیت پڑھے وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ
الآیہ یہ سنکے مسلمان بہت خوش ہوئے اور منافقین غمگین ابن عمر کہے قسم ہے اسکی جسکے دست قدرت میں میری جان ہے گویا ہم
پر ایک پردہ تھا ابوبکر کے خطبے سے اٹھ گیا بخاری اور مسلم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہیں کہ عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ حج سے مدینے کو آئے بعد خطبہ جو پڑھے اسمیں بولے میں سنا ہوں فلانا شخص کہا ہے عمر مرا تو میں فلانے سے بیعت کرونگا
کوئی شخص مغرور ہو کے یہ کہے بیعت ابوبکر کی یکایک ہوئی سو ابوبکر کی بیعت ویسی ہی ہوئی مگر اللہ تعالی ویسی بیعت کی بدی کو
محفوظ رکھا تمہارے میں آج ابوبکر کے مانند کون ہے جسکی طرف خلق کی گردنیں متوجہ ہوں ابوبکر کی بیعت کی کیفیت یہ ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی علی اور زبیر اور چند شخص انکے ساتھ جمع ہو کے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر
میں جا بیٹھے اور انصار سب بنی ساعدہ کے سقیفے میں جمع ہوئے اور مہاجرین سب ابوبکر کے پاس جمع ہوئے ابوبکر کو میں بولا اے
بھائیاں انصار پاس ہم چلو پھر ہم انصار کے یہاں چلے راہ میں انصار کے دو نیک شخص ملے اور ہمکو انصار کے ارادہ سے مطلع کیے
اور کہے ای گروہ مہاجرین تم کہاں جاتے ہو بولے ہمارے بھائیاں انصار پاس جاتے ہیں وے بولے تمکو انکے پاس جانے کی کچھ احتیاج نہیں
اپنا کام کر لوینگے بولا واللہ ہم انکے پاس جاوینگے غرض ہم بنی ساعدہ کے سقیفے کو گئے دیکھے انصار وہاں جمع ہیں اور ایک شخص
چادر اوڑھے تر بیچ میں پوچھا اسکو کیا ہوا ہے کہے بیمار ہے غرض ہم جب بیٹھے انصار کا خطیب کھڑے ہو کے اللہ کی حمد وثنا کر کے بولا
ہم اللہ کے انصار اور اسلام کا لشکر ہیں ای گروہ مہاجرین تم ہمارے میں کی ہی ایک جماعت ہو تم لوگ آہستہ آئے ایک جماعت

یہ کون ہے کہے سعد بن عبادہ ہیں

اب ارادہ رکھتے ہو کہ ہمکو کنارے لگادین اور کام سے ہمکو بے دخل کرین جب انصار کا خطیب خاموش ہوا مین چاہا کہ کچھ
بات کرون کیونکہ مین چند باتین ٹھہرا کے رکھا تھا ابو بکر کچھ بولنے کے آگے اسکو کہنے کا ارادہ کیا مین انکی تھوڑی حدت
دفع کرتا تھا اور ابو بکر میرے سے زیادہ حلیم اور بردبار تھے سو ابو بکر مجھے کہے جلدی مت کرو مین انکو خفا کرنا مناسب نجانکے
خاموش ہوا ابو بکر میرے سے زیادہ عالم تھے واللہ مین جو باتین تجویز کر رکھا تھا اسکو اور اس سے بہتر بھلا اندیشہ کہے انصار کو
یہہ فرمائے تم نے اپنی خوبیان جو بیان کین اُن خوبیونکے تم لایق ہو اور عرب اس کام کو اسی قریش کے قبیلے والون مین جانتے
ہین کیونکہ عرب کے سب قبیلون مین وے عالی نسب اور عالی خاندان ہین پھر میرا اور ابو عبیدة بن الجراح کا ہاتھ پکڑ کے کہے
تمھارے لئے مین ان دو شخصون سے ایک پسند کرتا ہون تم جسکو چاہتے ہو اسکی بیعت کرو عمر کہے اس بات کے سوا ابو بکر کی
دوسری کسی بات پر مین ناخوش نہین ہوا واللہ جس قتل مین مجھہ پر کچھہ گناہ نہو ویسا قتل کرنا میرے پاس بہتر تھا اس سے کہ جس
قوم مین ابو بکر ہون اس قوم مین امیر ہوؤن انصار کی جماعت کا ایک شخص بولا اَنَا جُذَيْلُهَا الْمُحَكَّكُ وَعُذَيْقُهَا
الْمُرَجَّبُ مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ یعنی مین انکے کھجلانے کی میخ ہون اور انکے بار دار خرمے کے درخت کی
باڑ ہون یعنی میری راے اور تدبیر سے ان تمام کو شفا حاصل ہوتی ہے اور میرے سے انکے حادثے رفع ہوتے ہین اے معشر قریش ہمارے سے
ایک امیر ہووا اور تم ایک امیر عمر کہتے ہین پھر غلغلہ بہت پیدا ہونے لگا مجھے اندیشہ ہوا آپس مین اختلاف پڑ جاوے تب ابو بکر
کو کہا تمھارا ہاتھ دراز کرو ابو بکر ہاتھ دراز کئے مین بیعت کیا اور مہاجرین بیعت کئے پھر انصار بیعت کئے سنو واللہ
اُس وقت ابو بکر کی بیعت کرنے کے سوائے کوئی چیز ہمکو مناسب نظر نہ آئی کیونکہ ہم انکی بیعت کرکے نکل آوین تو اندیشہ تھا کہ انصار
آپس مین کسی سے بیعت کرین اسوقت ہم بھی اپنی مرضی کے برخلاف انکی بیعت کرنی یا انسے مخالفت کرنی جب خلاف کے بن تو سبب فساد کا
تھا عثمن بن ابی شیبہ اپنی مسند مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یون روایت کیا ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ منبر پر بیٹھے اور
اللہ کی حمد و ثنا کرکے فرمائے مین سنا ہون لوگ کہتے ہین ابو بکر کی بیعت یکایک ہو گئی میری عمر کی قسم ابو بکر کی بیعت ویسی ہی
ہوئی لیکن اللہ تعالی اُسکی خوبی دیکھایا اور بدی سے نگاہ رکھا اور تم مین ابو بکر کی مانند کون ہے جسکی طرف گردنان سبقت
کرین جیسا ابو بکر کی طرف سبقت کی تھین اسکی کیفیت یہہ ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی ہم سنے انصار
بنی ساعدہ کے سقیفے مین سعد بن عبادہ کے ساتھ جمع ہوئے ہین اور انکی بیعت کرنا چاہتے ہین ہمارا دل گھبرایا کہ شاید اسلام
مین کچھہ امر یعنی فتنہ ہوجاوے تب مین اور ابو بکر اور ابو عبیدة بن الجراح ملکے انصار کے پاس چلے راہ مین انصار کے دو راست مرد عویم
بن ساعدہ اور معن بن عدی ہم سے ملکے پوچھے تم کہان جاتے ہو ہم بولے تمھاری قوم کی بات سنکر اُن کے پاس جاتے ہین وے بولے
تم پھر جاؤ اُنسے تمکو اندیشہ نہین اور تمھاری مخالفت کوئی نہ کریگا ہم انکی بات نہ مانکے وہان گئے مین اسوقت چند باتین انکو کہنے کے
لئے ٹھہرایا تھا جب ہم وہان گئے تو سعد بن عبادہ کے پاس بہت لوگ جمع تھے اور سعد ایک عریض پلنگ پر لیٹے تھے

ہم چاہیے تو لوگ کہنے لگے ای گروہ قریش ہم سے ایک امیر ہو جائے اور تم سے ایک امیر ہو جائے اور حباب بن المنذر اٹھکے کہے انا جذیلها
المحکک وعذیقها المرجب ان شئتم رددناها جذعة یعنی میں انکے کھجلانے کی میخ ہوں اور انکے
مدد دار درخت کے درخت کی بار ہوں واللہ اگر تم چاہو تو ہم اسکو یعنی خلافت کو جنگ سے پھیر دینگے ابوبکر کہے جلدی نہ کرو
پھر میں بات کرنا چاہا ابوبکر کہے ای عمر خاموش رہو تب ابوبکر اللہ کی حمد و ثنا کرکے کہے ای گروہ انصار واللہ ہم تمہاری
فضیلت کا اور اسلام پر تمہاری جانفشانی کا اور تمہارے حقوق جو ہم پر واجب ہیں انکا انکار نہیں کرتے لیکن عرب لوگ
ماسوائے قریش کی جو مرتبہ ہے سو تمکو خوب معلوم ہی عرب لوگ اقرار نہ کرینگے مگر اسی پر جو انکا ہو سو ہم امراء ہیں اور تم وزراء
اللہ سے ڈرو اور اسلام میں رخنہ نہ ڈالو بعد مجھے اور ابوعبیدہ کو دکھلاکے کہے ان دونوں شخصوں میں سے تم جسکو اختیار کرو
اسی سے راضی ہوں عمر کہتے ہیں اللہ کی قسم جو بات میں کرنا چاہتا تھا اس میں سے کسی بات کو ابوبکر نے نہ چھوڑا مگر یہ بات واللہ جس فعل میں معصیت
نہ ہو ویسا فعل مجھے کرنا پھر زندہ ہونا پھر قتل کرنا پھر زندہ ہونا میرے پاس بہتر تھا امیر ہونے سے اس قوم پر کہ جس میں ابوبکر
ہوں بعد میں بولا ای گروہ انصار ای گروہ مسلمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپکے کام کا لائق وہی شخص ہے جو غار
ثانی اثنین تھا جو نیکی کی طرف سبقت کرنے والے وہی شخص ابوبکر ہیں پھر میں ابوبکر کا ہاتھ پکڑکے بیعت کرنا چاہتا تھا
کہ انصار کا ایک شخص سبقت کرکے ابوبکر کی بیعت کیا اور انکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ مارا پھر انصار کے سب لوگ بیعت کرنے
لگے لوگوں کے ازدحام سے قریب تھا کہ سعد جنس میں آجاوے کسی نے بولا سعد مارے جاتے ہیں میں بولا اللہ سعد کو مارے پھر ہم
وہاں سے پھرے اور اللہ تعالی نے ابوبکر سے مسلمانوں کا کام درست کیا بعد عمر کہے واللہ ابوبکر کی بیعت یکایک ہوئی جیسا
تم کہتے ہو لیکن اللہ تعالی اسکی خوبی ہمکو دکھلایا اور اسکی بدی سے محفوظ رکھا اب کوئی ویسی بیعت کرے تو نہ اسکی بیعت کو اعتبار
اور نہ جسکی بیعت کئے اسکو اعتبار ہی لالکائی کتاب السنہ میں سالم بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ مہاجرین کہے
ہمارے بھائی انصار پاس چلو کیونکہ انکو بھی اس کام میں حصہ ہے پھر انصار کے یہاں گئے انصار کہے ہمارے میں سے ایک امیر اور تمہارے
میں سے ایک امیر ہو جائے عمر کہے دو تلوار ایک نیام میں نہیں رہتی اور ابوبکر کا ہاتھ پکڑکے کہے کون شخص ہے جس میں یہ تین باتیں
ہوں اللہ تعالی فرمایا اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ صاحب کون ہے اور فرمایا ہے ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ وہ دونوں کون تھے
اور فرمایا ہے لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا سو اللہ کس کے ساتھ تھا پھر ابوبکر ہاتھ دراز کئے اور بیعت کئے اور انصار کو کہے
تمام انصار نے بیعت کئے ابوداود طیالسی اپنی مسند میں اور ابن ابی شیبہ اپنی سنن میں اور ابن جریر تہذیب الآثار میں اور حاکم
اور بیہقی سنن میں اور ابن عساکر تاریخ میں ابی سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات
ہوئی لوگوں نے سعد بن عبادہ کے گھر میں جمع ہوئے ان میں ابوبکر اور عمر بھی تھے انصار کے خطیب کھڑے ہو کے کہنے لگے ای گروہ مہاجر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے میں کے کسی شخص کو کچھ عمل دیتے تو ہمارے میں کے ایک شخص کو بھی اسکے ضم کرتے اسکا

عمر کی ابوعبیدہ کی بیعت کرنا ١٢

مین بھی ہمارے مین کا ایک شخص اور تمھارے مین کا ایک شخص ہونا اسی بات کو انصار کے خطیب مکرر کہنے لگے زید بن ثابت کھڑے ہو کے
کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین مین تھے اب امام بھی مہاجرین مین کا ہونا اور ہم جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
انصار تھے اب اسکے انصار ہین تب ابوبکر کھڑے ہو کے کہے ای معشر انصار اللہ تمکو نیک جزا دیوے اور یہہ بات کرنے والے کو ثابت رکھے
سنو واللہ اسکا خلاف تم کرو گے تو ہم تمھارے سے صلح نہ کرینگے پھر زید بن ثابت نے ابوبکر کا ہاتھ پکڑ کے انصار کو کہے تمھارے
امام یہی ہین انکی بیعت کرنا تب تمام انصار بیعت کئے نسائی اور ابو یعلی اور حاکم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین
اور حاکم نے اسکی تصحیح کی ہی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وفات ہوا انصار کہے ہمارے مین سے ایک امیر تمھارے مین سے ایک امیر
ہوا چاہئے عمر رضی اللہ عنہ انکے پاس جا کے کہے ای معشر انصار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کو لوگونکی امامت کرو کرکے
جو حکم کئے تھے کیا تمکو معلوم نہین ابوبکر پر تقدیم کرنے کے واسطے تمھین کسکا دل خوش ہوگا انصار کہے اللہ کی پناہ ہم ابوبکر پر
کیونکر تقدیم کرینگے ابن جریر تہذیب الآثار مین ابی معشر کی طریق سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا روح
جسوقت قبض ہوا ابوبکر رضی اللہ عنہ حاضر نتھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا منہہ کھولکر دیکھنے کو کسی کی جرأت نہوئی جب
ابوبکر آئے چادر اٹھا کر پیشانی پر بوسہ دئے اور کہے بِاَبِی اَنْتَ وَاُمِّی طِبْتَ حَیًّا وَطِبْتَ مَیِّتًا یعنی میرے باپ اور ما
آپ سے فدا ہین آپ زندگی مین بھی پاک ہے اور وفاتکے بعد بھی پاک ہین اور انصار نے سعد بن عبادہ سے بیعت کرنے واسطے
سقیفۂ بنی ساعدہ مین جمع تھے یہہ سنکے ابوبکر عمر بن الخطاب اور ابو عبیدہ بن الجراح کو اپنے ہمراہ لیکے انکے پاس گئے اور پوچھے
تم کاہیکو جمع ہوئے ہو انصار کہے ہمارے مین سے ایک امیر اور تمھارے مین سے ایک امیر ہوا چاہئے ابوبکر کہے ہمارے سے امرا ہونا اور تمھارے سے
وزرا بعد ابوبکر نے عمر کے اور ابو عبیدہ کی طرف اشارہ کرکے کہے ان دو شخص مین سے کسی ایک کو مین پسند کیا ہون کیونکہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک قوم آکے کہے تھے ہمارے ساتھ کسی بہتر امانتدار شخص کو بھیجو تو آپ ابو عبیدہ کو بھیجے مین
ابو عبیدہ سے راضی ہون عمر کھڑے ہو کے کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جن قدمونکو مقدم کئے ہین انکو پیچھے ڈالنے تم مین سے کسکا دل
چاہتا ہی بعد عمر نے ابوبکر کی بیعت کئے اور تمام لوگ بھی بیعت کئے عثمان بن ابی شیبہ اپنی سنن مین محمد بن سیرین سے وہ بنی زریق
کے ایک شخص سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے دن ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نکل کے انصار کے
پاس گئے ابوبکر کہے ای معشر انصار تمھارے جو حقوق ہین ہم انکا انکار نہین کرتے اور کوئی مومن انکا انکار نہ کریگا واللہ
ہمکو کوئی خوبی نہ ملی مگر تم اسمین ہمارے شریک ہو لیکن عرب راضی نہ ہونگے مگر قریش پر انکی زبان نہایت فصیح ہی اور خوبصورت
اور عالی خاندان بہ نسبت دوسرون کے تو مند چلو آؤ عمر کی بیعت کرو کہے ہم انکی بیعت نہ کرینگے عمر پوچھے کسواسطے تو بولے
ہمکو اندیشہ ہی اُترتکا یعنی اپنی قوم والونکو بڑھا دیوینگے عمر کہے مین زندہ ہون تنگ ایسا نہ ہوگا تم ابوبکر کی بیعت کرو
ابوبکر نے عمر کو کہے تم میرے سے قوی ہو عمر کہے تم میرے سے افضل ہو پھر ابوبکر وہی کہے اور عمر بھی وہی جواب دیکے کہے تمھاری فضیلت

ساتھ مری ہونکو صرف کرونگا پھر لوگ ابوبکر کی بیعت کیے اور ابوبکر کی بیعت کرتے وقت لوگ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس
آئے ابو عبیدہ کہے تمھارے میں ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ موجود ہی پھر میرے پاس کیوں آئے ہو ابن سعد طبقات میں اور ابن جریر
الآثار میں قاسم بن محمد سے روایت کیے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی انصار سعد بن عبادہ کے پاس جمع
ہوئے پھر انکے یہاں ابوبکر اور عمر اور ابو عبیدہ بن الجراح آئے حباب بن المنذر جو بدری تھے کھڑے ہو کے بولے ہمارے میں سے ایک
اور تمھارے میں سے ایک امیر ہوا جائے واللہ ہم تمھارے سے اپنے کو بیعت جانکے یہ نہیں چاہتے ہیں لیکن ہمکو اندیشہ ہی کہ اس کام کے
والی وے لوگ ہوں جنکے باپ بھائی کو ہم قتل کیے ہیں یعنی پھر وے لوگ قرابتیوں کا بدلا ہم سے لوینگے عمر کہے ویسا ہوگا تو میں تمھاری
تائید میں کھڑا ہونگا پھر ابوبکر زبان کھولے اور فرمائے ہم امرا ہیں اور تم وزرا یہہ کام تمھارے اور ہمارے درمیان نصف نصف
ہی جیسے جرے کا پتا چیر میں پھر نعمان کے والد بشیر بن سعد نے ابوبکر کی بیعت کئے موسی بن عقبہ اپنی مغازی میں ابن شہاب کی طرف
سے روایت کیا ہی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے خطبے میں فرمائے یعنی خطبہ جو سقیفے میں کہے ہم مہاجرین سبکے اول اسلام لائے ہیں
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم اور قرابت والے ہیں اور عرب کے لوگ مصالحت نہ کرینگے مگر اسی سے جو وہ قریش سے ہو
لوگ قرابت کے بالعدا ہیں اور ہم اللہ کی کتاب میں یعنی اسلام کے دیکھتے ہمارے بھائی ہو اور اللہ کے دین میں ہمارے
شریک ہے تمام لوگوں سے ہم ہمارے پاس زیادہ دوست ہو قضاء الہی پر راضی ہوئے کہ تم ہی سے پر اور رہو اور اپنے بھائیوں کی
بزرگی جتانے کو اور کسی چوئی پر انکی حسد کرنے کو تمھیں لائق ہو موسی بن عقبہ کی روایت میں یہہ بھی آیا ہی کہ انصار اول
ایسا کہے مہاجرین کے ایک شخص کو خلافت کے واسطے مقرر کیا جائے وہ مرجاوے تو انصار کے ایک شخص کو مقرر کرنا چاہیے
وہ بھی مرجاوے تو مہاجرین ہی کے ایک شخص کو کرنا یہی معمول جاری رہے اسمیں مہاجرین کو اندیشہ رہیگا کہ کسی کی طرفداری
کیا تو ہمپر انصار خفا ہوینگے اور انصاری کو بھی یہی اندیشہ رہیگا عمر کہے یہہ ہوگا واللہ ہم سے جو خلاف کریگا تو ہم اسکو
قتل کرینگے حباب بن المنذر کھڑے ہو کے کہے اَنَا جُذَیْلُهَا الْمُحَكَّكُ وَعُذَیْقُهَا الْمُرَجَّبُ اِنْ شِئْتُمْ كَرَرْنَاهَا
جَذَعَةً یعنی میں انکا جذیل محکک اور عذیق مرجب ہوں تم چاہتے ہو تو ہم جنگ کو آمادہ ہوونگے پھر بات بڑھ کر بہت نزاع ہوا
قریب تھا کہ اس میں جنگ ہو جاوے عمر جلدی سے ابوبکر کا ہاتھ پکڑے اور بیعت کئے اور انکی روایت میں یوں ہی کہ سب سے پہلے اسید بن الحضیر
اور بشیر بن سعد اور انکے عم زاد بھائی ابوبکر کی بیعت کئے پھر سقیفے کے تمام لوگ بیعت کے واسطے جلدی کئے امام احمد
حمید بن عبد الرحمن بن عوف کے طریق سے یوں روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جب وفات ہوئی اسوقت ابوبکر مدینے کے
کسی جا میں تھے سو آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر سے چادر اٹھاکے آپکو بوسہ دئے اور کہے فدا ہوں آپ پے میرے ماں باپ زندگی پر
اور بعد وفات کے بھی آپ کیا پاک ہو رب الکعبہ کی قسم محمد کی وفات ہوئی باقی حدیث ذکر کیا اس روایت میں یوں آیا ہی کہ ابوبکر
اور عمر چلکے انصار کے پاس گئے اور ابوبکر بات چھیڑے سو انصار میں انصار کے شان میں جو آیتیں نازل ہوئیں تھیں اور رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم انکے مناقب مین جو کچھ فرماتے تھے تمام ذکر کئے بعد کہے تمکو معلوم ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین اگر
لوگ ایک بیابان مین چلینگے اور انصار ایک بیابان مین تو مین انصار کے بیابان مین چلونگا پھر کہنے لگے ای سعد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتے تھے قریش اس کام کے والی ہین نیک آدمی قریش کے نیکو نکا تابع ہے اور بد آدمی انکے بدونکا تابع ہے ای سعد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہہ فرماتے تھے سو تمکو تو معلوم ہے اسوقت تم بھی بیٹھے تھے سعد کہے آپ سچ کہتے ہو تم
امیر ہو اور ہم وزیر جاسیو ابوبکر کی بیعت یہان جو ہوئی اسکو پہلی بیعت اور سقیفے کی بیعت کہتے ہین سقیفہ خرمے کے ستون کا
ایک مندوہ تھا اسکو بنی ساعدہ جو انصار کے قبیلے والے ہے تیار کئے تھے انکو کوئی مہم درپیش ہوتی تو مشورت کے واسطے وہان
جمع ہوا کرتے اِن روایتون مین اختلاف جو آیا ہے اسکو تناقض نہ سمجھے کیونکہ اسوقت روداد لکھ رکھنے کی عادت نتھی وہان لوگ
بکثرت جمع ہوئے تھے انمین نزاع ہو رہا تھا اسلئے کلمہ و کلام آپس مین جو چلا تمام تفصیل کسی کو یاد نہ رہا ہر شخص جو یاد رکھا تھا اسکو
نقل کیا حافظ عسقلانی نے لکھا ہے اس جگہہ مہاجرین سے دو شخص عمر اور ابو عبیدہ فقط بیعت کئے سو نہین بلکہ مہاجرین کے دوسرے
لوگ بھی تھے چنانچہ بخاری کی ایک روایت مین آیا ہے کہ مہاجر اور انصار بیعت کئے اوپر جو آیا ابوبکر نے عمر کو اور ابو عبیدہ کو اپنے
ساتھ لیگئے اسکا منافی نہین شاید اول دو شخص ابوبکر کے ساتھ گئے ہون بعد دوسرے بھی جاکے انکے شریک ہوئے الغرض ابوبکر یہان کی
بیعت سے فراغت پاکر مسجد کو گئے بعد وہانسے نکلنے کے صبح کو بیعت علی العموم ہوئی بخاری نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے کہے مین عمر کا دوسرا خطبہ سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی دوسرے روز ابوبکر خاموش تھے اور عمر
منبر پر کھڑے ہوکے اللہ کی وحدانیت کی گواہی دیکے یون کہنے لگے مین امید رکھا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیوینگے اور
ہم سب کے بعد مرینگے اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم موے ہین تو کیا اللہ تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جس نور سے ہدایت دیا تھا وہ نور
تمہارے پاس باقی رکھا ہے تا اس سے تمکو ہدایت ہوے اور ابوبکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق ہین اور دوجان مین کے دوسرے
تمام مسلمانون کی بہ نسبت تمہارے امور کے حق ہین تم اٹھکے انکی بیعت کرو سقیفہ بنی ساعدہ مین ایک جماعت تو اول ہی
بیعت کر چکے تھے پھر عام بیعت منبر پر ہوئی انس کہے مین سنا عمر نے ابوبکر کو اسروز بجد ہو کے کہنے لگے منبر پر سوار ہو آخر منبر پر
سوار ہوئے اور تمام لوگ بیعت کئے اور ابن اسحق اپنی سیر مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ابوبکر کی بیعت سقیفے مین
کئے بعد دوسرے روز صبح کو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ منبر پر بیٹھے ابوبکر سخن کہنے کے اول عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کے اللہ کی
حمد وثنا کے بعد کہنے لگے ای لوگو کل کے روز مین ایک بات بولا تھا سو وہ نہ اللہ کی کتاب مین ہے اور نہ اسکو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کہے تھے لیکن مین سمجھا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سبھونکے بعد وفات پاینگے
اللہ تعالی جس کتاب سے اپنے رسول کے تئین ہدایت دیا تھا وہ کتاب تمہارے پاس باقی رکھا اگر اسکو تم اپنا تمسک ٹھہراکے
اسپر عمل کروگے تو اللہ تعالی اپنے رسول کو جو راہ بتایا تھا تمکو بھی وہی راہ بتاویگا اور اللہ تعالی تم لوگ کا کام ایسے

شخص یار غار کرم سے بہتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رفیق اور دو جہاں میں کا دوسرا جب کے غار میں تھے تم اٹھو اور
اسکی بیعت کرو پھر لوگ جھپٹ کے یہ بیعت سقیفہ کے بیعت کے بعد ہوئی پھر صدیق رضی اللہ عنہ اٹھے کے اللہ تعالی کی حمد
و ثنا کے بعد فرمانے لگے ای لوگو میں تمہارا والی ہوا ہوں اور میں تم سے بہتر نہیں اگر میں نیک چلن رہوں تو تم میری
اعانت کرو اگر بدچال اختیار کروں تو مجھے درست کرو راستی گوئی امانت ہی اور جھوٹ خیانت اور تمہارے میں کا
ضعیف شخص میرے پاس قوی ہی یہاں تک کہ اسکا حق اسکے ظالم سے انشاء اللہ لیلوں اور تمہارے میں کا قوی شخص میرے پاس ضعیف
ہی جب تک کہ اس سے انشاء اللہ بدلا نہ لیلوں اور جو قوم خدا تعالی کی راہ میں جہاد کرنا ترک کرتی تو اللہ تعالی اس قوم کو ذلیل
کرتا ہی اور جس قوم میں بے حیائی بہت ہوتی ہی تو اللہ تعالی ان تمام پر بلا نازل کرتا ہی اور میں جب تک خدا اور رسول کی اطاعت
کروں تم بھی میری اطاعت کرو اور جب اللہ اور رسول کی نافرمانی کروں تو میری اطاعت کے نام پروا نہیں اب چلو نماز کو کھڑے
رہو اس حدیث کی سند صحیح ہی دینوری کتاب المجالسہ میں عبداللہ بن حکیم سے روایت کیا ہی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی جب بیعت
ہوئی آپ منبر پر چڑھے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس درجے پر بیٹھتے تھے اسکو چھوڑ کے دوسرے درجے پر بیٹھے اور اللہ کی حمد و ثنا
بعد کہنے لگے ای لوگو زیرکی اور دانائی میں بڑی زیرکی پرہیزگاری ہی اور نادانی میں بڑی نادانی بدکاری ہی اور تمہارے میں کا
قوی شخص میرے پاس ضعیف ہی یہاں تک کہ اس سے حق کو لیلوں اور تمہارے میں کا ضعیف شخص میرے پاس قوی ہی یہاں تک کہ
اسکا حق دلاؤں اور میں پیروی کرنے والا ہوں نیا اختراع کرنے والا نہیں اگر میں نیک کام کروں تو میری اعانت کرو
اگر میں خطا کروں مجھے سدھارو اور اپنے نفسوں کا محاسبہ کرو اس سے پہلے کہ حساب لیا جاوے اور جب کوئی قوم جہاد ترک کرے گی تو
اللہ تعالی انکو فقیر کریگا اور جس قوم میں بدکاری ظاہر ہوتی ہی اللہ تعالی ان پر بلائے عام نازل کریگا میں اللہ کی اور اسکے رسول کی
جب تک اطاعت کرونگا تم میری اطاعت کرو اور جب میں اللہ کی اور اسکے رسول کی نافرمانی کروں تو تم میری اطاعت
نہ کرنا میں یہ کہتا ہوں اور اللہ سے اپنے اور تمہارے لئے مغفرت مانگتا ہوں ابوذر ہروی ای جامع میں قیس بن ابی حازم سے روایت
کیا ہی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ خطبے میں کہے ای لوگو میں تمہارا والی ہوا ہوں اور تمہارے سے میں بہتر نہیں تاہم اگر تم مجھکو تکلیف اسکی
دوگے کہ تمہارے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روش پر چلوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی آنے کے سبب سے معصوم
تھے میں بشر ہوں صواب بھی کرونگا اور خطا بھی اگر میں صواب کروں تو تم اللہ کا شکر کرو اگر میں خطا کروں تو مجھے درست کرنا
اس روایت میں جو آیا ہی کہ تمہارے سے میں بہتر نہیں اسکو صدیق فروتنی سے فرمائے حمید بن زنجویہ کتاب الاموال میں اسمعیل
عبد بن سعد بن ابی مریم سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کیا ہی بولا ایک شخص تھے خبر دیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ
جب خلیفہ ہوئے منبر پر چڑھے اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمائے واللہ ہم حاضر رہتے تمہارے کام ضائع ہونے کا اندیشہ ہوتا تو
مجھے خوشی تھی کہ یہ کام میرے سخت دشمن کو ہووے کسو لوگو ہمیں سخت عذاب والے دنیا و آخرت ملوک اب پھر لوگ سر اٹھاکے دیکھنے لگے

ابوبکر کہے تم جلدی کرتے ہو جلدی نہ کرو کوئی پادشاہ حکومت سے نہین آتا مگر اللہ تعالی اُسکے فرشتے کو کہہ دیتا ہی کہ اُسکی اچھی
عمر کم کر دیوے اور اُسپر خوف اور غم غالب کر دیتا ہی اور اُسکی ہاتھ مین جو ہی اُس سے اُسکی رغبت کم کر دیتا ہی اور لوگون کے پاس جو ہی
اُسپر اُسکی رغبت بڑھاتا ہی اُسکی معیشت تنگ ہوتی ہی اگر اچھا کھانا کھاوے اور نیا کپڑا پہنے تو مومن کو نہین بھاتا جب اُسکا
سایہ آخر ہوتا ہی یعنی موت کا وقت آن پہنچتا ہی اور اُسکی جان سست ہوتی ہی تو اپنے رب کے پاس وارد ہوگا پھر اللہ اُس سے حسنات لیگا
اور حسنات مین سختی کریگا اللہ کی بخشش اُسکے لیئے کم ہوگی سنو کہ مسکین کو ہی مغفرت ہی مساکین کو ہی مغفرت ہی مساکین کو ہی مغفرت
ہی بیہقی اپنی سنن مین حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ ابوبکر بیعت کے بعد خطبہ پڑھے سو اُس مین اللہ کی حمد و ثنا کے
بعد فرمانے لگے سب سے زیرکیون مین بڑی زیرکی تقوی ہی اور نادانیون مین بڑی نادانی فجور ہی سنو راستی میرے پاس امانت ہی اور
دروغ خیانت سنو قوی شخص میرے پاس ضعیف ہی یہان تک کہ اُس سے حق کو نکالون اور ضعیف شخص میرے پاس قوی ہی یہان تک
کہ اُسکا حق دلاؤن سنو مین تمھارا والی ہوا ہون اور مین تمھارے سے خوب نہین مجھے بھی آرزو ہی کہ اِس کام کو میرے عوض کوئی دوسرا شخص
لیوے تمھارا مقصود یہہ ہوگا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی سے اللہ تعالی جو کام قایم کرتا تھا مین بھی ویسا ہی کرون لیکن
مین بشر ہون تم میری مراعات کرو بیہقی اپنی سنن مین عیسی بن عطیہ سے روایت کیا ہی کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیعت کے بعد
دوسری صبح کو خطبہ پڑھے اُس مین ایسا کہے ای لوگو مین تمھاری تجویز کو توڑ دیتا ہون اور مین تمھارے سے بہتر نہین جو بہتر ہو
اُسکی بیعت کرو صحابہ کھڑے ہوکے کہے یا خلیفۂ رسول اللہ واللہ آپ ہمارے سے بہتر ہو بعد ابوبکر کہے ای لوگو اسلام مین جو
داخل ہو خواہ خوشی سے ہو یا ناخوشی سے لیکن وے اللہ کی پناہ مین اور اُسکے سایۂ عاطفت مین ہے اللہ تعالی اپنے ذمے کی کچھ
چیز تمھارے سے طلب کرنے کی تم طاقت رکھتے ہو تو کرو مجھے بھی شیطان آجاتا ہی جب مین غضب مین آیا سو دیکھے تو میرے
روبرو سے نکل جاؤ تا مین تمھارے بالونکو یا بدنکو نقصان نہ پہنچاؤن ای لوگو اپنے غلامون کے کمائی کی جستجو کرو یعنی وے
حلال کا مال لائے ہین یا حرام دریافت کرو کیونکہ حرام سے جو جسد پرورش پاتا ہی وہ بہشت مین جانے کے لایق نہین سنو
تمھاری آنکھون سے میری رعایت کیے و مین اگر راست ہون میری متابعت کرو اگر مین خطا پر ہون تو مجھے سدھارنا اگر مین
اللہ کی طاعت کرون تو تم بھی میری اطاعت کرنا اگر اللہ کی نافرمانی کرون تو اُس مین میرے فرمانبردار نہ رہنا اُس
روایت مین جو آیا کہ مجھے بھی شیطان آجاتا ہی اُس سے مراد غصہ ہی حدیث مین آیا ہی کہ غصہ شیطان کے سبب سے ہی تو اُس جگہہ
سبب کو ذکر کیا اُس سے مسبب کا ارادہ کیا ابن سعد نے حسن بصری سے روایت کیا ہی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی بیعت کے بعد جو
خطبہ پڑھے اُس مین کہے اِس کام کا جو والی ہوا اُس سے مین بیزار ہون واللہ مجھے یہی آرزو ہی کہ تم سے اِس کام کو کوئی لیکے
مجھکو آرام دیوے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کرتے تھے ویسا ہی کرکے مجھکو تکلیف دوگے تو مین کرسکونگا
کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالی وحی بھیجتا تھا اور انکو معصوم کیا تھا سنو مین ایک بشر ہون تم سے

بیشک تم میری رعایت کرو جب مجھکو دیکھو کہ راستی پر ہوں تو میری متابعت کرو اور جب دیکھو کہ کج رفتار ہوں تو مجھے
درست کرنا اور جانیو مجھکو شیطان عارض ہوتا ہی پھر مجھکو غصے میں دیکھو گے مجھ سے کنارہ کرو تا تمھارے بالوں میں اور
بدن میں کچھ اثر نہ کروں ابن سعد اور امام مالک کی روایت میں عروہ سے نقل کئے ہیں کہ ابوبکر والی ہو کر بعد خطبہ جو پڑھے
اس میں اللہ کی حمد و ثنا کے بعد کہنے لگے ای لوگو میں تمھارے کام کا والی ہوا ہوں اور میں تم سے بہتر نہیں لیکن قرآن
نازل ہوا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سنتیں بیان کیے اور ہمکو جو تعلیم کئے اسکو ہم سیکھے ای لوگو جانو سب داناؤں میں بڑی دانائی
تقوی ہی اور نادانوں میں بڑی نادانی فجور ہی اور تمھارے میں کا قوی میرے پاس ضعیف ہی جب تک کہ اس سے حق کو نہ نکالوں
اور ضعیف تمھارے میں کا میرے پاس قوی ہی جب تک کہ اسکا حق نہ دلاؤں ای لوگو میں پیروی کرنے والا ہوں نیا اختراع
کرنے والا نہیں ہوں جب ٹھیک کرونگا تو میری اطاعت کرو اور جب برا کام کروں تو مجھے سیدھا کرو یہ بات میں کہتا ہوں
اور اللہ سے میرے لئے اور تمھارے لئے مغفرت مانگتا ہوں امام مالک کہے کوئی امام نہ ہوگا مگر اسی طرح سے حارث بن اسد
حاسی اور ابن جریر تہذیب الآثار میں اور بیہقی اپنی سنن میں ابو الجحاف سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
وفات کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں سے جو بیعت لئے اس وقت میں حاضر تھا لوگوں کی ایک جماعت آگے آکے بیعت کرتی تھی
ابوبکر رضی اللہ عنہ انکو کہتے تھے تم میری بیعت کرو اس پر کہ اللہ کی اور اسکے رسول کی اطاعت کرنا بعد امیر کی اطاعت کرنا
وے کہتے ہوتے پھر ہاتھ میں ہاتھ لیتے ابو الجحاف کہا لوگوں سے جو منتظر کرتے تھے میں اسکو یاد کر لیا اُن ایام میں میں جوان تھا
پھر جب مجلس خالی ہوئی میں بیٹھ گیا اور بولا آپکی بیعت کرتا ہوں اللہ کی اور اسکی کتاب کی اور امیر کی تابعداری پر ابوبکر
میری طرف آنکھ اٹھا کے دیکھنے لگے گویا میرا کہنا انکو اچھا نظر آیا پھر مجھ سے بیعت لئے تیسرا حجت ابوبکر رضی اللہ عنہ
کی خلافت پر اجماع ہونے کے بیان میں معلوم کیجئے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت پر اجماع صحابہ ثابت ہوئی
اور اہل سنت و جماعت اور تمام معتزلہ اور اسلام کے اکثر فرقے بھی انکی خلافت کی حقیقت پر اجماع کئے ہیں بلکہ حق
بھی اجماع منقول ہوا ہی حاکم نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہے مسلمان جس چیز کو نیک جانے وہ نیک ہی اور
جس چیز کو بد جانے وہ بد ہی صحابہ تمام اتفاق کئے کہ ابوبکر کو خلیفہ کریں حاکم اس حدیث کی تصحیح کیا ہی دیکھئے ابن مسعود
رضی اللہ عنہ جو اکابر صحابہ اور اہل فتوی میں سے تھے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت پر صحابہ کا اجماع نقل کئے علی مرتضی رضی اللہ
عنہ سے بھی اجماع ہونا منقول ہی دارقطنی اور ابن عساکر اور ذہبی وغیرہ حسن سے روایت کئے کہ علی رضی اللہ عنہ جب بصرہ
تشریف لائے ابن الکوا اور قیس بن عبادہ کھڑے ہوکے کہنے لگے ہمکو خبر دو آپ جو یہاں بستر والی ہو کے تشریف لائے ہو اور آپس
میں ایک دوسرے کو قتل کر گئے اس میں آپکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ وصیت کئے ہوں تو فرمائیے آپکی بات کا ہمکو اعتماد ہی
علی رضی اللہ عنہ کہے اس بات میں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ وصیت کئے ہوں سو بات نہیں واللہ میں رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق سب سے پہلے کیا ہوں آپ پر جھوٹھ پہلے نہ بولونگا اگر میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
کچھ وصیت ہوتی تو بنی تیم بن مرہ والے کو اور عمر بن الخطاب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر سوار ہونے نہ دیتا اور انسے
جنگ کرتا اگرچہ میرے پاس اس چادر کے سوائے کچھ نہ رہتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم قتل نہیں ہوئے اور یکایک وفات نہیں پائے
چند روز تک آپ بیمار رہے ان ایام میں بلال آکے آپکو نماز کے واسطے اعلام کرتے تو آپ نے ابوبکر کو لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے کا
امر کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بی بیوں سے کوئی بی بی چاہی کہ ابوبکر کو امر نہ کریں تو آپ غصے ہوئے اور فرمائے اَنْتُنَّ صَوَاحِبُ
یُوسُفَ ابوبکر کو حکم کرو لوگوں کے ساتھ نماز پڑھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جب وفات ہوا تو ہم اپنے امور میں
نظر کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے دین کے کام واسطے جسکو پسند کئے تھے اسیکو ہمارے دنیا کے کاموں کے لئے اختیار کئے
اسلام کے کاموں میں سب کا اصل اور دین کا قوام نماز تھی پھر ہم نے ابوبکر کی بیعت کئے اُنھوں نے اِس کام کے اہل تھے ہم سے دو آدمی بھی
ان پر اختلاف نہ کئے ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ ابوبکر ہمارے بیچ قائم ہوے سب کی بات اور سب کی رای ایک ہی تھی ابوبکر کا حق
جو مجھ پر تھا میں ادا کیا اور انکی اطاعت کیا انکے لشکر میں رہکے جہاد کیا مجھے کچھ دیتے تو لیتا اور جنگ کے واسطے بھیجتے تو
جاتا اور ان کے روبرو میرے کوڑے سے حد مارتا جب ابوبکر کی وفات ہوئی تو انھوں نے عمر کو والی کئے عمر نے اپنے صاحب یعنی ابوبکر کے
طریقے پر چلے ہم نے عمر کی بیعت کئے اُن پر دو شخص بھی ہم سے اختلاف نہ کئے میں انکا حق ادا کیا اور انکی اطاعت کیا اور انکے
لشکر کے ساتھ جاکے جنگ کیا جب مجھے عطا کرتے تو لیتا اور جنگ کے واسطے بھیجتے تو جاتا اور انکے ساتھ میرے کوڑے سے
حد مارتا جب انکی وفات کا وقت آن پہنچا میں اپنی قرابت اور اسلام کی سبقت اور فضیلت اپنے دل میں یاد کیا میرا
گمان تھا کہ مجھی کو والی کریں لیکن عمر نے اندیشہ کئے کہ اپنے بعد اپنا خلیفہ کچھ کام کرے تو آپ مواخذے میں پھنسینگے اس لئے اپنے
اور اپنے فرزند کے تئیں اس کام سے الگ کر لئے اگر محبت انکی دامنگیر ہوتی تو اپنے فرزند کو مقرر کرتے لیکن خلافت کا کام قریش
کے چھے شخص پر جن میں میں بھی تھا ڈال دئے میں سمجھا کہ مجھے چھوڑ کے دوسرے کو نہ مقرر کرینگے تب عبد الرحمن بن عوف نے
ہم سے عہد لئے کہ آپ جسکو والی کروں تم اُسکی بات سننا اور اطاعت کرنا بعد عثمان کی بیعت کئے میں دیکھا تو میری اطاعت
بیعت پر سابق ہو گئی ہے اور غیر کے لئے میرے سے عہد لیچکے ہیں ہم عثمان کی بیعت کئے میں نے انکا حق ادا کیا اور انکی اطاعت کیا
انکے لشکر میں رہکے جہاد کرتا جب مجھے کچھ عطا کرتے تو لیتا اور جنگ کے واسطے روانہ کرتے تو جاتا اور انکے روبرو میرے
کوڑے سے حد مارتا جب عثمان رحلت کئے میں دیکھا اول کے دونوں خلیفے جنکو نماز کے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی طرف سے عہد تھا گذر گئے اور یہ شخص جسکے لئے میری بیعت سابق ہو چکی رحلت کیا تب حرمین کے اور ان دونوں شہر کے
لوگ یعنی کوفہ اور بصرہ کے میری بیعت کئے اس میں ایک شخص جو میرے مثل نہیں اور اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
قرابت میری ہی قرابت کے مانند نہیں اور اسکو علم میرے علم کے مقابل نہیں اور اسکو سبقت میری ہی سبقت کی سی نہیں اچھل نکلا

میں اسکے پسند زیادہ مستحق ہوں اس امر کے بہت طرق میں ایک سے دوسرے کو تقویت ہوتی ہے ابن عساکر نے محمد بن زبیر سے روایت
کیا ہے کہا مجھے عمر بن عبد العزیز نے حسن بصری کے پاس کچھ پوچھنے بھیجے میں انکے حسن بصری سے بولا لوگ اختلاف کرتے ہیں تم میری
تسلی کرو کہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کو مقرر خلیفہ کیے تھے حسن بصری سیدھے ہو کر بیٹھے کہا تجھکو اس میں شک ہے اللہ کی
قسم جو اسکے سوائے کوئی الٰہ نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو مقرر خلیفہ کیے ابوبکر اللہ کی معرفت سب سے زیادہ تھی
اور سب سے پرہیزگار اور بہت ڈرتے اس سے جس کام کا انکو مقرر ہوتا اسکو سر انجام دیتے ابن عدی نے ابی بکر بن عیاش سے
نقل کیا ہے کہا مجھے ایک دن ہارون رشید بولا اے ابوبکر لوگ ابوبکر کو کیونکر خلیفہ کئے میں بولا اے امیر المومنین اللہ ساکت ہوا
اور مومنان بھی خاموش رہے ہارون بولا واللہ تمہاری بات سے میرا غم زیادہ ہوا میں بولا یا امیر المومنین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم آٹھ روز بیمار رہے بلال انکے عرض کئے یا رسول اللہ امامت کون کرے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ابوبکر کو کہو کہ
امامت کریں ابوبکر آٹھ دن تک امامت کئے وحی اترتی تھی اللہ تعالی ساکت ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ساکت ہوئے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چپ رہنے سے مومنان بھی خاموش رہے ہارون رشید کو بہت پسند آئی بولا بارک اللہ
فضائل ابوبکر میں معادن قرہ سے نقل کیا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفے ہوئے میں صحابہ
کو نیک گمان کرتے تھے اور انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ کہا کرتے تمام صحابہ خطا اور ضلالت پر اتفاق نہ کرینگے
حاکم مستدرک میں ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر مکے کو آئی
وہاں کے لوگوں کے آواز سے مکے میں شور محشر برپا ہوا ابو قحافہ رضی اللہ عنہ پوچھے یہ آواز کیا ہے لوگ کہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر آئی ابو قحافہ کہے یہ بڑی مصیبت ہے بعد انکے اس امر کا والی کون ہوا ہے کہے تمہارے فرزند
ابوبکر پوچھے کیا بنی عبد مناف اور بنی مغیرہ اس بات سے راضی ہوئے تو کہے ہاں ابو قحافہ کہے یا اللہ تو جسکو بلند کرے اسکو
پست کرنے والا کوئی نہیں اور تو جسکو پست کیا اسکو بلند کرنے والا کوئی نہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت پر یہ بھی
ایک دلیل ہے کہ اہل اسلام پاس تین شخص میں ایک شخص کی خلافت حق تھی ابوبکر اور علی اور عباس رضی اللہ عنہم
لیکن علی و عباس رضی اللہ عنہما ابوبکر سے خلافت کے مقدمے میں نزاع نہیں کیے بلکہ انکی بیعت کئے تو ابوبکر کی امامت پر اجماع
ہوا اور ان دونوں کی امامت پر اجماع نہیں بلکہ کوئی اہل حل و عقد انکی بیعت کی طرف متوجہ ہوئے جسکو تھوڑی سمجھ
ہو اسکو ظاہر ہوگا کہ اگر ابوبکر رضی اللہ عنہ حق پر نہ ہوتے اور علی مرتضی کی خلافت پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نص کیے ہوتے
تو علی مرتضی البتہ ایسے نزاع کرتے جیسا معاویہ سے جنگ کیے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی شوکت سے معاویہ کی شوکت بہت
زیادہ تھی علی مرتضی انکی شوکت کا جبر روا نہ کئے اور اپنے حق کے واسطے جنگ کئے ابوبکر سے جنگ کرنا انکے
نزدیک بڑی بات نہ تھی جب عباس نے علی کو کہے کہ میں تمہاری بیعت کیا چاہوں لوگ آ جائینگے اگر خلافت پر نص ہوتا تو اہل

بیعت لیتے چنانچہ آپ بھی فرمائے خلافت پر میرے کچھ نص ہوتا تو بنی تیم والے کو منبر پر چڑھنے نہ دیتا اور علی اکیلے نہ تھے بلکہ آپکے
ساتھ تمام بنی ہاشم وغیرہ علی الخصوص زبیر رضی اللہ عنہ جنکی شجاعت مشہور ہے بھی متفق تھے اور ابوسفیان جو کہتے تھے
مین آپکے واسطے فوجین جمع کر دیتا ہون کمک کو بس تھا ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین سوید بن غفلہ سے اور ابو احمد
دہقان اپنی جزء مین زید بن علی سے روایت کئے ہین کہ ابوسفیان نے علی اور عباس کے پاس جاکے کہنے لگے ای علی ای عباس
کیون یہہ کام قریش کے ذلیل قبیلے والے کو دئے ہو اگر تم چاہتے ہو تو مین سوار اور پیدل سے مدینے کو بھر دیتا ہون علی کہے
واللہ مین ایسا نہین چاہتا ابوبکر کو اس کام کا اہل ہم نہ جانتے تو انکو اس کام پر ہونے نہ دیتے ای ابوسفیان مومنان
خیرخواہ ہوا کرتے ہین ایک دوسرے کو دوست رکھتا ہی اگرچہ گھرون کے اور جسمون کے دیکھنے دور ہین اور منافق ایک
دوسرے کا بدخواہ ہوتا ہی اور حاکم نے ذہبی سے وہ قرة الطیب سے نقل کیا ہی کہ ابوسفیان بن حرب نے علی مرتضی پاس آئے اور
کہے کیون یہہ امر قریش کے کم اور ذلیل قبیلے والے یعنی ابوبکر کو دیا گیا واللہ اگر تم چاہو تو سوار اور پیدل لاکے ان پر بھر دیتا
ہون علی مرتضی رضی اللہ عنہ فرمائے ای ابوسفیان تم بہت دن تک اسلام کی اور مسلمانون کی عداوت کرتے رہے لیکن
تمھاری عداوت انکو کچھ نقصان نہ کی ہم ابوبکر کو اس کام کے اہل جانتے ہین حاکم نے اس حدیث کی تصحیح کیا ہی علی مرتضی باوجود
اس قوت کے منازعت نہ کرنا دلالت کرتا ہی کہ آپنے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی حقیت کے قایل تھے اور ایک دلیل یہہ ہی کہ انصار نے
ابوبکر کی بیعت پر راضی نہ ہو کے کہتے تھے منا امیر ومنکم امیر جب یہہ حدیث سنے کہ الائمة من قریش تب ابوبکر کی بیعت کئے
علی رضی اللہ عنہ کی شوکت و قوت عدد و عدت انصار سے زیادہ تھا آپکی خلافت پر نص ہوتا تو البتہ منازعت کرتے فرض
کرو کہ علی رضی اللہ عنہ جنگ کرنا مکروہ جانتے تھے پر جواب وسوال کرنے کو کوئی چیز مانع نتھی جب ابوبکر نے علی سے نہ آنے کا
سبب پوچھے بجز معذرت کے کچھ نہ کہے عثمان بن ابی شیبہ نے اپنی سنن مین شعبی سے روایت کیا ہی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے علی
بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو کہے کیا تم میری امارت سے ناخوش ہو علی کہے ناخوش نہین ہون ابوبکر کہے کیا مین اس امر مین تمھارے قبل
نہین تھا اس حدیث کو ابن عساکر نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے یون روایت کیا ہی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت ہوئی بعد لوگون کے
دل مین کچھ انقباض دیکھ کے آپ فرمائے ای لوگو تمکو کونسی چیز مانع ہوئی کیا مین تم سب سے اس کام کا احق نہین کیا مین اول
اسلام لایا نہین پھر چند ایسے خصلتین بیان کئے محاملی اپنی امالی مین ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ
ابوبکر کی جب بیعت ہوئی تو آپ پوچھے علی کہان ہین لوگ کہے وے حاضر نہین ہوئے پوچھے زبیر کہان ہین کہے وے بھی نہین آئے
ابوبکر کہے مین ایسا سمجھا تھا کہ یہہ بیعت تمام مسلمانونکی رضامندی سے ہوئی ہی یہہ بیعت پرانے کپڑے کی سی بیعت نہین اس
بیعت کو رد نہین پھر جب علی رضی اللہ عنہ آئے تو ابوبکر کہے تم کیون اس بیعت مین سستی کئے تم کہتے ہوگے کہ تم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے چچیرے بھائی اور داماد ہو کیا تمکو معلوم نہین مین اس کام مین تمھارے قبل تھا علی کہے مجھ پر حرف نہ رکھو یا خلیفة

رسول اللہ پھر علی نے ہاتھ دراز کرکے ابوبکر کی بیعت کیے جب آئے تو کہے کیوں تم اس بیعت میں سستی کئے تم کہتے ہو گے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے چچیرے بھائی اور انکے جوائی ہو کیا ہمکو معلوم نہیں میں اس کام میں تمہارے قبل ہوں سو مجھ پر حرف
نہ رکھو یا خلیفہ رسول اللہ اور ہاتھ دراز کرکے ابوبکر کی بیعت کیے موسی بن عقبہ نے مغازی میں اور حاکم نے مستدرک میں اور زہری
نے سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف سے روایت کئے ہیں وہ اپنے والد ابراہیم سے روایت کیا ہے کہ اپنے والد عبدالرحمن بن عوف
عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے محمد بن مسلمہ نے زبیر کی تلوار توڑ دئے پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کے خطبہ پڑھے اس میں معذرت کرنے
لگے کہ واللہ میں کبھی دن یا رات امارت پر حریص نہ تھا مجھے اسکی رغبت تھی نہ مخفی اور نہ علانیہ اسکا سوال اللہ تعالی سے کیا لیکن میں
فتنے سے ڈرا اور مجھے امارت میں کچھ راحت نہیں بھاری کام جسکے اٹھانے کا تاب مجھ میں نہیں میرے گردن پر ڈالا گیا سوائے
اللہ ہی قوت دیوے میں یہ چاہتا ہوں کہ میرے سے کوئی قوی شخص اس کام کو لیوے مہاجرین انکی معذرت قبول کیے اور علی
اور زبیر رضی اللہ عنہما کہے ہم اسلئے خفا رہے ہیں کہ ہمکو مشورے میں داخل نہ کیے ہمکو خوب معلوم ہے سب تمام لوگوں سے
ابوبکر اس کام کے زیادہ مستحق ہیں انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غار میں رفاقت کیے ہیں انکا شرف اور خوبی
ہم جانتے ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی میں انکو نماز کی امامت واسطے امر کئے تھا حاکم اس حدیث کی تصحیح کیا۔
ابوطالب عشاری فضائل صدیق میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ خلیفہ
ہوئے تو کسی نے انکو کہا کیا سبب تھا جو انکو چھوڑ کے مہاجرین و انصار ابوبکر کو خلیفہ بنائے آپکے مناقب تو بڑے ہیں اور آپ
سب سے اول ایمان لائے ہو علی رضی اللہ عنہ کہے تو مومن اللہ تعالی کی پناہ میں ہے نہیں تو واللہ میں تجھکو قتل کرتا اگر
تو اس بات پر باقی رہیگا تو میری طرف سے تجھکو ڈر پہنچیگا واقعہ یہ ابوبکر نے میرے پر چار چیز سے سبقت لیگئے میرے
وہ چیزیں نہ ہوں اور نہ انکا عوض ہو ابوبکر غار میں رفیق تھے اور میرے آگے ہجرت کیے اور میں بچپن میں ایمان لایا اور انھوں
ایمان لانے وقت عمر رسیدہ تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم نماز کی امامت کے واسطے انھیں کو ہوا اور انکو
طرابلسی اور ابن عساکر اپنی تاریخ میں ابی الزناد سے روایت کئے ہیں لیکن اس میں ایمان لاتے وقت آپکے چھوٹے ہونے کو اور ابوبکر عمر
رسیدہ ہونے کو ذکر نہیں کیے اسکے عوض اسلام علانیہ لانا ذکر کئے اور یہ بھی زیادہ کئے وہ تھے جن اللہ تعالی نے کام لوگوں
کی مذمت کیا اور ابوبکر کی مدح کیا جو فرمایا اَلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ الآیۃ ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ
علی رضی اللہ عنہ خلافت کا دعوی ہرگز نہ کئے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ خطبے میں علانیہ کہے کہ میں اس کام کی آرزو نہیں
رکھتا تھا دوسرے شخص کو جو اپنے سے زیادہ مستحق ہے تجویز کرو اور مجھے خلافت کے بارے آرام دو اگر علی رضی اللہ عنہ کی
خلافت پر نص ہوتا تو اسوقت البتہ کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری خلافت پر نص کر چکے ہیں تمہارا
حق نہیں بلکہ اسوقت علی رضی اللہ عنہ کہے کہ یہ شخص خلافت کے احق ہو چکا ابوطالب عشاری فضائل صدیق میں ابی الحجاز

اور محب الدین ابن النجار اپنی تاریخ مین زید بن علی سے روایت کئے ہین وہ اپنے باپ سے روایت کیا ہی کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے
بعد تین روز تک جماعت مین آکے ہر روز یون فرماتے ای لوگو تم جسکو دوست رکھتے ہو اسکی بیعت کرو مین اپنی
بیعت کو پھیر لیتا ہون پھر ہر وقت علی رضی اللہ عنہ اٹھکے فرماتے ہم تمھاری بیعت کو نہین توڑینگے اور نہ تم سے
اسکو فسخ کرنا چاہینگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمکو مقدم کئے ہین تمکو کون پیچھے کر سکتا ہی امام احمد نے قیس بن ابی
حازم سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ایک مہینے کو مین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس جاکے بیٹھا
موذن الصلوة جامعہ کرکے ندا کیا یہہ پہلی نماز ہی جسکے واسطے الصلوة جامعہ کرکے ندا کئے پھر لوگ جمع ہوئے بعد ابو بکر
رضی اللہ عنہ منبر پر سوار ہوکے کہے ای لوگو مجھے آرزو ہی کہ اس کام کو دوسرا لیکے مجھے آرام دیوے اور مجھکو نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے طریق پر چلو کرکے تم پکڑوگے تو مجھ مین اسکی طاقت نہین کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم شیطان سے معصوم تھے
اور ان پر آسمان سے وحی اترتی تھی اور چند روایت جنمین ابو بکر فرمائے منبر سے کہ راضی نہین تو دوسرے کو مقرر کرو سابق مذکور
ہوئے ان روایتون سے معلوم ہوا کہ علی اور زبیر وغیرہ بنی ہاشم رضی اللہ عنہم ابو بکر کی بیعت اول ہی کئے لیکن بخاری اور
مسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کئے ہین کہ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فی سے جو مدینے مین
تھی اور فدک اور خیبر کے خمس مین جو باقی تھا میراث طلب کئے ابو بکر کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ہین لا نُورِّث
ما ترکنا صدقہ یعنی ہمارا کوئی وارث نہین ہوتا ہم جو چھوڑ کے جاتے ہین وہ صدقہ ہی محمد کی اہل بیت اسی مال سے
کھاوینگے واللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے کو جو آپکے وقت مین جس حال پر تھا اس سے مین تغیر نہ دونگا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی مانند اس مین مین بھی عمل کرونگا غرض ابو بکر نے فاطمہ کو اس سے کچھ نہ دئے فاطمہ رضی اللہ عنہا اس سے
دلگیر ہوئے اور ابو بکر سے بات نہ کئے یہان تک بی بی فاطمہ کی وفات ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعد چھے مہینے زندہ
رہے جب انکی وفات ہوئی علی رضی اللہ عنہ شب ہی کو دفن کردئے اور ابو بکر کو اطلاع نہ کئے اور آپ ہی نماز پڑھے
بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی حیات تک علی رضی اللہ عنہ کو لوگو نکے پاس مرتبہ تھا جب بی بی کی وفات ہوئی علی رضی اللہ
عنہ دیکھے لوگ اپنے سے بے التفاتی کررہے ہین تب علی رضی اللہ عنہ ابو بکر سے بیعت اور صلح کرنا چاہے ان مہینون مین
بیعت نہین کئے تھے پھر ابو بکر کو کہلا بھیجے کہ آپ ہمارے یہان آو اور اپنے ساتھ کسی کو مت لائیو یہہ اسواسطے فرمائے کہ
ابو بکر کے ساتھ عمر کا آنا پسند نہ تھا عمر نے ابو بکر کو کہے واللہ آپ تنہا نہ جانا ابو بکر کہے مین تنہا جاونگا میرے ساتھ کچھ بد
سلوکی نہ کرینگے واللہ مین جاونگا پھر ابو بکر تنہا چلا گئے علی رضی اللہ عنہ تشہد کہہ کے فرمائے ای ابو بکر ہم آپکی فضیلت
اور اللہ جو آپکو عطا کیا بخوبی جانتے ہین اور اللہ تعالی جو بزرگی آپکو دیا اسکا حسد ہم نہین کرتے لیکن آپ نے
خلافت کے امر مین ہم سے مشورت نہین لئے اور ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو قرابت ہی اس کے سبب سے

حدیث کا لفظ یون ہی وما عسیتہم ان یفعلوا بی ہم اسکا حاصل معنی لکھے ۱۲ منہ

ہم سمجھتے تھے کہ ہم کو بھی اس میں یعنی مشورت میں حق ہے پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کی آنکھ سے اشک جاری ہوئے اور فرمائے
جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اُسی کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابتی لوگوں سے وصل کرنا میرے
پاس اپنی قرابت والوں سے احسن ہے اور مال فی کے لئے ہم میں جو اختلاف واقع ہوا سو اس میں میں خیر کرنے میں کچھ قصور
نہیں کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں جو کرتے تھے وہ نہیں کیا سو علی رضی اللہ عنہ کہے بعد زوال کے میں تمہاری
بیعت کرنے واسطے آتا ہوں پھر ابوبکر ظہر کی نماز پڑھ کے منبر پر سوار ہوئے اور تشہد کہہ کے علی رضی اللہ عنہ کا قصہ بیان کیے
اور انہوں بیعت کرنے میں جو معذرت کئے تھے اُسکو بیان کئے اور استغفار کئے بعد علی رضی اللہ عنہ تشہد کہہ کے
ابوبکر کے حق کی بہت تعظیم کیے اور کہے میں جو کیا ابوبکر کے حسد سے اور اللہ تعالی انکو جو فضیلت دیا ہے اُسکو انکار کرنے
کی راہ سے نہیں کیا لیکن ہم سمجھتے تھے کہ ہم کو امر خلافت میں حصہ ہے اور ابوبکر نے ہم سے الگ ہوئے اُس لئے ہمارے
دل میں رنجش آئی مسلم کی ایک روایت میں یہ بھی زیادہ کیا ہے کہ علی رضی اللہ عنہ ابوبکر کی فضیلت اور اسلام میں انکی
سبقت بیان کئے اور ابوبکر کے پاس جا کے انکی بیعت کئے یہ سنکے مسلمان خوش ہوئے اور علی کو کہنے لگے اصبت یعنی تم
اچھا کام کئے اور مومنان علی سے قریب ہوئے جب کے انہوں امر معروف طرف رجوع کئے بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا فدک
وغیرہ سے جو سوال کئے اُسکا بیان آیندہ آویگا اور اس حدیث میں جو آیا کہ علی نے ابوبکر کو بی بی کی موت کی اطلاع نہ کئے اُسکا
سبب یہ ہے کہ علی مرتضی سمجھے یہ امر ان پر مخفی ہونے والا نہیں ابوبکر کو انکی موت کی اطلاع نہیں ہوئی اور نماز نہیں پڑھے اُس پر
حدیث میں کچھ دلالت نہیں بخاری اور مسلم کی روایت میں آیا ہے کہ نماز جنازہ علی رضی اللہ عنہ پڑھے ابن سعد عمرہ بنت
عبدالرحمن کی طریق سے روایت کیا ہے کہ عباس رضی اللہ عنہ نماز پڑھے اور ابن سعد ابراہیم سے روایت کیا ہے کہ ابوبکر نماز پڑھے
اور چار تکبیر بولے بدرہ عاصی کہا ہے ان روایتوں میں جب اختلاف ہوا تو صحیحین میں جو آیا ہے وہی اصح ہے یہ بھی احتمال
ہے کہ اول چند لوگ کے ساتھ علی رضی اللہ عنہ نماز پڑھے بعد بھی لوگ جب جمع ہوئے تو عباس نماز پڑھے بعد جب ابوبکر آئے
تب آپ بھی جماعت سے نماز پڑھے اور وہ جو آیا کہ بی بی کی حیات تک علی رضی اللہ عنہ کا لوگوں میں مرتبہ تھا یعنی بی بی
فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اکرام کے واسطے لوگ علی مرتضی کا احترام کرتے تھے جب انکا انتقال ہوا اور علی رضی اللہ عنہ نے
خلوت سے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہیں آتے دیکھ کے لوگ ان کی عزت و حرمت میں قصور کرنے لگے تب آپ خلوت کی طرف
رجوع لاویں شاید بی بی کی زندگی تک علی رضی اللہ عنہ کے نہ آنے کو معذور رکھے کیونکہ سمجھے کہ انکی تیمارداری اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا جو غم بی بی کو تھا اُسکی تسلی میں مشغول ہیں اُس لئے نہیں آتے جب وہ عذر جاتا رہا اور پھر بھی
علی نہیں آئے تو لوگ اُنسے کنارہ گیر ہوئے اور وہ جو آیا کہ علی نے عمر کا آنا ناپسند کئے کیونکہ ابوبکر کے مزاج میں نرمی اور لینت
تھا اور عمر کے مزاج میں صلابت اور شدت اندیشہ ہوا کہ جب ابوبکر کے ساتھ عمر بھی آویں اور کلمہ کلام سخت بلند ہو جاوے

سقیفے کا ارادہ جو تھی بدل جایگا اور ناخوشی بڑھ جایگی عمر نے جو کہے تنہا نہ جانا کیونکہ مظنہ تھی کچھ تعظیم و توقیر ابوبکر کی جو واجب ہی
اسکو ترک کرین یہہ قصہ جو ابوبکر اور علی رضی اللہ عنہما کے درمیان اُس مجلس مین چلا معاینہ کرنا اُسکو کوئی انصاف کی
آنکھ سے دیکھے تو اُسپر ظاہر ہوگا کہ ان صاحبون کے دل صاف تھے اور ایک دوسرے کی فضیلت کا اعتراف کرتے تھے احترام
و محبت بہم باہم متفق تھے اگرچہ مقتضائے بشریت سے کچھ برا اُس درمیان آگئی تھی غرض اس روایت سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ
علی رضی اللہ عنہ سابق مین بیعت نہین کئے اور مسلم کے یہان آیا ہی کہ کسی نے زہری سے پوچھا کہ علی نے ابوبکر کی بیعت بی بی
فاطمہ رضی اللہ عنہا کی رحلت تک نہین کئے تھے تو بولا نہ علی بیعت کئے تھے نہ کوئی بنی ہاشم انتہی یہہ اختلاف جو روایات
مین آیا اُس مین ابن حبان وغیرہ نے ابوسعید کی روایت کو تصحیح کئے کہ سقیفے کی بیعت کے دوسرے روز علی وغیرہ بیعت کئے
بیہقی نے کہا مسلم کی روایت ضعیف ہے کیونکہ زہری اُس قول کو مسند نہین کیا ابوسعید سے موصول روایت آئی جو سابق
ہوئی وہی اصح ہی اور بعضی یون جواب دئے ہین کہ علی رضی اللہ عنہ اول ہی بیعت کر چکے لیکن درمیان مین جو مناقشہ ہوگیا
اور ابوبکر کی ملازمت ترک کئے اُس مین لوگون کو مظنہ ہوا کہ ابوبکر کی خلافت پر علی راضی نہین آپ اُس مظنے کو دفع
کرنے کے لئے بار ثانی پھر بیعت کئے حقیقت حال جنکو معلوم نہین ہوئی وے اسی کو پہلی بیعت سمجھے ابن ابی داود نے محمد بن
سیرین سے روایت کیا ہی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی علی رضی اللہ عنہ نے ابوبکر کی بیعت مین
کچھ تاخیر کئے تب ابوبکر انسے ملکر پوچھے کیا تم میری امارت کو مکروہ جانتے ہو تو علی کہے نہین لیکن مین قسم کیا ہون کہ قرآن کو
جمع کئے تک اپنی چادر اوڑھ کے نہ نکلون مگر نماز کے لئے لوگ کہتے ہین کہ آپ قرآن کو اُسکی نزول کے طور پر لکھے اس سے
علی رضی اللہ عنہ کی تاخیر کا عذر خوب ظاہر ہوا پس معلوم ہوا کہ ابوبکر کی خلافت صحابہ کے اجماع سے تھی قبول کرین کہ علی اور
زبیر اور عباس اور طلحہ وغیرہ ابوبکر کی بیعت نہین کئے لیکن بیعت نہ کرنے سے اجماع ہونے مین کچھ خلل نہین آتا کیونکہ یہہ صاحبان
دیکھے اہل حل و عقد کے اتفاق سے بیعت ہو چکی ہی تو اپنا حاضر ہونا اہم نہین جانے بلکہ ابوبکر کی طاعت اور تابعداری
اسطور پر کہ مسلمانون کی جماعت مین تفرقہ نہ ہونا کافی جانے جب حاضر ہوکے بیعت کئے تو اپنے حاضر نہ ہونے کا عذر بیان
کئے خلافت مین کوئی قدح کیا مشہور بات یہہ ہی کہ سعد بن عبادہ بھی بیعت کئے بعضی کہتے ہین کہ سعد نے نہ ابوبکر کی بیعت کئے
اور نہ عمر کی بیعت سو یہہ بات غلط ہی اور وہ جو ابن سعد نے زبیر بن المنذر بن ابی السید عدی سے روایت کیا ہی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ
سعد بن عبادہ کو کہلا بھیجے کہ تم آؤ اور بیعت کرو کیونکہ سب لوگ بیعت کر چکے ہین اور تمھاری قوم بھی بیعت کر چکی ہی
سعد بن عبادہ کہے واللہ مین بیعت نہ کرونگا جب تک میری ترکش کے تمام تیر خالی نہ ہون اور قرابتی لوگ اور تابعدارونکو
لیکے جنگ کرون پھر یہہ کیفیت ابوبکر کو معلوم ہوئی اسوقت بشیر بن سعد کہے یا خلیفۂ رسول اللہ سعد بیعت کرنے سے
ابا کئے اور اسی پر مصر ہین اب وہ بیعت نہ کرینگے مرے جاینگے اور جب تک انکے ساتھ انکی اولاد اور قرابتی نہ مارے جاوین

اور اپنے عذر بیان کرنا

مر گئے اور وہ مارا جائیگا جنگ جریج میں مارے جاویں اور جریج میں مارے جاویں گے جنگ اوس میں مارے جاویں انکو چھوڑ کے دو
تھا ماکام تو راست ہی سعد ایک شخص ہیں وہ بیعت نہ کرنے سے انکو کچھ ضرر نہیں پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ لشکر کی طرف
گئے اور سعد کو چھوڑ دئے جب عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو سعد مدینے کے رستے میں ملے سعد نے کہا اللہ یا عمر پھر عمر نے کہا
تم وہی صاحب ہو یعنی بیعت کے وقت مخل ہوئے تھے سعد نے کہے درست میں وہی ہوں اور خلافت اب تمکو آئی ہے اور ابوبکر تمہارے پاس زیادہ
دوست تھے اور تمہاری ہمسائگی میں رہنے سے میں ناخوش ہوں عمر نے کہا کوئی ہمسائگی سے ناخوش ہوتا ہے تو وہ ہمسائگی چھوڑ کے
نکل جاتا ہے سعد نے کہے میں تمہاری ہمسائگی سے خوش نہیں ہوں میں ایسے کے پڑوس جاتا ہوں جو تم سے نیک ہے پھر تھوڑے روز کے بعد سعد نے
شام کو گئے اور عمر کی ابتداء خلافت میں حوران میں فوت ہوئے اسکی سند منقطع ہے کیونکہ زبیر ابوبکر کے وقت پیدا نہیں
ہوا تھا اور مہہ پیر منسو الحال ہے وہی تہذیب میں کہا کہ وہ مجہول الحال ہے سقیفے کے روز جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے امر قریش سے ہوگا تو سعد نے اپنے دعوی میں ہار مانے اور ابوبکر کی بیعت کو مسلم رکھے سندہ صحیح کہا ہے
کہ ساتھ سعد دستور کے موافق ہاتھ میں ہاتھ ملا کر جو بیعت کرتے تھے منظور سے بیعت کئے ملکہ ابوبکر کی خلافت کو
قبول کئے اس میں کچھ خلل نہ کئے اور مسلمانوں کی جماعت میں تفرقہ نہ ڈالے کیونکہ سعد نے اگر ابوبکر کی بیعت کو قبول نہ کرتے تو
سقیفے کے روز انصار جو انکی برادری اور قوم والے تھے کوئی بیعت نہ کرتے امام نووی باسناد صحیح نقل کیا ہے کہ سفیان
ثوری کہتے جس نے کہا کہ علی رضی اللہ عنہ امامت کے احق تھے تو وہ ابوبکر اور عمر اور مہاجرین و انصار کا تخطیہ کیا میں نہیں
سمجھتا کہ اسکا کچھ عمل آسمان پر جاوے اور دارقطنی نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے بھی ایسا ہی روایت کیا ہے خیثمہ بن سلیمان
طرابلسی فضائل صحابہ میں عثمان کے مولی سے جسکا نام حمران تھا روایت کیا ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے تمام لوگوں کی نسبت
ابوبکر خلافت کے زیادہ مستحق ہیں انہوں صدیق ہیں اور ثانی اثنین اور غار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق تھے
ابن جریر نے یحیی بن سعد سے روایت کیا ہے وہ قاسم بن محمد سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے
وقت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ عمان میں یا بحرین میں تھے سو انہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی
بیعت کی خبر جب ہی اس ملک کے لوگ عمرو سے پوچھے یہ شخص کی بیعت لوگ کئے ہیں کیا تمہارے پیغمبر کے فرزند ہیں
تو کہے نہیں پوچھے کیا بھائی ہیں تو کہے نہیں پوچھے کیا نزدیک کے قرابتی ہیں تو کہے نہیں کہے کیوں انکی بیعت کئے کہے
سب سے بہتر تھے اسلئے انکی بیعت کئے وے کہے ہم یہ طور جب کریں گے تو نیکی سے رہیں گے امام احمد نے رافع طائی سے
جو غزوہ ذات السلاسل میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے رفیق تھے روایت کیا ہے کہ مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیعت کا ماجرا
اور انصار جو کہے تھے اور عمر جو کہے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے حضرت کی بیماری میں آپ جو امامت کئے تھے تمام بیان
کرکے کہے پھر سب نے میری بیعت کئے اور میں ایسے قبول نہ کرتا مگر اس اندیشے سے قبول کیا کہ کچھ فتنہ نہ ہو جاوے کہ اسکے بعد لوگ

ذات السلاسل نام ہے پانی کے چشمے کا جو مدینے سے پانچ منزل ہے ۸ ہجری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرو بن العاص کو بنی قضاعہ کی سرزنش واسطے فوج دیکر وہاں روانہ کئے تھے ۱۲ کاتب اللہ

مرتد ہوں ابن کثیر نے کہا ہی کہ اسکی سند حسن ہی اسکو ابن اسحق اور ابن عایذ اپنی مغازی مین رافع طای سے یون روایت
کئے ہین کہے ہین مینے ابوبکر کو کہا آپنے یہہ کام کیون لئے حالانکہ دو شخص پر امیر مت ہو کرکے مجھے منع کئے تھے ابوبکر نے فرمامین اس سے
کچھہ گزیر نہ پایا مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مین جدائی ہونے کا اندیشہ ہوا ابن راہویہ اور عدنی اور بغوی نے طارق بن شہاب سے
روایت کئے ہین وہ رافع بن ابی رافع سے روایت کیا ہی کہ جب ابوبکر خلیفہ ہوئے مین بولا ابوبکر میرے رفیق تھے اور مجھے دو شخص پر امیر
ہونے سے منع کئے تھے اب کیسا انھون امیر ہوئے تب مین مدینے کو آیا اور ابوبکر کا متعرض ہوکے کہا آپ مجھے پہچانتے ہو کہے ہان مین بولا
آپکو یاد ہوگا مجھے کہتے تھے کہ مین دو شخص پر امیر ہوون سو آپ تمام امت کے امر کے والی کیون ہوئے ابوبکر کہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور لوگونکو کفر کا زمانہ قریب تھا یعنی وے نئے مسلمان تھے مین اندیشہ کیا کہ وے مرتد ہو جاوین اور آپس مین
اختلاف کرین سو مین اسکو ناخوشی سے قبول کیا غرض میرے سے عذر کرنے لگے یہان تک مین انکا عذر مان لیا چوتھا چمن ان
آیات کے بیان مین جو صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت پر دلالت کرتے ہین از انجملہ یہہ آیت ہی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ
أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ
مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ یعنی ای ایمان والو جو کوئی تم مین پھریگا اپنے دین سے تو آگے اللہ لاویگا ایک لوگ
کہ انکو اللہ دوست رکھتا ہی اور وے اللہ کو دوست رکھتے ہین نرم دل ہین مسلمانون پر اور زبردست ہین کافرون پر
لڑتے ہین اللہ کی راہ مین اور ڈرتے نہین کسی کے الزام سے یہہ فضل ہی اللہ کا دیگا جسکو چاہے اور اللہ کشایش والا ہی
خبردار بیہقی نے نقل کیا ہی کہ حسن بصری کہے واللہ ان قوم سے ابوبکر مراد ہی عرب کے لوگ جب مرتد ہوئے تو انسے ابوبکر
اور انکے لوگ جنگ کئے یہان تک کہ پھر سب مسلمان ہوئے یونس بن بکیر نے قتادہ سے روایت کیا ہی کہ یہہ آیت ابوبکر اور انکے
تابعون کے شان مین جو مرتدون سے جنگ کئے اتری از انجملہ یہہ آیت ہی قُلْ لِلْمُخَلَّفِينَ مِنَ الْأَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ
إِلَىٰ قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ تُقَاتِلُونَهُمْ أَوْ يُسْلِمُونَ فَإِنْ تُطِيعُوا يُؤْتِكُمُ اللَّهُ أَجْرًا حَسَنًا وَإِنْ
تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا یعنی کہہ دے پیچھے رہ گئے گنوارونکو تمکو آیندہ بلاوینگے ایک
بڑی سخت لڑائی کرنے والی قوم پر تم انسے لڑوگی یا وے مسلمان ہونگے پھر اگر حکم مانوگے دیگا اللہ اچھا ثواب اور اگر
پلٹ جاوگے جیسے پلٹ گئے پہلی بار مار دیگا تمکو ایک دکھہ کی مار ابن ابی حاتم نے جویبر سے نقل کیا ہی کہ آیس مین
اس قوم سے مراد بنی حنیفہ ہین ابن ابی حاتم اور ابن قتیبہ نے کہے کہ آیت مین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت پر دلیل ہی
کیونکہ انھون ہی بنی حنیفہ کی قوم سے جنگ کے واسطے لوگونکو بلوائے شیخ ابوالحسن الاشعری نے نقل کیا ہی کہ ابوالعباس
بن شریح نے کہا آیت مین ابوبکر صدیق کی خلافت طرف اشارت ہی کیونکہ سب علما کا اجماع ہی کہ یہہ آیت نازل ہونے بعد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات تک جنگ کے لئے نہ بلوائے مگر آپکی وفات کے بعد ابوبکر ہی لوگوں کو بلوائے اور مرتدوں سے
اور زکوۃ نہیں دینے والوں سے جنگ کریں اس تقدیر پر یہ آیت ابوبکر کی خلافت کی حقیت اور انکی طاعت فرض ہونے پر
دلالت کرتی ہی کیونکہ اللہ تعالی خبر دیتا کہ جو انکی دعوت سے پلٹ جاویگا اسکو عذاب الیم ہوگا ابن کثیر کہا اس شخص
ولی پر جس قوم سے مراد فارس اور روم رکھا ہی بھی صدیق ہی مراد ہوتے ہیں کیونکہ صدیق ہی فارس اور روم کے ساتھ
جنگ کرنے مسلمانوں کو دعوت کئے اور انپر فوجیں روانہ کئے اکثر عمر اور عثمان رضی اللہ عنہما کے خلافت میں فارس اور روم کا
کام تمام ہوا ان دونوں کی خلافت ابوبکر کی خلافت کی فرع ہی اور بلانے والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مراد
نہیں ہو سکتے کیونکہ دوسری آیت میں قُل لَّن تَتَّبِعُونَا کرکے کہہ دیا یعنی تو کہہ تم ہمارے ساتھ نہ چلو گے اور نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے زمانے میں انکو دعوت کرنے پر اجماع ہی اور علی مرتضی رضی اللہ عنہ بھی مراد ہو نہیں سکتے کیونکہ انکی خلافت
میں باغیوں سے جنگ ہوا اسلام واسطے جنگ کی دعوت نہ ہوئی ان خلفا کے بعد جو سلاطین ہوئے اکثر ظلمہ تھے اور
بعد کے باتیں کافر ہیں وے مراد ہو نہیں سکتے ایسا ثابت ہوا کہ آیت میں وہ داعی جس کی متابعت سے ثواب اور
نافرمانی سے عذاب حاصل ہو خلفاء ثلاثہ ہیں بہر تقدیر خلافت صدیق کی ثابت ہوئی از انجملہ آیت ہی

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ
مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَیُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا
یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِكُوْنَ بِیْ شَیْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ

یعنی وعدہ دیا اللہ نے تم میں انکو جو ایمان لائے ہیں اور کئے ہیں نیک کام البتہ پیچھے حاکم کریگا انکو ملک میں جیسا حاکم
کیا تھا اگلوں کو اور جما دیگا انکو دین انکا جو پسند کیا انکے واسطے اور دیگا انکو انکے ڈر کے بدلے میں امن میری بندگی
کریں گے شریک نہ کریں گے میرا کسی کو اور جو کوئی ناشکری کریگا اسکے پیچھے سو وہی لوگ ہیں بے حکم ابن ابی حاتم ابی نعیم میں
عبدالرحمن یا عبدالحمید بصری سے نقل کیا ہی کہا ایسی میں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت کی طرف اشارہ ہی
ابن کثیر کہا ہی یہ آیت صدیق کی خلافت پر منطبق ہی از انجملہ یہ آیت ہی لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِیْنَ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا
مِنْ دِیَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّیَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ یعنی واسطے ان مفلسوں وطن چھوڑنے والوں کے جو نکالے ہوئے آئے ہیں اپنے
گھروں سے اور مالوں سے ڈھونڈھتے آئے ہیں اللہ کا فضل اور اسکی رضامندی اور مدد کرنے کو اللہ کے اور اسکے رسول کے
وے لوگ ہی ہیں سچے خطیب نے ابوبکر بن عیاش سے نقل کیا ہی کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت پر یہ
آیت دلالت کرتی ہی کیونکہ اللہ تعالی مہاجرین کو سچے کہا جن لوگ کو اللہ تعالی سچے بولا وے جھوٹ نہ بولینگے

جب وے لوگ ابو بکر کو گویا خلیفہ رسول اللہ کہے تو اسکو مقصود لیے ہین وے سچے ہین پس ابو بکر کی خلافت بھی سچی ہوئی ابن کثیر کہا
یہہ استنباط بہت خوب ہے از انجملہ یہہ آیت ہی اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ یعنی
چلا ہمکو سیدھی راہ انکی جن پر تو فضل کیا امام فخر الدین رازی نے کہا یہہ آیت ابو بکر کے امامت پر دلالت کرتی
ہی کیونکہ آیت کا حاصل معنی یہہ ہی چلا ہمکو راہ انکی جن پر تو فضل کیا اور جن پر فضل کیا وے کون لوگ ہین اللہ تعالی دوسری
آیت مین بیان کیا اور فرمایا أُولَٰئِكَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ الآیہ
وَالصَّالِحِينَ یعنی پھر وے انکے ساتھ ہین جنکو اللہ نے نوازا نبی اور صدیق اور شہید اور نیک بخت سب صدیقون کے سر اور
انکے رئیس بے شک ابو بکر ہین گویا آیت کا معنی یون ہی اللہ تعالی اسی ہدایت کو طلب کرنے کا امر کیا کہ جس پر ابو بکر اور دوسرے
صدیقین تھے اگر ابو بکر ظالم ہوتے تو انکی اقتدا صحیح نہ ہوتی پس ثابت ہوا کہ آیت صدیق کی امامت پر دلالت کرتی ہی پانچوا

چمن احادیث کے بیان مین جو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کی طرف اشارہ کرتے ہین

جمہور اہل سنت و جماعت کا یہہ مذہب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کی خلافت پر نص نہین کیئے اور بکریہ اور
محدثین کی ایک جماعت کہی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر کی خلافت پر نص کیئے خفیہ اور رافضہ کا مذہب یہہ
ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم علی رضی اللہ عنہ کی خلافت پر نص کیئے اور ابو مسلم خراسانی اور راوندیہ وغیرہ کہتے ہین کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عباس کی خلافت پر نص کیئے جمہور کی دلیل سقیفے کی حدیث ہی کیونکہ اس روز ابو بکر نے انصار پر الأئمة
من قریش کی حدیث سے دلیل لائے اور عمر اور ابو عبیدہ ابو بکر کی خلافت واسطے نماز کی امامت اور ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا
فِي الْغَارِ کی آیت سے استدلال کیئے اگر خلافت پر کسی کے نص ہوتا تو اس سے عدول نہ کرتے اور اس نص کو اس وقت البتہ
بیان کرتے پس معلوم ہوا کہ اس امر مین کچھ نص نہین تھا اور حدیث بخاری اور مسلم کی ہی جو عمر رضی اللہ عنہ سے روایت
کیئے ہین کہ جب ابو لولوہ نے انکو گھائل کیا اور لوگ کہے آپ اپنا خلیفہ کسی کو مقرر کرو تو فرمائے اگر مین خلیفہ کسی کو کرون تو خوب ہی
کیونکہ مجھسے بہتر شخص یعنی ابو بکر خلیفہ مقرر کیئے تھے اگر نکرون تو بھی بہتر ہی کیونکہ مجھ سے بہتر شخص یعنی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نہین کیئے تھے یہہ قول دلالت کرتا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بعد ابو بکر کو اور نہ کسی کو خلیفہ کرنے پر
نص نہ فرمائے اور حدیث امام احمد اور مسلم کی ابن ابی ملیکہ سے کہ کسی نے بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا اگر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کسی کو خلیفہ کرنا چاہتے تو کس کو کرتے بی بی فرمائے ابو بکر کو پوچھا انکے بعد کس کو تو کہے عمر کو پوچھا انکے بعد کس کو فرمائے
ابو عبیدہ بن الجراح کو اور حدیث احمد اور بیہقی کی کہ علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے جمل کے روز جب فتح ہوئی تو فرمائے
اے لوگو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امارت کے مقدمہ مین ہم سے کچھ عہد نہ کیئے ہم تجویز کرکے ابو بکر کو خلیفہ بنائے انھون
خلیفہ ہو کر راستی سے چلے جب تک جیتے رہے بعد ابو بکر نے تجویز کرکے عمر کو اپنا خلیفہ کیئے سو عمر قائم ہو کر راستی سے چلے

دین اسی گردن پکڑا

یہاں تک کہ دین اسی گردن پکڑا یعنی دین قائم ہوا پھر بعد چند لوگ دنیا کی چاہت سے جو بہت کام کرینگے انکا فیصلہ اللہ تعالیٰ کریگا
ابن حجر ہیثمی کہے ہیں اس حدیث کی سند حسن ہے اور حاکم نے روایت کیا ہے کہ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو کہے آپ کسی کو خلیفہ
مقرر کرو تو فرمائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو خلیفہ مقرر نہیں کیے میں کیونکر کروں لیکن لوگوں کی خوبی کا ارادہ اللہ تعالیٰ
چاہا ہے تو مرے بعد بہتر شخص پر سب کو جمع کریگا جیسا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر شخص پر جمع کیا حاکم نے اس حدیث کی
تصحیح کی ہے ترمذی اور طبرانی کبیر میں اور حاکم مستدرک میں اور خطیب اور ابن عساکر اپنے تاریخوں میں حذیفہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کیے ہیں کہ صحابہ عرض کیے یا رسول اللہ ہم پر کسی کو خلیفہ مقرر کرو تو فرمائے اگر میں خلیفہ مقرر کروں اور تم اسکی نافرمانی
کروگے تو تم پر عذاب نازل ہوگا صحابہ عرض کیے ہم ابوبکر کو خلیفہ کریں تو فرمائے تم انکو خلیفہ بناوگے تو انکو اپنے بدن میں
ضعیف اور اللہ کے کام میں قوی پاوگے صحابہ کہے کیا ہم عمر کو خلیفہ کریں تو فرمائے اگر عمر کو خلیفہ کروگے تو انکو اپنے
بدن میں قوی اور اللہ کے کام میں بھی مضبوط پاوگے صحابہ کہے کیا ہم علی کو خلیفہ کریں تو فرمائے تم اسکو نہ کروگے
اگر کروگے تو تمکو راہ راست بتلاویگا اور اسکو ہادی اور مہدی پاوگے بزار اس حدیث کو مختصر روایت کیا ہے امام احمد اپنی
مسند میں اور ابو نعیم فضائل صحابہ میں اور حاکم مستدرک میں اور ابن عساکر اپنی تاریخ میں علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے
بھی اسی حدیث کے مثل روایت کیے ہیں ترمذی نے حذیفہ کی حدیث کی تحسین کیا ہے اور حاکم نے حذیفہ کی حدیث کو
دو طریق سے روایت کیا ہے اور ان دونوں کی تصحیح کیا ہے لیکن دوسرے محدثین اسکے قول کو قبول نہیں کیے ہیں اور کہے ہیں کہ
اسکی سند میں مقال ہے اور جو لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کی خلافت پر نص کیے انکے دلائل چند
احادیث ہیں جو ہم آئندہ ذکر کرینگے فی الحقیقت ان دونوں قول میں اختلاف نہیں کیونکہ جو لوگ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نص
نہ کیے انکی مراد یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مرض الموت میں لوگونکو نہیں فرمائے کہ فلانے کو خلیفہ کرو اور جو لوگ
کہے خلافت پر نص کیے انکی مراد یہ ہے کہ حضرت ایما اور اشارے سے کہے ابوبکر تمہارا خلیفہ ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت پر
نص ہونا یہ ہوا اجماع صحابہ کا بس ہے کیونکہ وہ قطعی دلیل ہے پہلی حدیث وہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیماری
میں انکو نماز کے امامت کے واسطے امر کیے اور انکے وفات تک تمام لوگ نماز میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتدا کیے وہ حدیث متواتر
ہے ابی موسی اشعری اور بی بی عائشہ اور عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن عباس اور عبداللہ
بن زمعہ اور ابی سعید خدری اور علی بن ابی طالب اور عباس بن عبدالمطلب اور سہل بن سعد اور سالم بن عبید اور حفصہ وغیرہ سے
مروی ہے بلکہ مخالفان بھی اسکے قائل ہیں ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ کی حدیث کو بخاری اور مسلم وغیرہ نے
ایسے یوں روایت کیے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری سخت ہوئی تو فرمائے ابوبکر کو حکم کرو تا لوگونکو لیکے
نماز پڑھیں بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کہے یا رسول اللہ ابوبکر نرم دل ہیں آپکے مقام پر کھڑا ہوگے تو لوگونکے ساتھ

نماز نہ پڑھ سکینگی حضرت نے فرمائے ابوبکر کو حکم کرو لوگونکو لیکے نماز پڑھے بی بی عایشہ پھر وہی بات بولی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے ابوبکر کو کہو لوگونکو لیکے نماز پڑھے اور تم عورات یوسف کے صواحب مین پھر آدمی آکے ابوبکر کو حکم کیا ابوبکر
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات تک لوگونکو لیکے نماز پڑھے اور بی بی عایشہ کی حدیث کو احمد اور بخاری اور مسلم وغیرہ
روایت کئے ہین انکی روایت مین آیا ہی کہ عایشہ رضی اللہ عنہا کہی مین عرض کئی یا رسول اللہ ابوبکر نرم دل ہین آپکے
مقام مین کھڑا ہونگے تو انکے رونے سے لوگونکو قراءت سننے نہ جائگی عمر کو فرماؤ تا لوگونکو لیکے نماز پڑھے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے ابوبکر کو امر کرو لوگون کو لیکے نماز پڑھے پھر مین دوسرے بار عرض کئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہی فرمائے
تب مین بی بی حفصہ کو کہی تم کہو ابوبکر آپ کے مقام مین کھڑا ہوینگے تو انکے رونے سے قراءت لوگونکو سنے نہ جائگی
عمر کو کہو تا لوگونکو لیکے نماز پڑھے پھر بی بی حفصہ نے عرض کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے رہو اِنَّکُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبُ
یُوْسُفَ ابوبکر کو حکم کرو لوگونکو لیکے نماز پڑھے بی بی حفصہ نے عایشہ کو کہے تمہارے باعث میرا بھلا نہین ہوتا قولہ
انکن لانتن صواحب یوسف یعنی مخصوص ہون یوسف کے بی بیان اس قول سے مراد یہہ ہی کہ تمہارا حال یوسف کے بی بیان کا
حال ہی اپنے دل مین کی بات پوشیدہ رکھکے اسکا خلاف ظاہر کرتے ہین اور انتن کا خطاب اگرچہ جماعت کو ہی لیکن اسے
بی بی عایشہ ہی فقط مراد ہی اور یوسف کے صواحب سے مراد زلیخا ہی تشبیہ کا وجہ یہہ ہی کہ زلیخا بی بیونکو دعوت کئی تھی ظاہر مین تو
غرض یہہ تھا کہ انکی ضیافت اور اکرام منظور ہی لیکن اسکا مقصود دلی یہہ تھا کہ وے یوسف کا جمال دیکھین تو اسکو معذور
رکھین بی بی عایشہ بھی ظاہر تو یہہ کئے کہ ابوبکر کے رونے سے لوگ کو قراءت کی آواز سنے نہ جائگی لیکن باطن مین انکا
مقصود یہہ تھا کہ لوگ ابوبکر کو منحوس نہ جانین چنانچہ بی بی عایشہ خود اس عرض کو بعد کہہ دئے بخاری کی ایک روایت مین
آیا ہی کہ مین ابوبکر کی امامت مین تکرار نہ کئی مگر اسے کے لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام پر جو شخص کھڑا ہووے تو آپکے
بعد اسکو لوگ دوست نہ رکھینگے اور اسکو منحوس جانینگے اس لئے مین چاہی کہ اسکو ابوبکر سے پھیر دون اور عبداللہ بن
عمر کی حدیث بھی بخاری اپنی صحیح مین روایت کیا ہی اور عبداللہ بن عباس کی حدیث کو امام احمد اپنی مسند مین اور ابن ماجہ اپنی
سنن مین روایت کئے ہین اور عبداللہ بن زمعہ کی حدیث کو ابوداود اپنی سنن مین روایت کیا ہی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پر بیماری غالب ہوئی اور مین اور چند مسلمان حضرت کے پاس تھے سو بلال آکے نماز کے لئے بلوائے حضرت فرمائے
نماز پڑھنے حکم کرو ہم گھر مین نکل کے دیکھا تو ابوبکر نہین عمر حاضر ہین مین عمر کو کہا ای عمر لوگون کے ساتھ نماز پڑھو عمر آگے ہوکے بڑے
نماز کی تکبیر کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عمر کی آواز سنے فرمائے ابوبکر کہان ہی نہین نہین نہین اللہ اور مسلمان
چاہتے نہین مگر ابوبکر کو اللہ اور مسلمان چاہتے نہین مگر ابوبکر کو پھر ابوبکر کو طلب کئے ابوبکر آکے لوگون کے ساتھ نماز پڑھے
اور ایک روایت مین آیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر کی آواز جب سنے غصے مین آکر حجرہ شریف سے سر باہر نکالے

اور تین بار فرمائے نہیں بس یہی لوگوں کے ساتھ ابن ابی قحافہ نماز پڑھا اور اس حدیث کو ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے
اس میں یہ بھی زیادہ کیا ہے کہ عمر نے کہا ای ابن زمعہ تم جس وقت مجھے کہے تو میں سمجھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھکو امامت کا
حکم کئے ہیں اگر یوں نہ ہوتا تو میں ہرگز لوگوں کے ساتھ نماز نہ پڑھاتا میں بولا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ امر
نہیں کئے لیکن ابوبکر نظر نہ آئے سے ہمکو تمہیں سب دوسروں کے بیچ میں لائق سمجھا اور علی مرتضی رضی اللہ عنہ کی حدیث کو ابن
شاہین نے اپنی سنن میں اور ابن عساکر نے روایت کئے ہیں کہ کہے کہ علی مرتضی فرمائے واللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا ایک وفات نہیں پائے اور نہ ایکدفعہ قتل ہوئے بیماری کے حالت سے کئی روز رہے موذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
آکے نماز کی اطلاع کرتا تھا تو فرمائے ابوبکر کو حکم کرو لوگوں کو لیکے نماز پڑھے اور میں اس وقت حاضر تھا کہیں غائب نہ تھا
اور کچھ بیمار نہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف دیکھتے تھے باوجود اسکے مجھکو نہ فرمائے اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے بی بیوں سے ایک بی بی اس میں آ کہے کہ ابوبکر نرم دل ہیں آپ کے مقام پر کھڑے ہوگے تو لوگوں کو
آواز نہ سنا سکیں گے اگر عمر کو حکم فرماویں تو بہتر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تم یوسف کے صواحب ہو جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی مسلمان سوچنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دین کے کام میں ابوبکر کو اگا
والی کئے ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسکو ہمارے دین کے کام واسطے پسند کئے ہوں اسی کو ہم اپنی دنیا کے کام واسطے
بھی پسند کئے اس حدیث کی سند صحیح ہے اور عباس بن عبد المطلب کی حدیث کو امام احمد اپنی مسند میں روایت کئے ہیں
اور سہل بن سعد کی حدیث کو حاکم مستدرک میں روایت کیا ہے اسکا لفظ یوں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کو
فرمائے میں جس وقت نہ ہوں تم آگے بڑھو اور لوگوں کے ساتھ نماز پڑھو اور سالم بن عبید کی حدیث کو امام احمد اپنی مسند میں
اور ابن ماجہ اپنی سنن میں اور لالکائی کتاب السنہ میں روایت کئے ہیں عبد اللہ بن مسعود اور ابی سعید اور بی بی حفصہ کی
حدیث کو کوں نکالے ہیں اس اختصار کے خطرے سے نہیں گذرے اہل سنت و جماعت کے علما کہتے ہیں صدیق رضی اللہ عنہ سب
صحابہ سے افضل ہوئے اور خلافت کے لئے اولی ہوئے ہر حدیث میں بہت واضح دلالت ہے اشعری کہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم صدیق کو امامت واسطے حکم کئے سو بات بدیہا ہمکو معلوم ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
ہیں امامت کرے وہ شخص جو سب سے کتاب الہی کو زیادہ جانتا ہو اس سے معلوم ہوا کہ ابوبکر سب سے اعلم تھے اور عمر اور
علی اور ابو عبیدہ اور سوا غیرہ رضی اللہ عنہم اسی امامت سے استدلال کئے کہ ابوبکر خلافت کے مستحق ہیں عمر رضی اللہ عنہ
کا قول سابق مذکور ہوا اور علی اور زبیر رضی اللہ عنہما کے قول بھی سابق مذکور ہوئے اور ابو طالب عشاری فضائل صحابہ میں
اور لالکائی کتاب السنہ میں اور اصفہانی کتاب الحجت میں سعید بن المسیب سے روایت کئے ہیں کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ
عنہ نے ابوبکر کی بیعت کئے اور انصار کی بات سنکے کہے ای لوگو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس کو مقدم کئے ہوں اسکو

کون تم سے پیچھے کرتا ہی ابن سعد اور ابن جریر نے ابراہیم تیمی سے روایت کئے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد عمر نے
ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس آئے اور کہے تمھارا ہاتھ دراز کرو مین تم سے بیعت کرتا ہون کیونکہ تم اس امت کے امین ہوکر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے ثابت ہوا ہی ابو عبیدہ کہے ای عمر تم اسلام لائے تب سے اس بات کے
سوائے اُمن تم سے نادانی کی بات نہین سنا تمھارے مین صدیق اور ثانی اثنین فے الغار موجود ہین اپر کیا تم میری
بیعت کرتے ہو حدیث کو ابن عساکر اپنی تاریخ مین ابو البختری سے روایت کیا ہی اور کہا ابو عبیدہ فرمائے جسکو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وفات تک ہماری امامت کا حکم کئے تھے اسپر مین مقدم ہوکے کیونکر نماز پڑھون اور ابن عساکر نے ابن منیع
اور وہ مسلم سے روایت کیا ہی کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ابو عبیدہ بن الجراح کو کہلا بھیجے تم آو مین تمکو خلیفہ کرتا ہون کیونکہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ہین ہر امت مین ایک امین ہوتا ہی تم اس امت کے امین ہو ابو عبیدہ کہے جسکو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہماری امامت کے واسطے حکم کئے ہون اسپر مین مقدم نہ ہونگا اور ابن سعد اور ابوبکر شافعی غیلانیات مین
اور ابن عساکر نے علی بن کثیر سے روایت کئے ہین کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ابو عبیدہ کو کہے تم آو مین تمھاری بیعت کرتا ہون
مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہون فرماتے تھے کہ تم اس امت کے امین ہو ابو عبیدہ کہے مین امام نہ ہوگا اس قوم کا
جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری امامت کے واسطے اپنی وفات تک امر کئے تھے دوسری حدیث بخاری
اور مسلم اور ترمذی اور ابن حبان اپنی صحیح مین جبیر بن مطعم سے روایت کئے ہین کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُسکو فرمائے تو پھر کے آ وہ کہی فرماو اگر مین پھر کے آؤن اور آپکو نہ پاؤن تو کیا کرون گویا وہ عورت
ارادہ کئی موت کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اگر تو مجھکو نہ پاوگی تو ابوبکر کے پاس جا اس حدیث مین جو آیا ہی گویا
عورت ارادہ کئی موت کا ظاہر حدیث یہہ ہی کہ وہ قول جبیر کا ہی اور ابن عساکر نے ابن عباس سے روایت کئے ہین کہ ایک عورت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ مانگنے آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو کہے اب جا کے دوسرے مرتبہ آ وہ کہی
یا رسول اللہ مین پھر کے آؤن اور آپکو نہ پاؤن تو کیا کرون اُسنے ارادہ کئی موت کا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
تو پھر آئنگی اور مجھے نہ پاوگی تو ابوبکر کے پاس جا کیونکہ میرے بعد خلیفہ وہی ہی لیکن اس روایت کی سند ضعیف ہی تیسری حدیث
بخاری اور مسلم اور ترمذی نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھے
اور کہے اللہ تعالی ایک بندے کو اختیار دیا دنیا مین اور اُس مین جو اپنے پاس ہی وہ بندہ اللہ کے پاس جو ہی اسکو اختیار کیا یہہ
سنکے ابوبکر روئے اور کہے ہمارے ماں باپ آپ پر سے فدا ہین ابو سعید کہتے ہین ہمکو انکے رونے سے تعجب آیا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کسی بندے کے احوال سے جو اُسکو اللہ تعالی اختیار دیا خبر دیتے ہین یہہ رونے کا سبب نہین تھا بعد ہم سمجھے جس
بندے کو کہ اختیار دئے تھے وہ بندہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور ابوبکر ہم سے دانا تر تھے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم فرماتے صحبت کے اور مال کے رو سے سب سے برتری مجھ پر ابوبکر کی ہی اگر میں اللہ کے سوا کسی کو اپنا خلیل کرتا تو ابوبکر کو اپنا خلیل کرتا
لیکن اسلام کی اخوت اور مودت خاص ہے مسجد میں کوئی دروازہ باقی نہ رکھو مگر اسکو بند کر دو سوا ابوبکر کے دروازہ کے
یعنی اسکو کھلا رکھنا چاہیے بخاری کی روایت ابن عباس سے یوں ہی کہ یہ خطبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرض الموت میں پڑھے
ہے اور مسلم کے یہاں جندب کی روایت میں یوں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وفات سے پانچ دن آگے یہ خطبہ پڑھے اور بخاری
اور مسلم کے بعضی روایتوں میں یوں آیا ہی لَا يُبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ إِلَّا سُدَّ إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ یعنی مسجد میں کوئی
دروازہ باقی نہ رکھے مگر اسکو بند کرے مگر ابوبکر کا دروازہ اور بعضی روایتوں میں آیا ہی لَا يُبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ إِلَّا
خَوْخَةَ أَبِي بَكْرٍ یعنی مسجد میں کوئی خوخہ باقی نہ رکھو مگر ابوبکر کا خوخہ خوخہ دریچے کو کہتے ہیں جو روشنائی وغیرہ کے واسطے
بنایا کرتے ہیں اور عبداللہ بن احمد کی روایت میں یوں آیا ہی أَبُو بَكْرٍ صَاحِبِي وَمُؤْنِسِي فِي الْغَارِ سُدُّوا كُلَّ خَوْخَةٍ
فِي الْمَسْجِدِ غَيْرَ خَوْخَةِ أَبِي بَكْرٍ اور بخاری کی ایک روایت میں آیا ہی لَيْسَ فِي النَّاسِ أَحَدٌ أَمَنَّ عَلَيَّ فِي نَفْسِهِ
وَمَالِهِ مِنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي قُحَافَةَ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلَكِنْ خُلَّةُ
الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ سُدُّوا عَنِّي كُلَّ خَوْخَةٍ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ غَيْرَ خَوْخَةِ أَبِي بَكْرٍ اور ابن عدی کی روایت میں
آیا ہی سُدُّوا هَذِهِ الْأَبْوَابَ الشَّارِعَةَ فِي الْمَسْجِدِ إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ یہ حدیث بہت طریقوں سے مروی ہی ابو سعید
خدری سے جو سابق ہوئی انس سے ابن عدی نے روایت کیا ہی اور ابن عباس سے بخاری اور عبداللہ بن احمد نے زوائد المسند میں اور ابن
مردویہ نے اپنی فوائد میں اور دیلمی نے مسند فردوس میں نکالے ہیں اور ابن عمر سے طبرانی نے کبیر میں روایت کیا ہے اور معاویہ سے
طبرانی نے نکالا ہی اور جابر وغیرہ اور عائشہ وغیرہ سے بھی مروی ہی خلیل کر کے جو آیا وہ مشتق ہی خلت سے اہل لغت
کہتے ہیں خلت اور محبت اور صداقت ان تینوں لفظ کا معنی لغت میں ایک ہی یعنی دوستی بعضی کہتے ہیں خلت کا
مرتبہ محبت اور صداقت سے زیادہ ہی اس حدیث سے بھی یہی مفہوم ہوتا ہی کیونکہ بنی آدم سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا
کوئی خلیل نہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت صحابہ سے محبت رکھتے تھے سو ثابت ہوا ہی جیسا ابوبکر اور فاطمہ
اور عائشہ اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم لیکن اس قول پر ایک خدشہ ہوتا ہی کہ ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالی کے خلیل
ہیں کر کے آیا ہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے حبیب اس سے معلوم ہوتا ہی کہ محبت کا مرتبہ خلت کے مرتبے
بالاتر ہی اسکا جواب یوں کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خلت اور محبت کے دونوں مرتبے حاصل ہیں
ابراہیم کو ایک ہی درجہ خلت کا حاصل تھا البتہ وہ جسکو دو مرتبے ہوں ایک مرتبے والے پر ترجیح رکھتا ہی بعضی کہتے ہیں
خلیل وہ ہی جس شخص کے تمام کاموں میں دخل ہووے زمخشری کہا ہی خلیل جو تیرے کاموں میں ترا موافق ہووے یا راہ
چلنے میں تیرا رفیق ہووے یا وہ جو تیری کام میں اگر کچھ خلل ہو جاوے تو درست کرے اور اسکے کام میں کچھ خلل ہووے تو درست کرے

یا تیرے گھر میں اسکو دخل ہووے بعضی کہے ہیں خلت وہ جو ایک دوست اپنے دوست ہی کا ہو جاوے اور بعضی کہے
ہیں خلیل وہ جو تیرے راز کا محرم ہو اور بعضی کہتے ہیں خلیل وہ جو دل میں اسکے سوائے غیر کی جگہہ نہ ہووے اور بعضی کہتے ہیں
خلیل وہ جو دوست کی تمام حاجتیں بر لاوے یہہ سب معنے نسبت کرنے انسان کے ہو سکتے ہیں اور اللہ کی خلت سے
مراد یہہ کہ اللہ تعالی اپنے بندے کو نصرت اور معاونت کرے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی کے سوائے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں کسی کو اپنا خلیل نہ ٹھہرائے وہ جو ابو الحسن حربی کی فوائد میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ
سے روایت کیا ہی کہ انھوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپکی وفات کے پانچ دن آگے گئے اور سنے حضرت فرماتے
کوئی نبی نہ ہوا مگر وہ اپنی امت سے ایک کو اپنا خلیل ٹھہرایا اور میرا خلیل ابو بکر ہی سو اللہ تعالی مجھے اپنا خلیل کیا جیسا ابراہیم کو
خلیل کیا تھا اور واحدی نے اپنی تفسیر میں اس حدیث کو ابی امامہ سے روایت کیا ہی لیکن اس میں پانچ روز کا قید نہ کہا حافظ
عسقلانی نے کہا ہے دونو روایتیں واہی ہیں بر تقدیر ثبوت صحت میں اور پہلی حدیث میں جمع کرنا ممکن ہی یوں کہنا
کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ کے سوائے کوئی خلیل نہیں سو حضرت کی تواضع واعظام کو اللہ تعالی
جانا اور حضرت کا شوق دیکھہ کے ابو بکر کے اکرام کے واسطے انکو خلیل کہنے کا اذن دیا پس دونوں حدیثوں میں تعارض نرہا
علما کہتے ہیں اس حدیث میں ابو بکر کی خلافت پر بڑی اشارت ہے علی الخصوص یہہ فرمانا اسوقت ہوا جو حکم کئے انکے سوائے
کوئی دوسرا امامت نہ کرے کیونکہ خلیفہ جو ہوتا ہی اسکو مسجد سے قریب رہنا ضرور ہی معلوم ہوا کہ وہی خلیفہ برحق ہیں اور
ابن حبان وغیرہ کہے ہیں یہاں مراد دروازے سے دروازہ حقیقۃً نہیں بلکہ دروازوں کنایہ ہی خلافت سے اور اسکو بند کرنا
کنایہ ہی اسکی طلب سے گویا یوں فرمائے خلافت کوئی نہ چاہے سوائے ابو بکر کے انکو اسکی طلب کرنے پر ممانعت نہیں
تنبیہ ابو بکر صدیق کے شان میں جو حدیث آئی ہی علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے شان میں بھی ویسی ہی حدیث آئی ہی امام
احمد اور نسائی نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دروازوں کو جو مسجد
میں آنے کی راہ تھی بند کرو کر کے حکم کئے مگر علی رضی اللہ عنہ کا دروازہ حافظ عسقلانی کہے اس حدیث کی سند قوی ہی اور
اس حدیث کو طبرانی اوسط میں روایت کیا ہی اور اس میں یہہ زیادہ کیا ہی صحابہ کہے یا رسول اللہ آپ ہمارے دروازے بند کئے
تو فرمائے میں نہیں بند کیا لیکن اللہ تعالی بند کیا اس حدیث کے راویان ثقہ ہیں اور احمد اور نسائی اور حاکم نے زید بن
ارقم سے روایت کئے ہیں کہے چند صحابہ کے لئے مسجد میں آنے کے واسطے دروازے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے یہہ تمام
دروازے بند کرو مگر علی کا دروازہ کھلا رکھا تھا پھر لوگ اس میں سخن کرنے لگے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے واللہ میں
کسی کے دروازے نہیں بند کروایا اور نہ کھلوایا لیکن مجھے جو حکم ہوا میں اسکے تابع ہوا اس حدیث کے رجال ثقہ ہیں اور احمد اور
نسائی نے ابن عباس سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کئے کہ مسجد کے تمام دروازے بند کریں مگر علی کا

یعنی سدوا کل خوخۃ کی مراد ۱۲

دروازہ اور ایک روایت میں آیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازوں کو سد کرنے کا حکم کیے مگر علی کا دروازہ سو
علی جنابت کی حالت سے مسجد میں آتے انکو راہ بھی ہوا اسی راہ کے اسکے رجال بھی ثقہ ہیں اور طبرانی جابر بن سمرۃ رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازوں کو سد کرنے کا حکم کیے سوا علی کے دروازے کے
پھر علی رضی اللہ عنہ بعضی اوقات میں جنابت کی حالت سے گذر رہے تھے اور امام احمد نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
کئے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کہا کرتے خیر الناس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں انکے بعد ابوبکر
انکے بعد عمر اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو تین خصلت ملے ان میں سے مجھے ایک بھی ملتی تو لال اونٹوں سے زیادہ
پاس زیادہ دوست تھے انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی لڑکی کا نکاح کر دیئے انسے انکو لڑکا ہوئی اور مسجد میں آنے کے دروازہ
سد کئے سوائے انکے دروازے کے اور خیبر کے روز انکے ہاتھ میں نشان دیئے اسکی سند حسن اور نسائی علاء بن عرار کی
طریق سے روایت کیا ہے کہ میں ابن عمر کو کہا علی اور عثمان کی صفت مجھے بیان کرو تب وہ حدیث ذکر کئے اور اس میں
یہہ بھی مذکور ہے تو علی کا مرتبہ کسی سے مت پوچھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس انکا مرتبہ جو تھا اسکو دیکھ ہمارے
دروازے مسجد میں جو تھے اسکو سد کئے اور علی کے دروازے کو باقی رکھے اس حدیث کے راویاں صحیحین کے راویاں
ہیں مگر علاء بن عرار اس میں وغیرہ کہے ہیں کہ وہ ثقہ ہے حافظ ابن حجر عسقلانی کہا کہ یہ روایات ایک دوسرے کو قوی
کرتے ہیں ان روایتوں سے ہر یک قابل حجت ہے سب کو ملا کے دیکھنے سے جو قوت حاصل ہوتی ہے وہ اثیر اور وہی ایسی
حدیث کو ابن جوزی موضوعات میں داخل کیا ہے اور سعد بن ابی وقاص اور زید بن ارقم اور ابن عمر کے روایتوں سے
بعضی کہ جسکے رجال میں سخن ہے انتصار کیا ہے وہ طریق ضعف ہونے سے اصل حدیث میں قدح نہیں ہوتا کیونکہ صحیح طریق
اسکے بہت ہیں اور ابن جوزی اسکے وضع کی یہہ بھی علت لکھا ہے کہ ابوبکر کے شان میں صحیح احادیث جو ثابت ہوئے
اسکے یہہ مخالف ہیں اور زعم کیا ہے کہ اسکو روافض وضع کئے ہیں حافظ عسقلانی کہتے ہیں کہ دو حدیث کے درمیان
معارضہ نظر آنے کے سبب سے ابن جوزی نے صحیح حدیثوں کو چھوڑ دیا اسکی بڑی خطا ہے حالانکہ ان دونوں قصوں میں
جمع کرنا ممکن ہے یوں کہ ابتداء اسلام میں لوگ مسجد میں آنے کے واسطے اپنے گھروں میں سے دروازے رکھے تھے بعد
ان دروازوں کو سد کرنے کا حکم ہوا مگر علی مرتضی کے گھر کا دروازہ سد کرنا سبب اسکا یہہ تھا کہ لوگوں کے گھروں کو
دوسری طرف سے باہر نکلنے دروازے تھے مگر علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے گھر کو جانیکا راستہ بجز اس دروازے کے نہ تھا اس لئے
انکے دروازے کو باقی رکھنے کا حکم ہوا اسی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی مرتضی کو فرمائے اس مسجد میں جنابت کی
حالت سے گذرنا کسی کو حلال نہیں سوا تمہارے اور میرے شاید اس حکم کے بعد لوگ دروازے سد کئے پر آسانی کے واسطے
چھوٹے سے دریچے کہ جسکو خوخہ کہتے ہیں بنائے وفات کے ایام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ان تمام دریچوں کو

بند کرو مگر ابوبکر کا دریچہ چوتھی حدیث بخاری نے روایت کیا ہی کہ بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا کہے وا راساہ یعنی سر گیا تنہر
بہت درد ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے وو دن ہوتا اور مین زندہ رہتا تو تیرے لئے مغفرت مانگتا اور دعا کرتا
بی بی عایشہ کہے واثکلاہ مین سمجھتی ہون واللہ آپ میرا مرنا دوست رکھتے ہو اگر مین مرگئی تو دن تمام نہین ہوئے تک آپ
دوسری بی بی کے ساتھ بیاہ کرینگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے بلکہ مین وا راساہ کہتا ہون مقرر مین ارادہ کیا ابوبکر کو اور انکے
فرزند کو بلوا بھیجون پھر انکو عہد کردون کہنے والا کہتا ہے یا آرزو کرنے والا آرزو کرتا ہے پھر مین بولا اللہ تعالی ابا کرتا ہے
اور مومنان دفع کرتے ہین یا اللہ تعالی دفع کرتا ہی اور مومنان ابا کرتے ہین اور امام احمد اور مسلم بی بی عایشہ رضی اللہ
عنہا سے یون روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مرض الموت مین مجھے کہے ترے باپکو اور بھائی کو بلا تا کہ
نوشتہ کردون مجھے اندیشہ ہی کہ کوئی آرزو کرنے والا آرزو کرے اور کہنے والا کہے کہ مین اولی ہون اللہ تعالی اور مسلمانان کسی کو نہین چاہتے
مگر ابوبکر کو اور امام احمد کی ایک روایت مین یون آیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مرض الموت مین مجھے کہے عبدالرحمن بن
ابی بکر کو بلوا مین ابوبکر کے واسطے نوشتہ کردیتا ہون تا انکے بابمین کوئی اختلاف نکرے بعد فرمائے بلا مسلمانان ابوبکر کے بابمین
اختلاف کرنے سے اللہ کی پناہ اور عبداللہ بن احمد کی زوائد مین یون آیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ای ابوبکر تمھارے
بابمین اللہ تعالی اور مومنان اختلاف کرنے سے ابا کرتے ہین اور بزار کی روایت مین آیا ہی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی بیماری سخت ہوئی تو فرمائے دوات اور کاغذ لے آ ابوبکر کے واسطے نوشتہ کردیتا ہون تا ان لوگون مین اختلاف نکرین بعد
فرمائے معاذ اللہ لوگ ابوبکر کے بابمین اختلاف نہین کرینگے یے روایتین ابوبکر صدیق کے خلافت پر بمنزلہ نص کے ہین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سمجھے کہ انکی خلافت مین لوگ تکرار نہین کرینگے اسلئے نوشتہ نہین کر دئے ویسا ہی ہوا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی
خلافت کی بات مین کوئی اختلاف نہ کیا اپنی حیات تک خلافت کا سرانجام دیکے اپنے آخری وقت عمر کو اپنا ولیعہد کئے
انکی خلافت مین بھی کوئی تکرار نہ لایا انکے بعد جو کہین کہ وے غصب منصب کئے تو کتنے ہین بھوکتے پانچوین حدیث امام احمد اور
بخاری اور مسلم ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مین نے خواب دیکھا گویا مین ڈول بکرہ
یعنی چرخ کو باندھتے سو ڈول کو لیکے کنوے سے پانی کھینچتا ہون اس مین ابوبکر آئے اور ایک یا دو ڈول بھر کے کھینچے انکے کھینچنے مین
ناتوانی تھی اللہ انکو بخشے انکے بعد عمر آکے پانی کھینچنے لگے انکے ہاتھ وہ ڈول غرب یعنی بہت بڑا ڈول ہوا مین کسی عبقری کو
نہین دیکھا عمر جو کام کرتا ہی سو کرے یہان تک کہ تمام لوگ سیراب ہوئے اور تھان پر بیٹھ گئے اس حدیث کو امام احمد اور بخاری
اور مسلم ابوہریرہ سے اور طبرانی کبیر مین عبداللہ بن مسعود سے بھی روایت کئے ہین علما کہتے ہین اس خواب مین صدیق کی خلافت
کی طرف اشارہ ہی اور ڈول کھینچنے سے مراد بڑے بڑے فتوح ہین جو انکے وقت مین ہوئے امام شافعی کتاب الام مین کہے ہین
ابوبکر رضی اللہ عنہ کے کھینچنے مین ناتوانی کنایت ہی اس سے کہ انکی خلافت کی مدت کم ہوگی جلد رحلت کرینگے اور مرتدو سے

رہینگے پس اُمور کے دیکھتے آپ کے وقت میں ملک زیادہ فتح ہوئے جیسے عمر رضی اللہ عنہ کے وقت فتح ہوئے اِس تاویل کی تائید کرتی ہے
ابن مسعود کی حدیث جو طبرانی نے روایت کیا ہے کیونکہ اُس میں اِس قصے کے بعد زیادہ کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کو فرمائے
ای ابوبکر اِس خواب کی تعبیر کرو ابوبکر کہے اُنکے بعد میں والی ہوؤنگا مگر بعد عمر ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے فرشتے بھی
ایسی ہی تعبیر کیا لیکن اِسکی سند میں ایوب بن جابر ہے وہ ضعیف ہے اور یہہ زیادتی منکر ہے اور اِس حدیث میں بکرہ کا لفظ جو
آیا ہے سہو محدثین کے باب سے اور کاف دونوں حرفوں کو فتح سے ہے وہ چرخ کو کہتے ہیں جس میں ڈول لٹکا دیتے ہیں اِس لیے
ہمنے حدیث کے ترجمے میں چرخ کو باندھے سو ڈول کرکے کہے بعضی بکرہ کاف کے سکون سے پڑھتے ہیں وہ شتر مادے کو کہتے ہیں
جو جوان ہے اِس وقت میں ترجمہ یوں ہوگا اونٹ کو پانی پلانے سو ڈول اور عبقری فربہ قوی محنتی شخص کو کہتے
ہیں اور ابوبکر کے حق میں دعا جو فرمائے سو عرب کے عادت رہی جس پر مہربان رہتے ہیں اُسکو یہہ کلمہ کہتے ہیں بعضی شارحین کہے
ہیں اُس میں ابوبکر کی وفات جلد ہونے پر اشارہ ہے جیسا اِذا جاء کے سورہ میں واستغفرہ کے لفظ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات
قریب ہونے پر اشارہ ہے اور امام احمد اور بزار اور طبرانی نے ابی الطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت کیے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فرمائے میں جو اب میں پانی بھرتا تھا کہ کالی بکریاں اور کرّے بکریاں میرے پاس آئیں پھر ابوبکر آکے ایک ڈول یا دو ڈول
کھینچے اُنکے کھینچے میں ناتوانی بھی اللہ اُنکو بخشے پھر عمر آکے پانی بھرنے لگے سو اُنکے ہاتھ میں ڈول بڑا ہو گیا سو حوض بھر دئے
اور آنے والوں کو سیراب کئے میں نے کسی عبقری کو نہیں دیکھا کہ عمر سے خوب بھرتے ہوں سو سیاہ بکریوں کو تعبیر عرب سے
کیا اور کرّوں کو عجم سے حافظ عسقلانی کہا اِسکی سند حسن ہے چھٹویں حدیث امام احمد اور اصحاب السنن اور ابن
حبان وغیرہ سفینہ سے روایت کئے ہیں کہے میں سنا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے خلافت تیس برس
رہیگی اُس کے بعد بادشاہت ہوگی اور ایک روایت میں یوں آیا ہے خلافت میرے بعد تیس برس رہیگی اُسکے بعد بادشاہت
ہوگی کاٹ کھانے والی یعنی سراپا ظلم و ستم ہوگا ابن حبان نے اِس حدیث کی تصحیح کی ہے اور بزار نے ابی عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تمھاری دین اول نبوت اور رحمت سے شروع ہوئی اُسکے
بعد خلافت اور رحمت ہوگی اُسکے بعد سلطنت اور ظلم اِس حدیث کی سند حسن ہے پہلی حدیث میں حضرت فرمائے خلافت
تیس برس تک رہیگی اُس کے بعد بادشاہت تو اِس سے ابوبکر کی اور اُنکے بعد کے تینوں خلیفوں کی خلافت کی حقیت ثابت ہوئی
اور دوسری حدیث میں نبوت کے بعد خلافت اور رحمت ہوگی کرکے جو فرمائے وہ ابوبکر کی خلافت تھی سو اُنکی خلافت
کی حقیت اِس حدیث سے نکلتی ہے جب اُنکی خلافت حق ہوئی تو باقی خلفاء راشدین کی خلافت بھی حق ہوئی ساتھویں حدیث
ابو القاسم بغوی نے عبد اللہ بن عمر سے روایت کیا ہے کہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوں فرماتے تھے میرے
بعد بارہ خلیفے ہوونگے ابوبکر تھوڑے دن رہینگے اِسکی سند حسن ہے اور اِس حدیث کو طبرانی کبیر میں اور ابو نعیم کتاب المعرفہ

مین عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ یون روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے میرے بعد بارہ خلیفے ہونگے ابو بکر میرے بعد
نہ رہینگے مگر تھوڑے دن اور عرب کی چکی پھرانے والا جیگا حمید اور مریگا شہید عثمان اللہ تعالی انکو پیراہن پہنایا سو لوگ
نکالنا چاہینگے قسم ہی اسکی جسکے دست قدرت مین میرا جی ہی اگر تم اس پیراہن کو نکالو گے تو بہشت مین نہ جاوگے جب
اونٹ سوی کے ناکے مین پیٹھے چکی پھرانی کنایہ ہی امور کے انتظام اور بندوبست سے اس مراد عمر رضی اللہ عنہ ہین اور پیرہن کنایہ
ہی خلافت سے اسکو نکالنا کنایہ ہی خلافت سے عزل کرنے پر حدیث کا ابتدا یعنی میرے بعد بارہ خلیفے ہونگے کرکے صحیحین وغیرہ
مین مروی ہی اور اسکی صحت پہ سب کا اتفاق ہی اور اسکے الفاظ مختلف ہین بخاری اور مسلم نے روایت کئے ہین لَا یَزَالُ هٰذَا
الْاَمْرُ عَزِيْزًا يَنْصُرُوْنَ عَلٰى مَنْ نَاوَاهُمْ اِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيْفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ یعنی یہہ کام ہمیشہ قوی رہیگا غالب
آوینگے اسپر جو انسے عداوت کریگا بارہ خلیفون تک وے سب قریش مین ہوینگے اور امام احمد کی ایک روایت مین یون آیا ہی لَا
يَزَالُ هٰذَا الْاَمْرُ صَالِحًا اور انکی ایک روایت مین آیا ہی لَا يَزَالُ هٰذَا الْاَمْرُ مَاضِيًا اور مسلم کی ایک روایت مین
یون آیا ہی لَا يَزَالُ اَمْرُ النَّاسِ مَاضِيًا مَا وَلِيَهُمُ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا اور انکی ایک روایت مین یون آیا ہی اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ لَا
يَنْقَضِيْ حَتّٰى يَمْضِيَ فِيْهِمُ اثْنَا عَشَرَ خَلِيْفَةً پھر انکی اور ایک روایت مین یون آیا ہی لَا يَزَالُ الْاِسْلَامُ
عَزِيْزًا مَنِيْعًا اِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيْفَةً اور بزار کی روایت مین یون آیا ہی لَا يَزَالُ اَمْرُ اُمَّتِيْ قَائِمًا حَتّٰى يَمْضِيَ اثْنَا عَشَرَ
خَلِيْفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ اور ابی داود کی روایت مین اس لفظ کے بعد زیادہ کیا ہی فَلَمَّا رَجَعَ اِلٰى مَنْزِلِهٖ اَتَتْهُ قُرَيْشٌ فَقَالُوْا
ثُمَّ يَكُوْنُ مَاذَا قَالَ الْهَرْجُ یعنی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر کو تشریف لیگئے قریش آکے پوچھے اسکے
بعد کیا ہوگا تو فرمائے قتل اور انکی ایک روایت مین یون آیا ہی لَا يَزَالُ هٰذَا الدِّيْنُ قَائِمًا حَتّٰى يَكُوْنَ عَلَيْكُمْ اثْنَا عَشَرَ
خَلِيْفَةً كُلُّهُمْ تَجْتَمِعُ عَلَيْهِ الْاُمَّةُ یہہ روایات تمام جابر بن سمرہ سے ہی ہین انمین اختلاف جو آیا سو راویونکے سبب سے
ہی اور احمد اور بزار روایت کئے ہین کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھے کتنے خلیفے اس امت کے مالک ہوینگے کہے
ہم اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھے تو فرمائے بارہ خلیفے بنی اسرائیل کے نقبا کے شمار پر سیوطی کہے اسکی سند حسن ہی
اس حدیث مین بارہ خلیفے ہوینگے کرکے جو آیا ہی انکے تعیین مین علما کا اختلاف ہی کہ آیا وے سب ابتدا مین ہوینگے
یا قیامت تک سب ابتدا مین اور علی الاتصال ہوگئے یا مختلف اوقات مین یا سب ایکہی وقت مین قاضی عیاض نے کہا ہی
یہہ بارہ خلیفون کے وقت اسلام کا غلبہ رہیگا اور انکے کام مستقیم رہینگے اور تمام مسلمان ایکہی خلیفے کے تابع رہینگے سو
بنی امیہ کی سلطنت مین خلل ہونے کے قبل یہہ امر پایا گیا بعد ولید بن یزید کے وقت انمین اختلاف واقع ہوا آخر عباسیون کی
دولت قایم ہوئی ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری شرح بخاری مین کہا ہی قاضی جو کہا سو بات تحقیک ہی اور کُلُّهُمْ
تَجْتَمِعُ عَلَيْهِ الْاُمَّةُ جو بعضی روایتون مین آیا ہی اسکے قول کو تائید بخشتا ہی اسکی توضیح یون ہی حضرت صلی اللہ علیہ

[illegible]

وسلم جو فرمائے اُن بارہ پر امت اجتماع کریگی یعنی انکی خلافت پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہوگا سو لوگ تمام ابی بکر پر اتفاق کئے
بعد عمر پر انکے بعد عثمان پر انکے بعد علی پر بعد اس میں اور معاویہ میں نزاع ہوا اور صفین میں حکم کئے تھے اس روز سے معاویہ
بھی اسی دن خلیفہ کہلانے لگے پھر جب امام حسن معاویہ سے صلح کئے لوگ تمام معاویہ پر جمع ہوئے انکے بعد یزید پر بعد امام
حسین پر لوگوں کا اتفاق نہ ہوا اور ایسے ہی جو بعد یزید کے مرنے کے بعد اختلاف ہوا آخر عبد الملک بن مروان پر اتفاق
کئے اسکے بعد ولید بن عبد الملک پر اسکے بعد سلیمان بن عبد الملک پر اسکے بعد عمر بن عبد العزیز پر انکے بعد یزید بن عبد الملک پر
سو یہ گیارہ شخص ہیں جن پر اتفاق کئے اسکے بعد [illegible] ولید بن یزید بن عبد الملک ہوا اس پر چار سال تک اتفاق تھا چار
سال کے بعد اس سے اختلاف کرکے اسکو قتل کئے اور خلافت کے واسطے اختلاف کرنے لگے فساد شروع ہوا اور احوال بدل گئے
اسکے بعد امت کی خلیفہ پر باقی نہ رہی یزید بن ولید جو اسکے چچیرے بھائی پر کمر باندھا اسکی مدت دراز نہ ہوئی اور اسکے کاموں
انتظام نہیں ہوا تھا کہ اسکے ماں کا جایا بھائی مروان بن محمد بن مروان جسکو مروان الحمار کہتے ہیں اس سے لڑنے کو نکلا اور
یزید بن ولید جب مرا اسکا بھائی ابراہیم خلیفہ ہوا مروان کے اور اسکے درمیان جھگڑا رہا کہ اسی میں بنی العباس نکلے اور پہلا
اول خلیفہ سفاح ہوا اور اسکو انتظام نہ ہوا تھا کہ وہ مر گیا اسکے بعد اسکا بھائی منصور خلیفہ ہوا اگرچہ خلافت بہت روز تک
مغرب کا ملک اسکی حکومت سے نکل گیا امرو … اندلس وغیرہ پر متغلب ہوکے ایسے تمرد کیا وہ کہلائے آخر تک صرف نام کے
واسطے رہ گیا سوائے مروانیہ کے وقت تمام روئے زمین پر مغرب مشرق شمال جنوب جتنے ملکوں کو مسلمان فتح کئے تھے
سب میں انکی ہی خلیفہ کے نام سے خطبہ پڑھتے تھے اور کوئی اسکے بے حکم کچھ امر نہیں کرتا تھا بعضی کہے ہیں ان بارہ خلیفوں سے
مراد وے بارہ شخص ہیں جو دین کے امور پر قائم رہینگے اگرچہ ایک کے بعد ایک نہ ہوں سیوطی کہا انکے قول کو مسدد جو اپنی مسند
کبیر میں روایت کیا ہے تائید کرتی ہے اسکی روایت میں یوں ہی ہے امت ہلاک نہ ہوگی یہاں تک کہ اس میں بارہ خلیفے ہونگے
وہ سب ہدایت اور دین حق پر عمل کرینگے ان میں سے دو شخص اہل بیت سے محمد کے ہونگے اس قول پر بارہ شخص کا بیان یوں
ہے یہاں ہی چار خلیفے اور امام حسن اور معاویہ اور عبد اللہ بن زبیر اور عمر بن عبد العزیز یہ آٹھ شخص ہوئے وے سب دین کے
امور پر قائم تھے انکے ساتھ مہدی عباسی اور طاہر عباسی کو بھی شمار کریں تو ہو سکتا ہے کیونکہ وے دونوں بھی
کام پر بہت مستقیم تھے اب دو شخص باقی رہتے ہیں ان میں ایک مہدی منتظر ہیں دوسرے کو اللہ جانے بعضی کہتے ہیں یہ بارہ خلیفے
مہدی منتظر کے بعد ہونگے اور دلیل اسکے بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ مہدی کے بعد بارہ شخص ہونگے چھے ان میں
حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد میں اور پانچ حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد میں اور ایک شخص دوسرے لوگوں کے لیکن یہ روایت
واہی ہے ان بارہ شخص سے وے بارہ حکومت شیعہ بارہ امام کہتے ہیں مراد ہو نہیں سکتی کیونکہ حدیث میں تو آیا ہے کہ وے
امر کے والی ہونگے اور یہ بارہ امام میں سوا علی مرتضی اور امام حسن رضی اللہ عنہما کے کوئی خلیفہ نہ ہوا اور حسن رضی اللہ عنہ کا

امر کچھ ظاہر ہو نہ پایا تھا کہ آپ سے پہلے ہوئے باقی کوئی شخص دعوی امامت و خلافت کا نہ کیا بارھوین جسکو محمد المہدی المنتظر کہتے ہین
انکا انتقال لڑکپن ہی مین ہوا شیعہ کے قول سے انھون برس رای کے غار مین مخفی ہین چھپے یہہ لوگ کاہیکو مراد ہو گئے اور اس حدیث مین
اور سابق مذکور ہوئی سو حدیث یعنی خلافت میرے بعد تیس برس تک ہی تناقض نہین ہی کیونکہ پہلی حدیث سے خلافت
نبوت مراد ہی اور اس حدیث سے مطلق خلافت ہی آٹھوین حدیث حاکم نے روایت کیا ہی انس رضی اللہ عنہ سے کہے بنی مصطلق
مجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجے اور کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو آپکے بعد ہم اپنے صدقات کس کے
پاس دیا کرین مین آکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ابوبکر کے حوالے کرو اس حدیث کو
حاکم تصحیح کیا ہی اور ابن عساکر یہہ بھی زیادہ کیا ہی کہے ابوبکر کو ہم اگر نہ پاوین تو کس کو دینا تو فرمائے عمر کو پوچھے انکو بھی نہ پاوین تو
کس کو دینا فرمائے عثمانکو اور تمکو خسارہ ہو جس روز عثمان مارا جائیگا نوین حدیث احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور بیہقی اور ابو
یعلی اور حاکم اور ضیاء مقدسی کتاب المختارہ مین حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
میرے بعد دو شخصون کی اقتدا کرو ابوبکر اور عمر ترمذی کہا کہ یہہ حدیث حسن ہی اور حاکم اسکی تصحیح کیا ہی اسکو حاکم نے ابن مسعود سے
اور طبرانی ابو الدردا رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کئے ہین اور اُسکے آخر مین زیادہ کئے کیونکہ وے دونون اللہ کی ایک دراز رسی ہین
جس نے ان پر تمسک کیا تو وہ پکڑا اگہہ مضبوط جو ٹوٹنے والی نہین اور احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور ابن حبان اپنی صحیح مین حذیفہ
رضی اللہ عنہ سے یون روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مین نہین جانتا کہ کتنے روز تمھارے پاس ہونگا تم میرے بعد دو
شخص یعنی ابوبکر اور عمر کی اقتدا کرو اور عمار کی سیرت کو تمسک کرو اور ابن مسعود جو کہا اسکو سچ سمجھو اور ترمذی ابن مسعود سے اور
رویانی حذیفہ سے اور ابن عدی انس سے یون روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے میرے بعد اصحاب سے دو شخص یعنی ابوبکر
اور عمر کی اقتدا کرو اور سیرت عمار کی اختیار کرو اور ابن مسعود کے عہد کو استوار رکھو بعضون نے اس حدیث کو خلافت کے احادیث مین
داخل کئے ہین بندۂ عاصی کہتا ہی اس مین خلافت کی طرف کچھ اشارہ نہین ان احادیث مین داخل کرنا زیادتی ہی مگر یون کہنا کہ
اس حدیث مین ابوبکر اور عمر کی اقتدا کرو کر کے وارد ہوا اور دونون آپ خلیفہ ہون کر کے کہے ہم تو مامور ہین انکی اقتدا کرنے پر
تو اس بات مین بھی انکی اقتدا کرنا جب انکی اقتدا اس بات مین کئے انکی خلافت حق ہوئی دسوین حدیث ابن حبان نے
سفینہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد جب بنائے اُس مین آپ ایک پتھر رکھے اور ابوبکر کو کہے تمھارا پتھر
میرے پتھر کے بازو سے رکھو بعد عمر کو کہے تمھارا پتھر ابوبکر کے پتھر کے بازو سے رکھو بعد عثمان کو کہے تمھارا پتھر عمر کے پتھر کے
بازو سے رکھو بعد فرمائے میرے بعد یہی خلفا ہین ابو زرعہ کہا اسکی اسناد لاباس بہ ہی اور اس حدیث کو ابن عدی کامل مین اور
حاکم مستدرک مین نکالے ہین انکا لفظ یون ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر اور عمر اور عثمانکو فرمائے یہ لوگ میرے
بعد کام کے والیان ہین اور اسکی تصحیح کی ہی اور اسکو بیہقی دلایل النبوۃ مین بھی روایت کیا ہی گیارھوین حدیث طبرانی نے

عصمہ بن مالک سے روایت کیا ہے کہ ہم عرض کیے یا رسول اللہ آپکے بعد ہم اپنے صدقات کو کسکے حوالے کریں تو فرمائے ابوبکر کی سپرد کرو حافظ
عسقلانی کہا اس حدیث کی سند ضعیف ہے بارھویں حدیث اسماعیلی اپنی معجم میں سہل بن ابی حثمہ سے روایت کیا ہی کہ ایک
اعرابی آیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ [illegible] ادھار بیچا اور پوچھا اگر آپ رحلت کریں تو یہ قیمت کون دیگا فرمائے ابوبکر پوچھا انکے بعد
کون ادا کریگا تو فرمائے عمر پوچھا انکے بعد کون ادا کریگا تو فرمائے عثمان پوچھا انکے بعد کون ادا کریگا تو فرمائے اُن کے بعد تو بھی اگر مر
سکتا ہی تو مر جا اس حدیث کو طبرانی اپنی اوسط میں مختصر روایت کیا ہی اور ابن عدی کامل میں ابن عمر اور ابی ہریرہ سے بھی روایت
کیا ہی اُس میں یوں ہی وہ کہا اگر عمر کو نہ پاوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اگر تجھ سے عمر مر جاوے تو تو مرنے کی طاقت
رکھتا ہو تو مر تیرھویں حدیث دارقطنی اور خلعیات اور ابن عساکر اور دیلمی مسند فردوس میں اور ابو طالب عشاری فضائل
صدیق میں علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تمکو مقدم کرنے کے واسطے اللہ سے میں تین بار
سوال کیا تو اللہ انکار کیا مگر ابوبکر کو ہی مقدم کیا چودھویں حدیث ابوبکر شافعی غیلانیات میں اور ابن عساکر بی بی حفصہ رضی اللہ
عنہا سے روایت کیے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں کہی اثنائے بیماری میں ابوبکر کو کیوں مقدم کرتے ہو تو فرمائے میں انکو مقدم نہیں کیا
لیکن اللہ انکو مقدم کیا پندرھویں حدیث امام احمد اور ابو داؤد اور طبرانی نے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کیے ہیں
کہ ایک شخص آکے عرض کیا یا رسول اللہ میں خواب دیکھا آسمان پر سے ایک ڈول اترا ابوبکر آکے اس ڈول کی لکڑی پکڑ کے پانی پئے پر تھوڑا سا
پیا بعد عمر آکے ڈول کی لکڑی پکڑ کے پیئے اتنا پیئے کہ پیٹ بھر گیا بعد عثمان آکے اسکی لکڑی پکڑ کے پانی پیئے انکا بھی شکم بھر گیا بعد علی
آکے پکڑے انکے ہاتھ سے کسی کھینچ لیا اور انکے بدن پر کچھ پانی گرا معلوم کیجئے پانچویں حدیث اس حدیث کے ساتھ متحد ہی مگر اس میں
خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خواب دیکھے تھے یہاں خواب کوئی دوسرا شخص دیکھا ہی اور وہاں کنوے کا پانی کھینچتے تھے یہاں آسمان
پر سے اترا ہوا ڈول کا پانی ہے اور اُس میں دو شخص کا حال فقط مذکور تھا یہاں چاروں خلیفوں کا حال مذکور ہی اس حدیث میں ہم ڈول کو
کی تعبیر جو فتوح سے کئے تھے اسی تعبیر کو یہ حدیث تقویت دیتی ہی کیونکہ ابوبکر کے وقت میں بہت کم فتوح ہوئے بخلاف عمر اور
عثمان رضی اللہ عنہما کے زمانے کے کہ اُس میں بہت سے ملک فتح ہوئے اور علی رضی اللہ عنہ کے خلافت میں کوئی ملک فتح نہ ہوا بلکہ
سرکشوں کی تنبیہ میں آپ مشغول رہے ملکوں کی فتح کرنے سے کام نہ ہو سکا سولھویں حدیث امام احمد اپنی مسند میں اور ابن عساکر
اپنی تاریخ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیے ہیں کہ رسول اللہ علیہ وسلم فرمائے صبح ہونے کے قبل میں خواب دیکھا کنجیاں اور ترازو
مجھے دئے پھر اُسکے ایک پلے میں مجھے رکھے اور دوسرے پلے میں تمام امت کو رکھکے تولے تو میری طرف کا پلہ جھکا بعد ابوبکر کو لاکے میری
امت کے ساتھ تولے تو ابوبکر کا پلہ جھکا انکے بعد عمر کو لاکے تولے تو عمر کا پلہ جھکا انکے بعد عثمان کو لاکے تولے تو عثمان کا پلہ جھکا انکے
بعد وہ ترازو جاتا رہا اس حدیث کو طبرانی کبیر میں اور ابن عدی کامل میں اور ابن عساکر تاریخ میں معاذ بن جبل سے اور طبرانی
کبیر میں اسامہ بن شریک سے اور امام احمد اپنی مسند میں اور حکیم ترمذی نوادر الاصول میں اور ابو نعیم فضائل صحابہ میں [illegible]

اپنی فوایدمین اور طبرانی کبیرمین اور حاکم مستدرک مین ابی امامہ سے یون روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مین
بہشت مین گیا تھا میرے آگے کسی کے چلنے کی آواز آئی مین نے پوچھا یہہ کس کی آواز ہی کہے بلال کی پھر مین جاکے دیکھا تو بہشت کے
اکثر لوگ مہاجرین کے فقرا اور مسلمانون کے بچے ہین اغنیا اور عورتین بہت کم کسی نے مجھے کہا دروازے پر یہان اغنیا کا حساب ہو رہا ہے
اور انکو خالص کر رہین اور عورتون کو دونون سرخ چیزین سونا اور حریر گرفتار کئے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے پھر
ہم جنت کے آٹھ دروازون مین کے ایک دروازے سے نکلے جب مین دروازے کے پاس آیا تو ایک ترازو لا کے اسکے ایک پلے مین مجھے رکھے
اور دوسرے پلے مین میری تمام امت کو رکھے سو مین گران ہوا بعد ابوبکر کو لا کے ایک پلے مین رکھے اور تمام امت کو دوسرے
پلے مین رکھکے تولنے لگے تو ابوبکر گران ہوئے بعد عمر کو لا کے ایک پلے مین رکھے اور تمام امت کو دوسرے پلے مین رکھکے تولے تو
عمر گران ہوئے اور میری امت کا ایک ایک شخص جو گذرتا تھا مجھے بتاتے تھے پھر عبد الرحمن بن عوف کو نہ پایا انسے نا امید تھا جب
انھون نے آمین پکارا ای عبد الرحمن انھون نے کہے میرے ماں باپ آپ پر فدا ہین یا رسول اللہ قسم ہی اسکی جو آپکو حق کے ساتھ مبعوث
کیا مین آپکے پاس آنے کو خلاص نہ پاسکا یہان تک کہ مجھے گمان ہوا کہ آپکو نہ دیکھونگا مگر بوڑھا ہو کے فرمائے کیون تو عبد الرحمن کہے
میرا مال بہت ہونے کے لئے مین محاسبہ دیتا تھا یہان تک کہ خلاص پایا ابن جوزی اس طریق کو موضوعات مین داخل کیا ہی اور کہا ہی اسکی
سند مین عبد اللہ بن حرا اور علی بن یزید اور قاسم ابو عبد الرحمن شامی مولی یزید بن معاویہ ہین یہہ تینون ضعیف ہین ابن حبان کہا ہی یہہ
تینون شخص جب کسی سند مین جمع ہون تو اس حدیث کو وہی بنائے ہین حافظ ابن حجر عسقلانی کہے اس حدیث کا ایک قوی شاہد ہی
اسکو طبرانی نے حفصہ سے روایت کیا ہی حافظ عسقلانی نے یہہ لکھکے بولا ہی ہمکو اس حدیث مین زیادہ کلام کرنے کی حاجت نہین
کیونکہ خود امام احمد کہے ہین کہ وہ کذب ہی شاید کہ امام احمد اس حدیث کو مار ڈالے تھے کاتب نے سہو سے اسکو داخل کر دیا اور
اس حدیث کو شیرازی القاب مین اور ابن مندہ اپنی فوایدمین اور ابن عساکر اپنی تاریخ مین عرفجہ اشجعی سے یون روایت کئے ہین کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے میرے اصحابکو آج کی شب ترازو مین تولے جب ابوبکر کو تولے تو انکا وزن گران ہوا بعد عمر کو تولے انکا وزن بھی
گران ہوا بعد عثمان کو تولے انکا وزن سبک ہوا بعد فرمائے عثمان مرد صالح ہی اس حدیث کو امام احمد اپنی مسند مین اسود بن ہلال سے
وہ اپنی قوم کے ایک مرد سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے آج کی شب کو خواب مین دیکھا کہ میرے اصحاب سے
تین شخص کو تولے ابوبکر کو تولے تو انکا وزن گران ہوا بعد عمر کو تولے انکا وزن بھی گران ہوا بعد عثمان کو تولے ہمارے صاحب کا
وزن سبک ہوا وہ صالح ہی اس حدیث کے رجال ثقہ ہین صحابی کا نام معلوم نہ ہونا کچھ ضرر نہین دیتا کیونکہ صحابہ سب ثقہ ہین اور یہہ
شخص شاید جبر اعرابی ہو کیونکہ ابن مندہ اور ابن عساکر اپنی تاریخ مین اسود بن ہلال سے روایت کئے ہین کہ حجرہ مین ایک شخص اذان
دیتا تھا اسکا نام جبر تھا کہا عثمان نہ مرینگے جبتک اس امت کے والی نہ ہون انسے پوچھے تمکو کیونکر معلوم ہوا تو کہے مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز پڑھا بعد حضرت ہماری طرف پھر کے بیٹھے اور فرمائے آج کی شب میرے اصحاب کو تولے پھر وہ حدیث

ذکر کیا لیکن اسکے آخر میں یوں ہے پھر عثمان کو تولے انکا پلہ بھی بھاری ہوا ابوداود اور ترمذی نے ابوبکرہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول الله
صلی الله علیہ وسلم فرمائے تم میں سے کوئی خواب دیکھا ہے سو ایک شخص کہا میں دیکھا ہوں ایک ترازو آسمان پر سے اترا آپکو اور ابوبکر کو تولے
آپکا وزن گران ہوا آپ ابوبکر اور عمر کو تولے ابوبکر کا وزن گران ہوا بعد عمر کو اور عثمان کو تولے عمر کا وزن گران ہوا اسکے بعد
ترازو جاتا رہا پھر ہم رسول الله صلی الله علیہ وسلم کے چہرے پر ناخوشی دیکھے ستر ہویں حدیث ابن سعد نے حسن بصری سے
مرسل روایت کیا ہے کہ ابوبکر رضی الله عنہ کہے یا رسول الله میں خواب دیکھا کہ لوگوں کی نجاست میں چلتا ہوں رسول الله صلی الله علیہ
وسلم فرمائے تم لوگوں کے راہ پر ہوگے ابوبکر پھر کہے اور میں دیکھا میرے سینے پر دو نقش ہیں فرمائے دو برس ہیں اٹھارویں حدیث عبد الله
بن سبع الله نے کتاب الشفا میں ابوہریرہ رضی الله عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی الله علیہ وسلم جبریل کے ساتھ تھے کہ ابوبکر رضی الله عنہ
ادھر سے گذرے جبریل کہے یہ تمہارے رفیق ابوبکر ہیں نبی صلی الله علیہ وسلم فرمائے ای جبریل تم انکو جانتے ہو جبریل کہے وہ نسبت
زمین کے آسمان پر زیادہ مشہور ہے انکا نام آسمان میں صدیق اور زمین میں عتیق اور فرشتے انکا نام حلیم قریش رکھے ہیں
وہ تمہارے زندگی میں وزیر ہیں اور تمہارے خلیفہ ہیں وفات کے بعد اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ جبریل نبی صلی الله علیہ وسلم کے ساتھ
تھے ابوبکر آگئے جبریل کہے یا رسول الله یہ ابوبکر ہیں رسول الله صلی الله علیہ وسلم فرمائے کہ تم انکو جانتے ہو جبریل کہے انکی زمین سے
زیادہ آسمان پر شہرت ہے اور فرشتے انکا نام حلیم قریش رکھتے ہیں آپکی حیات میں وہ آپکے وزیر ہیں اور آپکی وفات کے بعد خلیفہ
ہوویں گے اس حدیث کو ابن جوزی موضوعات میں ذکر کیا ہے اس کی سند میں ابو ہرون اسمعیل بن محمد بن یوسف
اسکا راوی ہے جو حدیث کی سرقت کرتا ہے اس دلیل سے صحیح نہیں ابن طاہر کہا وہ کذاب ہے اور حاکم کہا ہے وہ موضوع حدیثوں کو
روایت کرتا ہے حافظ ابن حجر لسان المیزان میں اس بات کو رد کئے اور کہے اس کے رجال ثقہ ہیں علی بن ولید کے سوائے دوسروں کا احوال بیان
کرنے کی حاجت نہیں علی کو ابن حبان ثقہ لوگوں میں لکھا ہے اور اس حدیث کو دوسری طریق بھی ہے ابوالعباس عسکری لشکریات میں
اور حسن بن عرفہ نے فضائل صدیق میں اور حافظ عمر بن محمد ملا اپنی سیرۃ میں ابی ہریرہ رضی الله عنہ سے روایت کئے ہیں کہ جبریل نبی
صلی الله علیہ وسلم کے پاس آکے درنگ خلوت کرتے تھے پھر ابوبکر صدیق آگئے جبریل کہے یہ ابن ابی قحافہ ہیں رسول الله صلی الله علیہ وسلم فرمائے
ای جبریل کیا تم انکو آسمان میں جانتے ہو جبریل کہے قسم ہے اسکی جو تمکو ٹھیک بات دیکے بھیجا انکی زمین کی بہ نسبت آسمان پر زیادہ شہرت
ہے انکا نام آسمان پر حلیم ہے ابن حبان کہا اس کی سند میں احمد بن الحسن بن ابان ہے وہ کذاب ہے دجال ہے ثقہ لوگوں سے حدیث
جھوٹی بناتا ہے اور ابن عدی کہا وہ حدیث کی سرقت کرتا ہے اکیسویں حدیث حاکم نے مستدرک میں اور ابونعیم فضائل الصحابہ
میں بی بی عائشہ رضی الله عنہا سے روایت کئے ہیں کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم فرمائے میرے بعد خلافت کے امیر ابوبکر اور عمر اور عثمان
ہیں بائیسویں حدیث ابن سبع الله نے کتاب الشفا میں بی بی عائشہ رضی الله عنہا سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی الله علیہ وسلم ہمارے
گھر میں ایک شب کو تھے میں نبی صلی الله علیہ وسلم انکی طرف دیکھتی رہی تو میں بولی یا رسول الله کیا میں آپکی عورتوں میں سے عزیز

یعنی لوگوں کا امام ہونگے
یعنی حلیم
ہیں

نہین تو فرمایا ہان مین بولی یا رسول اللہ میرے باپکی کچھ بات فرماؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جبریل مجھے خبر دیتے جب اللہ تعالی ارواح کو پیدا
کیا تو تمام کی ارواح مین ابوبکر کو پسند کیا اور بہشت کی متی سے انکی سرشت کیا اور آب حیات سے اُسکو مخلوط کیا اور انکے لئیے بہشت
مین سفید موتی کی حویلی بنایا اور اُس مین موتی کے بالاخانے رکھا اور اللہ تعالی انکے واسطے اپنی ذات پر آپ ضامن ہوا کہ انکو گناہ پر
تکلیف نہ کرے اور انکے نیکیون کو سلب نکرے اور مین انکے لئے اللہ کے پاس ضامن ہوا جیسا اللہ نے اپنی ذات پر آپ ضامن ہوا کہ میری
قبر مین ہم پہلو اور میری خلوت مین الفت دینے والا اور میرے بعد میری امت پر خلیفہ کوئی نہونا سوا تیرے باپ یعنی ابوبکر کے
اور اُس پر جبریل اور میکائیل بیعت کئے اور سفید موتی کی جھندے پر انکے نام سے خلافت باندھکے اللہ کے پاس لیگئے اور انکے جھندے
کو عرش کے نیچے نصب کئے اور اللہ تعالی فرشتون کو بولا میرا بھی جس بات سے راضی ہو مین بھی اس بات سے راضی ہوا سو تمھار
باپ سے آسمان اور زمین کے لوگ اور چند شیطان اور جنون کی ایک جماعت بیعت کرنا فخر کے لئے بس ہی یہان تک کہ مین جنگلی
جانورون سے بھی اس کا عہد لیا ہون ای عایشہ اس حدیث کا جو کوئی انکار کریگا تو وہ کافر ہی عایشہ کہے مین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی پیشانی پر بوسہ دئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ای عایشہ تجھے اتنا بس ہی کہ جو بولے تو میری عورت نہین تو
مین اُسکا نبی نہین جسکو خدا اور رسول سے بیزار ہونا خوش لگتا ہی تو تیرے سے بیزار ہو و اس حدیث کو خطیب بھی دو طریق
سے روایت کیا ہی اور کہا ہی یہ حدیث ثابت نہین اور ذہبی میزان مین کہتا ہی اسکی دو سندین ہین دونون بھی باطل اور ابن الجوزی اسکو
موضوعات مین وارد کیا ہی اکیسوین حدیث دیلمی مسند فردوس مین علی رضی اللہ عنہ سے اور ابن عساکر اپنی تاریخ مین ابی البختری
سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جبریل میرے پاس آئے مین پوچھا میرے ساتھ کون ہجرت کریگا تو فرمائے
ابوبکر اور وہی آپکے بعد آپکی امت کے کام کا والی ہوگا اور آپکی امت مین سب سے افضل وہی ہی یہ حدیث بھی ثابت نہین بائیسوین
حدیث ابن شاہین سنت مین اور ابن عساکر تاریخ مین علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
وفات نہوا یہان تک کہ مجھے فرمائے اپنے بعد خلیفہ ابوبکر ہی انکے بعد عمر انکے بعد عثمان انکے بعد تو اس حدیث کو ابو العباس ولید
بن احمد زوزنی بھی کتاب شجرة العقل مین روایت کیا ہی کا اس حدیث کی صحت مین نظر ہی شاید موضوع ہو تیئیسوین حدیث
ابو نعیم فضایل صحابہ مین اور ابن عساکر اپنی تاریخ مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلال کو کہے
ای بلال لوگون مین ندا کر دو میرے بعد خلیفہ ابوبکر ہی پھر کہے ندا کر دو کہ ابوبکر کے بعد خلیفہ عمر ہی پھر فرمائے ندا کر دو کہ عمر کے بعد خلیفہ عثمان
ہی ای بلال جا و اللہ تعالی نہین چاہا مگر اسی کو کا اسکے ثبوت مین بھی نظر ہی شاید موضوع ہو چوبیسوین حدیث ابن عساکر
اپنی تاریخ مین ابوبکر بن مختار بن فلفل سے وہ اپنے باپ مختار بن فلفل سے وہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ مدینے کے ایک باغ مین تھے ایک شخص آکے دروازہ کھولنا چاہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ای انس دیکھ کون ہی مین جاکے
دیکھا ابوبکر تھے مین آکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عرض کیا کہ ابوبکر آئے ہین فرمائے جا کر دروازہ کھول اور جنت کی بشارت

اور کہو میرے بعد تم خلیفہ ہو پھر میں جاکے خبر دیا بعد بھی ایک شخص آکے دروازہ کھلوانا چاہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے فرمایا دیکھو کون
میں جاکے دیکھا تو عمر بن الخطاب تھے پھر حضرت نے مجھے فرمایا جاکے دروازہ کھول اور جنت کی بشارت دے اور کہہ دو کہ
ابوبکر کے بعد تم خلیفہ ہو پھر جاکے خبر دیا بعد بھی ایک شخص آکے دروازہ کھلوانا چاہا حضرت نے مجھے فرمایا دیکھو کون ہیں میں دیکھے
تو عثمان بن عفان ہیں حضرت نے فرمایا دروازہ کھول اور جنت کی بشارت دے اور کہہ عمر کے بعد تم خلیفہ ہو اور تمہارا خون بہا
جائیگا تم صبر کرو گے اس حدیث کو ابن عساکر بھی ابوبکر سے وہ عبدالاعلی بن ابی المساور سے وہ عبداللہ بن ادریس سے وہ مختار بن فلفل
سے وہ انس سے روایت کیا ہے اور اسکی دوسری ایک طریق بھی ہے اسکو ابن حصین سے وہ مبارک بن فضالہ سے وہ اپنا بھائی مختار بن فلفل سے
وہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور ابن عدی نے اس طریق کو ابو یعلی بھی روایت کیا ہے اور اس حدیث کو بخاری اور مسلم ابو موسی
اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کیے ہیں لیکن اس روایت میں اتنا ہی مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے دروازہ کھول
اور جنت کی بشارت دے پر خلافت کا ذکر نہیں اور بیہقی دلائل النبوۃ میں زید بن ارقم سے بھی ایسی ہی روایت کیا ہے اس میں مذکور ہے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو یہہ تینوں صاحبوں کو بلا لانے کو بھیجے تھے اس کی سند ضعیف ہے اور اس میں بھی خلافت کا مذکور نہیں اور
ابو داؤد ایسا ہی قصہ نافع بن عبدالحارث خزاعی سے روایت کیا ہے اسکی روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بلال کو دروازہ
کھولنے کے لیے فرمائے اور طبرانی اوسط میں یہہ قصہ ابو سعید سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکو دروازہ کھولنے کا امر کیے
لیکن کسی روایت میں خلافت کا ذکر نہیں انس کی روایت میں خلافت کا ذکر جو آیا ہے شاذ ہے چھبیسویں حدیث ابن بخاری اپنی تاریخ
میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ابوبکر اور عمر کو میں مقدم نہ کیا لیکن انکو اللہ تعالی نے مقدم کیا اور میرے بعد
انکی بیعت نہ کیا سو تم انکی اطاعت اور انکی امداد کرو جسنے انکی بدی چاہا تو وہ اسلام کی بدی چاہا ستائیسویں حدیث
ابو نعیم نے فضائل صحابہ میں اور خطیب اور ابن عساکر اپنی تاریخوں میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم عباس کو فرمائے اے رسول اللہ کے چچا اللہ تعالی اپنے دین کو ابوبکر سے اور وزیر ابوبکر کو میرا خلیفہ کیا انکی بات سنو تو
فلاح پاؤگے انکی اطاعت کرو ہدایت پاؤگے ستائیسویں حدیث حسن بن زید علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں خواب دیکھا کہ میں اور ابوبکر اور عمر اور عثمان بیٹھے ہیں آسمان سے ایک تھال اترکے ابوبکر کے ہاتھ میں
ابوبکر اسکو کھاکے کنارہ ہوئے پھر عمر اسکو کھاکے کنارہ ہوئے بعد عثمان کھاکے کنارہ ہوئے پھر میں جاکے کھانے لگا میں کھاتا ہی تھا کہ
چند لوگ آکے میرے سے جنگ کرنے لگے اور میں بھی ان سے جنگ کیا پھر وہ میرے پر غالب ہوکے اس کو کھانے لگے اس میں بنی العباس
آکے ان سے لینے لگے اور میں بھی بنی العباس کی کمک کرکے ایسے لڑا پھر بنی العباس بیٹھکے کھانا کھائے اور اس کی تعبیر خلافت سے کیا
اور بنی العباس ہی خلافت کرینگے مری بات یاد رکھو کہ اٹھائیسویں حدیث دارقطنی اپنی سنن میں اور حاکم مستدرک میں
اور خطیب اور ابن عساکر اپنی تاریخوں میں اور دیلمی مسند فردوس میں سیرین ابی لیلی سے روایت کیے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

دعا مانگے یا اللہ تو برکت دیا میری امت کو میرے اصحاب مین اور انکی برکت مت چھین لے اور انکو ابوبکر پر مجتمع کر اور اسکا کام
متفرق مت کر کیونکہ اسنے ہمیشہ تیرے کام مین تائید کرتا رہا یا اللہ تو عمر بن الخطاب کو قوی کر اور عثمان بن عفان کو صبر دے اور علی کو
توفیق دے اور طلحہ کو مغفرت کر اور زبیر کو ثابت رکھ اور سعد کو سلامت رکھ اور عبدالرحمن بن عوف کی توقیر کر اور سابقین
اولین کو مہاجرین اور انصار سے اور جو اخلاص کے ساتھ میری پیروی کرتے ہین اور مجھے اور میری امت کو دعا کرتے ہین اور تکلف نہین کرتے
سب کو میرے سبب ملا سنو مین اور میری نیک امت تکلف سے بری ہین اس حدیث کے راوی کا نام بعضی نسخون مین زبیر بن ابی ہالہ
کر کے واقع ہوا ہی اور بعضی نسخون مین زبیر بن العوام ہی اور اس حدیث کو ابن الجوزی موضوعات مین داخل کیا ہی اور کہا ہی کہ اسکی
سند مین ضعفا ہین سب سے بہت ضعیف راوی سیف بن عمر ہی سیوطی کہے اسکو دوسری بھی ایک طریق ہی اسکو خطیب روایت
کیا ہی [illegible] مین حدیث ابن عدی کامل مین اور ابوطالب عشاری فضائل صدیق مین اور ابن مردویہ اپنی فوائد مین اور ابونعیم فضائل
صحابہ مین علی رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہے واللہ ابوبکر اور عمر کی امارت قرآن کی اس آیت مین ہی وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ
إِلَىٰ بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا فَلَمَّا نَبَّأَتْ بِهِ وَأَظْهَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهُ وَأَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ فَلَمَّا نَبَّأَهَا بِهِ
قَالَتْ مَنْ أَنْبَأَكَ هَٰذَا قَالَ نَبَّأَنِيَ الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ یعنی اور جب چھپا کر کی نبی نے اپنی کسی عورت سے ایک بات پھر جب اسنے
خبر کر دی اسکی اور جتا دیا وہ اللہ نے نبی کو نبی نے جتا دی اس مین سے کچھ اور ٹلا دی کچھ پھر جب وہ جتا دیا عورت کو بولی تجکو
کس نے بتایا یہہ کہا مجکو بتایا اس خبردار واقف کار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ کو کہے تیرا باپ اور عایشہ کا باپ
میرے بعد لوگون کے والی ہوونگے اور یہہ بات کسی کو مت کہیو آخر کے چند روایت حجت پکڑنیکے قابل نہین لیکن ان احادیث کا
حال معلوم ہونے کے لئے ہم انکو ذکر کئے اہل کتاب ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کی خبر دئے سو بیان ابن صاعد نے جبیر بن مطعم رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہی کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور حضرت کا امر مکے مین ظاہر ہوا مین ملک شام کو گیا جب بصری کو
پہنچا نصاری کی ایک جماعت میرے پاس آئی وے مجھسے پوچھے کیا تو حرم سے آتا ہی مین بولا ہان انھون کہا وہان ایک شخص جو نبوت کا دعوی کرتا ہی
اسکو تم جانتے ہو مین بولا البتہ جانتا ہون پھر میرا ہاتھ پکڑ کے ایک دیر مین لیگئے وہان چند تصویرین تھین مجھے بتا کے کہے دیکھو
ان تصویرون مین انکی بھی تصویر ہی پھر مین دیکھا تو ایک تصویر تھی حضرت کی شبیہ اور حضرت کی تصویر کے ساتھ ابوبکر کی بھی تصویر
تھی آپکی ایڑی پکڑے ہین نصاری پوچھے انکی تصویر تم دیکھے تو مین بولا دیکھا لیکن مین تمکو نہ بتاونگا جب تک تمہارا ارادہ سنون
وے کہے انکی یہی تصویر ہی مین بولا ہان کہے ہم گواہی دیتے ہین وہ نبی ہین اور ابوبکر کی تصویر کو کہے یہہ انکے بعد خلیفہ ہوگا اور بلال
بن الحارث سے روایت کیا ہی کہ مین جاہلیت مین شام کی طرف تجارت کو گیا تھا جب شام کے قریب پہنچا اہل کتاب کا ایک شخص میرے
ملکے پوچھنے لگا تمھارے یہان کوئی شخص نبوت کا دعوی کرتا ہی مین بولا ہان کہا اسکی تصویر تم دیکھو تو سمجھوگے مین بولا البتہ پھر
مجھے ایک گھر مین لے گیا وہان چند تصویرین تھین ان مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر نظر نہ آئی انھین کو ہم دیکھتے تھے کہ ان مین کا

دوسرا ایک شخص آئے پوچھا کیا ہی پھر ہا القصہ ساتھ اُسکے ہو لیا گھر میں لے گیا اُسکے گھر میں جاتے ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر
نظر پڑی اور دیکھا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایڑی پکڑا ہوا ہی میں پوچھا یہہ کون شخص کھڑا ہوا ہی بولا اُنکے بعد
نبی نہیں اگر نبی ہوتا تو یہی ہوتا اس نے ایسا کہا اور ابوبکرہ سے روایت کیا ہی کہ میں عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا وہاں کھانا کھاتے تھے
اور لوگوں کے آخر ایک شخص تھا اسکو عمر دیکھکے کہے اگلے کتب جو تو پڑھا ہی اس میں کیا لکھا ہی وہ بولا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا
حلیہ انکا صدیق ہی صاحب الدیباج نے دحیہ کلبی سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا خط دیکے بادشاہ روم کے پاس مجھے
روانہ کیے وہ دمشق میں تھا میں خط لیکے دیا القصہ بادشاہ نے مجھے دوسرے دن طلب کیا اور ایک گھر میں لے گیا اس میں تین سو تیرہ
تین سو تیرہ تصویریں تھیں مجھے کہا دیکھو تمہارے صاحب کی تصویر کونسی ہی پھر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر دیکھا گویا بات
کرتے ہیں میں اسکو بولا یہی حضرت کی تصویر ہی اس نے بولا تم سچ کہتے ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے داہنے ہاتھ دیکھا تو ایک تصویر تھی
پوچھا یہہ کس کی تصویر ہی میں بولا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قوم سے ایک شخص ہی جسکا نام ابوبکر انکی تصویر ہی اور حضرت کی بائیں طرف
ایک تصویر تھی پوچھا یہہ کس کی تصویر ہی میں بولا یہہ بھی انکے قوم کے ایک شخص کی تصویر ہی انکو عمر بن الخطاب کہتے ہیں بادشاہ بولا
ہم کتاب میں دیکھتے ہیں کہ ان دونوں شخصوں سے اللہ تعالی اس دین کو تمام کریگا پھر میں جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو حضرت کو
یہہ ماجرا سنایا کہا آپ فرمائے وہ سچ بولا میرے بعد ابوبکر اور عمر سے اللہ تعالی اس دین کو تمام کریگا اور امام ابوالحسن طرابلسی نے جابر بن
عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے عمان کا والی کرکے بھیجے تھے وہاں کا اسقف نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے ملتے ہی مجھ سے پوچھا القصہ احوال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سنکے کہا اگر تم یہہ بات سچ کہتے ہو تو میرا صاحب آپکے روبرو
وفات پایا القصہ جب مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اور ابوبکر کے خلیفہ ہونے کے مضمون کا خط آیا تو میں نصاری کے اسقف سے
پوچھا کہ خلیفہ جو ہوا ہی اسکا حال تم اپنے کتابوں میں کیا دیکھتے ہو تو وہ بولے حبشہ سو رنگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کاموں کے
موافق کام کرکے مریگا میں پوچھا اُسکے بعد کیا ہی تو کہا اُسکے بعد ایک شخص والی ہوگا وہ فولاد کا قلعہ ہی جسکے منار و معاقد
عدل سے بھر دیگا جسکو اللہ کے کام میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے اندیشہ نہیں پھر میں نے پوچھا اسکے بعد کیا ہی تو کہا وہ
قتل ہوگا میں پوچھا کیا قتل ہوگا تو بولا ہاں اللہ کی قسم میں پوچھا کس آفت میں قتل ہوگا بادشاہ سے تو بولا دنیا یہہ بات میرے
دل پر چیدان گرانی کی وے لوگ جو کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس رضی اللہ عنہ کی خلافت پر نص کیے انکی کچھ نہیں سند بلکہ
خلاف بات ہوا ہی بخاری نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی اور اسکو ابن سعد نے شعبی سے مرسل روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی بیماری میں جو آپکی وفات ہوئی ایک روز علی رضی اللہ عنہ بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے نکلے لوگ کہنے لگے یا ابوالحسن
آج نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مزاج کیسا ہی علی کہے اللہ کا شکر مزاج صحت سے ہی تب عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے علی کا ہاتھ
پکڑکے کہے تم تین روز کے بعد عبد العصی ہوگے واللہ میں سمجھتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی بیماری میں وفات دینگے

اور انکو فتح دیگا

عبد العصی کی معنی لکڑی کا غلام کیا ہی عمر کے [illegible] معنی تین روز میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگی تو تم غیر کے تابعدار ہو جاوگے ۱۲

عبد المطلب کی اولاد کے منہہ کا اسکو موت کے وقت جو ہوتا ہی اسکو میں پہچانتا ہوں چلو تم ہم ملکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاویں اور
پوچھیں کہ یہہ امر یعنی خلافت کسکا حق ہی اگر ہمارا ہو تو ہمکو معلوم ہو جایگا اگر دوسرونکا ہی تو ہم اسکو جان لینگے پھر اسکے واسطے
بھی گویا ہمکو ہی وصیت فرمائینگے شعبی کی روایت میں آیا ہی عباس کہے چلو ہم پوچھینگے کس کو آپ خلیفہ مقرر کرتے ہو اگر ہمکو خلیفہ کریں تو خیر
نہیں تو دوسرے کے واسطے گویا ہمکو ہی وصیت کئے ہیں ہم اسکو یاد رکھینگے علی رضی اللہ عنہ کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اگر ہم سوال
کریں اور ہمکو مقرر نہ فرماویں تو حضرت کے بعد ہمکو لوگ کبھی امر میں دخل نہیں دیوینگے واللہ میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں
نہ پوچھونگا ابن سعد اپنی روایت میں یوں زیادہ کیا ہی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی عباس نے علی کو کہے تم
اپنا ہاتھہ دراز کرو میں تمھاری بیعت کرتا ہوں لوگ بھی تمھاری بیعت کرینگے علی رضی اللہ عنہ اسکو قبول نہ کئے یہہ حدیثیں صریح دلالت
کرتی ہی کہ عباس کے حق میں کچھہ حکم نہ ہوا اگر نص ہوتا تو البتہ اسکو ظاہر کرتے اسی طرح علی مرتضی رضی اللہ عنہ کی خلافت پر نہ کوئی نص ہی نہ کچھہ
اشارہ اگر نص ہوتا تو البتہ بیان کرتے اسکو نہ چھپاتے بلکہ علی مرتضی رضی اللہ عنہ فرمائے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری خلافت کے مقدمہ میں
کچھہ فرمائے ہوتے تو میں تیم والے کو منبر پر چڑھنے نہ دیتا چنانچہ اسکا بیان سابق مذکور ہوا شیعہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علی رضی اللہ عنہ کی خلافت پر نص کئے اور چند آیات اور احادیث سے دلیل لاتے ہیں پہلی آیت اللہ تعالی فرماتا ہی وَاُولُوا الْاَرْحَامِ
بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ یعنی قرابت والے اور ناتے والے آپس میں حقدار زیادہ ہیں ایکدوسرے کے کہتے ہیں اس آیت سے معلوم ہوا کہ
قرابت والے ایکدوسرے کے اولی ہیں اور علی رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابتی ہیں تو وہی خلافت کے مستحق ہوئے اسکا جواب یہہ ہی کہ
یہہ آیت مطلق ہی عام نہیں ابن عباس وغیرہ سے ثابت ہوا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینے کو تشریف لائے مہاجر و انصار کے درمیان
بھائی چارا ٹھہرائے اسی برادری سے انصاری مہاجری کا اور مہاجری انصاری کا وارث ہوا کرتا اور قرابتی وارث
نہیں ہوتے تھے بعد اُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ کی آیت نازل ہوئی اس حکم کو منسوخ کر دی اس آیت کو عموم پر حمل کرنا اور
اسکو خلافت کی سند ٹھہرانا جیسے شیعہ کہتے ہیں جہل ہی قواعد اصول سے ہم اسکو تسلیم کئے تو خلافت کے مستحق عباس ہوئے
کیونکہ وہ چچا تھے نہ علی مرتضی کیونکہ چچا بہ نسبت چچیرے بھائی کے اولی اور اقرب ہی دوسری آیت اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ یعنی تمھارا ولی نہیں مگر اللہ اور اسکا
رسول اور وے لوگ جو ایمان لائے وہ جو قایم کرتے ہیں نماز اور دیتے ہیں زکوة رکوع کی حالت میں شیعہ کہتے ہیں مفسروں کا اجماع
ہی کہ یہہ آیت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئی جب کہ آپ ایک فقیر کو رکوع کی حالت میں اپنی انگوٹھی دئے اور
انما کا لفظ حصر پر دلالت کرتا ہی اور ولی کا معنی امور میں تصرف کرنیوالا یہاں علی رضی اللہ عنہ کی ولایت کو اللہ و رسول کی
ولایت کے ساتھہ ضم کرنے سے معلوم ہوا کہ ولایت سے ولایت عامہ مراد ہی یعنی مسلمانوں کے امور میں تصرف کرنا امامت کا معنی
بھی یہی ہی تو آپکی امامت ثابت ہوئی اور حصر کا لفظ جو آیا اس سے دوسروں کی امامت منتفی ہوئی اسکا جواب یوں ہی کہ تم نے جو

دعویٰ کہ یہ آیت علی مرتضیٰ کے شان میں نازل ہوئی ہے مفسرین کا اجماع ہے وہ باطل ہے حسن بصری کہتے ہیں یہ آیت مہاجرین
و انصار کے شان میں نازل ہوئی اور ابو بکر نقاش نے روایت کیا ہے کہ ابو جعفر الباقر رضی اللہ عنہ کہے یہ آیت مہاجرین و انصار کی
شان میں نازل ہوئی کسی نے پوچھا ہم سنے ہیں کہ یہ آیت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئی آپ فرمائے علی بھی انھیں میں داخل
ہیں اور عکرمہ کہا ہے کہ یہ آیت ابو بکر صدیق کی شان میں نازل ہوئی اور بعضے کہے کہ عبادہ بن الصامت کی شان میں اتری جبکے
انھوں نے یہودیوں کی دوستی جو انکے ہم عہد و ہم سوگند تھے قطع کئے اور بعضے کہتے ہیں عبد اللہ بن سلام کی شان میں جب شان
نزول میں اختلاف ہوا تو اجماع باقی نہ رہا اور اس سے دلیل لینا باطل ہوا دوسری بات یہ ہے کہ ولی کا لفظ لغت میں محب اور ناصر
اور صدیق اور متصرف فی الامور میں مشترک ہے لفظ مشترک ہوتا ہے تو ان معنوں سے اس معنی کو لیتے ہیں جو خارجی قرینہ
دلالت کرے آیت کا ماقبل دلالت کرتا ہے کہ اس جگہ ولی کا معنی ناصر ہونا چاہئے کیونکہ مسلمانوں کے دلوں کی تقویت دینے اور
تسلی اور خوف کا لینے کے مقدمے میں ہے اور مابعد کے نظر کرنے محبت اور صدیق کا معنی حسبان ہوتا ہے اور انما کا حصر بھی
اسی معنی کو چاہتا ہے کیونکہ حصر کا کلمہ اسی جگہ میں لاتے ہیں جہاں نزاع اور تردد ہو آیت کے نزول کے وقت امامت اور ولایت تصرف میں
نزاع نہیں تھی بلکہ نصرت اور محبت میں بھی تم اسکی معنی متصرف فی الامور جو کہتے ہو اس کچھ دلیل اور قرینہ نہیں ہے تیسری بات
یہ ہے اعتبار عموم لفظ کو ہے خصوص سبب کو الذین اور یقیمون اور یوتون جمع کے لفظ سے آتا ہے دلالت عموم کرتا ہے تو
ولایت تمام مومنوں کی علی العموم جو اس صفت سے ہوں آیت سے حاصل ہوئی اسکو شخص واحد پر حصر کرنا مقتضائے لفظ کا
خلاف ہے ہم نے تسلیم کئے کہ یہ آیت علی کی امامت پر دال ہے اور خلفائے ثلاثہ کی امامت کی نفی کرتی ہے پس تمھاری تقریر سے جو امامت کو
علی رضی اللہ عنہ پر حصر کرتے ہو لازم آتا ہے دوسرے گیارہ شخص کی امامت کو بھی نفی کریں اور لازم آتا ہے کہ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں متصرف علی الامور تھے یہ بات تو بالاتفاق باطل ہے تیسری آیت اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ
لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا یعنی اللہ نہیں چاہتا مگر لیجانا تم سے نجاست کو
اے اہل بیت اور پاک کرنا تمکو پاک کرنا شیعہ کہتے ہیں مفسرین کا اجماع ہے کہ یہ آیت شان میں علی اور فاطمہ اور حسن و حسین رضی اللہ
عنہم کے نازل ہوئی اور انکے معصوم ہونے پر دلالت کرتی ہے غیر معصوم امام نہیں ہو سکتا پھر خلفائے ثلاثہ کی امامت بھی صحیح نہیں
اسکا جواب یہ ہے کہ اولاً تم جو دعویٰ کرتے ہو آیت شان میں علی وغیرہ چار شخص کے جنکو شیعہ اہل عبا کہتے ہیں نازل ہوئی
یہ بات ہو نہیں سکتی بلکہ ابن عباس کہے ہیں کہ وہ آیت ازواج مطہرات کی شان میں نازل ہوئی اور عکرمہ بازار میں پکارا کرتا تھا
کہ یہ آیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج کی شان میں نازل ہوئی اس آیت کے قبل اور بعد کے آیتوں کے دیکھنے سے بھی یہی ظاہر
ہے کیونکہ اسکے قبل کی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے نبی کے عورتیں تم دوسری عورتوں کی مانند نہیں ہو اور نیک بات
کہو اور اپنے گھروں میں رہو اور بے پردہ مت ہو اور نماز کرو اور زکوۃ دیتے رہو اور اللہ کی اور اسکے رسول کی اطاعت کیا

رہو اللہ نہین چاہتا ہی مگر تم سے نجاست لیجانا اور تمکو پاک کرنا اور اللہ کی آیتین یاد کرو جب آیت کا مضمون یون ہوتو
سیاق دلالت کرتا ہی کہ آیت انھین کی شان مین اتری اثنا کلام مین دوسرون کا حال ذکر کرنا بلاغت کے اسلوب سے خارج ہی
اگر یہان عورتین مراد ہوتین تو عنکم وغیرہ ضمیر انکو مذکر نہ لاتا اس کا جواب یون ہی مذکر کی ضمیر اہل کے لفظ کے نظر کرتے ہین کیونکہ وہ مذکر
ہی عرب کا دستور ہی جو چیز حقیقت مین مونث ہو اسکو جب مذکر استعمال کریے ہین اسکی طرف ضمیر مذکر کی لاتے ہین چنانچہ سارہ کو
اللہ تعالی خطاب کرکے فرمایا ہی اَتَعْجَبِیْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ رَحْمَتُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الْبَیْتِ اِنَّہٗ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ
دیکھئے یہان خطاب اگرچہ سارہ کو ہی لیکن اہل کے دیکھتے علیکم جمع مذکر کی ضمیر لایا اور صحیح احادیث ہین جو وارد ہوا ہی کہ یہہ آیت نازل
ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علی مرتضی اور بی بی فاطمہ اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو اپنی چادر کے اندر لئیے اور فرمایا الٰہی یہہ
میرے اہل بیت ہین تو انکو پاک کر سو یہہ دلالت نہین کرتا کہ ازواج اس آیت کے حکم مین داخل نہین بلکہ یہہ دعا مانگنا دلالت کرتا ہی کہ
یہہ آیت ازواج کی شان مین تھی لیکن حضرت انکے لئیے مخصوص دعا اسواسطے مانگتے تاکوئی گمان نہ کرے کہ دوسرے اہل بیت
اس حکم مین داخل نہین اگر داخل تھے تو دعا مانگنے کی حاجت نہین تھی اور یہہ معاملہ جو علی وغیرہ کے ساتھ کئیے عباس اور انکی اولاد کے
ساتھہ بھی کیئے ہین چنانچہ بیہقی وغیرہ اسکو روایت کئیے ہین اور وہ جو کہتے ہین یہہ آیت اہل عبا کی عصمت پر دلالت کرتی
ہی وہ بات ہو نہین سکتی بلکہ عدم عصمت پر دلالت کرتی ہی کیونکہ جو چیز پاک ہو اسکو پاک کرنا چاہتا ہون کرکے نہ کہینگے مگر
اسی بات نکلی کہ اللہ تعالی انکو پاک کرنے کا ارادہ رکھتا ہی لیکن اللہ کا ارادہ شیعہ عقاید اور اصول کے نظر کرتے وقوع مین
آنا لازم نہین کیسے ہین اللہ تعالی بہت چیزون کا ارادہ کرتا ہی لیکن شیطان اور بنی آدم اسکو ہونے نہین دیتے پھر اللہ تعالی
انکی پاکی کا ارادہ کرنے سے پاک ہونا شیعہ کے مذہب پر لازم نہین آتا اگر فرض کرین کہ یہہ لفظ انکی عصمت پر دلالت
کرتا ہی تو لازم آتا ہی صحابہ علی الخصوص اہل بدر بھی معصوم ہون کیونکہ انکے حق مین بھی اللہ تعالی فرمایا ہی لِیُطَھِّرَکُمْ وَلِیُتِمَّ
نِعْمَتَہٗ عَلَیْکُمْ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ یعنی لیکن اللہ چاہتا ہی تمکو پاک کرے اور اپنا احسان تم پر پورا کیا جاتا ہی شاید تم
شکر کرو اور فرمایا ہی وَیُذْھِبَ عَنْکُمْ رِجْزَ الشَّیْطَانِ یعنی اور دور کرے تم سے شیطان کی نجاست بلکہ یہان
اللہ تعالی ایک بات زیادہ کیا کہ اپنی نعمت پوری کرنا جبتک آدمی معاصی و شیطان سے محفوظ نہ رہے نعمت پوری ہونا
ممکن نہین اور وہ جو کہا امام معصوم ہونا یہہ مقدمہ ہمارے مسلم نہین بلکہ باطل ہی خصم کے پاس جو مقدمہ باطل ہو اسکو دلیل
مین لانا جایز نہین اور اگر اسکو تسلیم بھی کرین لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد علی ہی امام ہونے پر دلیل نہین بن سکتی جسمین
کیون ہون چوتھی آیت قُلْ لَّا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی یعنی تو کہہ مین مانگتا نہین تم سے
اسپر کچھ اجر مگر دوستی چاہئیے ناتے مین پانچوین آیت فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَکُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَکُمْ
وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَکُمْ ثُمَّ نَبْتَھِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ یعنی پھر تو کہہ آؤ بلاوین ہم اپنے بیٹے اور

تمھارے بیٹے اور اپنے عورتیں اور تمھاری عورتیں اور اپنی جان اور تمھاری جان پھر دعا کریں اور ڈالیں لعنت اللہ کی جھوٹوں پر
چھٹی آیت وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ یعنی اور کھڑا رکھو انکو انسے پوچھنا ہی مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُونَ یعنی کیا ہوا
تمکو ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے ساتویں آیت وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ أُولَٰئِكَ الْمُقَرَّبُونَ یعنی اور آگاڑی
والے سو آگاڑی والے وہ لوگ ہیں مقرب ان آیتوں سے بھی علی مرتضی رضی اللہ عنہ کی امامت پر استدلال کرتے ہیں مراد اسکے ثابت
کرنے کے لیے مقدمات قابل بحث کے نہیں کرتے ہیں اعتماد و تاکید کرتے ہیں بھی مساوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بلا فصل امامت
علی مرتضی ہی کی ہی حاصل نہیں ہوتا ان مقدمات کو ذکر کرکے اسکو ذکر یا محض دردسری ہی اسلئے ہم ان مقدمات کے ... قلم کو روکتے
ان کے احادیث کا شروع کیے پہلی حدیث غدیر خم کی ہی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ
کہتے ہیں اس جگہ مولی کا معنی اولی بالتصرف ہی یعنی میں جسکے امور میں تصرف کرنے پر اولی ہوں علی بھی اسکے امور میں تصرف
کرنے پر اولی ہی اس دلیل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہی جو فرمایا أَلَسْتُ أَوْلَىٰ بِكُمْ یعنی کیا میں تمھارے ساتھ اولی نہیں
ہوں معنی ناصر کا لیا جاتا ہو نہیں کہ ناس میں تصرف کرنے پر امامت خلاف ہی شیعہ کی بہ تر بین دلیل یہی کا
جواب ...کے ساتھ ہم لکھتے ہیں یہ حدیث روایت کی ہی ... بھی صحیح ہی اسکو ترمذی نے زید بن ارقم سے اور امام احمد نے علی اور ابی
ایوب انصاری سے اور بزار نے ابی ہریرہ اور عمار اور ابن عباس اور بریدہ سے اور طبرانی نے ابن عمر اور مالک بن الحویرث و حبشی بن
جنادہ اور جریر و سعد بن ابی وقاص اور ابی سعید خدری اور انس سے اور ابو نعیم نے رافع بن جابر انصاری سے روایت لیکن اکثر
احادیث ان میں کی صحیح اور حسن ہیں لیکن شیعہ کے اصول پر اس سند پر لیا صحیح نہیں کیونکہ انکے ناس امامت جیسی حدیث سے سند لائے
ہیں وہ حدیث متواتر یا نص صریح چاہیے تو جو کہ متواتر کو نہیں پہنچی اور محدثین کی ایک جماعت جیسے ابو داود و ابو حاتم رازی
اسکی صحت میں کلام کرتے ہیں یہ احادیث ... جو احادیث ہیں جو اسکی صحت میں خلاف ہو تو ... حدیث امامت کے مقدمہ میں
... شیعہ کے اصول کا خلاف ہی اور مولی کی معنی اولی بتصرف جو کہتے ہیں اہل لغت کا خلاف ہی کیونکہ تمام اہل لغت کہتے ہیں
مفعل افعل کی معنی سے آتا نہیں مگر ابو زید لغوی اسکو جایز رکھتا ہی لیکن دوسرا اہل لغت کہتے ہیں کہ اس نے خطا کیا ہم قبول کئے کہ مولی
اولی کی معنے سے ہی لیکن اسکو اولی بالتصرف ہی تقدیر کرتے ہیں کہاں سے ہی اولی بالمحبت یا اولی بالتعظیم کی تقدیر کیوں نہیں ہو مولی کا
لفظ کی معنی میں مشترک ہی یہاں محبت کی معنی کیوں نہیں لیا اس حدیث کے اور کئی عبارت یہی معنی مراد ہونے پر تاکید کرتی ہی
اس حدیث کا ابتدا طبرانی وغیرہ کے یہاں یوں آیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غدیر خم میں درختوں کے نیچے خطبہ پڑھتے اس میں فرمائے
اے لوگو مجھکو لطیف خبیر نے آگاہ کیا ہی کہ ہر نبی اپنے آگے کے نبی کی آدھی عمر کا ہوتا ہی مجھکو معلوم ہوتا ہی کہ عنقریب میں جلد بلایا
جاونگا مجھ سے سوال ہوگا اور تم سے بھی سوال ہوگا پھر تم کیا کہوگے صحابہ عرض کئے گواہی دینگے کہ آپنے ہمکو احکام الہی پہنچائے
اور کوشش کئے اور ہمکو نصیحت کیئے اللہ آپکو جزاء خیر دیوے آپ فرمائے کیا تم گواہی دوگے اللہ ایک ہی اور محمد اسکا بندہ

اور رسول ہے اور جنت حق ہی اور دوزخ حق ہی اور مرنا حق ہی اور جی اٹھنا حق ہی اور یہ کہ قیامت آنیوالی ہی اور اللہ قبروں سے
مردوں کو زندہ کریگا صحابہ نے عرض کئے البتہ ہم گواہی دینگے آپ فرمائے یا اللہ تو گواہ رہ بعد فرمائے ای لوگو اللہ میرا مولا ہی اور میں مولی
ہوں مومنوں کا اور انکے ساتھ اولی ہوں انکی جان سے پھر میں جس کا مولی ہوں یہ یعنی علی اُسکا مولا ہی اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ
وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ یعنی یا اللہ جس نے علی کی موالاۃ کرتا ہی اُسکی موالاۃ کر اور جس نے اسکے ساتھ دشمنی رکھتا ہی تو اسکو دشمن رکھ
وال کا مقابلہ عاد کی ساتھ کرنا، لیکن بتا رہا تھا مولی کی معنی محب ہے اور اس حدیث کے فرمانے کا سبب جو اس سعد نے روایت کیا ہی محبت کی
معنی کو ہی تاکید کرتا ہی کیونکہ علی مرتضی یمن کو جاکے جب تشریف لے آئے بعضوں نے اُنکی دشمنی ظاہر کی سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یہہ خطبہ پڑھے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی بات منظور تھی یعنی علی رضی اللہ عنہ کی محبت و دوستی واجب ہی جیسی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی ابو نعیم نے روایت کیا ہی کہ حسن مثنی رضی اللہ عنہ سے پوچھے کیا حدیث مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ علی
رضی اللہ عنہ کی خلافت پی نص ہی حسن نے کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے اگر خلافت کا ارادہ کئے ہوتے تو مسلمانوں کے
فہم کے واسطے صاف کہہ دیتے مسلمانوں کی کمال خیرخواہی آنکو منظور تھی البتہ صاف فرماتے یہہ اولی العہد ہی اور میرے بعد میرا قائم مقام ہی
اسکی بات مانو اور اسکی اطاعت کرو ایسا تو نہیں فرمائے واللہ اگر اللہ تعالی اور اسکا رسول علی کو اس کام کے واسطے پسند
کرتے تو البتہ سبب مسلماں اس بات پہ قائم ہوتے اگر علی مرتضی رضی اللہ عنہ اللہ کے اسکے رسول کے امر کو ترک کئے ہوں اور امتثال امر
الہی نہ کئے ہوں علی بڑے تقصیر مند ہوئے حاشا علی ایسا نہ کرینگے ایک روایت میں آیا ہی کہ حسن فرمائے تو کہنا سو بات اگر ہوتی اور اللہ
تعالی نے علی مرتضی کو خلافت کے واسطے پسند کرتا اور علی اس کام پر قائم نہ رہتے تو بڑے تقصیرمند ہوتے کیونکہ خدا و رسول کے حکم کو
تال دیئے وہ شخص بولا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں فرمائے مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ حسن کہے واللہ اس سے لوگوں پر
والی ہونے کا ارادہ کرتے تو جیسے نماز اور روزے کے لئے صاف کہے ہیں اس کو بھی صاف کہہ دیتے اور فرماتے ای لوگو میرے بعد ولی عہد علی ہی اسکی
بات نہ تالو انتہی بھی احادیث میں تصریح ہی کہ ولایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ولا علی کی ایکہی وقت میں پائی جاوے ولایت کا معنی اگر
متصرف فی الامور لیں تو ایک وقت میں دونوں ولایت پائی نہیں جاتیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات تک تصرف
فی الامور علی کا بالاتفاق ممنوع ہی اس سے معلوم ہوا کہ معنی اسکا وجوب محبت ہی کیونکہ دونوں کی محبت ایکہی وقت میں پائے جانے
میں کچھ محذور نہیں بخلاف متصرف فی الامور کے اگر اس سے مراد تصرف فی الامور ہو آیندہ میں تو ہم بھی کہتے ہیں کہ علی مرتضی کی
خلافت کے وقت آپہی اسکے مستحق تھے اس حدیث کے سوائے اور چند حدیثوں سے شیعہ دلیل لاتے ہیں ایک تو حدیث بخاری اور مسلم کی ہی
وہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کو جاتے وقت علی رضی اللہ عنہ کو مدینے پر نائب مقرر فرمائے تھے تب علی رضی اللہ
عنہ عرض کئے یا رسول اللہ کیا مجھے عورت اور بچوں کے ساتھ چھوڑکے جاتے ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اَمَا تَرْضٰی اَنْ
تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ یعنی کیا تو راضی نہیں کہ تیری منزلت میرے سے وہ جگہہ ہو

جو باتوں کو نہیں ہوتی ہے مگر یہ کہ بے تعدی نہیں اور حدیث بخاری وغیرہ کی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کے جنگ میں فرمائے
کل کے روز ہم نشان جھنڈا کرینگے اس شخص کے جو وہ اللہ کو اور اسکے رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور اسکا رسول اسکو
دوست رکھتے ہیں اور اللہ اسکے ہاتھ پر فتح دیگا پھر نشان علی کے ہاتھ دے جسکو تھوڑا بھی فہم ہو تو اسکو معلوم ہو کہ ان
دونوں حدیثوں میں کچھ اشارہ خلافت کی طرف نہیں سوا اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علی مرتضی کو اپنا وصی و خلیفہ ٹھہرا لئے
ہیں کہکے مدعا ثابت ہے ذکر کرتے ہیں کہ جن حدیثوں کو امامیہ حدیث موضوعات میں داخل کئے ہیں اکے لکھنے میں طول ہے اس لئے ہم ترک کئے
لیکن ان امام کا ایک جواب لکھتے ہیں جو دعا کو نص جلی علی رضی اللہ عنہ کی حق میں ایسے نصوص ہیں پر تمام صحابہ نے عمل کر کے ابوبکر کی
کرایا پھر ابوبکر کے موت پر عمل کر کے عمر سے بیعت کئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو مال پھر پیچھے آدمی ملکر اپنی مشورہ
سے عثمان کو خلیفہ کرنا حق کے خلافت اور علی مرتضی اپنی خلافت پر نص ہونے پر بھی کس سے نہ کہکر ڈر کے خاموش رہا بعد لوگ
عمر کی بیعت کرنا چاہے تو اپنے خلافت پر جو نص تھا اسکو ذکر نہ کرنا بعد شوری کے وقت جواب بھی اس شوری کے ایک رکن ہوئے تھے نہ
حجت ظاہر کرنا اسکی دلالت کرتا ہے کہ کچھ نص نہیں تھا اور اپکی مزاج میں حق گوئی اور شجاعت جو تھی سب پر عیاں ہی پھر ایسے
نہیں فرمانے کرکے جو کچھ میں حضرت امامیہ جیسے ان حضرات کہ رضی اللہ عنہم پر جو یہ طعن کرتے ہیں اسکے رد میں اگر انصاف
مزاج کی سرشت ہے یہی کہ کسی پر تہمت دھرے ہمسروں کی بدگوئی لوگ جو کئے ہیں اور ان پر تہمت دھرے ہیں قرآن میں مذکور ہی کہ جناب
الٰہی میں جو بے ادبی کرچکے نہیں اب دوسروں کی بدگوئی کرنا کچھ بعید نہیں خارجی اور ناصبی علی مرتضی اور اہل بیت کے حق میں
دل ہی کر کر دے اپکے علاقے میں ادنی اور شیعی ابوبکر وغیرہ صحابہ کی بدگوئی میں کچھ قصور کئے نہیں بدگوئی سے ان بزرگوں کو عیب
نہیں لگتا مثل ہے ہوی چاند پر تھوکنا تو اپنی ہی منہ پر پڑتا ہے یعنی کے پیچھے کتے بھونکا کرتے ہیں لیکن صدیق رضی اللہ عنہ کے
مخالف بیچارے ادنی اور شیعہ پر اپکی بیعت کی کچھ بات اپکے ہاتھ لگی تو جدھر کہ وہ ضعیف میں عیب پر سمجھتے
عیب نکالتے ہیں ایک ان کر ان سبکو ضرور ہی پہلا طعن یہ کہ ابوبکر کو خلافت کی لیاقت نہیں تھی اسواسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
انکو کسی امر کی ولیت جو امور دنیا سے تعلق رکھتے ہوں نہیں دئیے اسکا جواب یہ ہے کہ تھا اوسواسطے بخاری نے سلمہ بن الاکوع سے روایت
کیا ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کو ساتھ مارگیا تھا اور لشکر جو بھیجا کرتے تھے اس میں لو مارگیا تھا انکا امیر ابوبکر
رہے تھے اور انکا اسامہ بن زید اور سیر کی کتابوں میں ابوبکر کو حکومت کے واسطے کوئی کوئی وقت روانہ کئے ہیں سو ظاہر تاہی
سو بکھرے ہوں پاس بھی وہ ماثابت ہی اور نوں سال ابوبکر کو امیر حاج کر کے جو روانہ کئے تھے بھی ثابت ہو اور نماز کی امامت کے
واسطے مرض الموت میں جو انکو مقرر کئے تھے سو تواتر ثابت ہے بالفرض ہم قبول کئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو لشکروں پر
روانہ نہیں کئے لیکن اس سے عدم لیاقت ثابت نہیں ہوتی بلکہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بمنزلہ وزیر و مشیر کے تھے
اس لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکی جدائی گوارا نہیں کئے تھے اس لئے فرمایا کہ ابوبکر اور عمر بمنزلہ آنکھ اور کان کے ہیں چنانچہ حدیث

کہ جنگی ہی سبب تھا کہ ابوبکر کو کوئی جنگ میں اپنے سے جدا نہیں کیئے اور نماز کی امامت جو اپنا خاص منصب تھا انکی تفویض کیئے انکی
لیاقت خلافت کے لئے اور انکی تدبیر اور شجاعت انکے وقت کے واقعات کو دیکھیں تو ظاہر ہو گئی ہی بس ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی جب وفات ہوئی اور انصار ہوئے کہ متعدد خلیفہ اپنی قوم کا ہو تو آپنے دو شخص کو اپنے ہمراہ لیجا کے اس دنگل والوں سے مباحثہ کر کے
انسے بیعت لئے اور علی مرتضی وغیرہ جنکی شجاعت شہرۂ آفاق ہی انکو اپنا مابعد اربا ہوئی اور تمام عرب جو مرتد ہو گئے تھے انکو بجبر اپنا فرمان
بردار کیئے اور انکے مہم سے فراغت حاصل کر کے کسری و قیصر کے مقابلے میں جنگ کو آئے کمال لیاقت و دانائی انکی تھی جو ایسا بڑا کام سرانجام
پایا نہیں تو کیا مقدور تھا جو اتنا بندوبست ہووے اگر خدمت نہ دینا عدم لیاقت کا ہو تو لازم آتا ہی کہ حسنین رضی اللہ عنہما بھی لایق
نہوں کیونکہ علی مرتضی جنگ کے واسطے اکثر محمد بن الحنفیہ کو روانہ کیا کرتے اور حسنین کو کبھی روانہ نہیں فرمائے اور کوئی خدمت انکے تفویض
نہ کیئے کسی نے ابن الحنفیہ سے اسکا سبب پوچھا تو کہے وے دونوں بمنزلہ چشم کے تھے سر سے اور ہم بمنزلہ دست و پا کے دست و پا سے جب تک کچھ
کام ہو سکتا ہی آنکھ کو کیوں رنج میں ڈالیں دوسرا طعن نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر کو براءت سنانا مقرر فرمائے بعد انکو عزل کر کے علی کو
مقرر کیئے تو معلوم ہوا انکو تولیت امور کی لیاقت نہیں تھی اس کا جواب یہہ ہی ابوبکر رضی اللہ عنہ کو عزل کیئے کر کر جو کہتے ہیں وہ
صرف غلط ہی بلکہ امیر حاج ابوبکر ہی تھے لیکن عرب کا رواج یہہ تھا کہ جسنے عہد کیا ہی وہی خود اسکی براءت سناوے یا اسکا قرابتی اپنے
علی مرتضی کو براءتکی آیتیں سنانیکو روانہ کیئے چنانچہ صحیح روایتوں میں صاف آیا ہی کہ علی جب آئے ابوبکر انسے پوچھے کیا تم امیر ہو کے آئے ہو یا پیام
لائے ہو تو علی کہے میں امیر نہیں لیکن مشرکونکو براءت سنانے کے لئے مجھے روانہ کئے ہیں پھر ابوبکر خطبہ پڑھکے احکام سنائے اور علی ابوبکر
موذنوں کو ساتھ لیکے براءت سنائے تھے حج کا امر جو بڑے اہتمام سے تھا اس میں احکام و مسائل کا بیان کرنا ضرور تھا اور وہ منصب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا اس پر ابوبکر کو نایب کیئے اور علی انکے تابعدار تھے پس معلوم ہوا کہ ابوبکر کو کمال لیاقت تھی تیسرا
طعن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مرض الموت میں نماز کی امامت کے واسطے ابوبکر کو مقرر کر کے پھر معزول کیئے اسکا جواب یہہ ہی کہ
یہہ جھوٹ بات ہی ابوبکر کی امامت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک تواتر ثابت ہی انکار کی گنجایش نہیں چوتھا طعن
ابوبکر منبر پر بیٹھے تھے حسن و حسین رضی اللہ عنہما آکے کہے ای ابوبکر ہمارے باپ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر سے اترو اور ہمارے
باپ کے منبر پر جاؤ اس سے معلوم ہوتا ہی کہ ابوبکر کو لیاقت نہیں تھی اس کا جواب یہہ ہی اس وقت تو حسنین کی عمر بہت کم تھی تا ہم شیعہ سے
پوچھتے ہیں کہ تمہارے پاس بچے کا قول و فعل معتبر ہی یا نہیں اگر معتبر نہیں تو اس سے دلیل لانی بیجا ہی اگر معتبر ہو تو شیعے کے پاس تقیہ فرض
تھا حسنین کیوں اسکا خلاف کیئے اور دوسری بات یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر کو امامت کے واسطے چہار شنبے کے
مقرر کیئے دوشنبے تک ابوبکر امامت کیئے جمعہ کا خطبہ بھی منبر پر پڑھے تو لازم آتا ہی کہ حسنین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور علی مرتضی کا
جو انکی اقتدا کیئے تھے خلاف کیئے پانچواں طعن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر و عمر کو عمرو بن العاص کے تابع کر کر جنگ میں روانہ کیئے تھے اور
عمرو بن العاص کو امیر لشکر بنایا ویسا ہی اسامہ بن زید کو امیر لشکر بنانا اور ابوبکر و عمر کو اسکا تابع کرنا دلیل ہے کہ وہ افضل نہیں تھے اور

انکو لیاقت نہیں تھی جسے امیر لشکر ہونیکی لیاقت نہو تو خلافت کی لیاقت کاہیکو ہوگی اسکا جواب یہی ہے کہ امیر کرنا عدم لیاقت اور افضلیت پر
دلالت کرے تو البتہ امیر کرنا لیاقت و فضیلت پر دلالت کریگا سو اگر عمرو بن العاص اور اسامہ کی فضیلت اور امامت کی لیاقت
قائل ہیں تو ہمکو جواب کی احتیاج نہیں گر قائل نہیں تو جواب انکا یہ ہے سو وہی ہمارا بھی ہے اور انکو امیر کرنیکے چند سبب تھے ایک تو یہ کہ
سلاطین کی عادت ہی عمدہ لوگوں کو سپاہ گری سے بچتے ہیں عمدہ عمدہ کاموں میں انکو تمام امور سے وقت حاجت حاضر ہووے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کو منظور تھا کہ ابوبکر کو خلافت دیں اس لئے انکو اول لشکری کیے نہ انکو نائب و تعلیم سے نور اسلوب خلافت کا ہو دو عمرو بن العاص کو
سردار کرنیکا سبب یہ تھا کہ عادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یوں تھی کسی قوم کا سردار شخص ایمان لاتا تو اسکی بڑی عزت و حرمت
کیا کرتے تا اسکا دل ایمان پر قوی ہووے اور اسکے قوم والونکو ایمان کی رغبت ہووے عمرو بن العاص تازہ ایمان لائے تھے انکی ترغیب کے واسطے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو مہاجرین اولین پر امیر کیے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کوئی حربی کام کا سرانجام ادنی سے ہوتا ہے اعلی
سے نہیں ہوتا عمرو بن العاص مکر و حیلے میں مشہور تھے کہ ویسا کام ابوبکر کے منصب کے لایق نہیں تھا اور صلی اللہ علیہ وسلم کو منظور یہی تھا کہ
مخالفوں کو داو میں قابو میں لاکے تباہ کریں اس لئے انکو مقرر کئے اور بھی ایک بات یہ کہ عمرو بہت دن تک مشرک رہے تھے انکو مشرکوں کے
احوال اور عادات سے خوب اطلاع تھی اس لئے انکو امیر کیے اور اسامہ کو امیر کرنیکا سبب یہ تھا کہ انکے والد شہید ہوئے تھے اس کا بدلا لینے
انکے فرزند کو روانہ کئے تا انکی تسلی اور دلجمعی ہو اگر دوسرونکو امیر کرتے تو یہ مقصد حاصل نہ ہوتا اور دوسرا وجہ یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کو وحی سے معلوم ہوا تھا کہ مسلمان اسامہ کی امارت پر طعن کرینگے اس لیے عمدہ لوگونکو انکے ساتھ مقرر کیے تا دوسرونکو طعن
کرنیکی جگہ باقی نہ رہے چھٹواں طعن ابوبکر پر ایک شخص کو جو آپ مسلمان ہوں کہتا تھا آگ میں جلا دئے اور چور کا بایاں ہاتھ کاٹے
اور حد کی سزا میں توقف کئے تو معلوم ہوا کہ انکو علم نہیں تھا جاہل خلافت کا لایق نہیں اسکا جواب یہ تھا ابوبکر کا اجتہاد اور
صحابہ سے اعلم ہونا صحیح احادیث سے ثابت ہوا ہے چنانچہ اسکا بیان بسط سے ہم چوتھے گلزار میں لکھے ہیں اجتہادیات سوا اس شخص کے
جلانے میں کچھ عیب نہیں اور وہ شخص زندیق تھا اس لئے اسکو جلائے اور کسی کو آگ سے مت جلاؤ کرکے حدیث جو آئی ہے سو ابوبکر کو نہیں
پہنچی تھی لیکن اسکی تاویل کئے چنانچہ بخاری میں آیا ہے کہ علی مرتضی ایک جماعت شخص کو جلائے ابن عباس یہ سنکر کہے میں ہوتا اسکو
نہ جلاتا اس سے علی مرتضی کے اجتہاد میں کچھ خلل نہیں ہوا اور انکی امامت پر طعن ہوا اور چور کا بایاں ہاتھ جو کاٹے تو وہ چور دو بار
چوری کیا تھا جب آیا تو اسکا بایاں ہاتھ کاٹے فرض کریں کہ پہلے بار ہی کاٹے شاید حکم کئے چور کے ہاتھ کو کاٹنے کی آیت
ایسے عموم پر باقی ہے اور امام کو اختیار ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم چور کا داہنا ہاتھ جو کاٹے اس سے وجوب ثابت نہیں ہوتا اور
دادی کو میراث دینے میں توقف کرنا کمال احتیاط پر دلالت کرتا ہے اسکا قصہ جو چوتھے گلزار میں گذرا دیکھنے سے کیفیت خوب
معلوم ہوگی ساتواں طعن ابوبکر پر اسامہ کے جنگ سے پچھلے رہے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس لشکر کو تاکید
کیے تھے اور لوگونکو نام بنام معین کیے اور اپنے آخری دم تک اسکے روانہ کرنے کے لیے تاکید کیے اور فرمائے جہزوا

جیش اسامۃ لعن اللہ من تخلف عنہا یعنی اسامہ کے لشکر کی تیاری کرو جس نے اس جنگ سے تخلف کیا اسپر اللہ کی
لعنت ہے جواب اسکا یہہ ہے تخلف سے کیا ارادہ ہے کیا ابوبکر لشکر روانہ نہیں کئے یہہ بات تو غلط ہے کیونکہ ابوبکر خلیفہ ہو کے سنا
حکم یہی کئے کہ اسامہ کے لشکر میں جسکا نام تھا وہ شخص نکلنا باوجود اسکے کہ کسی صحابی کا ارادہ لشکر کے بھیجنے پر نہ تھا با اس ابوبکر
مبالغہ سے روانہ کئے مگر خلافت کی مہم کے واسطے عمر کا رہنا ضرور تھا اس لئے اسامہ کی اجازت سے انکو اپنے پاس رکھ لئے شیعہ کا
ارادہ اگر یہہ ہے کہ ابوبکر آپ تشریف نہیں لیگئے تو اسکا جواب کئی وجہ سے ہے اول تو ابوبکر کا نام لشکریوں میں داخل نہیں تھا
اکثر اہل تاریخ یوں نہیں لکھتے ہیں پس اس صورت میں اعتراض بالکل متوجہ نہیں ہوتا بعضی کہتے ہیں ابوبکر کا نام بھی داخل تھا لیکن انکا
نہ جانا محل طعن نہیں ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو امامت کے واسطے مقرر کئے تو معلوم ہوا کہ پہلی خدمت سے جو اسامہ کے
ساتھ متعین کئے تھے موقوف کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسکو ایک خدمت سے موقوف کرکے عمدہ خدمت پر مقرر کریں اس
شخص کا نہ جانا بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ہوا تو محل طعن نہ رہا دوسری بات یہہ ہے اسوقت دو مہم درپیش ہوین
اسامہ کے لشکر کو روانہ کرنا اور مدینہ پر جو مرتدون کا حملہ ہوا اسکو دفع کرنا لیکن اس لشکر میں ایک دو شخص نہ جانے سے کچھ ضرر مترتب
نتھا الحاصل مرتدون کے حملے کے اسکا دفع کرنا بدون ابوبکر رہنے کے ممکن نتھا انکا نہ جانا فرض عین ہوا اس لئے نہیں گئے تیسری بات یہہ ہے
جہاد کے واسطے اشخاص کو معین کرنا سیاست مدنی میں داخل ہے وہ رئیس وقت کی رای پر موقوف ہے اللہ کی طرف سے نہیں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو جو مقرر کئے قطعا وہ بات شرع نہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی وہ کام ابوبکر کی
رای پر مفوض ہوا پس وے مختار ہیں جسکو چاہیں مقرر کریں ہاں اگر لشکر کو روانہ نہ فرماتے یا اسامہ کی سرداری موقوف کرتے تو البتہ محل
طعن تھا چوتھی بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ابوبکر کا منصب متبدل ہوا احاد ناس میں جو تھے خلیفہ اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین ہوئے اب انپر احاد الناس کا جو حکم تھا بدل گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر جو حکم تھا کہ آپ زندہ
رہتے تو اسامہ کے لشکر کے ساتھ نہ جاتے ابوبکر کا حکم بھی ویسا ہی ہوا مگر لشکر کی روانگی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تھی ابوبکر
اسکو بجا لائے پانچوین بات بالفرض اگر ابوبکر حکم رسول کا خلاف کئے اور جو ماتین ہم جواب میں کہہ دئے مقبول نہیں تو انسے خطا ہوئی
لیکن ہمارے پاس عصمت امام کی ضرور نہیں سنی اور شیعہ اتفاق ہے کہ ابوبکر فاسق نتھے گناہ کبیرہ انسے سرزد نہیں ہوا ایک دو صغیرہ
صادر ہونے سے عدالت میں خلل نہیں ہوتا چھٹی بات شیعہ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم وجوب پر ہی متعین ہونا
ضرور نہیں ندب و استحباب کے واسطے بھی ہوتا ہے شاید اسامہ کے ساتھ جانے کا حکم استحباب کے واسطے تھا اس لئے نہیں گئے ساتوین
بات شیعہ پاس امر آلہی کا خلاف امام سے صادر ہونا جائز ہے اس صورت میں نبی کا نائب خلاف کیا تو کچھ مضایقہ نہیں اور لعنت کا
جملہ جو شیعہ ضم کرتے ہیں وہ بالاتفاق موضوع ہے محدثین کے پاس ثابت نہیں بالفرض اگر موجود ہو تو لفظ من کا عام ہے
اس میں علی مرتضی وغیرہ داخل ہوویںگے انکو اس حکم سے خارج کرنے کو شیعہ جو جواب دیں ہمارا بھی وہی جواب ہے اگر کہیں عبد

لفظ امیر کے حق میں ہے جو لشکر میں معین کئے گئے تھے ہم کہینگے جو واکا لفظ جو اماہی ان پانکو مخصوص ہیں کیونکہ لشکر والوں کو جو واگر کے
حاکم کیا بالمعنی ہی ہو تو حکم عام ہوا اور لعنت بھی عام ہوئی انتہا۔ طعن ابوبکر نے عمر کو ایسا ولیعہد کیے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اسکو صدقات وصول کرنے کے لیے اکثر مقرر کرکے پھر معزول کیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسکو معزول کیے ہوں
اسکو مسلمانوں کے کام پر مقرر کرنا پیغمبر کی مخالفت ہی اسکا جواب یہ ہے عمر کو معزول سمجھنا نادانی ہی ایک شخص کو کسی کام پر مقرر
کریں وہ کام اس سے برآمد ہو تو اسکی تولیت تمام ہوئی اسکو معزول نہ کہینگے عمر کو صدقات کے وصول کرنے پر مقرر فرمائے تھے جب
اسکو وصول کرکے لائے انکی تولیت تمام ہوئی اسکو عزل کہتے ہیں تو علی مرتضی بھی خلافت کے لائق نہ ہونا لازم آتا ہی کیونکہ
انکو یمن کی طرف تولیت دیکے روانہ کیے تھے بعد انکو اپنے پاس طلب کیے اور حجۃ الوداع کو جانے وقت آپ کو مدت کی تولیت
دیے تھے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مراجعت کیے تولیت جاتی رہی ہاں اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم عمر کو تولیت دینے سے منع کیے
ہوتے تو انکو تولیت دینا محل طعن تھا فرض کیے کہ ابوبکر نے انکو اپنا ولیعہد کیے لیکن علی مرتضی اسکو قبول کیے ایسا کہہ سکتے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جسکو معزول کیے تھے اسکی بیعت ہم کس طرح کریں نواں طعن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو خلیفہ نہیں کئے انکے
برخلاف ابوبکر نے عمر کو کیونکر خلیفہ کئے جواب اسکا یہ ہے شیعہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علی مرتضی کو خلیفہ کیے تھے
پھر خلاف کہاں ہوا اہل سنت وجماعت کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صراحۃ خلیفہ مقرر کیے بر امامت کے واسطے ابوبکر کو
مقرر کیا وہی اشارہ تھا خلافت کا صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مزاج سے واقف تھے انکو اتنا ہی اشارہ کافی تھا اور وحی
سے حضرت کو معلوم ہوا تھا کہ ابوبکر کو ہی خلیفہ کرینگے چنانچہ ابوبکر کے خلافت کے احادیث کو دیکھنے سے ظاہر ہوگا بخلاف ابوبکر کے
کہ انکو احتیاج تھی اس لئے خلیفہ مقرر کیے ہاں خلیفہ مقرر نہ کر پاکر نص کئے ہوتے تو البتہ مخالفت لازم آتی دسواں طعن خالد بن
الولید نے مالک بن نویرہ کو جو مسلمان تھا قتل کیا اور اسکی عورت کو اسی رات نکاح کیا عدت کے ایام جو چار مہینے دس دن تھے اسکی شتا
نہ کیا ابوبکر باوجود عمر کی اصرار کے خالد کو نہ حد مارے اور نہ قصاص لیے اسکا جواب جو آیندہ مذکور ہوگا دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ
مالک بن نویرہ کی ردت خالد کے پاس تحقیق ہوئی اس لئے اسکو قتل کئے جب ابوبکر نے خالد کو اپنے پاس بلواکے دریافت کیے تو انکا جرم
ہوا اس لئے انسے قصاص لینے سے استغنا جو شیعہ کے یہاں معتبر کتاب ہی اس میں لکھا ہی کہ مالک مرتد تھا جب شیعہ کے کتب میں اسکی
روایات ہوتے خالد مرتد کو قتل کیئے ایسے قصاص کیونکر لیا جاوے تو کہا ہم قبول کیے کہ وہ مرتد نہیں تھا لیکن خالد کے پاس اسکی ردت کا
شبہات ہوا تھے قتل کریں تو اقرب یہ ہے شبہہ جاری ہوتا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چند لوگ کو خالد نے شبہے قتل کیے انکا قصاص
خالد سے لئے اور انسے دیت دلوائے اسکے موجب ابوبکر بھی عمل کیے فرض کیے کہ وہ مرتد نہیں تھا لیکن قصاص لینا ابوبکر کے ذمہ ضرور
لازم ہوا کہ اسکے ورثہ قصاص طلب کریں لیکن مالک کا وارث اسکا بھائی متمم بن نویرہ قصاص طلب کیا نہ دیت لینے پر راضی ہوا اس
صورت میں قصاص کاہی کو لینگے اور عمر اگرچہ اسوقت خالد کی خطا پر مصر تھے لیکن بعد انکے پاس ثابت ہے کہ رای ابوبکر کی صواب

تھی اپنی قول سے رجوع کئے اس واسطے اپنی خلافت مین خالد سے قصاص نہ لئے اور اسکی عورتکو اسی شب نکاح کرنا ہمارے کتب سے ثابت نہین
ہمارے علما لکھے ہین کہ وہ عورت حلال ہوئی بعد اُسکے بنا کئے فرض کئے کہ اسی شب نکاح کئے شاید اسکو حمل تھا وہ وضع ہوا ہو جب وضع حمل
ہو تو عدت تمام ہوئی اسکے نکاح کرنے سے خالد پر حد نہ آئیگا مالک نے اسکو طلاق دیا تھا اور عدت بھی تمام ہو چکی تھی لیکن جاہلیت کے
طریقے پر عورتکو نہ چھوڑکے مقید رکھا تھا اس لئے خالد کو نکاح کئے گیارھوان طعن ابوبکر کہے ہین اِنَّ لِی شَیْطَانًا یَعْتَرِیْنِی
فَاِنِ اسْتَقَمْتُ فَاَعِیْنُوْنِی وَاِنْ زِغْتُ فَقَوِّمُوْنِی یعنی مجکو شیطان عارض ہوتا ہی پھر مین اگر راست رہون تو میری
اعانت کرو اور اگر کجی کرون تو مجھکو سدھارو ابوبکر کہے اپنے درپیش شیطان ہوتا ہی اور راہ حق سے لیجاتا ہی جسکو شیطان
درپیش ہو تو وہ قابل امامت کے نہین اسکا جواب یہ ہی کہ اول تو اس روایت کی صحت مین کلام ہی بتقدیر صحت اسکے کہنے سے
لازم نہین آتا کہ ابوبکر مرتکب گناہ کے ہون کیونکہ وہ کلام جو شرطیہ ہوتا ہی وقوع مین آنا لازم نہین غرض انکا یہ ہی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا قول و فعل سب ہمکو سند تھا اُنکی تبعیت ہمپر فرض تھی کیونکہ آپ پر وحی نازل ہوتی تھی اور شیطان سے
معصوم تھے مجھہ سے احیانا کوئی امر خلاف شرع ہو جاوے تو تم اسکو اپنی شہر اور مجھہ کو تنبیہ کرو یوسف علیہ السلام
باوجود مقام نبوت کے ایسا فرمائے وَمَا اُبَرِّئُ نَفْسِی اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْءِ یعنی مین پاک نہین کہتا اپنی نفس کو
کیونکہ نفس برائی سکھاتا ہی اور آدم کے دل مین شیطان جو وسوسہ ڈالا اور داود علیہ السلام کو عورتکے مقدمے مین جو سہو ہوا قرآن مین
مذکور ہی پھر ابوبکر سے ایسا کلام صادر ہوا امامت کے منصب سے انکو نہین نکالتا اگر اسکے کہنے سے ابوبکر کی خلافت مین خلل
ہو تو شیعہ جنکو امام معصوم کہتے ہین وہی قابل امامت کے نہ ہونا نہج البلاغۃ مین جو امامیہ کے پاس اصح الکتب ہی مذکور ہی کہ علی رضی اللہ
عنہ فرمائے لَا تَکُفُّوْا عَنْ مَقَالٍ بِحَقٍّ اَوْ مَشُوْرَۃٍ بِعَدْلٍ فَاِنِّی لَسْتُ بِفَوْقِ اَنْ اُخْطِیَٔ وَلَا اٰمَنُ ذٰلِکَ
مِنْ فِعْلِی یعنی تم باز نرہو حق بات بولنے سے یا اچھی مشورہ کہہ دینے سے کیونکہ مین اس سے بڑھکے نہین ہون کہ خطا کرون اور اپنے
فعل مین خطا نہ ہونے سے مجھکو امن نہین اور شیعہ کی معتبر کتاب مین جسکا نام صحیفہ کاملہ ہی حضرت سجاد رضی اللہ عنہ سے
نقل کیا ہی کہ فرمائے قَدْ مَلَکَ الشَّیْطَانُ عِنَانِی فِی سُوْءِ الظَّنِّ وَضَعْفِ الْیَقِیْنِ وَاِنِّی اَشْکُوْ سُوْءَ
مُجَاوَرَتِہٖ لِیْ وَطَاعَۃَ نَفْسِیْ لَہٗ یعنی شیطان میری باگ کا مالک ہوا بدگمانی ڈالنے مین اور یقین کو ضعیف کرنے مین اور مین
شکایت کرتا ہون اُسکے بدہمنشینی کی اور میرے نفس کی جو اسکی اطاعت کرتا ہی بارھوان طعن ابوبکر کہے لَسْتُ بِخَیْرِکُمْ
وَعَلِیٌّ فِیْکُمْ یعنی مین تمھارے بیچ کا بہتر نہین حالانکہ تم مین علی ہی شیعہ کہتے ہین ابوبکر اس قول مین صادق ہون تو قابل امامت کے
نہین کیونکہ افضل شخص ہوتے ادنی امامت کے لایق نہین اگر کاذب ہون تو فاسق ہو فاسق بھی قابل امامت کا نہین اسکا جواب یہ ہی
کہ اس روایت کا داخلا اہل سنت وجماعت کے کتب مین نہین بالفرض اگر ثابت ہو تو خلافت مین خلل نہین آتا کیونکہ اللہ تعالی
فرماتا ہی لَا تُزَکُّوْا اَنْفُسَکُمْ یعنی اپنے نفسونکا تزکیہ مت کرو اگر فروتنی کے راہ سے کوئی کہے کہ مین افضل نہین ہون تو اسکو کاذب

کہینگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باوجود اسکے کہ سب انبیاء سے افضل تھے فرماتے ہیں مجھکو موسی پر فضیلت نہ دو صحیفہ کاملہ میں
حضرت سجاد سے مروی ہے کہ کہے انا الذی اعطیت الذنوب عمرہ میں وہ ہوں جسکی عمر گناہ میں فنا ہوئی صدیقوں کے کلام
جو اعتراض کرتے ہیں وہی اعتراض انکے کلام پر بھی وارد ہوتا ہے اسکا جواب جو شیعہ کہینگے ہمارا جواب بھی وہی ہے تیرھواں طعن ابوبکر نے
فاطمہ رضی اللہ عنہا کو میراث سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محروم کیے فاطمہ کہتی تھیں ابی بکر کی اولاد تم اپنے باپ کی میراث لوگے میں اپنے
باپ کی میراث کیوں نہ لوں انکا جواب یہ ہے ابوبکر ایک حدیث جو آپ سے سنے تھے کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ہم پیغمبر
کسی کی میراث نہیں لیتے اور نہ کوئی ہماری میراث لیتا ہے یہ حدیث نص قرآن کے خلاف ہے اللہ تعالی فرمایا ہے یوصیکم اللہ
فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین یعنی تمکو اللہ وصیت کرتا ہے تمہاری اولاد کے حق میں مرد کو دو عورتوں کے حصے کے
برابر ہے یہ نص عام ہے شامل ہے نبی اور غیر نبی کو اور بھی فرمایا ہے وورث سلیمان داود یعنی وارث ہوا سلیمان
داود کا اور فرمایا ہے فھب لی من لدنک ولیا یرثنی ویرث من آل یعقوب یعنی اور مجھکو دے تیری طرف سے
ایک والی جو میرا اور آل یعقوب کا وارث ہو اس سے معلوم ہوا کہ انبیا وارث ہوتے ہیں اور انکے وارث انکی میراث لیتے ہیں اسکا
جواب یہ ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ کچھ عداوت نہیں تھی محض حدیث سنے تھے کر کر میراث نہ دئے کیونکہ
اگر میراث تقسیم ہوتی تو اس میں عباس کا اور ازواج مطہرات کا بھی حصہ ہوتا انکے ساتھ بی بی عائشہ کو بھی حصہ ملتا فاطمہ کے
ساتھ عداوت رکھے ہوتے تو اپنی لڑکی کے ساتھ کاہے کو عداوت رکھتے اور وہ حدیث فقط ابوبکر ہی نہیں سنے تھے بلکہ حذیفہ بن
الیمان اور زبیر بن العوام اور طلحہ بن عبد اللہ اور ابو الدرداء اور ابو ہریرہ اور عباس اور علی اور عثمان اور عبد الرحمن بن عوف
سعد بن ابی وقاص بھی سنے تھے اور اس حدیث کا مضمون شیعہ کے کتب میں بھی موجود ہے محمد بن یعقوب رازی کتاب الکافی میں
روایت کیا ہے کہ جعفر صادق نے کہے علما انبیا کے وارث ہیں انبیا کسی کو درہم و دینار کے وارث نہیں کئے اور وارث نہیں کر گئے
مگر اپنے حدیثوں کے یہہ روایت صاف دلالت کرتی ہے کہ انبیا کے مال کو کوئی وارث نہیں ہوتا جب ابوبکر اس حدیث کو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنے تو آپکے پاس وہ قطعی ہوئی حاجت اسکے دریافت کی انکو نہ رہی اور یہہ حدیث قرآن کی مخالف ہے کر کے
جو کہتے ہیں غلط ہے کیونکہ آیت میں خطاب امت کو ہے پس اس صورت میں حدیث اسکی ناسخ نہیں ہوئی یہ مخصص بالخصوص آیت اس
حدیث سے مخصص ہو تو کچھ خلل نہیں کیونکہ خبر احاد کی مخصص ہوتی ہے تو حدیث قطعی بطریق اولی مخصص ہوگی اور اس آیت کا عموم
بہت چیزوں سے تخصیص پایا ہے جیسے کافر اور غلام اور قاتل وارث نہیں ہوتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمین جو چھوڑ گئے
تھے فدک اور خیبر وغیرہ تھیں ان میں بعضوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقف کئے تھے اور بعضوں میں اہل بیت کا خرچ تھا
فدک اور خیبر کے سوائے دوسرے زمینوں کو عمر نے اپنی خلافت میں تفویض علی اور عباس کے کئے بعد علی کے ہاتھ میں آئی بعد حسن کے
بعد حسین کے بعد علی بن الحسین کے اور حسن بن الحسن کے بعد انکے بھائی زید بن الحسن کے بعد اسیر مروان متغلب ہوا اور مروانیہ کے اختیار میں تھے

خلافت عمر بن عبد العزیز کو ہوئی تمام زمینون کو فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد کو واپس دئے اور یہہ ائمہ جو سب کے نزدیک قول انکا معصوم
ہین ان زمینون کو میراث نہین ٹھہرائے تو انکے عمل سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرنے کے بعد میراث جاری نہین ہوتی
اور آیت تخصیص پائی ہی اور سلیمان داود کے وارث ہوئے کر کر جو آیت مین آیا ہی اس سے مراد علم کی وراثت ہی نہ مال کی کیونکہ مال کی وراثت
ہوتی تو سلیمان کے دوسرے بھائیان بھی تھے وے بھی بیشک شریک ہوتے انکے محروم کرنے کا کچھ سبب نہین تھا شیعہ کے کتب سے بھی یہی بات
ثابت ہوتی ہی کلینی نے ابو عبد اللہ سے روایت کیا ہی کہ سلیمان داود کے وارث ہوئے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سلیمان کے وارث اس
قول مین وراثت سے حقیقت میراث کی مراد لین تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سلیمان کے وارث ہونا بن نہین سکتا اس سے علم کی وراثت ہی لینا متعین ہوتا ہی
اور دوسری آیت جو ذکر کئے اس جگہہ بھی وراثت علم کی ہی نہ مال کی کیونکہ آل یعقوب سے مراد یا نفس یعقوب لین اس صورت مین انکی وارث
انکی اولاد ہوئی نہ یحیی علیہ السلام یا یعقوب کی اولاد مراد لین تو یحیی یعقوب کی تمام اولاد کے وارث ہونا لازم آتا ہی یہہ بھی خلاف ہی
تو قطعا معلوم ہوا کہ وراثت علم کی مراد ہی نہ وراثت مال کی چودھوان طعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدک فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ہبہ
کئے تھے بی بی فاطمہ نے ابوبکر سے اسکو طلب کئے تو ابوبکر شاہد طلب کئے علی اور ام ایمن جب شہادت دئے ابوبکر انکی شہادت رد کئے
فاطمہ غضب مین آکے ابوبکر سے سخن کرنا ترک کئے فاطمہ کے حق مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مَنْ اَغْضَبَهَا فَقَدْ اَغْضَبَنِی ١٠
یعنی جس نے فاطمہ کو غضب مین لایا تو وہ مجھے غضب مین لایا جب ابوبکر مغضوب فاطمہ کے ہوئے تو مغضوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ہوئے جو مغضوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو وہ لایق امامت کے نہین بعضے شیعہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فاطمہ رضی اللہ عنہا کو فدک دینے کے وصیت کئے تھے پر ابوبکر اس وصیت کو جاری نہ کئے اس کا جواب یہہ ہی کہ بخاری وغیرہ کی
روایت سے معلوم ہوتا ہی کہ بی بی فاطمہ نے فدک مین میراث ہی طلب کئے ہبہ یا وصیت کا دعوی نہین کئے اور ابو داود نے
مغیرہ بن مقسم سے روایت کیا ہی کہ عمر بن عبد العزیز جب خلیفہ ہوئے بنی مروان کو جمع کر کے کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فدک
جو تھا اسکے محاصل سے اپنے لوگ کا خرچ دیتے تھے اور بنی ہاشم کے بچونکو اس مین سے دیا کرتے تھے اور اس سے انکی بیوہ
عورتونکو نکاح کر دیتے تھے فاطمہ رضی اللہ عنہا نے چاہے کہ اسکو اپنے تئین دیوین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ دئے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات تک اسی طور پر تھا جب آپکی وفات ہوئی ابوبکر والی ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو جیسا خرچ
کرتے تھے ابوبکر بھی اسی کو جاری رکھے یہان تک کہ آپکی وفات ہوئی بعد عمر والی ہوئے وہ بھی اسی طور سے خرچ کئے بعد مروان نے
اسکو لیا وہ عمر بن عبد العزیز کو پہنچا یعنی میرے حصے مین آیا مین دیکھا جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ کے تئین نہین
دئے اس مین مجھ کو کچھ حق نہین مین تمکو گواہ رکھتا ہون کہ اسکو پھیر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت جیسا
اس مین خرچ ہوا کرتا تھا ویسا ہی کر دیا ان روایتون سے معلوم ہوتا ہی کہ فدک مین بھی میراث ہی طلب کئے لیکن حافظ عمر بن شبہ کی
روایت مین جو زید سے منقول ہوئی دعوی ہبہ کا مذکور ہی اسکا جواب یہہ ہی کہ ابوبکر ہبہ کا دعوی جو قبول نہین کئے اگر اس دعوی مین

دو مرد یا ایک مرد اور دو عورت گواہی دیتے اور انکی گواہی ابوبکر قبول کرتے تو البتہ ابوبکر پر طعن ہوتا سو شہادت نصاب کو پہنچے
اسکے مقتضیٰ پر عمل کریں تو محل طعن کا نہیں بلکہ اگر کسی شہادت پر حکم کرتے تو محل طعن کا تھا کہ برخلاف قرآن کے حکم کیے اور حدیث میں
لفظ اغضبہا کا جو ہے اسکا معنی یہ ہے کہ کچھ قول یا فعل سے دوسرے کو غصے میں لانے کا قصد کرنا اور ابوبکر نے ہرگز فاطمہ کو غصے میں
لانے اور ایذا دینے کا قصد نہیں کیے جب تک کہ یہ انکی طرف سے محقق نہ ہو تو ابوبکر وعید میں بھی داخل نہیں ہوئے پر بی بی فاطمہ رضی اللہ
عنہا مقتضائے بشریت سے غصے میں آئی ہوں تو کچھ عجب نہیں لیکن وعید میں اغضب کا لفظ آنے سے کچھ غضب ٹھہرنے کا محال تھا
یا اگر حدیث میں یوں ہوتا مَنْ غَضِبَتْ عَلَيْهِ فَاطِمَةُ غَضِبْتُ عَلَيْهِ تو ابوبکر کو خوف تھا بلکہ بی بی فاطمہ اپنے گھر کے مقدمہ
میں علی پر بھی غصے میں آئی تھیں چنانچہ علی رضی اللہ عنہ ابوجہل کی لڑکی کو نکاح کرنا چاہتے تھے تو بی بی غصے میں آئیں اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھے اور نکاح کرنے سے علی کو منع کیے اسی پر فرمائے فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي يُؤْذِينِي مَا
آذَاهَا مَنْ أَغْضَبَهَا فَقَدْ أَغْضَبَنِي یعنی فاطمہ میرا جگر گوشہ ہے اسکو جو چیز ایذا دیوے سو مجھے ایذا دیتی ہے جو شخص
اسکو غصے میں لاتو مجھے غصے میں لایا اور ایک بار کچھ ناموافقت ہونے سے علی رضی اللہ عنہ مسجد میں جاکے زمین پر سو رہے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم بی بی کے یہاں گئے سو پوچھے تیرے چچا کا فرزند کہاں ہے بی بی کہا غَاضَبَنِي یعنی مجھے خفا کیے ہیں
اور میرے پاس نہیں سوتے تب حضرت بنفس نفیس جاکے علی کو قُمْ يَا أَبَا تُرَابٍ کہکے بیدار کیے اور بلوا لائے لیکن اس مقدمے میں فاطمہ
رضی اللہ عنہا کی خفگی ابوبکر پر نہایت شاق ہوئی اسی بی بی کے یہاں گئے اور انکو راضی کیے چنانچہ بیہقی نے شعبی سے روایت
کیا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی عیادت کے واسطے تشریف لیگئے علی نے کہے ابوبکر آتے ہیں اور اذن مانگتے
ہیں بی بی نے کہیں کیا انکو اذن دیا تم دوست رکھتے ہو تو علی کہے ہاں پھر اذن دیئے ابوبکر نے بی بی کو راضی کیئے بی بی راضی ہوئیں
سعد کے کتب میں بھی آیا ہے کہ ابوبکر نے جاکے بی بی کو راضی کیے اس صورت میں کسی طعن کی جگہ باقی نہیں رہی ساتواں جہاں
خلافت کے امور کا بندوبست اور امرا کو جو احکام کرنے تھے سو بیان میں واقدی نے عبداللہ بن جعفر
عبدالرحمن بن ازہر بن عوف سے وہ زہری سے وہ عروہ سے وہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مجھے امر کئے اُبنا کو جاکے وہاں کے کافروں کو مار کر اور انکے گھر جلا دے بعد اسکے اسامہ کو فرمائے تو اللہ کا
نام لیکے روانہ ہو اسامہ جھنڈا لیکے نکلا اور اسکو بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ عنہ کی سپرد کیے بریدہ جھنڈا اسامہ کے گھر کو
لے آئے اسامہ نے لشکرگاہ جرف میں مقرر کیے جو ان دنوں میں اہل اسلام کا ابتدا جانے کا ہے غرض لوگ وہاں جمع ہونے لگے جس سو
تہیے سے فراغت پاتا جرف کو جاتا اور جسکا کوئی تہیہ نہیں ہو تو وہ اپنے کام میں گرم رہتا مہاجرین اولین کے اکثر لوگ اس
جنگ کو جانے کی خاطر مستعد ہوئے چنانچہ عمر بن الخطاب اور ابو عبیدہ بن الجراح اور سعد بن ابی وقاص اور ابو الاعور سعید بن زید
بن عمرو بن نفیل وغیرہ اور انصار سے قتادہ بن النعمان اور سلمہ بن اسلم بن حریش وغیرہ رضی اللہ عنہم داخل تھے تب مہاجرین کے

چند لوگ کہنے لگے مہاجرین اولین پر اس لڑکے کو امیر کیونکر مقرر کئے ہین اس مقدمے مین لوگ بہت سی باتین کرنے لگے عیاش ابن ابی
ربیعہ سب سے زیادہ تکرار کرتے تھے جب یہ بات عمر رضی اللہ عنہ نے سنی آئے ان لوگون کے سخن کو رد کئے اور جا کے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہایت غضب مین آئے اور محل سے نکل کر منبر پر سوار ہوئے اس وقت
حضرت کے بدن پر قطیفہ تھا اور سر پر پٹی باندھے تھے فرمائے لوگو اسامہ کو جو مین نے امیر کیا اسپر تم کیا طعن کرتے ہو واللہ
اسامہ کی امارت پر جو طعن کرتے ہین اس کے باپکی امارت مین بھی اول تم طعن کرتے تھے خدا کی قسم اسامہ کا باپ امارت کے لائق
تھا اس کے بعد اسکا بیٹا سزاوار ہی اور وہ میرا نہایت پیارا تھا اسامہ کو بھی دل سے چاہتا ہون ہر یک طور کی خوبی کے وے
دونون مستحق ہین اب تم اسامہ کے ساتھ نیکی سے پیش آؤ کیونکہ وہ تمھارے نیک لوگون مین ہی یہ کہہ کے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم محل مین ہمارے یہ خطبہ شنبے کے روز ربیع الاول کی دسوین کو ہوا پھر لوگ آ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
رخصت لیکے اسامہ کے لشکر گاہ کو جانے لگے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بھی آکے رخصت لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہی تاکید کرتے
تھے کہ اسامہ کے لشکر کو روانہ کرنے مین تاخیر نہ کیجو ام ایمن یعنی اسامہ کی والدہ آکے عرض کی یا رسول اللہ آپکا مزاج صحت پانے تک
حکم کیجے کہ اسامہ لشکر گاہ مین رہے کیونکہ اس حالت مین آپکو وہ چھوڑ کے جاوے تو اس سے کچھ کام نہ ہو سکیگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یہی فرمائے کہ اسامہ کے لشکر کو روانہ کرو تمام لوگ جا کے ایک شنبے کی رات کو لشکر گاہ مین رہے علی الصباح اسامہ نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے اس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مزاج نہایت ناساز تھا اس روز آپکو لدود
کئے یعنی منہہ کھول کے دوا ڈالا اسامہ آکے آپکو جو دیکھے آنکھین آنسو بھر لائین آپکی خدمت مین عباس رضی اللہ عنہ حاضر تھے اور بیبیان
گرد بیان بیٹھی تھین تب اسامہ نے اپنا سر جھکا کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین بات کرنے کی
طاقت نہین تھی آپ آسمان کی طرف دونون ہاتھ اٹھا کے اسامہ پر رکھے اسامہ کہتے ہین مین سمجھا کہ آپ جو ہاتھ اٹھائے میرے لئے دعا
مانگے اسامہ کہتے ہین پھر مین نے شب کو جا کے لشکر گاہ مین رہا دوشنبے کے دن صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپکے
مزاج پر افاقہ تھا بیبیان خوشی سے کنگھی کر رہی تھین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے فرمائے اللہ کی برکت سے روانہ ہو اور مجھے رخصت
کئے ابوبکر رضی اللہ عنہ آکے عرض کئے یا رسول اللہ شکر ہی اللہ کا آپکے مزاج پر افاقہ ہی اور آج کے دن بنت خارجہ کے پاس رہنے کی میری
باری ہی اجازت دین تو جاتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو اجازت دئے اور اسامہ اپنے لشکر گاہ مین آکے لوگونکو کوچ کرنے کا
حکم کئے اور جو لوگ بستی مین تھے انکو تاکید کئے کہ جلد آکے لشکر مین داخل ہون کچھ دن چڑھا تھا اور اسامہ رضی اللہ عنہ جرف
سے نکلنے کو سواری تیار کرکے سوار ہونا چاہتے تھے کہ اسامہ کی والدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا کے پاس سے آدمی آکے کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم حالت نزع مین ہین اسامہ یہ سنتے ہی مدینہ کو آئے انکے ہمراہ عمر اور ابوعبیدة بن الجراح رضی اللہ عنہما
بھی آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھے تو حالت نزع مین ہین دوشنبے کے دن ربیع الاول کی بارھوین تاریخ زوال کے

بعد روح مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قبض ہوا مسلمان جو اسامہ کے لشکر گاہ میں تھے یہ خبر سنکے مدینہ میں آگئے اور بریدہ بن الحصیب

رضی اللہ عنہ نشان جو وہیں باندھا ہوا لاکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دروازے پر نصب کیا جب ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت

ہوچکی آپنے بریدہ کو تاکید کی کہ اس جھنڈے کو لیکے اسامہ کے گھر کو جاؤ اور اسامہ جنگ نہیں کیے تک اسکو ہرگز مت کھولو

بریدہ کہتے ہیں میں جھنڈے کو لیکے اسامہ کے گھر کو گیا بعد انکے ساتھ شام کی طرف گیا جب وہاں سے واپس آئی نشان

لاکے اسامہ کے گھر میں رکھ دیا انکی وفات تک اسی طرح انکے گھر میں باندھا ہوا تھا غرض جب عربوں کو رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کی وفات کی خبر پہنچی بہت لوگ مرتد ہوئے ابوبکر

بھیجے تھے وہاں جاکے لوگ نکل کے اول جہاں لشکر تھے اسی

اولیں برپا گوا ہوئی تب عمر ابن عثمان اور ابو عبیدہ اور سعد بن ابی وقاص اور سعید بن زید رضی اللہ عنہم خدمت میں ابوبکر صدیق

رضی اللہ عنہ کے حاضر ہوکے عرض کیے یا خلیفۂ رسول اللہ عرب ہر طرف سے آپ پہ ہجوم کئے ہیں آپ اس لشکر کو کھہرا دیں تو کچھ

کام نہ کر سکوگے لوگ جو مرتد ہوئے ہیں انکے دفع کرنے کے واسطے اس لشکر کو تیار رکھا اسکے سوائے بھی مدینے کے اطراف میں لوگ

غارت کرنے کا اور عورت بچوں کو ایذا پہنچانے کا اندیشہ ہی مناسب ہے کہ روم والوں کے ساتھ جنگ کرنے میں توقف کیا

جب اسلام اپنا کلا رہیں پر مارا اور جو لوگ مرتد ہوئے ہیں پھر اسلام کی طرف عود کریں ماں پر بلوا جانا کے فتح پاویں لشکر

روانہ کریں مات وسول لے ہم ریکارگی نکل آویں تو ہمکو ایسے کچھ اندیشہ نہیں ہے یہ بات صدیق نے سے فرمانے لگے اور کچھ کہتے ہو

مدعا تمام ہوئی کہ اچھی بات کہتے کی نہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ فرمائے تم جو مشورت دیتے سو میں معلوم کیا واللہ جیتے ہیں مجھے

درندے کھا جانے کا اندیشہ بھی ہو تو اس لشکر کو بھیجنے میں میں توقف کرونگا پہلی اسکو ہی روانہ کرونگا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم پر آسمان سے وحی نازل ہوتی تھی آپ وفات کے وقت حکم کئے ہیں کہ اسامہ کے لشکر کو روانہ کرو مگر اسامہ سے میں چاہتا

ہوں کہ عمر کو ہمارے پاس چھوڑ جاؤ کیونکہ عمر رہے تو ہمارے کاموں کا بندوبست ہو سکیگا معلوم نہیں اسامہ انکو چھوڑ جانے

ہیں یا نہیں اسامہ کی مرضی انکو چھوڑنے پر ہو تو میں ایسے حیلہ کرونگا سب لوگ معلوم کئے کہ صدیق کا عزم روانہ کرنے پر مستحکم

پھر صدیق رضی اللہ عنہ اسامہ کے گھر کو آپ تشریف لے گئے اور فرمائے تمہاری مرضی ہو تو عمر کو چھوڑ جاؤ اسامہ کہے بہتر ہی

صدیق کئے کیا جو سی سے اجازت کو عرض کئے ہاں پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ منادی کروائے جو کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

حیات میں اسامہ کے ہمراہ جانے پر مستعد تھا اسکو لازم ہی خواہ مخواہ نکلے اگر کوئی شخص جانے کو ٹھہر جاویگا تو اسکو پیادہ ناچار

لشکر بھیجواؤنگا اور مہاجرین کی ایک جماعت جو اسامہ کی امیری کا انکار کئے تھے انکو بھی جانے واسطے سختی تاکید کئے غرض تمام

لوگ روانہ ہوئے کوئی نا نہ کیا اور اسامہ اور مومنوں کی مشایعت واسطے ابوبکر صدیق ہمراہ ہوئے اسامہ جرف سے نکلے انکے ساتھ

تین ہزار پیادے اور ایک ہزار سوار تھے اور ابوبکر اسامہ کی سواری کی ساتھ چلتے تھے بعد اسامہ کو کہے استودع اللہ

[illegible]

دِينَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكَ بعد کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمکو جانے کے واسطے وصیت کرتے
ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر جاؤ مین تمکو جانیکے واسطے حکم نہین کرتا ہون اور منع کرتا ہوں مین فقط رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم جاری کرتا ہون ابن عساکر نے سیف بن عمر سے وہ ابو ضمرہ سے وہ ابو عمرو وغیرہ سے وے حسن ابن ابی
الحسن سے روایت کیے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات کے قبل مدینہ اور اسکے اطراف والون سے ایک لشکر کو روانہ
کرنے مین معین کئے اُس لشکر مین عمر رضی اللہ عنہ بھی داخل تھے اور ان پر اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو امیر کئے وہ لشکر
خندق سے پار نہین ہوا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اسامہ نے روانگی مین توقف کرکے عمر کی زبانی ابو بکر کو کہلا
بھیجے کہ خلیفہء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہو میرے ساتھ اکثر عمدہ لوگ ہین انکو تمام کو لیکے روانہ ہونا اور خلیفہء رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مسلمانون کے متعلقات کو اکیلے چھوڑ جانا مناسب نہین جانتا مبادا مشرک کچھ
فساد کر بیٹھین اور انصار کہے اگر اسامہ کے بات کو ابو بکر قبول کرین تو ہماری طرف سے ابو بکر کو کہیو کہ کسی پیرینہ شخص کو ہم پر امیر
کرین تو مناسب ہے عمر رضی اللہ عنہ آکے ابو بکر کو یہہ پیغام دئے ابو بکر فرمائے اگر ہمکو کُتّے اور لانڈگے لیجاوین تو بھی مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کا خلاف نہ کرونگا بعد عمر نے انصار کا مقولہ بیان کئے ابو بکر نے اچھل کے عمر کی داڑھی پکڑے اور کہے
یَا ابْنَ الْخَطَّابِ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ یعنی تیری ما تجھ پر روے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقرر کئے سو امیر کو بدلنے
مجھے کہتے ہو پھر عمر رضی اللہ عنہ لوگون کے پاس آکے کہے تمھاری ماوان تم پر روین تمھارے سبب سے خلیفہء رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس میری بھلائی نہ ہوئی اب تم روانہ ہوجاؤ ابو بکر لشکرگاہ کو آپ نفس نفیس آکے انکو روانہ کئے اُسوقت
اسامہ سوار تھے ابو بکر رضی اللہ عنہ انکے ساتھ پیادہ پا چلتے تھے عبد الرحمن بن عوف نے ابو بکر کے شتر کی مہار آپ پکڑ کے لیجاتے تھے
اسامہ کہے یا خلیفہء رسول اللہ آپ بھی سوار ہونا نہین تو مین اتر پڑتا ہون ابو بکر کہے واللہ نہ تم اترو نہ مین سوار ہوؤنگا میرے کیا
اللہ کی راہ مین ایک ساعت غبار آلود ہون تو کیا مضایقہ کیونکہ غازی کو ہر قدم پر جو اٹھاتا ہے سات سو نیکیان لکھی جاتے
ہین اور سات سو درجے بلند ہوتے ہین اور سات سو گناہ محو ہوتے ہین ابو بکر انکے ساتھ کا جانا جب موقوف کئے تو کہے تمھاری مرضی ہو تو
میری اعانت کے واسطے عمر کو چھوڑ جاؤ اسامہ نے عمر کو رخصت کئے بعد ابو بکر کہے ای لوگو تھوڑا توقف کرو مین دس چیز کی
وصیت کرتا ہوں اُسکو یاد رکھو خیانت مت کرو اور غنیمت مین چوری نہ کیجو اور دغا مت دیجو اور مثلہ مت کرو
چھوٹے بچے کو مت قتل کرو اور پیر فرتوت کو مت قتل کرو اور خرمے کے درخت کو مت کاٹو اور اُسکو نہ جلاؤ اور
میوہ دار درخت کو قطع مت کرو اور نعم یعنی بکری بیل اونٹ کو مت ذبح کرو مگر کھانے کے لئے اور تمھارا گذر ایک
قوم پر ہوگا وے سب کو ترک کرکے صومعے مین بیٹھنا اختیار کئے ہین تم انکو چھوڑ دو جب تک وے اپنی حالت پر رہین اور
تم ایک قوم کے پاس جاؤ گے وے تمھارے روبرو اقسام کے کھانون کے ظروف لے آوینگے جب تم اُسکو کھاؤ گے تو اللہ کو

یاد کرو اور تم ایک قوم سے ملوگے جنکے سر وں کے بیچ گھونسلا بنایا ہے یعنی شیطان کے رہنے کے واسطے اور اسکے گرد تیاں چھوڑے
ہیں تم انکو تلوار سے قتل کرو اس اللہ کا نام لیکے جاو اللہ تمکو طعن اور طاعون سے بچائے کہا اس عساکر نے عائذ سے وہ ولید
بن مسلم سے وہ عبداللہ بن لہیعہ سے وہ ابوالاسود سے وہ عروہ سے روایت کیا ہی کہ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت سے فراغت ہوئی
اور لوگونکو اطمینان ہوا ابوبکر نے اسامہ کو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمکو جہاں جاو کرکے فرمائے تھے وہاں جاو تب
مہاجرین اور انصار کہنے لگے اسامہ کی روانگی موقوف کرنا کیونکہ اندیشہ ہی کہ عرب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر
معلوم ہوگی تو ہمارا قصد کرینگے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مزاج میں بڑی مضبوطی تھی فرمائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس لشکر کو
روانہ کرو کرکے ہمکو تاکید کئے ہیں اسکو میں روانہ کروں تو امر عظیم ہی میں جرأت کیلیئے ایسی جان جسکے دست قدرت
میں ہی اسی کی قسم اسامہ کے لشکر کو روانہ کرنے سے عرب کا قصد کرنا ہم پر خوب تر ہی ای اسامہ تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم جہاں جاو کرکے حکم کیے ہیں تم ہیں جاتے فلسطین کے جا ہوتے کے لوگوں سے جنگ کرنے جو امر کیئے ہیں ایسے
جنگ کیجیے اللہ تعالی تمکو فتح دیگا لیکن تمھاری مرضی ہو تو عمر کو جو صاحب رای اور اسلام کے خیرخواہ ہیں میری مشورت
اور اعانت کے واسطے چھوڑ جاؤ سب اسامہ نے عمر رضی اللہ عنہ کو اجازت دئے اس میں خبر آئی کہ اکثر عرب مرتد ہوگئے ہیں صحابہ
رضی اللہ عنہم کہے اسامہ کی روانگی موقوف کرکے مرتدوں کی سب کے خاطر انکو روانہ کرنا بہتر ہی ابوبکر رضی اللہ عنہ ملکے
اسامہ کو روانہ کرنے بعد کہے ہمکو معلوم ہی جس بات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہوا اور قرآن بھی اس بات میں کچھ
نازل ہوتو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس میں تم سے مشورت کیا کرتے تھے اب تم کو پڑتے ہوا اور میں بھی ایک تجویز دیتا ہوں
اس میں جو بات خوب ہے اسکو تم پسند کرو کیونکہ اللہ تعالی تم تمام کو ضلالت پر جمع نہ کریگا اسی کی قسم جسکی
دست قدرت میں میری جان ہی یہہ لوگ جو زکوۃ ادا کرنے سے بے دینی کیے ہیں ایسے جنگ کرنے سے دوسرا کوئی
کام بہتر نہیں افضل نہیں ابوبکر کی رای کو سب نے پسند کیے صابونی کتاب المائتین میں اور بیہقی اور ابن عساکر اپنی تاریخ
میں روایت کیے ہیں کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہے وَاللّٰہِ الَّذِی لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اگر ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ نہ ہوتے تو
زمین پر اللہ تعالی کی عبادت کرنے والا نہ رہتا یہہ تین بار کہے کسی نے بولا ای ابوہریرہ بس اب خاموش رہو کہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ کو سات سو آدمی کے ساتھ شام کی طرف روانہ کرنے حکم کئے جب ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ
ہوئے تو اس لشکر کو روانہ کئے یہہ لشکر جس قبیلے پر سے گذرتا تو وہ لوگ مرتد ہونے کا ارادہ جو کئے تھے اس سے باز آئے
اور کہتے اگر اس قوم میں قوت ہوتی روم پر نہ نکلتے ہم دیکھیں کہ اب علیہ کسکو ہوتا ہی جب لشکر فتح پاکے آیا تو وہ
قبیلے والے اسلام پر ثابت رہے سیوطی نے کہا کہ اسکی سند حسن ہی حافظ ابن کثیر کہا اس حدیث کا راوی عباس کو نہیں
میں سمجھتا ہوں کہ وہ رملی ہی وہ معارف الحدیث ناک دوسرا ایک شخص کا نام بھی عباد بن کثیر ہی وہ بصری کا شی ہی

شیطان کا سر میں گھونسلا بنانا استعارہ ہے لوگوں کے سردار اور بڑے مفسد ہونے اور گمراہ ہونے شیطان کو بالیقین ۱۲ منہ

جو متروک الحدیث ہیں امام احمد اور بخاری اور مسلم اور ابو داود اور ترمذی اور نسائی اور ابن حبان اور بیہقی نے ابی ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے
اور کئی لوگ کافر ہو گئے تب عمر رضی اللہ عنہ کہے ای ابوبکر آپ لوگون سے کیسا جنگ کرتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تو فرمائے مجھے حکم ہی لوگون سے جنگ کرنا یہان تک کہ بولین لا الہ الا اللہ جسنے لا الہ الا اللہ بولا تو اپنے مال اور
جانکو میرے سے بچایا مگر اسکے حق کے واسطے اور اسکا حساب اللہ پر ہی ابوبکر رضی اللہ عنہ فرمائے واللہ مین جنگ کرونگا
اُس سے جو فرق کرے نماز مین اور زکوٰۃ مین کیونکہ زکوٰۃ دینا مال کا حق ہی واللہ ایک باندہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
جو دیا کرتے تھے نہ دیوین تو اُس پر مین انسے جنگ کرونگا عمر کہے واللہ کچھ نہین مگر مین سمجھا کہ اللہ تعالی نے جنگ کے لئے ابوبکر کے
سینے کو روشن کیا تب مین سمجھا کہ وہی حق ہی بیہقی اپنی سنن مین ابن شہاب سے روایت کیا ہی کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ابوبکر کو کہے
کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہین فرمائے مین مامور ہون لوگون سے جنگ کرنے پر یہان تک کہ بولین لا الہ الا اللہ جب اسکو بولین
وے اپنا خون اور مال میرے سے بچائے مگر یہہ کہ کچھہ شرعی حق ہو اور انکا حساب اللہ پر ہی ابوبکر کہے زکاۃ بھی شرعی حق ہی اللہ تعالی
جس چیز کو جمع کیا اسکو کیسا جدا کرتے واللہ ایک باندہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے مجھے نہ دیوین تو اُس پر
انسے جنگ کرونگا مسدد نے یحیی بن برہان سے روایت کیا ہی کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مرتدون کے مقدمے مین علی رضی اللہ
عنہ سے مشورت کئے علی رضی اللہ عنہ کہے اللہ تعالی نماز اور زکوٰۃ کو ملاکے ذکر کیا دونون مین مین فرق نکرونگا ابوبکر کہے اگر ایک
باندہ بھی نہ دیوینگے تو مین اُس پر اُنسے جنگ کرونگا جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ کرتے تھے اسمعیل اپنی کتاب مجمع
مین عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی عرب مرتد ہوئے اور کہنے لگے ہم نماز
پڑھینگے زکوٰۃ نہین دیوینگے تب مین نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور بولا یا خلیفہ رسول اللہ یہہ لوگ بمنزلہ وحشی جانور کے
ہین انکی دلجوئی کرنا اور انکے ساتھہ ملائمت سے چلنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کہے مین چاہتا ہون تم تائید کرنا تم مجھے بے ہمت کرنے
آئے ہو جاہلیت مین تو تم جبار تھے اسلام مین خواری اختیار کئے ہین مین انکی دلجوئی کس چیز سے کرون کیا کچھہ شعر بنا کے پڑھون
یا سحر کا اقرار کرون ہیہات ہیہات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذر گئے اور وحی منقطع ہوئی واللہ اگر ایک رسی بھی کم دیوین تو
مین جہاد کرونگا جب تک میرے ہاتھہ مین تلوار رہے عمر کہتے ہین مین ابوبکر کو اس کام مین میرے سے زیادہ احکام کو جاری کرنیوالا
پایا اور انھون نے لوگونکو کامون مین ادب کھائے جب مین والی ہوا تو میرے بہت کام آسان ہوئے علانی کتاب الامامتین
مین عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ عرب جب مرتد ہوئے میری اور تمام مہاجرین کی رای متفق ہوئی کہ انکے درپے
نہ ہونا تب مین ابوبکر کو بولا یا خلیفہ رسول اللہ عرب زکوٰۃ نہ دیوین تو انکو چھوڑ دو جب انکے دلون مین ایمان داخل ہوگا تو زکوٰۃ کا
اقرار کر لیوینگے ابوبکر رضی اللہ عنہ فرمائے میرا جی جس کے دست قدرت مین ہی اُسی کی قسم آسمان پر سے گرنا میرے پاس خوب ہی

یہ کام جو تو دیتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس پر جنگ کیے تھے انہیں پر جنگ کرونگا ابن عساکر انہی بارے میں
میں کیسان سے روایت کرتا ہے کہ لوگ جب مرتد ہوئے ابوبکر رضی اللہ عنہ خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے اور حمد وثنا کے بعد فرمایا الحمد
لله الذي هدى فكفى اللہ ہی کو حمد ہے جس نے ہدایت دیا اور سب کو کافی ہوا أعطى فأغنى اور مال دیا غنی کیا
إن الله بعث محمدا صلى الله عليه وسلم والعلم شريد والإسلام غريب طريد اللہ صاحب نے محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجتے وقت علم بھاگا تھا اور اسلام غریب تھا سب کے منہ پر سے گرا ہوا ورثّ حبله اسکی
کہنہ ہو گئی تھی وخلق عهده اور اسکا عہد پرانا ہوا تھا وضلّ أهله عنه اور اسکے لوگ اس سے گمراہ تھے
ومقت الله أهل الكتاب فلم يعطهم خيرا لخير عندهم اور اللہ تعالی اہل کتاب سے ناخوش تھا انکو
جو بہتر دیا جو بہتر کے ساتھ جو انکے پاس تھی ولا يصرف عنهم شرا لشر عندهم اور نہیں پھیر اللہ نے بدی
کے واسطے جو انکے پاس تھی قد غيروا كتابهم ان لوگوں نے کتاب کو بدل ڈالتے تھے والحقوا به ما ليس منه اور جو
جو نہ تھا اسکو داخل کر دیے والعرب الأميون صفر من الله اور بادیہ عرب اللہ سے خالی تھے لا يعبدونه
ولا يدعونه اللہ کی عبادت کرتے تھے اسکو پکارتے تھے أجهدهم عيشا سب سے تنگ عیش وأضلهم
دینا اور دین میں بڑے گمراہ في ظلف من الأرض مع قلة السحاب درشت زمین میں کہ جس ابر
برستا نہیں تھا فجمعهم الله بمحمد صلى الله عليه وسلم پھر ان عربوں کو اللہ تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
سے جمع کیا وجعلهم الأمة الباقية الوسطى انکو میانہ امت کیا باقی رہنے والی نصرهم الله
من اتبعهم نصرت دیا انکو اللہ انکے پیروؤں سے ونصرهم على غيرهم اور انکے غیر پر انکو نصرت دیا حتى قبض
الله نبيه صلى الله عليه وسلم یہاں تک کہ اللہ تعالی اپنے نبی کو صلی اللہ علیہ وسلم قبض کیا فركب منهم
الشيطان مركبه الذي أنزل عنه تو شیطان ان پر سوار ہوا اس سواری پر کہ جس سے اترا تھا وأخذ بأيديهم
وبغى هلكتهم اور انکے ہاتھ پکڑا اور انکی ہلاکی چاہا وما محمد إلا رسول قد خلت من قبله الرسل
أفإن مات أو قتل انقلبتم على أعقابكم ومن ينقلب على عقبيه فلن يضر الله شيئا
وسيجزي الله الشاكرين محمد نہیں ہیں مگر ایک رسول ہی ہو چکے اس سے پہلے بہت رسول پھر کیا اگر وہ مر گیا یا مارا گیا تم
پھر جاؤ گے الٹے پاؤں اور جو کوئی پھر جاویگا الٹے پاؤں وہ نہ بگاڑیگا اللہ کا کچھ اور اللہ ثواب دیگا بھلا ماننے والوں کو إن
من حولكم من العرب منعوا شاتهم وبعيرهم تمہاری گرد و پیش کے عرب اپنی بکریاں اور اونٹ دینا
منع کیے ہیں ولم يكونوا في دينهم وإن رجعوا إليه أزهد منهم يومهم هذا وہ لوگ اپنے دین میں جو اگرچہ اسکی طرف
رجوع کرکے بہت زیادہ کرے اور کرم اسکو سو ولم تكونوا في دينكم أقوى منكم يومكم هذا اور تم نہیں ہو

اپنے دین پر قوی نراس سے جو آج کے دن ہو علی ما فقدتم من برکۃ نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم کیا واسطے کہ تم گم
کئے ہو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت ولقد وکلکم الی الکافی الاول الذی وجدہ ضالا فھدی اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمکو سونپے ہین کافی اول کی طرف جو پایا اسکو یعنی رسول کو بھٹکتا پھر راہ بتایا وعائلا
فاغنی اور مفلس پھر محظوظ کیا وکنتم علی شفا حفرۃ من النار فانقذکم منھا اور ہم ایک آگ کے کنارے
تھے تمکو اُس سے خلاص کیا واللہ لا ادع اقاتل علی امر اللہ حتی ینجز اللہ وعدہ اللہ کی قسم من اللہ کے امر پر
جنگ کرنا نہ چھوڑونگا یہان تک کہ اللہ تعالی اپنے وعدے کو پورا کرے ویوفی لنا عھدہ اور اپنے عہد کو وفا کرے
ویقتل من قتل منا شھیدا من اھل الجنۃ اور ہم سے جو مارا جاتا ہی شہید ہوگا بہشتیون مین و
یبقی من بقی منا خلیفۃ اللہ وورثتہ فی ارضہ اور ہم سے جو باقی رہتا ہی اللہ کا خلیفہ اور اسکا نائب ہوگا
زمین پر قضاء اللہ الحق وقولہ الذی لا خلف لہ اللہ کا حکم حق ہی اُسکی بات مین خلاف نہین وعد اللہ
الذین امنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض الایہ وعدہ دیا اللہ نے تم سے جن
لوگونکو جو ایمان لائے اور نیک کام کئے کہ خلیفہ کرینگا انکو زمین پر یہہ کہکے ابوبکر منبر سے اترے ابن کثیر نے کہا ہی کہ اس حدیث
کی سند منقطع ہی کیونکہ صالح بن کیسان ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نہین دیکھا لیکن الفاظ اُسکے پر مغز ہونے سے اور اُسکے
شواہد بہت سے ہونے سے دل اُسکے صحت پر گواہی دیتا ہی خطیب کتاب الردۃ مین عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے
روایت کیا ہی کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی مدینے مین نفاق سر نکالا اور عرب مرتد ہوئے اور عجم گرجنے لگے اور
نہاوند مین جمع ہونے کا وعدہ کئے اور بولے عربون کو جس شخص کے سبب سے فتح ہوتی تھی وہ مر گیا پھر ابوبکر رضی اللہ
عنہ مہاجرین اور انصار کو جمع کرکے کہے عربون نے اپنی بکری اونٹ دینا منع کئے اور اپنے دین سے پھر گئے اور عجم نہاوند
مین تمھارے جنگ کے واسطے جمع ہونے کا وعدہ کئے ہین اور کہتے ہین جس شخص کے سبب تمکو نصرت ہوا کرتی تھی رحلت کیا
اس امر مین مجھے کیا مشورت دیتے ہو مین بھی تمھارے مین کا ایک آدمی ہون اور اس بلا کا بوجھا سب سے گران مجھ پر
ہی یہہ سُنکے صحابہ رضی اللہ عنہم دیر تک خاموش رہے بعد عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرمائے مین مناسب سمجھتا ہون کہ عربونسے
نماز قبول کرنا زکوۃ چھوڑ دینا وے اسلام لائے ہین جاہلیت کے زمانے سے قریب ہین اسلام انکو مفید نہین ہوا آیندہ انکو
اللہ تعالی یا خوبی کی طرف پھیریگا یا اسلام کو قوت دیگا اور ہم انسے جنگ کرنے پر قوی ہوگے تب انسے زکوۃ وصول
کر سکینے ہین اب مہاجر و انصار جو باقی ہین انکو تمام عربون سے مقابلہ کرنے کی قوت نہین پھر ابوبکر نے عثمان کی طرف پھرے
وہ بھی ایساہی کہے دوسرے مہاجرین بھی ایساہی بولے بعد انصار کی طرف متوجہ ہوئے وے بھی یوہین کہے تب ابوبکر
رضی اللہ عنہ منبر پر سوار ہوئے اور اللہ کا حمد وثنا کرکے فرمائے اما بعد فان اللہ بعث محمدا صلی اللہ علیہ

وسلم والحق قليل شريد والاسلام غريب طريد وقد رث حبله وقل اهله فجمعهم الله
بمحمد صلى الله عليه وسلم وجعلهم الامة الباقية الوسطى والله لا ابرح اقوم بامر الله و
اجاهد في سبيل الله حتى ينجز الله لنا وعده ويفي لنا بعهده فيقتل من قتل منا شهيدا
في الجنة ويبقى من بقي منا خليفة الله في ارضه ووارث عباده بالحق فان الله تعالى قال
لنا وليس لقوله خلف وعد الله الذين امنوا منكم وعملوا الصالحات ليستخلفنهم
في الارض كما استخلف الذين من قبلهم يعنی اللہ تعالی نے جس وقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا
حق تھوڑا تھا بھاگا ہوا اور اسلام غریب تھا طرید تھا اُسکی رسی کہنہ تھی اور لوگ کم تھے پھر اللہ تعالی انکو محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے سبب سے جمع کیا اور انکو امت وسطی کیا باقی رہنے والے اللہ کی قسم اللہ تعالی کے امر پر قائم رہونگا
اور اللہ کی راہ میں جہاد کرونگا یہاں تک کہ اللہ تعالی ہمارے سے اپنا وعدہ وفا کرے اور اپنا عہد ہم سے پورا کرے اور ہم
جو کوئی مارا جاویگا تو وہ بہشت میں جاویگا اور جو باقی رہیگا تو اللہ کا خلیفہ ہوگا زمین پر اور اسکے بندوں کا وارث
ٹھیک بات سے کیونکہ اللہ تعالی ہمکو فرما چکا ہے اسکی بات خلاف نہیں وعدہ دیا اللہ نے جو لوگ تم میں ایمان لائے ہیں اور کئے
نیک کام البتہ پیچھے حاکم کریگا انکو ملک میں جیسا حاکم کیا تھا ان سے اگلوں کو بعد فرمایا واللہ اگر مجھے ایک بھی رسی جو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتے تھے نہ دینگے اور درخت پتھر جن انس تمام کو جمع کر کے آوینگے تو بھی میں ان سے جہاد کرونگا یہاں تک
اللہ تعالی سے ملاقات کے دن اللہ تعالی نماز اور زکوۃ میں فرق نہیں کیا پھر تمام کی رائے اس بات پر متفق ہوئی عمر
رضی اللہ عنہ تکبیر کہے اور فرمائے جب اللہ تعالی نے ابوبکر کو انکے جنگ کا عزم دیا تو میں جانا کہ وہی حق ہے سیف نے بی بی
عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور عرب قاطبہ مرتد ہو گئے اور نفاق
علانیہ ہوا واللہ میرے باپ پر ایسی مہم درپیش ہوئی اگر استوار پہاڑوں پر ہوتی تو پھوٹ جاتے صحابہ کا احوال ایسا ہو گیا
ہوا جو بارش کی رات کو درندوں کے جنگل میں منتشر ہو گئی ہیں واللہ جس میں صحابہ کو اختلاف ہوتا تو ابوبکر اسکو ملاحظہ کر کے تمام
تفصیل بیان کرتے تھے بیہقی نے عروہ سے روایت کیا ہے کہ جب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خالد بن الولید کو مرتدوں کے قتل کے
واسطے روانہ کئے تو انکو امر کئے کہ تم انکو اسلام کی دعوت کرو اور ان پر جو حق لازم ہے اسکو بیان کرو اور انکو
ہدایت پر لانے کی آرزو رکھو پھر جو لوگ گورے کالے اسکو قبول کرینگے تو اُسے مقبول رکھو کیونکہ کافروں سے اسی لئے
جنگ کرتے ہیں کہ وہ خدا پر ایمان لاویں پھر جو اسلام کی دعوت قبول کیا اور سچا ایمان لایا تو اس سے کچھ مواخذہ
نہیں اللہ اس سے محاسبہ لیگا اور مرتدوں سے جسنے اسلام کی دعوت قبول نہ کیا اسکو قتل کرو امام احمد اپنی مسند
میں ابن شہاب سے وہ حنظلہ بن علی بن الاسقع سے روایت کیا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خالد بن الولید کو روانہ کرتے وقت

یعنی عجم او عرب

کہے تم لوگون سے پانچ چیز کے واسطے جنگ کرو اور ان پانچ مین ایک چیز بھی جو ترک کرے اُس سے جیسا پانچ چیزون کے واسطے
جنگ کرتے ہین وہ نہین جنگ کرے ایک گواہی دینا کہ کوئی الہ نہین سوائے اللہ کے دوسرا گواہی دینا کہ محمد رسول ہین اللہ کے
تیسرا نماز پڑھنا چوتھا زکوۃ دینا پانچوان رمضان کے روزے رکھنا ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین عبداللہ بن ابی اوفی خزاعی
سے روایت کیا ہی کہ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ رومیون کے جنگ کا ارادہ کئے عمر اور علی اور عثمان اور عبدالرحمن بن عوف اور سعد
بن ابی وقاص اور سعید بن زید اور ابوعبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہم کو بلوائے اور انکے ساتھ مہاجر اور انصار کے عمدہ لوگو
جو اہل بدر تھے جمع کئے انکی سوائے بھی جو دانا لوگ تھے انکو بلائے عبداللہ بن ابی اوفی کہتے ہین مین بھی ان مین شریک تھا
پھر ابوبکر فرمانے لگے اللہ تعالی کی نعمتین شمار مین نہین آتین اور انکے شکر کے واسطے عمر وفا نہین کرتی اسی کو حمد ہی جسنے
تمھین اتفاق دیا اور دلون مین دوستی ڈالا اور تمکو اسلام کی راہ بتایا اور شیطان کو دور کیا تم اب اللہ کا شریک
ٹھہراوگے اور آئندہ دوسرا مقرر کروگے کہ شیطان کو طمع نہین اور تمام عرب ایک ماں باپ کی اولاد ہین اور مین مسلمانون کو
رومیون کے ساتھ جنگ کرنے کے واسطے شام کی طرف بھیجا چاہتا ہون تا مسلمانون کو تائید اور اللہ کا کلمہ بلند ہووے اس مین
مسلمانون کا بڑا فائدہ ہی جو مروا شہید ہوا ابرار کو بہتر ہی اور جو جیتا رہیگا تو مسلمانون کی محافظت کیا اور اللہ تعالے
کے یہان سے مجاہدون کا پورا ثواب پاویگا مین نے اپنی تجویز بیان کیا ہون تمھاری کیا رای ہی سو کہیو تب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
کھڑے ہو کے کہے اللہ کو حمد ہی جو اپنے بندون سے جس کو چاہے اُسکو خوبی سے خاص کرتا ہی واللہ ہم جس خوبی کی طرف سبقت
کرنا چاہے تو آپ ہم پر سبقت کئے ہو یہہ اللہ کا فضل ہی جسکو چاہے اُسکو دیتا ہی اور اللہ بڑے فضل والا ہی مین آپ سے
ملاقات کر کے یہہ تجویز کہنے والا تھا ہنوز مین ذکر نہین کیا کہ آپ وہی فرمائے آپ نے خوب تجویز کئے اللہ آپکے سبب سے راہ راست
بتاوے آپ جماعت پر جماعت اور مردون پر مردان اور لشکر پر لشکر روانہ کرو اللہ تعالی اپنے دین کا ناصر اور اسلام و
مسلمانون کو عزت دینے والا ہی بعد عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اٹھکے کہے یا خلیفۂ رسول اللہ وے روم ہین جن کو
بنی الاصفر کہتے ہین بہت سخت اور بڑی قدرت و قوت والے ایکبارگی اُن پر یورش کرنا مین مناسب نہین سمجھتا ہون لیکن چند
سوار روانہ کرنا تا انکی سرحد کو پہنچکے غارت کرین اور پھر کر آجاوین چند بار یونہین غارت کرین تو انکا نقصان
ہو جایگا اور مسلمانون کو تقویت ہوگی بعد یمن اور ربیعہ اور مضر وغیرہ قبیلونکو آپ لکھے بلکین یا کسی کے ہمراہ کر دین یہہ
کہکے خاموش ہوئے دوسرے لوگ ساکت تھے پھر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمائے دوسرے صاحبان کیا کہتے ہین عثمان بن عفان
رضی اللہ عنہ کہے آپ مسلمانون کے خیرخواہ اور شفقت فرما ہو مسلمانون کی بہتری جس بات مین سمجھتے ہو اسکو جاری کرنے کا
عزم کیجے آپ پر کسی امر کا اتہام نہین پھر طلحہ اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص اور ابوعبیدہ اور سعید بن زید اور باقی حضار مجلس
مہاجر و انصار سے کہے کہ عثمان سچ کہتے ہین آپ جو تجویز کئے ہو اُسکو بجا لائیے ہم آپکی مخالفت نہ کرینگے اور آپکو اُس سے منع نہ کرینگے

علی رضی اللہ عنہ خاموش تھے صدیق نے اُنسے پوچھے ای ابوالحسن تم کیا کہتے ہو آپ فرمائے تم خود جاویں یا کسی کو روانہ فرماویں دونوں
صورت میں انشاء اللہ انکی ہی فتح و نصرت ہوگی صدیق کہے اللہ تم کو خوبی کی بشارت دیوے تم یہہ کہاں سے سمجھے ہو علی رضی اللہ
عنہ کہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوں فرماتے تھے کہ یہہ دین ہر مخالف پر ہمیشہ غالب رہیگا یہاں تک کہ دین قائم
ہووے اور اس دین والے غالب آویں ابوبکر کہے سبحان اللہ یہہ کیا خوب حدیث ہے جس کے سننے سے مجھے خوشی ہوئی اللہ تمکو
خوش رکھے پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوے اور حمد و صلاۃ کے بعد کہے ای لوگو اللہ تعالی تمکو اسلام کی نعمت دیا
اور جہاد سے تم کو اکرام کیا اور اس دین سے ہر دین پر تمکو فضیلت دیا تم شام کے ملک کو جاکر رومیوں سے جنگ کرنے کی تیاری
کیجے تم پر عقلمند امیر کو مقرر کرتا ہوں تم اللہ تعالی کی طاعت کرو اور امیر کی مخالفت نہ کرو اور اپنی نیت اور کھانا پانی درست
رکھو کیونکہ اللہ تعالی اپنے ڈرنے والوں اور احسان کرنے والوں کے ساتھ ہی یہہ فرمانے بعد لوگ چپکے کھڑے خاموش تھے عمر رضی اللہ عنہ
فرمانے لگے ای مسلمین خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمکو جس میں تمہاری زندگی ہی اُس کی طرف بلاتے ہیں کیا تم انکو
جواب نہیں دیتے اگر کچھ مال جلد ملنے کا ہوتا یا سفر نزدیک کا ہوتا تم جلدی کرتے عمرو بن سعید کھڑے ہوکے کہے ای ابن الخطاب منافقین کے
جو ہیں جو مثالیں آپ ہی دیں کیا وہ ہمکو دیتے ہو جواب دینے سے ہم پر تو عیب دھرے پر تم کیوں جواب دیتے عمر کہے ابوبکر جانتے ہیں کہ
اگر مجھے بلوائے تو میں قبول کرونگا اور جنگ کرنیکا حکم کریں تو میں لڑونگا عمرو بن سعید بولے پر اگر تم جنگ کرو اور ہم تمہارے واسطے
ہم جنگ نہیں کرینگے ہم اللہ کے واسطے جنگ کرتے ہیں عمر کہے اللہ تم کو توفیق دیوے تم نے خوب بات کہی ابوبکر صدیق رضی اللہ
عنہ کہے ای عمرو بن سعید اللہ تم پر رحم کرے اٹھ بیٹھ جاو اور عمر جو کہے کسی مسلمانوں کو ایذا دینے اور انکی سستی ظاہر کرنے نہیں کہے بلکہ
زمین میں بیٹھے جانے والے لوگ جہاد کے واسطے جلدی کریا کرکے فرمائے ہیں پھر خالد بن سعید اٹھکے کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے خلیفہ راست فرمائے بھائی ہم اُٹھ بیٹھ عمرو بن سعید بیٹھے اور خالد بن سعید کھڑے ہوکے کہے اللہ کو تعریف جو ایک
سوائے کوئی الہ نہیں جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت دیکے بھیجا اور سچا دین دیا تا اسکو ہر دین کے اوپر کرے پڑے مشرک برا
مانے سو اللہ تعالی اپنے وعدے کو پورا کریگا اور اپنے دین کو غالب کرکے دشمنوں کو ستیاناس کریگا ہم آپکے حکم کا خلاف
نہیں کرتے اور آپس میں ناموافقت نہیں رکھتے آپ ہمارے خیر خواہ شفقت فرمانے والی ہو ہمکو نکلو کہیں تو نکلینگے او جو امر فرماویں
تو بجا لائینگے ابوبکر رضی اللہ عنہ انکی بات سے خوش ہوکے فرمائے تم سے مراد دینی اور دوست کو اللہ تعالی جزائے خیر دیوے تم اپنی
خوشی سے ایمان لائے ہو اور ثواب کے لئے ہجرت کئے ہو اور خدا و رسول کی اطاعت کرکے اُس کا کلمہ بلند کرنے کو اور اپنا ایمان
کافروں سے بچانے کو جلا وطن اختیار کئے ہو تمہیں کو سالار کیا ہوں جنگ کے واسطے نکلو اللہ تم پر رحمت کریگا یہہ کہکے
ابوبکر رضی اللہ عنہ منبر سے اترے اور خالد بن سعید سفر کا تہیہ شروع کئے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ بلال کو فرمائے لوگوں میں ندا کرو
کہ شام کو رومیوں سے جنگ کرنیکو نکلیں لوگوں کو یقین ہوا کہ اس مہم میں خالد بن سعید کو امیر الامراء کرکے روانہ کرینگے پھر لوگوں کی

جماعتین دس دس سے سو سو تک بہت روز لشکرگاہ مین جمع ہونے لگیں ایک روز ابوبکر رضی اللہ عنہ چند صحابہ کو ساتھ لیکے لشکرگاہ کو
گئے دیکھے کہ اتنی جماعت کو روم پر روانہ کرنا مناسب نہین اپنے ساتھ والون کو کہے کیا اتنی ہی فوج رومیون کو بس ہی تو عمر رضی اللہ عنہ
کہے اسقدر جماعت کو بنی الاصفر پر روانہ کرنا مین مناسب نہین جانتا دوسرون سے پوچھے تم کیا کہتے ہو وے بولے عمر جو کہے ہم بھی
وہی کہتے ہین ابوبکر فرمائے مین یمن والون کو ثواب کا کام کرنے پر ترغیب دیتا ہون جہاد کے لئے طلب کرتا ہون سب کہے بہت مناسب
ہی تب یمن والون کو خط لکھے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنْ خَلِیْفَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِلٰی مَنْ قُرِئَ عَلَیْہِ کِتَابِیْ ھٰذَا مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ مِنْ اَھْلِ الْیَمَنِ سَلَامٌ عَلَیْکُمْ فَاِنِّیْ اَحْمَدُ اِلَیْکُمُ
اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ الْجِھَادَ وَاَمَرَھُمْ اَنْ یَنْفِرُوْا خِفَافًا وَ
ثِقَالًا وَجَاھِدُوْا بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالْجِھَادُ فَرِیْضَۃٌ مَفْرُوْضَۃٌ وَالثَّوَابُ
عِنْدَ اللّٰہِ عَظِیْمٌ وَقَدِ اسْتَنْفَرْنَا الْمُسْلِمِیْنَ اِلٰی جِھَادِ الرُّوْمِ بِالشَّامِ وَقَدْ سَارَعُوْا اِلٰی ذٰلِکَ وَقَدْ
حَسُنَتْ فِیْ ذٰلِکَ نِیَّتُھُمْ وَعَظُمَتْ حِسْبَتُھُمْ فَسَارِعُوْا عِبَادَ اللّٰہِ اِلٰی مَا سَارَعُوْا اِلَیْہِ
وَلْتَحْسُنْ نِیَّتُکُمْ فِیْہِ فَاِنَّکُمْ اِلٰی اِحْدَی الْحُسْنَیَیْنِ اِمَّا الشَّھَادَۃِ وَاِمَّا الْفَتْحِ وَالْغَنِیْمَۃِ فَاِنَّ اللّٰہَ تعالی
لَمْ یَرْضَ مِنْ عِبَادِہٖ بِالْقَوْلِ دُوْنَ الْعَمَلِ وَلَا یَزَالُ الْجِھَادُ لِاَھْلِ عَدَاوَتِہٖ حَتّٰی یَدِیْنُوْا بِدِیْنِ الْحَقِّ وَیُقِرُّوْا
بِحُکْمِ الْکِتَابِ حَفِظَ اللّٰہُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَھَدٰی قُلُوْبَکُمْ وَزَکّٰی اَعْمَالَکُمْ وَرَزَقَکُمْ اَجْرَ الْمُھَاجِرِیْنَ
الصَّابِرِیْنَ مضمون اسکا یہہ ہی یہہ خط ہی ابوبکر کی طرف سے جو خلیفہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہے یمن والون کے جس پر کہ یہ نامہ
پڑھا جاوے تم کو سلام کرتا ہون مین تمہارے آگے اللہ کا حمد کرتا ہون جو اسکے سوائے کوئی الٰہ نہین اسکے بعد کہتا ہون اللہ تعالی نے
مومنون پر جہاد فرض کیا اور انکو امر کیا کہ ہلکے اور بوجھل نکلین اور اپنا جان و مال خدا کی راہ مین دین اور جہاد فرض ہی مقرر اور
اللہ کے یہان اسکا ثواب بہت بڑا ہی شام کے ملک مین رومیون سے جہاد کرنے ہم مومنون کو امر کئے وے اس کام پر جلدی
تیار ہوے ہین اس بات مین انکی نیت نیک ہی ای اللہ کے بندو تم بھی اس کام واسطے جلدی سے نکلو اور اپنی نیت درست رکھو
دو خوبیون سے ایک خوبی حاصل ہوگی یا تو شہادت ملیگی یا فتح اور غنیمت حاصل ہوگی کیونکہ اللہ تعالی بندون کے قول پر بن عمل کے
راضی نہین اور اللہ کے دشمنون سے جہاد کرنا ہمیشہ باقی ہی یہان تک وے دین حق قبول کرین اور کتاب کے حکم مان لیوین اللہ
تمہارے دین کا حافظ رہے اور دلون کو اپنی راہ بتاوے اور تمہارے اعمال کو پاک کرے اور مہاجرین صابرین کا اجر تمکو دیوے اور
یہہ خط انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس دیکے یمن کو روانہ کئے ابن عساکر اپنی تاریخ مین عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر سے روایت
کیا ہی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ جب لشکر شام کی طرف بھیجنا چاہے تو خطبہ پڑھے اس مین حمد و ثنا کہہ کے انکو شام کی طرف جانیکا
حکم کئے اور انکی فتح ہونے کی بشارت سنائے اور فرمائے تم وہان جاکے مسجدین بناؤ اور رہے یہہ سمجھ کہ تم وہان بازی واسطے

جاؤ سو شام کا ملک بہت آباد ہی تمکو وہاں کھانا فراغت سے ملیگا تو اُس پر تم ترائی مت کرو رب کعبے کی قسم ہی تم بعوض
ترائی اور نافرمانی اختیار کروگے میں تمہیں چند باتوں کی وصیت کرتا ہوں اُسکو یاد رکھو سو بڑے بوڑھوں کو اور طفل کو اور عورتوں کو قتل مت کرو
اور گھر کو مت لوٹو اور پھلدار درخت کو مت کاٹو اور جانور کے پیر مت کاٹو مگر کھانے کے واسطے اور خرمے کے درخت کو جلاؤ
اور کام میں سستی کرو اور جبن اختیار کرو اور غنیمت میں خیانت کرو چند لوگ کام سے دست بردار ہوکے صومعوں میں بیٹھ
گئے ہیں اُنکو پاؤ گے تو چھوڑ دو اور چند لوگ اپنے سروں کو مونڈھا کے شیطانوں کے لیے نشستگاہ بناتے ہیں اُنکو پاؤ گے تو
قتل کرو واللہ یہ کہ ایک شخص کو قتل کرنا اُنکا کافروں کے قتل کرنے سے بہتر ہی کیونکہ اللہ تعالی فرمایا ہی وَقَاتِلُوا اَئِمَّۃَ الْکُفْرِ
اِنَّهُمْ لَا اَیْمَانَ لَهُمْ یعنی تم لڑائی کرو کفر کے سرداروں سے اُنکی قسم نہیں بیہقی اپنی سنن میں اور ابن عساکر اپنی تاریخ میں سعید
بن المسیب سے روایت کیے ہیں کہ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ شام کی طرف لشکر روانہ کیے تو یزید بن ابی سفیان اور عمرو بن العاص اور
شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہم جو لشکر کے امیر تھے سوار ہوکے چلدیے ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے لشکر کے امرا کو رخصت کرنے کی خاطر
ثنیۃ الوداع تک پیادہ گئے آپ ساتھ جاتے سو دیکھ کے وے کہے یا خلیفہ رسول اللہ آپ پیادہ ہو ہم سوار ہوکے کیسا جائیں
ابوبکر رضی اللہ عنہ فرمائے میں اپنے ان قدموں کو خدا کی راہ میں شمار کرتا ہوں پھر اُنکو وصیت کرنے لگے اور فرمائے اللہ سے ڈرو
اور اُسکی راہ میں جنگ کرو جو شخص اللہ سے منکر ہی اُسکو قتل کرو کیونکہ اللہ تعالی اپنے دین کا ناصر ہی اور تم غنیمت میں چوری
مت کرو اور دغا مت کرو اور جبن مت اختیار کرو اور زمین پر فساد مچاؤ اور جو امیر ہوتا ہی اُسکی نافرمانی مت کرو
اور اپنے دشمنوں سے ملاقات کروگے تو اُنکو تین باتوں کی دعوت کرو اگر وے مان لیں تو اُسکو قبول کرلو اور اپنے درگذر و
اُنکو اسلام کی دعوت کرو اگر وے اُسکو قبول کریں تو اپنے ہاتھ رکھو اور اُنکو اپنا ملک چھوڑکر مہاجروں کے ملک کو جانے کے
لیے کہو اگر وے اسکو مان لیں اُنکو کہدو کہ مہاجروں کا جو حق ہی تمہارا بھی وہی ہی اور اُن پر جو حق ہی تم پر بھی وہی ہی اگر ایمان
لاویں اور اپنے ہی ملک میں رہنا چاہیں تو اُنکو خبر دو کہ مسلمانوں کے بادیہ نشینوں پر جو حکم جاری ہی تم پر بھی وہی حکم ہی اور
غنیمت میں تمکو کچھ حصہ نہیں مگر وے مسلمانوں کے ساتھ جنگ کریںگے تو حصہ ملیگا جب وے اسلام لانا قبول کریں تو اُنسے
جزیہ مانگو جزیہ دینا قبول کریں تو بہتر ہی اُنسے باز رہو اگر وہ بھی قبول نہ کریں تم اللہ کی مدد مانگ کر اُنسے جنگ کرو اور خرمے کے
درخت کو مت قطع کرو اور اُسکو مت جلاؤ اور جانور کے پیر مت مارو اور میوہ دار درخت کو مت کاٹو اور
بیعے کو مت توڑو اور بچوں اور بوڑھوں اور عورتوں کو مت قتل کرو اور چند لوگ اپنی گذران صومعوں میں کرتے
ہیں تم اُنکو دیکھوگے تو اُنکے متعارض نہ ہونا اور چند لوگ اپنے سروں میں شیطان کے لئے نشستگاہ بناتے ہیں اُنکو جہاں
پاؤگے وہاں قتل کرو انشاء اللہ تعالی ابن سعد نے عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت کیا ہی کہ ابوبکر رضی اللہ
عنہ جب فوجیں شام کی طرف روانہ کرنے کو جمع کئے سب سے اول عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ابی بکر کے آئے اُنکو حکم کرے

یعنی انکو قتل کرو ۱۲

کہ تم ایلہ کی راہ پر سے ہوتے ہوئے فلسطین کو جاؤ عمرو بن العاص کے لشکر مین تین ہزار مرد تھے اکثر اُن مین کے مہاجر اور انصار تھے
ابوبکر رضی اللہ عنہ عمرو بن العاص کی سواری کے ساتھ آپ پیادہ پا وصیت کرتے چلے اور فرمائے اے عمرو تم اپنے پوشیدہ اور
علانیہ کامون مین اللہ سے ڈرا کرو اور اُس سے شرماؤ کیونکہ وہ تمکو اور تمھارے اعمال کو دیکھتا ہی تم ملاحظہ کرو جو لوگ تم سے آگے اسلام
لائے ہین اور تم سے زیادہ اسلام کی کفایت کرنے والے ہین اُن پر تمکو مقدم کیا ہون تم آخرت کے عمال مین ہو اور جو کام کرو
خالص اللہ کے واسطے کرو اور اپنے ساتھ والون کے ساتھ انکے باپ کے مانند رہو اور لوگون کے پوشیدہ اعمال کو ظاہر
مت کرو اور اُنکے ظاہر حال پر اکتفا کرو اور اپنے کام کو ہوشیاری اور کوشش کے ساتھ کیا کرو جب دشمن سے مقابلہ
کروگے مردی سے مقابلہ کرو جبن مت اختیار کرو اور تاکید کرو کہ غنیمت مین کوئی خیانت نہ کرے یا ہن بھی کوئی خیانت
کرے تو اُسکو سزا دینا اور اپنے لوگون کو وعظ کروگے تو بہت ہی مختصر وعظ کرو تم اپنی نفس کو درست رکھوگے تو تمھارے
رعایا تم سے ٹھیک رہینگے ابن سعد نے حرب بن فضیل سے روایت کیا ہی کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب یزید بن ابی سفیان کو
نشان باندھکے دئے تو اُنکو اپنے پاس طلب کئے اور کہے تم جوان ہو اور لوگون مین نیکنامی سے مشہور ہو میرا ارادہ یہہ ہی کہ
تمھارا امتحان کرون اور تمکو تمھارے لوگون سے دور بھیجون تا دیکھون کہ تم کیسے ہو اور والی ہونے سے کس طرح رہتے ہو اگر تم خوبی سے
رہوگے تو تم کو اُس سے زیادہ منصب دونگا اگر بدی کروگے تم کو معزول کرونگا تمکو خالد بن سعید کے کام پر مقرر کیا ہون پھر
بعد انکو چند نصیحتین کرکے فرمائے مین تمکو وصیت کرتا ہون کہ ابو عبیدہ بن الجراح کے ساتھ درستی سے رہو اسلام مین انکا مرتبہ
جو ہی تمکو معلوم ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ہین ہر امت مین ایک امین ہوا کرتا ہی اس امت کا امین ابو عبیدہ بن الجراح
ہی انکی بزرگی اور اسلام مین جو سبقت ہی اُسکو یاد رکھو اور معاذ بن جبل جسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
جنگون مین رہے ہین انکی پاسداری کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ہین قیامت کے دن معاذ سب علما سے ایک تیر کے پرتا کے
مقدار پیش قدم رہینگے اور ابو عبیدہ اور معاذ کی تجویز کے سوائے کچھ کام نہ کیجیو وے دونون تمھارے ساتھ نیکی کرنے مین
قصور نہ کرینگے یزید کہے یا خلیفۂ رسول اللہ اُن دونون کے واسطے مجھے جیسی وصیت کئے ہو میرے لئے بھی انکو وصیت فرمائے
ابوبکر کہے انکو بھی البتہ تاکید کرونگا یزید کہے اللہ تعالی آپ پر رحم کرے اور اسلام سے آپکو جزاء خیر دیوے حاکم نے
سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب ابو عبیدہ کو شام کی طرف بھیجے انکو
کہے تمھاری بزرگی اور مرتبہ جو میرے پاس ہی اُسکو مین چاہتا ہون کہ تمکو معلوم کرون قسم ہی اُسکی جسکے دست قدرت
مین میری جان ہی مہاجرین اور انصار مین کوئی شخص تمسا نہین اور نہ یہہ یعنی عمر اور عمر کی منزلت میرے پاس تمسے کم ہی
ابن سعد نے عبد الرحمن بن سعید بن یربوع سے روایت کیا ہی کہ ابان بن سعید اپنی خدمت ترک کرکے مدینے کو آئے
انکو عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہے ایسے وقت مین تم خلیفے کے بے اذن خدمت ترک کرکے جو آئے ہو مناسب نہین تھا ابان

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میں کسی کا کچھ کام نہ کرونگا اگر کسی کا کام لیتا تو ابوبکر کی وسلف اور اسلام میں انکی
سبقت پر نظر کرکے انکا کام لیتا پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ صحابہ سے مشورت کئے کہ بحرین پر کس کو روانہ کروں عثمان بن عفان
رضی اللہ عنہ کہے ایسے شخص کو روانہ کیجئے کہ جس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بحرین کی طرف روانہ کئے تھے اُسے انکی اسلام اور
اطاعت کی خبر لایا تھا او بحرین والوں میں اور اُس میں معرفت ہی یعنی علاء بن الحضرمی عمر رضی اللہ عنہ اس کو پسند نہ کرکے کہے
ابان بن سعید بن العاص کو جبر کرکے بھیجا ابوبکر رضی اللہ عنہ اس بات کو قبول کئے اور کہے جو شخص کہ لے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے بعد کسی کی عملداری نہیں کرنا میں اسپر جبر نہ کرونگا اور علاء بن الحضرمی کو عمل دیکے بحرین کو روانہ کئے ابن سعد نے مطلب بن
سائب کس ابی وداعہ سے روایت کیا ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عمرو بن العاص کو لکھ بھیجے میں خالد بن الولید کو تمھاری مدد کے
واسطے روانہ کیا ہوں جب وہ تمھارے پاس آویگے تو انکے ساتھ تم خوبی سے چلو اور انسے سرکشی نہ کیجیو اور خالد وغیرہ پر بزرگی
دیا ہوں کہ کہیں تم خالد کے بے مشورے کچھ کام نہ کرنا اور تم لوگوں سے مشورت لیکے ہر ایک کام کیا کرو انکا خلاف
کرو ابن سعد نے عبد الحمید بن جعفر سے وہ اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عمرو بن العاص کو فرمائے میں تمکو عملداری
دیا ہوں بلی او عذرہ اور قضاعہ کے تمام قبیلوں پر اور دوسرے عربوں پر جو وہاں ہیں تم جب انپر سے گذرینگے تو انکو
جہاد کے واسطے ترغیب دو جو شخص تمھارا تابع ہوگا اُسکی سواری اور خرچہ مقرر کردو اور انسے نرمی کرو اور ہر قبیلے کو انکے
مرتبے پر علاحدہ رکھو ابن سعد نے محمد بن ابراہیم بن الحارث تیمی سے روایت کیا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خالد بن سعید کو جب معزول
کئے انکے لئے شرحبیل بن حسنہ کو جو ایک لشکر پر تھے تاکید کئے کہ خالد بن سعید پر نظر رکھو اگر خالد بن سعید تم پر والی ہوکے جاتے تو وہ تمھاری
رعایت کسقدر کرنا منظور رہتا اُس سے زیادہ تم انکی رعایت کرو اسلام میں انکا مرتبہ جو تھا تمکو معلوم ہی اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی وفات ہوتے وقت خالد انکی طرف سے عامل تھے میں بھی انکو خدمت دیا تھا پھر عزل کیا شاید عزل کرنا انکے حق میں بہتر ہو
عوض میں انکو مختار کیا کہ تم جس امیر کے ساتھ جانا چاہتے ہیں سو جاو انھوں نے اپنے چچیرے بھائیوں کے ساتھ نہ جا کے تمھارے
ساتھ جانا قبول کئے تمکو مرتبی ناصح سے مشورت لینے کی احتیاج ہو تو اول ابو عبیدہ بن الجراح اور معاذ بن جبل سے مشورت کرو
انکے بعد خالد بن سعید کی رای لو وہ تمکو بہتر بات کہینگے ایسے تجویز نہ کرکے اپنی رای سے کچھ کر بیٹھے یا جو بات انکے بارہ کسی طرح
سے ڈرو حاکم مستدرک میں اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے خالد بن سعید بن عمرو بن سعید بن العاص سے روایت کئے ہیں وہ
اپنے باپ سعید سے روایت کیا ہے کہ انکے چچایاں خالد اور ابان اور عمرو جو فرزندان سعید بن العاص کے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی وفات کی خبر سنکے اپنی عملداریاں چھوڑ کے آئے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمال سے
دوسرے تمکو میں لائق نہیں جانتا وے کہے ہم کسی کا عمل نہیں کرتے پھر شام کی طرف گئے اور سب شہید ہوئے بیہقی نے عقبہ
بن عامر سے روایت کیا ہے کہ عمرو بن العاص اور شرحبیل بن حسنہ دونوں شام کی راہ میں بناق کا سر کاٹکے میرے ساتھ

ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس روانہ کئے ابوبکر کے پاس جب سر آیا تو ناخوش ہوئے عقبہ کہے یا خلیفہ رسول اللہ کفار ہمارے ساتھ
ایسا ہی کرتے ہین ابوبکر رضی اللہ عنہ فرمائے کیا تم فارس اور روم کی سنت پر چلتے ہو اب سے میرے پاس کسی کا سر نہ لاؤ خبر کرنا
اور خط لکھہ بھیجنا بس ہی اور عبدالرزاق اور بیہقی سنن مین معمر سے روایت کئے ہین وہ زہری سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس کسی کا سر کاٹ کے نہ لائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک کا سر کاٹ کے لائے تب ابوبکر رضی اللہ عنہ تاکید کئے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینے مین مردار سر نہ لاوین اور بیہقی سنن مین معاویہ بن خدیج سے روایت کیا ہی کہ ہم ابوبکر رضی اللہ عنہ کے
پاس تھے آپنے منبر پر سوار ہوکے اللہ تعالی کا حمد و ثنا کر کر فرمائے یناق بطریق کا سر کاٹکے ہمارے پاس بھیجے ہین و بھیجنے کی ہمکو حاجت
نہ تھی یہ طریقہ عجم کا ہی ابونعیم روایت کیا ہی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہے یا خلیفہ رسول اللہ آپ بدریو کو عمل اری کیون نہین دیتے
تو کہے مین انکا مرتبہ جانتا ہون لیکن انکو دنیا کے کامون سے ناپاک کرنا مجھے خوش نہین آتا امام احمد اور ترمذی کتاب الزہد مین اسمعیل
بن محمد سے روایت کئے ہین کہ ابوبکر نے کچھہ تقسیم کئے سو سب لوگونکو برابر بانٹے عمر رضی اللہ عنہ نے انکو کہے یا خلیفہ رسول اللہ آپ
بدریون کو اور دوسرونکو تقسیم مین کیا برابر کرتے ہو آپ فرمائے دنیا بلاغ ہی یعنی توشہ اور جس بلاغ مین کشایش ہو وہ بہتر ہی اور
اللہ کے یہان جو اجر ملیگا اس مین انکی فضیلت ہی عبدالرزاق اور ابن ابی شیبہ اور ابن سعد نے عروہ سے روایت کئے ہین کہ
خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے چند مرتدونکو آتش مین جلائے عمر رضی اللہ عنہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہے یہ شخص جو لوگون کو اللہ کے
عذاب کی مانند عذاب دیا ہی کیا چھوڑ دیتے ہو تب ابوبکر کہے اللہ تعالی نے مشرکون پر جس تلوار کو کھینچا مین اسکو نیام نہ کرونگا ابن
ابی شیبہ اور حسن بن سفیان اور بزار اور بیہقی سنن مین عمرو سے جو غفرہ کا مولی تھا روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی وفات جب ہوئی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بحرین سے مال آیا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اگر
کسی کا قرض ہو یا کسی سے کچھہ وعدہ کئے ہون تو آکے اسکو لیوے پھر جابر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوکے کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فرمائے تھے اگر بحرین کا مال آوے اتنا کچھہ دونگا اور ہاتون سے تین بار اشارہ کئے تھے ابوبکر رضی اللہ عنہ کہے تمھارے ہاتو سے
لیو پھر مین لیا تو پانسو درہم ہوئے ابوبکر کہے ایک ہزار درم بھی انکو گن دو پھر دوسرے لوگونکو دس دس درم بانٹے اور کہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لوگون سے جو وعدہ کئے تھے اسکو دیا ہون دوسرے سال مال جب زایدہ آیا تب لوگونکو بیس بیس درم دئے کچھہ افزود رہ گیا انکے
غلامونکو پانچ پانچ درم دئے اور فرمائے تمھارے آدمیان تمھارا کام کرتے ہین اس لئے انکو بھی انعام دیا صحابہ کہے مہاجرین اور انصار
اسلام مین سبقت کئے تھے اور انکا مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بہت اونچا انکے مرتبے کے دیکھنے افزود دیا چاہئے ابوبکر رضی اللہ
عنہ کہے انکو اللہ تعالی اجر دیگا اس معاش مین کم و زیادہ دینے سے سب کو برابر دینا بہتر ہی غرض ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی حکومت مین
یونہین دئے سنہ تیرہ مین جمادی الاخرہ کی چند راتین باقی تھین کہ ابوبکر کی وفات ہوئی اور عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے
اور فتوح بہت سی ہوئین مال بہت آیا تب عمر رضی اللہ عنہ کہے ابوبکر اسکی تقسیم ایک طور سے کیا کرتے تھے اور مین دوسری

طرح سے کرونگا جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا یعنے کافروں سے جنگ کیا ہے اسکو برابر نہ کرونگا اسکے ساتھ جو آپکے ساتھ جنگ کیا
پھر مہاجرین و انصار میں سے جو اہل بدر تھے انکو سالانہ پانچ پانچ ہزار درہم مقرر کئے اور جو بدر میں حاضر نہیں تھے لیکن انکا اسلام سابق تھا
انکو سالیانہ چار چار ہزار درہم مقرر کیے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں کو سالانا بارہ ہزار درہم مقرر کیے مگر صفیہ اور جویریہ کو

ترانکو ۳م

چھ چھ ہزار سالیانہ ٹھہرائے تھے دونوں بیبیاں اسکو قبول نہیں کیں عمر رضی اللہ عنہ نے کہا دوسری بیبیاں ہجرت کی تھیں اس لئے
انکے واسطے زیادہ مقرر کیا ہوں وے کہیں ایسا نہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انکو جو قربت تھی اُس لئے مقرر کئے ہو
اور وہ قربت ہمکو بھی حاصل ہے عمر رضی اللہ عنہ سمجھ گئے انکو بھی بارہ ہزار مقرر کئے اور عباس رضی اللہ عنہ کو بارہ ہزار سالانا
مقرر کیے اور اسامہ بن زید کو چار ہزار اور عبداللہ بن عمر کو تین ہزار عبداللہ نے کہا اسامہ کو میرے سے ایک ہزار زیادہ کیوں دئے
میرے باپکو جو فضیلت تھی اُنکے باپکو بھی نہیں تھی اور مجھے جو فضیلت نہیں اسامہ کو بھی وہ فضیلت نہیں عمر رضی اللہ
عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تیرے باپ سے اسامہ کے باپ زیادہ دوست تھے اور تیرے سے اسامہ زیادہ دوست تھا
اور حسن و حسین رضی اللہ عنہما کا مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بڑا تھا ہر ایک کو پانچ ہزار مقرر کیے مہاجرین و
انصار کے فرزندوں کو دو دو ہزار مقرر کیے عمر بن ابی سلمہ کو دیکھ کے کہا انکو ہزار زیادہ کرو تب محمد بن عبداللہ
بن جحش نے بولے تیرا باپکو جو فضیلت تھی عمر بن ابی سلمہ کے باپکو بھی نہیں تھی اور تجھے جو فضیلت نہیں اسکو بھی فضیلت
نہیں عمر رضی اللہ عنہ نے کہا انکے باپ کے جو ابو سلمہ تھے خاطر کرکے میں نے دو ہزار مقرر کیا اور انکی والدہ کو دیکھے ایک ہزار زیادہ کیا
اگر انکی والدہ کی سے تمہاری بھی والدہ ہوتی تو تمکو بھی ایک ہزار زیادہ کر دیتا اور اہل مکہ وغیرہ کو آٹھ آٹھ سو مقرر کئے طلحہ بن عبیداللہ
اپنے فرزند عثمان کو لے آئے انکو آٹھ سو مقرر کیے نضر بن انس کو دیکھ کے کہا انکو دو ہزار مقرر کرو طلحہ نے کہا اسکے برابر والے کو میں
لایا تو آپ اُسکو آٹھ سو مقرر کئے انکو دو ہزار کیوں کئے عمر نے کہا اسکا باپ مجھے احد کے دن ملکے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا کیا حال ہے میں بولا معلوم نہیں شاید مارے گئے ہوں اُنے اپنی تلوار کھینچ لیا اور نیام توڑ ڈالا اور بولا اگر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مارے گئے تو کیا اللہ تعالی تو زندہ ہی مرا نہیں پھر ایسا جنگ کیا کہ مارا گیا اور وہ یعنی عثمان فلانی
جگہہ بکریاں چراتا تھا ابن سعد او ابو عبید کتاب الاموال میں اور ابن ابی شیبہ ابی قرہ سے جو مولی عبدالرحمن بن الحارث
بن ہشام کا تھا روایت کئے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کچھ مال تقسیم کئے اُس سے میرے صاحب کو حصہ دئے مجھے بھی اتنا ہی دئے
ابن ابی شیبہ نے زہری سے روایت کیا ہے کہا اس امت کے والیوں سے جو مدت سے میں نے ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم ہم نے
کسی نہیں سنا کہ صدقہ دُہرا لئے ہوں لیکن ہر سال صدقہ وصول کرنے عاملوں کو بھیجتے خواہ فراخ سالی رہے یا تنگ سالی
کیونکہ انکا لینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے ابن ابی شیبہ نے عمرو بن شعیب سے روایت کیا ہے کہ ابوبکر اور عمر
رضی اللہ عنہما اُس شخص کو جو غنیمت کے مال میں سرقہ کرتا سو مار مارتے اور سر کے بال اور داڑھی منڈھواتے اور انکا

تمام اسباب سوا حیوان کے جلا دیتے اور مسلمانون کے ساتھ غنیمت سے اُسکو حصہ نہین دیتے بیہقی سنن مین عاصم بن ضمرہ سے
روایت کیا ہی کہ علقمہ بن علاثہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مرتد ہوا اور صلح پر راضی نہ ہوا ابوبکر رضی اللہ عنہ اُسکو کہتے ہین
نیر سے قبول کرونگا مگر سلم مخزیہ یا حرب مجلیہ پوچھا سلم مخزیہ کیا ہی ابوبکر رضی اللہ عنہ کہے تم گواہی دینا کہ ہمارے لوگ جو مقتول
ہوئے جنت مین ہین اور تمھارے لوگ جو قتل ہوے دوزخ مین اور ہمارے قتلون کی دیت تم دیا چاہئے اور تمھارے قتلون کی دیت
ہم نہین دینگے ابن اثیر جزری نہایہ مین لکھا ہی سلم مخزیہ کا معنی وہ صلح جو ذلت کی ساتھ ہو اور حرب مجلیہ کا معنی وہ جنگ
جو اُس مین جلاء وطن ہو ابوبکر برقانی اور بیہقی سنن مین طارق بن شہاب سے روایت کئے ہین کہ اسد اور غطفان کے قبیلون سے بزاخہ کی
وفد ابوبکر رضی اللہ عنہ کی پاس صلح کے لئے آئی ابوبکر رضی اللہ عنہ انکو فرمائے کہ حرب مجلیہ یا سلم مخزیہ اختیار کرو وے کہے حرب
مجلیہ تو ہم جانتے ہین پر سلم مخزیہ کیا ہی ابوبکر رضی اللہ عنہ کہے کہ تم اپنی سلاح اور گھوڑے ہمکو دے ڈالو اور تمھارا مال جو ہم چھین لیئے
ہین وہ ہمارے لئے غنیمت ہی اور ہمارا مال جو تم لئے ہو اُسکو پھیر دیؤ اور ہمارے لوگ جو قتل ہوے ہین تم انکی دیت دو ہم تمھارے
مقتولون کی دیت نہین دینگے اور ہمارے مقتولان بہشت مین ہین اور تمھارے دوزخ مین اور تم اپنے لوگون کو ترک کرکے اونٹونکی
دمون کے پیچھے پھرنا تا کہ اللہ تعالی اپنے نبی کے خلیفے کو اور مہاجرین کو ایک امر دکھاوے جس سے تمھاری معذرت قبول کرے عمر رضی اللہ
عنہ کہے آپنے یہہ تجویز کئے ہو لیکن مین دوسری تجویز کیا ہوں سو کہتا ہون وہ جو کہے سلاح اور گھوڑے ہمکو دے ڈالو اچھی بات
ہی اور وہ جو کہے اپنے لوگونکو ترک کرکے اونٹون کی دمون کی پیچھے پھرنا کہ اللہ تعالی اپنے نبی کے خلیفے کو اور مہاجرین کو دکھاوے
ایک امر جس سے انکی معذرت قبول کرے سو بھی اچھی بات ہی اور ہم انکا مال جو لئے ہین وہ غنیمت ہی اور وے جو لئے سو پھیر دینا یہ
بھی اچھی بات ہی اور ہمارے مقتولان بہشت مین اور انکے دوزخ مین سو بات بھی بہتر ہی اور وہ جو کہے ہمارے مقتولون کی دیت
دینا سو ایسا نہین کیونکہ ہمارے لوگ اللہ تعالی کی راہ مین جان دئے ہین انکی دیت نہ لینا انکا اجر اللہ تعالی کے پاس ہی عمر رضی اللہ عنہ
جو کہے تمام صحابہ اُسکو پسند کئے نہ اُس آیت مین جو آیا ہی کہ اُنسے سلاح اور گھوڑے چھین لینا اِس لئے ہی کہ انکو پھر جنگ کرنے پر قوت باقی نہ رہے
اور مسلمانونکو انسے اطمینان حاصل ہو اور انکا مال غنیمت ہی اُسکا معنی یہہ ہی کہ غنیمت کو جس طور پر تقسیم کرتے ہین اسکو
بھی اُسی طور سے تقسیم کرین اور انکو واپس نہ دینا اور وے لوگ جو کچھ مسلمانونکے لشکر سے جنگ کے وقت دستیاب کئے ہین
اسکو پھیر دینا اور انکے مقتولان دوزخ مین اُس سے مراد یہہ کہ وے اقرار کرین کہ ہم ناحق پر تھے اور انکے مقتولون کی دیت دینا مسلمانون کو
نہین کیونکہ وے شرک کی حالت مین موئے ہین اور اونٹون کی دمون کی پیچھے پھرنا یعنی وے لوگ اونٹون کو چرایا کرنا کیونکہ سلاح انسے
جب چھین لیوین تو انکی معیشت کے واسطے کچھ نہین رہتا پھر اونٹون کو چراکے اپنی شکم پروری کرین اور ایک امر دکھاوے کہ
جس سے انکی معذرت قبول کرین یعنی انکا توبہ ظاہر ہون اور اسلام پر قایم ہوے سو سب کو معلوم ہون امام شافعی اور بیہقی
اپنی سنن مین یزید بن عبد اللہ بن قسیط سے روایت کئے ہین کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ کے

ساتھ پانسو آدمی دیکے زیاد بن لبید اور مہاجر بن امیہ رضی اللہ عنہما کی کمک کے واسطے روانہ کیے عکرمہ کا لشکر پہنچنے کے قبل انکو فتح
ہوگئی زیاد بن لبید نے غنیمت میں عکرمہ کی فوج کو بھی شریک کیے ابوبکر رضی اللہ عنہ انکو لکھ بھیجے کہ غنیمت اُسی کا حق ہے جو جنگ میں
حاضر ہوں بیہقی اپنی سنن میں مہاجر بن امیہ سے روایت کیا ہی کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ لکھ بھیجے کہ قیس بن مکشوح کو قید کرکے میرے
پاس بھیج دو پیچھے صحابہ نے اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے پاس کھڑا کرکے پچاس قسمیں لیے کہ اس نے انکو قتل نہ کیا سیف نے
کتاب الفتوح میں اپنے شیوخ سے روایت کیا ہی کہ دو راگ گانے والی عورتوں کو مہاجر بن امیہ رضی اللہ عنہ کے پاس جو یمامہ کا والی
تھا لائے ایک نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں کچھ بدبولی تھی دوسری مسلمانوں کی ہجو کی تھی مہاجر نے اُسکو جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
حق میں بدبولی تھی دونوں ہاتھ کاٹے اور اسکے روبرو کے دو دانت اکھیڑے اور مسلمانوں کی جو ہجو کی تھی اُسکا ایک ہاتھ
کاٹے اور ایک دانت اکھیڑے جب یہ کیفیت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوئی آپ نے انکو لکھ بھیجے میں سنا ہوں تم ایک عورت کو
جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کی تھی ایسی تعزیر دیے ہو اگر تم اُسکو وہ تعزیر نہ دیے ہوتے تو میں اُسکو قتل کرنے کا حکم کرتا کیونکہ انبیا
حق کے واسطے جو حدود ہیں دوسروں کی حدود سے مشابہت نہیں رکھتے جو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کیا اگر وہ مسلمان ہے تو
مرتد ہے اگر کافر معاہد ہو تو وہ حربی اور غادر ہوا اور وہ عورت جو مسلمانوں کی ہجو کی اگر مسلمان ہو تو اُسکو تعزیر دینا
لیکن مثلہ نہ کرنا اگر ذمی ہو تو اُسکا شرک جو اُس گالی سے بڑا ہی جیسا شرک سے درگذر رہے ہیں گالی سے بھی درگذر کیا چاہیے
ہم وہ تعزیر دینے کے قبل میں تمکو اگر ایسا حکم کیا ہوتا تو اُسے سزا دیتا آئندہ تم لوگوں کو مثلہ کرنے سے ڈرا کرو کیونکہ وہ
گناہ ہی مگر کسی نے مثلہ کیا ہو اُسکے قصاص میں مثلہ کریں ابن سعد نے اسلم سے روایت کیا ہی کہا کہ مجھے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سنہ بارہ
ہجری میں خرید کئے اسی سال اشعث بن قیس کو قید کرکے لائے تھے میں نے دیکھا اشعث کو کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے باتیں کرتا
تھا اور اُسکے پاؤں میں بیڑیاں تھیں ابوبکر رضی اللہ عنہ اُس سے پوچھتے تھے کیا تو نے ایسا ایسا کام کیا ہی آخر اشعث نے کہی
لولا ما حلفہ رسول اللہ مجھے تمہارے جنگوں کے واسطے باقی رکھو اور تمہاری بہن کا نکاح کر دو ابوبکر رضی اللہ عنہ اُسکی تقصیر معاف
کیں اور اپنی بہن ام فروہ کو اُسکے ساتھ نکاح کر دیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عمرو بن العاص کو جو لکھ بھیجے تھے جنگ کے کاموں میں مشورت
کیا کرو اُسکا بیان جو پہلے گذرا اسکے تیسرے جز کے ستائیسویں حدیث میں مذکور ہوا اور یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کو انکی
ولایت والوں سے کسی کو امیر نہ کرنا کر کے جو تاکید کیے اُسکا بیان اُسی جز کی ایک سو آٹھویں حدیث میں مذکور ہوا غرض چند مہمی
خلافت کے امور کا بندوبست اور حدود شرع کی حفاظت اور سرکشوں کی سزا اور مخالفوں کی تادیب ایسی طور سے کیئے کہ اسلام
سے سر سے بلند ہوا اُس کا بیان آگے سو جس سے ظاہر ہوگا آٹھواں جسمیں ان وقایع کے بیان میں جو ابوبکر کی خلافت میں
ظاہر ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات دوشنبے کے دن بارھویں ربیع الاول کی بارھویں کو مشہور قول پر گیارہ سنہ ہجری میں
اسی روز سقیفہ بنی ساعدہ میں ابوبکر کی بیعت ہوئی مسجد کو آئے بعد چند لوگ اسی دن بیعت کیے اور علی العموم بیعت منگل کے

صبح کو ہوئی بیعت کے بعد آپ نے علی اور عباس رضی اللہ عنہما کو حکم کئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تجہیز و تکفین کریں چہارشنبے کے
شب کو دفن سے فراغت پائی ابوبکر کی بیعت کا بیان مفصلا گذر چکا ابوبکر صدیق آپ خلیفہ ہوئے سو پہلا حکم یہی کئے کہ لوگوں
مین منادی کردو کہ اسامہ بن زید کے ساتھ جو لوگ جانے کے لئے مستعد ہوئے تھے وے جاکے جُرُف مین جو لشکرگاہ ہے حاضر
ہووین اور اسامہ رضی اللہ عنہ کو فرمائے بموجب حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شام کے علاقے مین جہان کہین زید بن
حارثہ اور جعفر بن ابی طالب اور عبداللہ بن رواحہ شہید ہوئے ہین جاکے ان قوم کو غارت کرو ہنوز لشکر روانہ نہین ہوا
تھا خبر آئی کہ اطراف کے لوگ تمام مرتد ہوگئے اور کئی لوگ اپکو زکوۃ دینے مین استادگی کئے ہین مکہ اور مدینہ اور طائف
کے سوائے تمام ملکون مین جمعہ کی نماز موقوف ہوگئی مکے کے لوگون مین بھی اضطراب ہوگیا تھا اور عتاب بن اسید رضی اللہ
عنہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے عامل تھے چھپ گئے تب سہیل بن عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ پڑھنے سے لوگ اسلام پر
قایم رہے سہیل کے خطبے کا مضمون ابوبکر رضی اللہ عنہ کے خطبے کے قریب قریب تھا اور طائف کے لوگ بھی اسلام پر ثابت
رہے اور بحرین کے علاقے مین جُواثا نام ایک شہر تھا وہان کے لوگ بھی اول بدل گئے پھر اسلام پر ثابت رہکے نماز جمعہ کو
قایم کئے غرض ردت کی کیفیت سنکے اکثر صحابہ کہنے لگے اسامہ کے لشکر کو روانہ نہ کرنا ابوبکر رضی اللہ عنہ انکا کہا نہ مانکے بڑے
مبالغے سے لشکر کو روانہ کئے اور کہے جس کا نام جانے والون مین داخل تھا اگر وہ نہ جاوے تو اُسکو پیادہ پا چلاتا ہوا لشکر مین
بھیجواؤنگا پھر تمام لوگ روانہ ہوئے بیان ان احکام کا جو ابوبکر فرمائے تھے سالق کے ضمن مین مذکور ہوا اسامہ کے ساتھ تین ہزار
پیادے اور ایک ہزار سوار تھے عرب کے جس قبیلے پر سے گذرتے تو وے کہتے ان قوم مین اگر قوت و شوکت نہ ہوتی تو لشکر
روانہ نہ کرتے اور فوج کا رعب اُن پر ہو جاتا اور آگے فوج والون سے مدارا کرتے غرض بڑے بڑے کرکے قضاعہ سے پر جُہَینہ کی
قوم پر ہوتے ہوے وادی القری کو پہنچے وہان سے اسامہ ایک جاسوس کو بنی عُذرہ کی قوم والا جس کا نام حُریث تھا اپنی سواری
پر سوار کرکے روانہ کئے اُس نے اُبنا کو پہنچکے جلد خبر لایا کہ مخالف کے لوگ غافل ہین اُن پر جلد پہنچا اسلام کا لشکر اُبنا سے
دو منزل تھا شبخون مارکے انکو غارت کیا اور مدینے کو مراجعت کیا چالیس روز یا ستر روز کے عرصے مین لشکر مدینے کو آیا

اسامہ کی روانگی

اور ربیع الاول کے آخری دنون مین اسود عنسی کی قتل کی خبر آئی اُسکا نام عبہلہ بن کعب بن غوث تھا اُسکی کیفیت
یہ ہے جب تک یمن مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے باذان حکومت کرتا تھا اسود عنسی اسلام لائے تھا جب
باذان کا انتقال ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چند عمال کو یمن کی طرف روانہ کئے چنانچہ نجران کی حکومت عمرو بن حزم کے
حوالے کئے اور خالد بن سعید بن العاص کو نجران اور زبید کے درمیانکے شہرونکا والی کئے اور عامر بن سہل کو ہمدان کا
حاکم کئے اور صنعا کی ناظمی جو دار الملک یمن کا ہے شہر بن باذان کو دئے اور ابوموسی اشعری کو امامت پر نصب کئے اور زیاد
بن لبید انصاری کو حضرموت کی حکومت پر مقرر فرمائے اور چند مواضع کے بندوبست کے واسطے عکاشہ بن ثور اور مہاجر

اسود عنسی کا قتل

ن ابی امیہ کو مقرر کیے اور معاذ بن جبل کو وہاں کی قضا سپرد کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری دنوں میں اسود نے دعویٰ نبوت کیا
وہ شخص کاہن تھا کوئی جن اُس کا تابع تھا شعبدہ عجیب و غریب دکھا کر کے لوگوں کو راہِ حق سے پھیر دیتا تھا مگر اُس کا قبیلہ اُس کا تابع
ہوا اور قیس بن عبد یغوث جو یمن کے رئیسوں سے تھا اُس کو اپنا سپہ سالار کیا اور یمن پر فساد مچا دیا اور روز بروز اُس کا کام
ترقی پانے لگا جیسے آتش کی چنگاریاں اڑتی ہیں ساتھ سو آدمی جمع کر کے صنعا کی طرف متوجہ ہوا شہر بن باذان اس سے معارضہ
کیا اثنائے جنگ میں شہر شہید ہوا اور اسود صنعا پر مسلط ہو کے شہر کی عورت جس کا نام آزاد اور بہت شکیلہ تھی نکاح
کیا وہ بی بی اسلام پر ثابت تھی اسکے چچیرے بھائی فیروز کو اور دادویہ نامی ایک شخص کو یمن میں جو عجمی لوگ تھے
انکا سردار کیا اور یمن کی تمام ولایت کو مسخر کرنے متوجہ ہوا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عمال کو خط لکھا کہ تم لوگ اطاعت کے
لیے ہو سو ہماری متابعت کرو ہمارے ملک کا محصول جو جمع کرتے ہو ہمکو بھیج دو پھر معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ صنعا سے نکل کے
ابو موسیٰ اشعری کے پاس گئے وے دونوں ملکے حضرموت کو آئے اور عمرو بن حزم اور خالد بن سعید یمن کو ترک کر کے
مدینے کی طرف نکل گئے تمام یمن اسود کے ہاتھ آیا مسلمان جو وہاں تھے ظاہر میں اُسکے ظالموں کے ساتھ بیعت کئے اور
بہت لوگ مرتد ہو گئے پھر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی تو مسلمانوں کو خط لکھے اور اُس کذاب کے
قتل کرنے کی ترغیب دی نامہ حضرت کا یمن کو جب پہنچا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اُسکے قتل کی طرف متوجہ ہوئے اور اس
کام میں بہت سعی و کوشش کرنے لگے معاذ بن جبل وہاں ایک عورت کو نکاح کئے تھے جس کا نام رملہ تھا بنی السکون کے
قبیلے والی اس کے سبب سے اس قبیلے کے تمام لوگ معاذ کے تابع ہوئے اور سب ملکے قیس بن عبد یغوث کے پاس جس کو قیس بن
مکشوح بھی کہتے تھے گئے وہ اسود کا سپہ سالار تھا اور ان ایام میں اسود اُس پر خفا ہوا تھا اور فیروز دیلمی اور دادویہ بھی
اسود سے بد دل تھے اُن کے یہاں جا کے اسود کو مارنے کی بات ایسے کہے وے بموجب مسلمانوں کی بات کو بالاتفاق اسما
جا کے قبول کئے اور اُس ملعون کے مارنے پر متفق ہوئے اسود کا شیطان اسکو اس بات پر مطلع کیا اسود قیس کو بلوا کے کہا ای
قیس یہ مجھ سے میرا فرشتہ کیا کہتا ہی قیس بولا کیا کہتا ہی تو اسود نے کہا بولتا ہی قیس کو تو نے ای عزت دی یا حتیٰ عزت میں سر برابر
ہوا تو اب تیرا دشمن ہوا اور تیرا ملک چھین لینے کا ارادہ رکھتا ہی اور دل میں مصمم کیا ہی کہ تجھے دغا دیوے اور فرشتہ
کہتا ہی ای اسود ای اسود قیس کا سر اڑا دے پھر اُسکے بعد تجھے کچھ اندیشہ نہیں قیس بولا ای اسود مجھے تیری قسم تو میر
ے پاس بہت بزرگ ہی میں اپنے دل میں ایسی بات کرونگا اسود بولا میں نہیں سمجھتا کہ فرشتہ جھوٹ تجھ بولا ہو لیکن تو نے
دل میں جو خیال کیا تھا اس سے توبہ کیا ہی غرض قیس وہاں سے نکل کے فیروز اور دادویہ کے پاس آیا اور یہ ماجرا اُن سے بیان کیا
وے کہے تو خبردار رہ اور ہم سمجھ لینگے اُسکا بہت اندیشہ ہی پھر یہ تینوں مشورت کرنے لگے کہ اس عرصے میں اسود ان
تینوں کو بلوا بھیجا جب اُسکے روبرو گئے تو کہا میں نے تمکو ای عزت اس جگہ تمہاری یہ کیا باتیں ہیں جو مجھکو پہنچتے ہیں لئے

بولے اب ہماری تقصیر معاف کر بولا ایکبار بھی ایسی بات تمھاری مجھے معلوم ہو تو تمکو قتل کرونگا پھرنے لوگ اسکے پاس سے
نکلے اسود کو ان لوگونسے نہایت اندیشہ ہوا اُنکو بھی اُس سے بڑا خوف تھا اسی اندیشے مین تھے کہ اُنکو ہم انکے حاکم عامر بن شہر اور ذو
ظلیم اور ذو کلاع وغیرہ یمن کے امراکے خطوط لائے لکھے تھے کہ تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہان سے خطوط آئے ہین ہم تمھارے
تابع ہین اسود قتل پر تمھارے شریک ہین پھر قیس اسود کی عورت کے پاس گیا اسکو بولا اسود خوف کرتا ہی سو دیکھ
جسکی تیرے شوہر کو قتل کیا اور عورتون کو رسوا کیا تو اُسکی کچھ تدبیر بتلا بولی تمھارا کیا ارادہ ہی قیس بولا اسکو یہان سے اخراج کرنا لازم
ہی اُسکو قتل کیون نہ کرنا قیس بولا یہہ بات ہو سکے تو بہت مناسب ہے لیکن ایسا بد شخص کوئی نہ ہوگا اللہ کا حق کچھ ادا نہین کرتا
اور کسی حرام کام سے اپنے تئین نہین بچاتا مجھے اُس سے نہایت بغض ہی اُسکو قتل کرنا بہتر ہی تم اس بات کا جب عزم کروگے
تو مجھے اطلاع دو قیس وہان سے نکلتے ہی دیکھا کہ فیروز اور داذویہ اُسکا انتظار کر رہے ہین ہنوز اُنسے کچھ کلمہ کلام ہوا نہین
تھا کہ اُس بین اسود نے قیس کو طلب کیا قیس اپنی قوم کے دس شخص کو ساتھ لیکے اُسکے پاس گیا یہہ لوگ سینے سے اسود قیس پر کچھ
دست درازی نہ کر سکا مگر بولا مین تجھے سچ بات بولتا ہون اور تو مجھے جھٹلاتا ہی فرشتہ کہتا ہی ای اسود ای اسود
تو اگر قیس کو نہ مارے تو وہ تیری گردن ماریگا قیس سمجھا کہ اب وہ اپنے کو یقیناً قتل کرتا ہی سو جواب دیا تو تو رسول اللہ ہی مین تجھے کیسا
قتل کرونگا ہر روز ڈرانے سے مجھے ایکہی بار قتل کرنا بہتر ہی اسود کو اسپر رحم آیا سو بولا اب جا قیس نے اپنے لوگ مین آکے
بولا ایسی بات چلی اب اپنا کام جلد کرو یہہ لوگ اسود کے دروازے پر کھڑے ہوکے مشورت کرتے تھے کہ اسود نکلا وہان گائے
اونٹ قریب سو کے جمع تھے انکے پاس آکے ایک خط کھینچ دیا جانورن کو اُس پاس کھڑا کیا تمام جانور چپکے کھڑے ہوے اور کسی کو
نہ باندھکے سب کو نحر کیا اُس خط سے کوئی جانور نہ سرکا اور تمام ہاتھ پاؤن جھاڑ کے سرد ہوئے قیس کہا یہہ دیکھ کے مجھے نہایت
اندیشہ ہوا پھر اسود نے فیروز کو بولا ای فیروز تجھے بھی ایسا ہی ان جانورون کے مانند مار ڈالتا ہون فیروز بولا تم ہماری بہن کو
نکاح کئے اور عجمیون کا ہمکو سردار بنائے اگر تم ہمارے مقتدا نہ ہوتے تو بھی ہم ہمارا حصہ جو تم سے ملتا ہی اُسکو فروخت نہ کرتے
اب تو ہماری دنیا اور آخرت کی خوبی تم سے حاصل ہی تم جھوٹی اخبار سنکے ہم سے بدلا نہ لینا اسود خوش ہوکے اُس کو کہا گوشت
تقسیم کردے فیروز گوشت کی تقسیم کرکے جلد گیا تو ایک شخص فیروز کے قتل کرنے پر اسود کو ترغیب دے رہا تھا اور اسود اُس کو
کہتا تھا انشاء اللہ مین صبح فیروز اور اُسکے ساتھ والون کو قتل کرونگا صبح ہوتی ہی تو انکو میرے پاس حاضر کر یہہ کہہ کے پھر کر
دیکھا تو فیروز کھڑا ہوا ہی اسود پوچھا کیا ہی فیروز بولا گوشت کی تقسیم کر دیا پھر اسود اپنے گھر مین گیا اور فیروز اپنے
لوگون کے پاس آکے یہہ کیفیت بیان کیا سب نے اُس کی عورت سے مشورت کر فیروز اُس کی عورت کے پاس جا کے تجویز پوچھا وہ
بولی اُس کے گھر کے گرد و پیش نگاہبان بیٹھے ہین ہر جگہہ چوکی دار رکھا ہی مگر اس گھر کے پیچھے نگاہبان نہین اس گھر کی پیٹھ فلانے
راستے کی طرف ہے رات ہوتے ہی وہان کی دیوار کو تم نقب لگا کے آؤ اور اُسکو قتل کرو اور مین اس گھر مین شب کو چراغ روشن

۲ فروری گریۃ ۱۱ھ

رکھتی ہوں جب فیروز وہاں سے نکلا تو اسود بولا تو کاہے کو میرے گھر میں آیا اور اس کے سر پر مارا اُس نے رانو پر ہکل بھار فیروز کو
مار ڈالنگا کر کے اسکی عورت کانپنے لگی اور بولی میرا حمیری بھائی میرے سے ملنے آیا تھا گیا اُسکو مار ڈالا ہی بولا خاموش جو
سے خاطر سے میں اُس کو چھوڑ دیا فیروز لوگوں کے پاس آگئے یہ کیفیت بیان کیا اور بولا اب ایسے کام میں جلدی کرو سب
متحیر ہوئے کہ کیا کریں اس میں اس کی عورت کہلا بھیجی ہم سب کو جیسے ہو اور جس کام پر عزم کیے ہو اس پر تیار ہو کے کام
اسا لو اور آکر فیروز اپنا جا کے اس بات کی تحقیق عورت سے کر لیا اور اس گھر میں جا کے اندر سے اول نقب لگایا تا باہر سے نقب کرنا آسان
ہووے پھر نقب پوری کر کے گھر میں گھسے دیکھے چراغ ایک کونے کے پیچھے روشن تھا فیروز چراغ اٹھا لیا اور اسود کو دیکھا کہ
کھوپڑے سوتا ہی اور بچھونے کی گندگی سے اُسکا بدن چھپا ہوا ہی اور لسانی کے جوڑے مار رہا ہی اور عورت اُسکے پاس بیٹھی
ہی فیروز کو دیکھتے ہی اسود کو اس کا شیطان ہشیار کر دیا اسود بولا فیروز تو میرے پیچھے کیوں پڑا ہی فیروز جانا اگر اسکے
چھوڑ دوں تو مجھکو اور اسی عورت کو مار ڈالیگا ہی جلدی سے تلوار اسکے حلق میں بڑھا کے اسے گر گئے اُس کی پیٹھ پر رکھ کے
دبایا اور اُسکو قتل کیا چاہت اٹھ کے جانا چاہا تا لوگوں کو اطلاع کرے عورت تھی اسکو ہنوز قتل نہیں کیا ہی کہکے اس نے کہا کلس اس کی کرلی یہ
بولی اس کا کام تمام کر کے مجھ عورت کو چھوڑ کے اب تو کیسا جاتا ہی فیروز بولا میرے ساتھ والوں کو اطلاع کر کے آتا ہوں پھر وہ
دونوں شخص کو جا کے اطلاع کیا موں شخص ملکے آئے اور شیطان کا سر کاٹا چاہے اُس کا شیطان اُس کو حرکت دیا اس نے اضطراب
کیا اور یہ موں شخص سر کاٹ نہ سکے تب دو شخص اُس کی پیٹھ پر چڑھ کے دبائے اور اُس کی عورت سر کے بال کھینچ کے پکڑ لی اس نے
بکا کے کچھ بولنا چاہا عورت اُس کے منہ کو چادر سے بند کی اور تیسرا شخص سر کاٹ لیا اسود کٹی گائے کی مانند بری آواز سے پکارنے لگا
نگہبان اُس کی صدا سنکے دوڑے اے عورت کو پکار کے پوچھے یہ کیا آواز ہی بولی نبی پر وحی ہوتی ہے سو آواز کر رہا ہی پھر وے
لوگ جا کے اپنے مقام پر بیٹھے ہے فیروز اور قیس اور داذویہ موں ملکے تدبیر کرنے لگے کہ اُسکے مرنے کی خبر لوگوں کو کس طرح
اطلاع کریں آخر یہ تجویز ٹھہری صبح ہوتے ہی مسلمانوں کے شعار جو مقرر کیے تھے اُس طور سے کا بعد اذان صبح
صادق ہوئی اذان دے مسلمانوں کے شعار کو پکارا پھر مسلمان اور کافر سب گھبرائے اور نگاہبان آکے گھر کو احاطہ کر لیے پھر
اذان دیا اسود کے سوار یہ سنکے اُسکے دروازے پر جمع ہوئے قیس کا کے کہا اشہد ان محمدا رسول اللہ اور عیلہ جھوٹا ہی اور اسکا
سر گھر سے پھینکا یہ دیکھ کر اُسکے لوگ بھاگے اور مسلمان لوگ قتل کرنے لگے اسلام آشکار ہوا کفر پوشیدہ اور نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے عمال اپنے جگہوں پر رجوع کئے اور وے موں شخص آپس میں امیر ہونے واسطے اختلاف کرنے لگے آخر سبھوں نے اس پر اتفاق کیا
کہ معاذ بن جبل کو والی کیجیے سو معاذ لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے لگے اور یہ کیفیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھ بھیجے فیروز کہتا
ہی ہم معاذ پر راضی ہو کے اُسکے پیچھے نماز پڑھنے لگے سو تین رات تمام نہیں ہوئے کہ ہمکو خبر آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی
پھر ہمارے تمام کام میں خلل ہو گیا اور بہت امور جو ہم جانتے تھے سو بگڑ گئے اور یمن پر اضطراب ہوا القصہ نبی صلی اللہ علیہ

اعراب کا بلوہ

مرتدون کا جنگ

وسلم مینے من ابہی شب کو کہہ دئے کہ آج کی مین اسود کذاب مارا گیا اچھی جماعت کا ایک نیک شخص اس کو قتل کیا صحابہ عرض کئے
یارسول اللہ وہ کون شخص ہی تو فرمائے فیروز اور کذاب نبوت کے دعوی کے بعد تین مہینے من مارا گیا اور بعضی کہتے ہین
چار مہینے من اور یہہ فتح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات من واقع ہوئی لیکن یہہ خبر مدینے مین صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے
بعد آئی اس لئے اُس کو صدیق کے فتوحات من گنتے ہیں اور یہہ پہلی خوشخبری فتح کی ہی جو صدیق کو پہنچی القصہ جب لشکر
اسامہ کا روانہ ہوچکا مدینے کی اطراف کے اعراب مرتد ہوگئے اور بعضی زکاۃ دینے مین استادگی کئے اور مدینے پر شبخون کر کے
شہر کو لوٹنے پر مستعد ہوئے پھر صدیق رضی اللہ عنہ مدینے مین آنے کے راہوں پر علی مرتضی اور زبیر اور طلحہ اور سعد بن ابی وقاص
وغیرہ کو پاسبانی کے واسطے مقرر کئے اور مدینے کے لوگونکو فرمائے زمین تمام کافرون سے بھر گئی ہی اور تم بہت قلیل ہو
معلوم نہین کفار شب کو آتے ہین یا دن کو سو تمام لوگ مسجد مین حاضر رہا کرو یہہ فرمائے بعد تین روز نہین گذرے کہ اعراب
فوج جمع کر کے مدینے پر چلدئے اور ان کے آدھے لوگ ذوالحسا مین کمک کے لئے رہے اور آدھے لوگ مدینے کو غارت کرنے کے
ارادے سے قریب پہنچے نگہبان اسلام کے جو تھے ابوبکر کو ان کے آنے کی خبر دئے ابوبکر رضی اللہ عنہ مسلمانون کو کہلا بھیجے
تم ثابت رہو اور ہم تمہاری کمک کرتے ہیں مسجد مین جو لوگ جمع تھے ان کو لیکر اونٹوں پر بیٹھکے آپ نکلے مرتدون نے بھاگ گئے
مسلمان انکا پیچھا کر کے ذوالحسا تک پہنچے وہان مرتدون مین اور مسلمانون مین جنگ ہوا مرتد شکست پائے اور جمادی الاولی
مین جو لوگ کہ زکوۃ نہ دیوینگے کر کے استادگی کئے تھے ان سے جنگ ہوا قصہ اسکا یہہ ہی کہ اسد اور غطفان اور طی اور بنی کے
قبیلے والے تمام جا کے طلیحہ اسدی پاس جمع ہوئے اور اپنی طرف سے چند شخصون کے تئین مدینے کو روانہ کئے وے آکے مدینے کے عمدہ
لوگ پاس اترے مدینے کے لوگ ان کی خاطرداری کر کے اپنے یہان اتارے مگر عباس رضی اللہ عنہ کسی کو اپنے پاس آنے نہ دئے غرض
وے لوگ جو آئے تھے مدینے کے عمدگان کے ساتھہ ابوبکر کے یہان آکے کہنے لگے ہم نماز پڑھینگے لیکن زکوۃ نہین دیوینگے ابوبکر کہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو دیا کرتے تھے اُس سے ایک رسی بھی کم کروگے تو مین تم سے جہاد کرونگا وے لوگ جاکے مدینے
مین مسلمانون کی قلت جو تھی بیان کئے اور ان کو جنگ کی ترغیب دئے صحابہ بھی باہمدیگر مشورت کئے آخر سب کی تجویز متفق
ہوئی کہ زکوۃ نہ دینے والون سے جہاد کرنا اس گفتگو کا بیان اس گلزار کے چھٹوین چمن مین مذکور ہوا جب زکوۃ نہ دینے والون سے
جہاد کرنا ٹھہر چکا ابوبکر رضی اللہ عنہ مدینے والوں کو لے کے مدینے کے اطراف مین جو اعراب تھے اُن پر گئے اعراب نے
مشکون مین دم بھر کے پہاڑون پر سے لڑھا دئے اونٹ اُس سے چمک کر بھاگنے لگے ان مین اتنا تفرقہ ہوگیا کہ شام ہوئے
تک جانور کسی کے اختیار مین نتھے اور بھاگ کے شب کو مدینے مین گئے اور اعراب سمجھ گئے کہ اب مسلمانون مین کچھہ قوت
باقی نرہی غرض صدیق رضی اللہ عنہ تمام شب فوج کو آمادہ کئے اور مدینے مین سنان ضمری کو نائب بنائے اور مدینے کے
راہون کی حفاظت کے واسطے عبداللہ بن مسعود کو متعین کئے اور آپ فوج لیکے پچھلی راتکو نکلے اور بورنغار پر نعمان بن مقرن کو

یعنی یمن ۱۲

رکھا اور خود بنفس نفیس اپنے بھائی عبد اللہ بن مقرن کو اور چنداول پر انکے بھائی سوید بن مقرن کو ہنوز صبح صادق ہوئی نہ

ذی القصہ

تھی کہ دونوں جماعتیں ایک ہی میدان میں مل گئیں پھر مسلمانوں نے کچھ آواز نہ کر کے ان میں تلوار چلائے ہنوز آفتاب طلوع نہ
کیا تھا کہ کفار کی شکست ہوئی اور انکے اکثر جانور مسلمانوں کے ہاتھ لگے اور صدیق رضی اللہ عنہ انکا پیچھا کرتے ذو القصہ کو
جو مدینے سے دو منزل پر تھا پہنچے اس فتح سے مسلمانوں کو قوت ہوئی اور کافر ذلیل ہوئے پھر بنی ذبیان اور بنی عبس نے ان لوگوں

[illegible] ١٢

جو مسلمان تھے انکو قتل کیے انکا عمل دیکھ کے دوسرے قبیلے والے ایسا ہی کیے ابو بکر رضی اللہ عنہ قسم کھائے کہ جس قبیلے والوں نے
جتنے مسلمانوں کو قتل کیے ہیں اُس سے زیادہ انکے لوگوں میں قتل کرونگا پھر صدیق رضی اللہ عنہ مظفر و منصور مدینے کو پھر آگئے
اُسی شب کو مدینے میں عدی بن حاتم اور صفوان اور زبرقان کے یہاں سے زکوٰۃ کا مال آیا ایک کے یہاں کی زکوٰۃ اول شب میں
آئی دوسرے کے یہاں کی وسط شب میں اور تیسرے کے یہاں کی آخر شب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد

ابیرق کی جنگ

سات دن کو یہ ماجرا گذرا پھر چالیس روز کے بعد اسامہ بن زید فتح کر کے آئے پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ ان کو مدینے میں خلیفہ کیے اور
انکے ساتھ والوں کو بھی مدینے میں چھوڑ دیے تا جانوروں کو آرام ہووے اور آپ اول جن لوگوں کو ذو القصہ کو لے گئے تھے
انہیں کو ساتھ لیکے اور نعمان اور سوید اور عبد اللہ کو اُسی طور پر رکھ کے پھر نکلے اور ربذے کو جا کے اُبیرق میں اترے وہاں
ایک جماعت بنی عبس کی اور بنی ذبیان کی اور ایک بکر بن کنانہ کی جمع تھی انسے جنگ کیے اور مخالفوں کو ہزیمت دیے

صدیق کی اور علی کی ذو القصہ

وہاں حطیئہ شاعر بھاگا اور صدیق رضی اللہ عنہ اُبیرق میں چند روز اقامت کیے اور بنی ذبیان کے ملکوں کو اپنے تصرف میں
لائے اور فرمائے اللہ تعالیٰ ہمکو یہ سب ان غنیمت دیا وہ لوگ ان ملکوں کے مالک ہونا حرام ہی اور ابرق کو اور ربذہ کو اُٹھا کے
مانند چکے مسلمانوں کے گھوڑوں کی چراگاہ مقرر کیے اور مدینے کو سر عافیت سے تشریف لائے اور بنی عبس اور بنی ذبیان
جو بھاگ گئے تھے جا کے براخہ میں طلیحہ اسدی کے پاس جمع ہوئے پھر صدیق رضی اللہ عنہ اسامہ کا لشکر جو آرام پایا تھا اسی کو لیکے ذو القصہ
کی طرف نکلے وہ مدینے سے ایک منزل ہی اور ننگی تلوار ہاتھ میں لئے تھے اور علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ان کی ناقے کی مہار
پکڑ کے لیجاتے تھے پھر علی مرتضیٰ اور دوسرے صحابہ ملکے ابو بکر سے عرض کیے آپ مدینے کو تشریف لیجائے اور اعراب سے
جنگ کرنے کے لئے دوسروں کو مقرر کرنا صدیق انکا کہا مانکے اُلٹے اور گیارہ جھنڈے تیار کر گیارہ امیر کے حوالے کیے دار قطنی
نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ جب ابو بکر رضی اللہ عنہ ذو القصہ کو گئے اور اونٹ پر بیٹھ کے سیدھے
ہوئے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ جا کے مہار پکڑ لیے اور کہے یا خلیفہ رسول اللہ آپ کہاں جاتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو
احد کے روز جو فرمائے تھے وہی بات کہتا ہوں کہ تم اپنی تلوار کو نیام کرو اور تمہاری جان کی مصیبت کا درد ہمکو نہ دو اور اب
مدینے کو پھر چلو واللہ اگر تم پر کچھ مصیبت گذرے تو اسلام کا انتظام کبھو نہ ہوگا اس حدیث کو زکریا ساجی عائشہ
رضی اللہ عنہا سے بھی روایت کیا ہی کہے میرے والد تلوار کھینچے ناقے پر سوار ہو کے ذو القصہ کی طرف نکلے علی مرتضیٰ

رضی اللہ عنہ آکے اونٹ کی مہار پکڑے اور فرمائے یا خلیفۂ رسول اللہ آپ کہاں جاتے ہو آپکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
احد کے روز جو فرمائے تھے مین بھی وہی کہتا ہون کہ تم اپنی تلوار کو نیام کرو اور تمہاری جان کی مصیبت کا درد ہمکو نہ دکھاؤ واللہ اگر تمکو
کچھ ہو تو تمہارے بعد کبھی اسلام انتظام نہ پایگا پھر ابوبکر لشکر روانہ کرکے آپ اُلٹے قاسم بن محمد کہتے ہین کہ جب اسامہ اور انکا
لشکر آرام پایا اور صدقات کی نقد کے کم بعد کچھ مال بچ گیا تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ گیارہ نشان باندھے امراکے حوالے کئے
ایک نشان خالد بن الولید کو دئے اور انکو امر کئے کہ طُلیحہ بن خُوَیلد اسدی سے جنگ کرو اُس سے فراغت پاکے بطاح کو مالک
بن نویرہ پر جاؤ اور دوسرا نشان عکرمہ بن ابی جہل کو دئے اور مسیلمہ کذاب سے جنگ کرنے مقرر کئے اور ایک نشان شرجیل بن حسنہ کو
دیکے عکرمہ کی کمک کے واسطے مسیلمہ پر روانہ کئے اور کہے وہان سے فراغت ہوئی بعد ہی قضاعہ پر جاؤ اور ایک نشان مہاجر بن ابی
امیہ کو دئے اور کہے عنسی کا لشکر لیکے قیس بن مکشوح پر جو اپنا سر حلقۂ اطاعت سے نکالا ہی جاؤ اور اَبنا کی تائید کرکے اُس کی تنبیہ کرو اور
ایک نشان خالد بن سعد بن العاص کو دیکے مشرق کی جانب ہن شام کی طرف روانہ کئے اور ایک نشان عمرو بن العاص کو
دیکے قضاعہ وغیرہ پر روانہ کئے اور ایک نشان حذیفہ بن محصن قلفائی کو دیکے اہل عمان پر بھیجے اور ایک نشان طریف بن حاجز
کو دیکے بنی سلیم اور ہوازن کی تنبیہ کے واسطے مقرر کئے اور ایک نشان سوید بن مقرن کو دیکے تہامہ یمن کی طرف روانہ کئے اور ایک
نشان علاء بن حضرمی کو دیکے بحرین کی طرف بھیجے اور ایک نشان عکاشہ بن محصن اسدی کو دیکے قطن کی طرف روانہ کئے اور
ہر ایک امیر کو اُسکی خدمت کا عہدنامہ لکھ دئے اور ہر ایک امیر کے ساتھ اُسکا لشکر دیکے ذو القصہ سے روانہ کئے اور مرتدوں کے
لئے ایک ایک خط لکھکر امرا کے حوالے کئے اُسکا مضمون یہہ تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم یہہ نامہ ہی ابوبکر کی طرف سے جو خلیفہ ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا سب خاص و عام کو جو اسلام پر ثابت ہین یا اس سے پھرے ہین سلام ہی اُس پر جو پیروی کیا سیدھی راہ
کی اور چھوڑ دیا بھٹکنا اور نفس کی خواہشین مین اللہ کا حمد کرتا ہوں تمہارے پاس وہ ایسا معبود ہی اسکے سوائے کوئی الہ نہین وہ
ایک ہی اُسکا شریک نہین اور محمد اُسکے بندے اور اُسکے رسول آپ جو لائے اس کا ہم اقرار کرتے ہیں اور جو اُسکا انکار کرے
اسکو ہم کافر جانتے ہیں اور اس سے جہاد کرتے ہین اما بعد اللہ تعالی نے محمد کو اپنی طرف سے حق بات دیکے خلق کی طرف بھیجا
خوشخبری سنانے اور ڈرانے کو اور اللہ کی طرف بلانے اُسکے حکم سے وے چراغ ہین روشن تا ڈراوین اُسکو جو زندہ ہی اور ثبوت
کرین سچی بات کافرون پر پھر جس نے انکی بات مانا تو اللہ نے اُسکو حق کی راہ بتلائی اور جو کوئی اُن سے منہہ پھیرا تو اسکو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مارے یہان تک کہ اسلام کو چار و ناچار قبول کئے بعد اللہ تعالی نے اپنے رسول کو بلالیا وہ حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم اللہ کے حکم کو جاری کرچکے اور امت کو نصیحت فرماکے اپنے ذمے پر جو تھا اسکو ادا کئے اور اللہ ان کو اور کتاب والون کو
فرمادیا تھا اِنَّكَ مَيِّتٌ وَاِنَّهُمْ مَيِّتُوْنَ یعنی تو مرنے والا ہی اور وے بھی مرنے والے اور فرمایا وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِنْ
قَبْلِكَ الْخُلْدَ یعنی ہم مقرر نہ کئے کسی بشر کو تیرے پہلے ہمیشہ رہنی اور مومنون کو فرمایا وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ

قلفائی قاف و لام اور فا کے ساتھ
ہی کر کر ابن الاثیر کہا ہی اور طبری
میں معجمہ اور لام اور فا کے
ساتھ ہی کر کر حسنہ
کیا ہی ۱۲

مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِن مَّاتَ أَوْ قُتِلَ انقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ وَمَن يَنقَلِبْ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ فَلَن يَضُرَّ اللَّهَ
شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ یعنی اور محمد نہیں مگر ایک رسول ہو چکے اس سے پہلے بہت رسول پھر کیا اگر وہ مرگیا
یا مارا گیا تم پھر جاؤ گے الٹے پاؤں اور جو کوئی پھر جاویگا الٹے پاؤں وہ نہ بگاڑیگا اللہ کا کچھ اور اللہ ثواب دیگا بھلا ماننے والوں کو
تم سے جو کوئی محمد کی عبادت کرتا تھا تو محمد مرگئے اور جو کوئی تم سے عبادت نہیں کرتا مگر اللہ کی تو اللہ زندہ ہے نہیں مرتا
ہے اور آتی نہیں اسکو اونگھ اور نیند اور وہ اپنے امر کا نگہبان ہے اور اپنے دشمن سے بدلا لینے والا ہے اور میں تمکو وصیت
کرتا ہوں اللہ سے ڈرنے کی جو تمہارا حصہ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو لے آئے ہیں اسکو تم قبول کرو اور انکی اقتدا کرو اور انکی
راہ پر چلو اور اللہ کے دین کو مضبوط پکڑو کیونکہ جسکو اللہ ہدایت نہ دیگا تو وہ گمراہ ہے اور جسکو اللہ نصرت نہ دیگا تو
وہ رسوا ہے اور جسکو اللہ غنی نہ کرے وہ فقیر ہے اور جسکو اللہ عزت نہ دیوے وہ ذلیل ہے اور جسکو اللہ راہ نہ بتاوے وہ بے راہ ہے
اور اللہ تعالی فرماتا ہے مَن يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَن يُضْلِلْ فَلَن تَجِدَ لَهُ وَلِيًّا مُّرْشِدًا یعنی جسکو اللہ راہ
دکھاوے وہی راہ پر آوے اور جسکو گمراہ کرے پھر تو ہرگز نہ پاوے اسکا کوئی رفیق راہ پر لانے والا اور اسکا کچھ عمل مقبول ہوگا
اور نہ اسکا توبہ اور بدلہ میں سنتا ہوں تمہارے ملک کے کئی لوگ اسلام کے بعد اپنے دین سے پھر گئے ہیں اللہ سے غافل ہو
اسکے حکم کے جاہل ہوکر اور شیطان کی اور اس کی اولاد کی بات مانکر اور وہ تمہارا دشمن ہے اللہ تعالی فرماتا ہے إِنَّ الشَّيْطَانَ
لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا یعنی مقرر شیطان تمہارا دشمن ہے تم اسکو دشمن ٹھہراؤ اور میں تمہاری طرف مہاجر
اور انصار کا لشکر روانہ کرتا ہوں اور انکو تاکید کیا ہوں اللہ کے ایمان کے سوائے کسی سے کچھ قبول نہ کرنا اور اللہ تعالی کی
طرف بلانے کے آگے کسی کو نہ مارنا جب کوئی مانا اور اقرار کیا اور نیک کام کیا اور اسلام کی طرف رجوع لایا تو اسکو قبول کرنا
اور اس کی اعانت کرنا اور جو کوئی نہ مانے تو اس سے اتنا جنگ کرو کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف رجوع کرے اور مرتدوں سے جس پر
قادر ہوں اُس کو باقی نہ رکھنا اور سبہوں کو آتش سے جلانا اور انکو ہر طور کا قتل کرنا اور انکی زن و فرزند کو لوٹ لینا اور کسی
اسلام کے سوائے کچھ نہ قبول کرنا جو کوئی ہمارا حکم مانیگا تو اُس کے لیے بہتر ہے اور جو کوئی اطاعت نہ کریگا تو اللہ کا کچھ
نہ بگاڑیگا اور میرے لوگوں کو تاکید کیا ہوں کہ تمہارے ہر مجمع میں اس خط کو پڑھا کریں اور اذان کی آواز کو سنا کرنا جو کوئی
اذان دیا کرتے ہیں ان سے درگذر کرنا اور جو اذان نہ دیوے تو اُن پر جو حق ہے اسکو مانگنا اگر وے حق نہ دیویگے تو ان سے جنگ
کرنا اور اگر حق دیوے گا اور اقرار کرے تو جو حق دیا اُن پر ہے اسے لے لینا والسلام اور ابوبکر رضی اللہ عنہ امیروں کو یہ تاکید کیے
کہ جس قوم کے مجمع سے اذان کی آواز آوے تو انکو نہ ستاؤ اور اُن پر اسلام کے شرائع جو ہیں پوچھو اور اگر اذان نہ
سنیگے تو انکو بری طرح سے غارت کرو اور انکو آتش سے جلا دو اور قتل کر لے اور زخمی کرنے میں مبالغہ کرو اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے سبب سے ضعف اور ناتوانی اختیار مت کرو القصہ ابوبکر رضی اللہ عنہ خالد

سیر خالد کا طلیحہ پر

بن ولید کے ساتھ تین ہزار آدمی دیکے طلیحہ سے جنگ کرنے روانہ کئے اور انکے ساتھ جو انصار تھے اُن پر ثابت بن قیس بن
شماس کو مقرر کئے طلیحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت ایمان لایا تھا اور حضرت کی حیات میں مرتد بھی ہوا تھا جب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی طلیحہ نبوت کا دعوی کیا اور اقسام کے خرافات بکنے لگا اور مہمل باتیں
بولکے کہتا کہ مجھ پر وحی نازل ہوئی چنانچہ اُسکے خرافات سے ایک یہ ہی وَالْحَمَامِ وَالْيَمَامِ وَالصُّرَدِ الصَّوَّامِ قَدْ صُمْنَ
قَبْلَكُمْ بِأَعْوَامٍ لَيَبْلُغَنَّ مُلْكُنَا الْعِرَاقَ وَالشَّامَ یعنی شہری کبوتر اور جنگلی کبوتر کی قسم اور چغد کی جو روزہ دار
ہی چند سال کے آگے ضامن ہوا ہی کہ ہماری مملکت پہنچیگی عراق اور شام تک غرض بہت سی لوگ مرتد ہوکے اُس کے
تابع ہوئے اور عُیَیْنَہ بن حِصْن نے مرتد ہوکر طلیحہ کا وزیر ہوا اور اپنی قوم کو کہنے لگا بنی اسد کا نبی میرے پاس زیادہ دوست ہے
بنی ہاشم کے نبی سے اور محمد موئے اب طلیحہ نبی ہے اُسکے تابع ہوا چاہیے پھر بیوقوف لوگ اُسکی بات مانکے طلیحہ کی تبعیت کئے
اس عرصے میں ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ عدی بن حاتم کو انکی قوم کے پاس روانہ کئے کہ تم جلد جاکے انکو اسلام سے پھرنے
نہ دو عدی نے جاکے انکو کہے تم صدیق کی بیعت کرو اور اللہ کے امر کی طرف رجوع کرو کہے ہم ابو الفضل کی یعنی صدیق
کی بیعت کبھی نہ کرینگے عدی بولے بیعت کرو نہیں تو ایسا سات کر آکے تم سے جنگ کریگا کہ تمکو بھی معلوم ہوگا کہ وہ بڑے
نر کا باپ ہی غرض عدی نے اس قبیل کے باتیں کہکے اپنی قوم کو نرم کئے پھر خالد بن الولید کی فوج آپہنچی انکے ہراول پر ثابت
بن قیس رضی اللہ عنہ انصار کو لیکے تھے خالد ثابت بن اَقرم کو اور عکاشہ بن مِحصن کو اپنے آگے طلیعہ روانہ کئے قضارا اُس مقام
میں طلیحہ اور اُسکا بھائی سلیم اپنی چند لوگ کے ساتھ انکلا اور مسلمانوں کے طلیعے سے جنگ کرنے لگا اور وے دونوں صاحبوں سے
مبارزہ کیا عکاشہ نے حبال بن طلیحہ کو قتل کئے طلیحہ نے عکاشہ پر حملہ کرکے انکو شہید کیا پھر طلیحہ اور اُسکا بھائی سلیم دونوں
ملکے ثابت بن اقرم کو شہید کئے بعد خالد لشکر کے ساتھ وہاں پہنچے دیکھے دونوں صاحب مارے پڑے ہیں انکا مرنا مسلمانوں
پر بہت شاق ہوا پر قضاء الٰہی پر راضی ہوکے انکو دفن کئے اسی مقام پر عدی بن حاتم آکے خالد سے ملاقات کئے اور کہے
تین روز کی مہلت مجھے دو کیونکہ میری قوم تین روز کا وعدہ کئی ہے انکو دوزخ کی طرف بھیجنے سے مہلت دینا بہتر ہے
تین روز گذر چکے عدی نے اپنی قوم کے پانسو جنگی آدمی حق کے تابع ہوئے تھے لیکر آئے وے لوگ خالد کے لشکر میں داخل ہوئے
پھر خالد بنی جزیلہ کا قصد کئے عدی بولے مجھے اول روانہ کرو اللہ تعالیٰ بنی طی کو جیسا نجات دیا ویسا ہی شاید انکو بھی نجات
دیوے پھر جاکے ان سے بھی گفت و گو کئے آخر بنی جزیلہ کی قوم حق کے تابع ہوئی اور صدیق کی بیعت کئی پھر عدی آکے
انکے اسلام کی خوشخبری خالد کو سنائے اور انکے ہزار سوار آکے خالد کے لشکر میں داخل ہوئے عدی بن حاتم طائی اور زبرقان
بن بدر اپنی قوم کے صدقات ایسے وقت میں لاکے مدینے کو پہنچانے سے ان دونوں کی عزت اور بزرگی مسلمانوں کے
پاس بہت زیادہ ہوئی اور عدی کے اس کام سے انکی منت تمام قوم پر بھی ہوئی غرض خالد اپنی لشکر کے ساتھ آگے

چغد دنکو چھپکے رہتا اور رات کو چارے کے تلاش میں نکلتا اس لئے عرب اسکو روزہ دار کہا کرتے ہیں ۱۲ منہ

[illegible] ۱۲

بزاخہ میں آئے انکے مقابلے میں طلیحہ بھی بہت سے لوگ لیکے آیا اور عرب کے بہت سے قبیلے منتظر تھے کہ فتح جسکو ہوئی ہم اسکے
تابع ہو جاوینگے اور عیینہ بن حصن بنی فزارہ کے سات سو آدمی لیکے طلیحہ کی مدد کا جب اسلام کے لشکر میدان میں نکلے اور سیاہ
ستے کے پردوں میں چھپے دونوں طرف سے جنگوں کی صف آرایی ہوئی اور جنگ شروع ہوا تب طلیحہ ایک چادر
اوڑھکے منتظر بیٹھا اور بولا کہ مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے عیینہ روبرو والوں سے جنگ کرتا اور طلیحہ سے آکے پوچھتا کہ
کیا وحی ہوئی طلیحہ کہتا کہ ہنوز کچھ نہیں آئی پھر عیینہ جا کے جنگ کرتا جب عیینہ تیسرے بار جا کے پوچھا تو بولا مجھے جبریل آکے
کہا ہے تجھے امید ہے جیسا اسکو امید ہے اور ایک بات ہوگی جسکو نہیں بھولیگے عیینہ بولا میں سمجھتا ہوں تجھے ایک ایسی
ہوگا کہ تو اسکو نہ بھولیگا غرض جھوٹوں کے نصیب آخر فضیحت اور رسوائی ہے طلیحہ کی ساوت کی وحی اور جھوٹی
سب کام آئی عیینہ جب مسلمانوں کے فتح کی علامات دیکھا اسکا کلیجہ پانی ہوا اور آہیں بھر دی یہ دیکھ کے بنی فزارہ کو
بولا اب بھر جاؤ لوگ ہر سمت بھاگ گئے طلیحہ تب ایک گھوڑا جو تیار رکھا تھا اس پر آپ سوار ہوا اور اپنی
عورت نوار کو اوسپر بٹھا لیکے شام کی طرف بھاگا اور بنی کلاب کے پاس جاکے پناہ لیا اور عیینہ بن حصن اسیر ہوا اور
اسکے مشکاں باندھکے مدینے کو روانہ کیے مدینے کے اور جب لڑکے اسکو دھول جھکڑ مارتے اور کہتے اے عدو اللہ
کیا تو اسلام سے پھر گیا تب وہ بولا واللہ میں ایمان لایا ہی نہ تھا پھر جب صدیق کے روبرو لیکر گئے تو فرمائی تو
اور اسکا خون معاف کئے عیینہ توبہ کیا بعد اسکا اسلام نیک ہوا اور طلیحہ جو بھاگ کے بنی کلاب کے پاس جا بسا تھا
چند روز کے بعد توبہ کر کے اسلام لایا اور صدیق کی حیات میں مکے کو عمرے کے واسطے گیا اور شرم سے صدیق کے
روبرو آنکی مدد کی تک نہیں آیا اور عمر کے پاس بیعت ادا کر کے خالد کے ساتھ جنگوں میں شریک رہا صدیق تب خالد
بن الولید کو لکھ بھیجے تم طلیحہ سے جنگ کی مشورت کیا کرو لیکن اسکو کسی کام پر عزیز نہ کرو یہ صدیق کی دانائی کہ
اسکو کسی کام پر معمور نہ کرنے کا حکم کیے مبادا اس نے باطل پر کمر باندھکے ریاست کا قصد جو کیا تھا پھر وہ خیال اسکے
دل میں آوے القصہ جب طلیحہ کو شکست ہوئی اور اس کی جماعت کے بہت لوگ مارے گئے بنی عامر اور سلیم اور
ہوازن اور فزارہ کی قوم والے کہے ہم جس دین سے نکلے تھے اسی دین میں پھر داخل ہوئے اور اللہ پر ایمان لائے اور ہمارے اموال سے
زکوۃ دینے کا جو حکم تھا اسکو قبول کیے یہ فتح خالد کے ہاتھوں پر جب ہوئی تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا خالد
بن ولید کے حق میں فرمائے تھے سچ ہوا جسکو امام احمد ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ انکو مرتدوں کے
جنگ کے واسطے مقرر کیے تو فرمائے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوں فرمائے تھے اللہ کا خوب بندہ اور قبیلے کا
نیک بھائی خالد بن الولید ہے اللہ کی تلواروں سے وہ ایک تلوار ہے جسکو اللہ تعالیٰ نے کافروں پر اور منافقوں پر
کھینچا ہے پھر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خالد کو لکھ بھیجے یہ نعمت جو تجکو اللہ تعالیٰ دیا اس سے تیری جو مانی زیادہ ہوئی

بہیہ خوش مت ہو کیونکہ اللہ تعالی خوشی کرنے والون کو دوست نہیں رکھتا اور تیرے کامون مین اللہ سے ڈر اور اُن کے
کام مین سستی مت کر اور جو مشرک مسلمان کو قتل کیا ہو اتیرے ہاتھ لگے تو اسکو عقوبت دے اور اللہ سے اور اُسکے رسول سے
جو سرکشی کیا تھا اسیر ہے تو اُسکو قتل کر پھر اس خط کا مضمون دیکھ کے خالد ایک مہینے تک براحہ مین مقام کئے اور مسلمانون کو
جو لوگ قتل کئے تھے ان کو ڈھونڈھ کے مارے اور بعضوں کو آگ مین جلا دئے اور بعضون کو پتھرون پر تنک کے مار ڈالے اور بعضونکو

ام زمل کا جنگ

پہاڑ کی چوٹی پر سے نیچے پھینک دئے اور اُنکے عورت بچون کو اسیر کئے تا مرتدون کو عبرت ہو اور مسلمانون کے جنگ کے
واسطے مستعد ہوون جب خالد کو یہان سے فراغت ہوئی ام زمل پر نکلے اسکا نام سلمی تھا مالک بن حذیفہ کی بیٹی اور اسکی
والدہ ام قرفہ شرف اور بزرگی مین عربون کی ضرب المثل تھی ام زمل بڑی مالدار تھی اور اولاد بہت رکھتی تھی اور اُس کے
قبیلے کو بڑی عزت غرض بنی سلیم اور طی اور ہوازن اور اسکے مرتد لوگ جو طلحہ کے جنگ مین بچ کے بھاگے تھے ام زمل کے
پاس جمع ہوئے اُس رنڈی کے دل مین ریاست کی ہوس ہوئی بڑا لشکر جمع کر کے مسلمانون سے جنگ پر مستعد ہوئی خالد
بن الولید یہہ سنکے اہل اسلام کے لشکر اور تیرون کو لیکے اُس کی طرف متوجہ ہوئے دونون لشکر کا مقابلہ ہوا جنگ کی آتش لگی
تلوار دونون طرف سے چلنے لگی وہ رنڈی اپنے باپ کے اونٹ پر سوار تھی خالد کہے جو شخص جا کے اس اونٹ کی
پی ماریگا تو اسکو سو شتر انعام دونگا کسی کو جرأت نہ ہوئی تب خالد آپ چند لوگ کے ساتھ جا کے اُس پر حملہ کئے اور

ایاس کا قتل

اسکے گرد و پیش کے سو سوار کو قتل کر کے اونٹ کی پی مارے اور اُسکو قتل کئے اور فتح کی خوشخبری صدیق کو لکھ بھیجے
اسی ایام مین فجارہ بنی سلیم کے قبیلے والا جس کا نام ایاس بن عبد اللہ بن عبد یالیل تھا نکلا اور صدیق رضی اللہ عنہ کو آکے
عرض کیا آپ مسلمان ہوون اور کہا میرے ساتھ لشکر کیجئے مین مرتدون کو قتل کرونگا پھر لشکر لیکے نکلا بعد نہ مسلمان کو دیکھا

سجاح کا قصہ

نہ مرتد کو جو آدمی نظر آتا اسکو قتل کرتا اور اسکا مال نکال لیتا صدیق یہہ سنکر اسکے پیچھے لشکر روانہ کئے جب اسکو
پکڑ کے لے آئے اُسکو بقیع کی طرف بھیجے اور اسکی مشکیاں باندھکے آتش مین ڈال کے جلا دئے اسی ایام مین سجاح بیٹی
حارث بن سوید بن عقفان تغلبیہ جزیرے کی رہنے والی عرب کے نصارا مین کی نبوت کا دعوی کئی اسکی قوم والے اور چند دوسرے
لوگ جو مرتد ہوئے تھے اسکے ساتھ جمع ہوئے پھر جنگ کے ارادے سے مدینے کے طرف نکلی بنی تمیم پر جب اسکا گذر ہوا
انکو دعوت کئی بنی تمیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے بعد تین فریق ہوئے تھے تھوڑے تو مرتد ہو کے زکاۃ
نہین دئے اور تھوڑے اسلام پر ثابت رہکے اپنی صدقات صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دئے اور تھوڑے
توقف کئے دیکھین کہ آیندہ کیا ہو سجاح جب دعوت کئی اکثر بنی تمیم اسکے تابع ہو گئے اور مالک بن نویرہ اور عطارد
بن حاجب اور چند سردار بنی تمیم کے اسکے ساتھ ہوئے ہر چند سردار اُن کے اُس کی رفاقت مین نہ آئے لیکن آپس مین ایس
بات پر صلح کئے کہ ہم تم سے جنگ نہین کرتے پھر مالک بن نویرہ نے سجاح کو تجویز دیا کہ مدینے کا قصد نہ کر کے بنی یربوع

سے جنگ کرنا دوسرے لوگ نے بات کہے ملانے غرض اس میں اختلاف ہوا آخر سب کو یہی اتفاق کیا کہ ہمارے کو چلیں اور مسیلمہ کو دیکھیں
ہاتھ سے ہمارے کو چھین لیں سجاح کی قوم کے لوگ اس بات پر اتفاق کئے اور بولے کہ مسیلمہ کے پاس بڑا لشکر ہے اسکے سامنے
مقابلہ کرنے کی ہمکو قدرت نہیں لیکن وہ انکا کہنا نہ مانکے مسیلمہ کا قصد کئی مسیلمہ تو اُنہیں ایام میں صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ
میں مشغول تھا اور یمامہ کی لشکر کے واسطے لشکر میں ابی جہل مسلمانوں کی فوج لئے مسیلمہ کے ملک میں داخل ہو کے خالد
بن ولید کے آنے کے منتظر تھے مسیلمہ فکر مند ہو کے سجاح کو صلح کا پیغام بھیجا اور کہا قریش کی ملاقات میں جو ملک آئے اُنکا
نصف تجھکو دیتا ہوں پھر دونوں میں مراسلات ہوئے اور یہہ ٹھہرا کہ ہر ایک اپنی قوم کے چالیس آدمی کے ساتھ آکے ملکر
ملاقات کرنا مسیلمہ چالیس شخص کے ساتھ ایک خیمہ میں آکے اترا اور سجاح بھی ایسے چند لوگ کے ساتھ وہاں آئی اور دونوں
کی ملاقات خیمہ میں ہوئی جب اُس تخلیہ ہوا اور قریش کی ملاقے ہیں جو ملک آئے اس سے سجاح کو نصف دینا کرکے مقرر ہوا تب مسیلمہ
بولا سمع اللہُ لمن سمع واطمعہُ الخیر اذا طمع ولا زال امرہ فی کل ما سر نفسہ یجتمع راٰکم ربکم
فحیاکم ومن وحشۃ اخلاکم ویوم دینہ انجاکم فجعلنا واٰنا کم من اہل صلوات معشر ابرار لا
اشقیاء ولا فجار یقومون اللیل ویصومون النہار لربکم الکبار رب الغیوم والامطار
یعنی جو شخص بات سنتا ہے اللہ اُسکی بات سنے اور جب اسکو طمع ہو تو خوبی دیوے اور جس بات سے اسکا جی خوش
ہو ہمیشہ اُسی میں جمعیت ہمت رکھے تمکو تمہارے رب نے دیکھا سو تمکو حیات سے رکھا اور ایسے ڈر سے تمکو نکالا اور
قیامت کے روز تمکو بچایا یعنی معشر ابرار ہمکو اور تمکو اللہ اپنی صلوات والوں میں داخل کرے اشقیا اور فجار کرکے
ہمکو اُس میں کرے جو رات کو خدا میں کھڑے ہوتے ہیں اور دن کو روزہ رکھتے ہیں ایسے رب کے لئے رعد کا

اور مینہ کا پھر بولا الا ترین الی قومہم قد حسب واسارہم طلقت قلت لہم لا انساً

۲ صفت دالہم ۲

نابون ولا الخمر تشربون ولکنکم معشر ابرار تقومون اللیل وتصومون النہار لربکم سبحان
اللہ اذا جاءت الحیاۃ کیف تحیون والی ملک السماء کیف ترقون فلو انہا
حبۃ خردل یقام علیہا شہید یعلم ما فی الصدور ولاکثر الناس فیہا الثبور یعنی جب
میں دیکھا انکو جو عورت اور بوسہ میں جھانکی اور اسے کہتا وہ بولا عورتوں پاس جانا اور شراب پینا مگر
تم ابرار کی جماعت رات کو عبادت کرنا اور دن کو روزہ رکھنا اللہ کو ما کی جب جان آلگی ہی لوگ سار ندھو ہونگے
اور آسمان پر کے بادشاہ پاس کیسا جاوینگے پھر اگر ایک رائی کا دانہ ہو تو بھی اُس پر گواہ ہوگا دلوں کے بھید جانتا
اور لوگ اُس وقت بہت واویلا کرینگے مسیلمہ نے ایسے لوگوں کے واسطے یہہ شرع مقرر کیا تھا کہ کام کرے اور
جس کو لڑکا ہوا تو اُس پر عورت حرام ہے پھر جب وہ لڑکا مرجاوے تب اُسکو عورت کرنا حلال ہوا اپنا گمان کئے اُنکو

لڑکا ہووے بعضی روایتون مین آیا ہی کہ مسیلمہ نے خلوت مین سجاح سے پوچھا تجھکو کیا وحی ہوتی ہی وہ بولی کیا
عورتون کو بھی وحی ہوتی ہی پر تجھکو کیا وحی ہوا کرتی ہی بیان کر مسیلمہ بولا مجھے یہہ وحی ہوئی اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ
رَبُّکَ بِالْحُبْلٰی اَخْرَجَ مِنْهَا نَسَمَةً تَسْعٰی مِنْ بَیْنِ صِفَاقٍ وَحَشًا یعنی کیا تو نہین دیکھا تیرا رب نے حاملہ کو
کیسا کیا اُس سے دوڑتا بچہ نکالا پردے اور انتڑیون کے درمیان رنڈی نے پوچھی پھر کیا وحی ہوئی ہی تو بولا اَنَّ اللّٰہَ
خَلَقَ النِّسَاءَ اَفْوَاجًا وَجَعَلَ الرِّجَالَ لَهُنَّ اَزْوَاجًا فَیُوْلِجُوْنَ فِیْهِنَّ نَفْسًا اِیْلَاجًا ثُمَّ یُخْرِجُوْنَ اِذَا
شَاءَ اِخْرَاجًا فَیُنْتِجْنَ لَنَا سِخَالًا اِنْتَاجًا یعنی اللہ تعالی عورتون کی فوجین پیدا کیا اور مردون کو انکے شوہر کیا تا انسے
دخول کرین او جب چاہے تو نکال لین پھر ہمارے لئے بچے جنتیان ہین سجاح کہی مین گواہی دیتی ہون تو نبی ہی مسیلمہ بولا تیری
مرضی ہو تو مین تجھے نکاح کرتا ہون او تیری اور میری قوم کے ساتھ تمام عرب کو کھا جاتا ہون بولی خوب کہا وطی کرانے آ
خوابگاہ تیار ہی تو چاہی تو گھر مین یا چاہی تو خلوت خانے مین اور اگر تو چاہی تو مین تجھکو لٹاکے کرتا ہون یا چاہی تو چار
پای کی سی اور اگر تو چاہی تو دو حصے ڈالتا ہون یا چاہی پورا بولی پورا ڈال کہا مجھے یہی وحی ہوئی غرض مسیلمہ کے
پاس تین روز رہکے زنا کی بعد اپنی قوم کے پاس گئی وے کہے مسیلمہ تجھکو جو نکاح کیا مہر کیا دیا بولی مہر کچھ نہ دیا بولے تجھ سی بی بی
بلا مہر کے نکاح کرنا بہت بدہی تب اس سے مہر منگوائی مسیلمہ بولا تیرے یہان کے موذن کو میرے پاس بھیج پھر اپنا موذن
جس کا نام شیث بن ربعی تھا اسکے پاس بھیجی مسیلمہ بولا تیری قوم مین منادی کردے محمد نے جو نمازین لائے تھے اُن مین
سے صبح کی نماز اور عشا کی نماز کو اللہ کا رسول مسیلمہ نے تم سے معاف کیا بعضی روایتون مین آیا ہی کہ اُس نے کہا نمازین
تمام جو محمد لائے تھے مین معاف کر دیا اور عورتون کی فرج تم پر حلال کیا اور کاسون مین شراب پینا مباح مہر یہہ ہے
وہ ملعونہ مسیلمہ کے ساتھ تین روز تک زنا کرکے اور اسکی نبوت کی گواہی دیکے کفر پر کفر زیادہ کئی اور مسیلمہ کے ملک کا
نصف خراج لئی اس مین خالد بن الولید رضی اللہ عنہ یمامے کے قریب پہنچنے کی خبر سنکے جزیرے کی طرف بھاگی اور
اپنی قوم بنی تغلب کے یہان جاکے رہی معاویہ رضی اللہ عنہ کی زمانے تک اسی مقام مین تھی سو عام الجماعۃ کے سال اُس
قوم کو وہان سے جلاء وطن کئے القصہ سجاح نے اپنے ملک کو جب بھاگی مالک بن نویرہ نے نادم ہوا اور بطاح مین جاکے
اترا خالد اپنے لشکر کے ساتھ اسکا قصد کئے انکے ہمراہ جو انصار تھے کہے ہمکو صدیق کا جو حکم تھا اُس کے بموجب ہم
بجالائے اب ہم تمھارے ساتھ نہین آتے خالد کہے اگرچہ مجھکو صدیق کا حکم نہین آیا لیکن مین لشکر کا امیر ہون ملکون کی خبر
میرے یہان آتی ہی مجھے بطاح کو جانا ضرور ہی تم نہ آوین تو مین تم پر جبر نہین کرتا پھر کوچ کرکے دو منزل گئے کہ اتنے مین
انصار کہلا بھیجے ہمارا انتظار کرو ہم بھی آتے ہین خالد انکے انتظار کے واسطے مقام کئے جب انصار کی فوج آکے لاحق ہوئی
آپ بطاح کو گئے اور وہان کی لوگون کی دعوت کے واسطے چند شخص کو روانہ کئے بنی تمیم کے امرا انکا حکم مان کے

مالک بن نویرہ کا قتل

بھیجے اور زکوٰۃ انکے حوالے کیے مگر مالک بن نویرہ نے قوم کو منع کیا لوگوں کو لیکے کہ کسی کو صدقہ نہ دیا کرو
اس طرح کے کفر ان اطراف میں ہوا اور انکے بعد خالد نے مالک کو اور اسکے ساتھ والوں کو اسیر کرکے لائے لوگوں میں
اسلام و اوقات مختلف تھے بعضے کہتے ہیں کہ وے لوگ پہرہ اور دوسرے لوگ کہتے وے اذان دیتے نماز پڑھتے تھے انکو
قید میں رکھے تب کو وہ رات ٹھنڈی تھی خالد منادی کروائے کہ ادفئوا اسراکم یعنی اپنے قیدیوں کو گرمی پہنچاؤ لوگ
سمجھے کہ انکو قتل کرنے کا حکم کیے ہیں جب ہم کو قتل کیے اور ضرار بن الازور نے مالک بن نویرہ کو قتل کیے انکے قتل سے لوگوں میں
شور مچا خالد باہر آئے اور سب کے نکالے دیکھے تو لوگ انکے قتل سے فراغت پا چکے ہیں خالد کہے اللہ تعالیٰ جو ارادہ کیا وہ ہوا
ہی اور مالک کی عورت نام ام تمیم جو سال میں تمیم بن منہال کے نکاح میں تھی اور بہت خوبصورت تھی اسکو آپ لیکے بعد اور حلال ہو
بعد اُس سے ملے اور ابن سعد نے ابن ابی عون سے روایت کیا ہے کہ مالک بن نویرہ کا کچھ کلام خالد بن الولید کو پہنچا تو کہے
مالک مرتد ہوا مالک نے اسکا انکار کیا اور بولا میں اسلام پر باقی ہوں مرتد نہیں ہوا اور بدلا ہے اس ابوقتادہ اور عبداللہ
بن عمر رضی اللہ عنہم اُس کی طرف گواہی دیے خالد انکی گواہی نہ مانکے ضرار بن الازور کو حکم کیے تا مالک کی گردن بن
بعد خالد نے مالک کی عورت کو جس کا نام ام تمیم تھا آپ نکاح کیے جب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو مالک کے قتل کی
اور اسکے عورت کو نکاح کرنے کی خبر پہنچی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہے خالد زنا کیا ہے اسکو رجم کرو ابوبکر رضی اللہ عنہ کہے
میں اسکو رجم نہ کرونگا اُس نے تاویل کیا اُس سے خطا ہو گئی عمر رضی اللہ عنہ کہے خالد نے مسلمان کا خون کیا ہے اسکو قتل کرنا
ابوبکر رضی اللہ عنہ کہے میں اسکو قتل نہ کرونگا تاویل کیا اس میں خطا ہوئی عمر کہے اسکو قتل نہیں کرتے ہو تو اسکو معزول کرو
ابوبکر رضی اللہ عنہ فرمائے جس تلوار کو اللہ تعالیٰ نے کافروں پر کھینچا ہے میں اُس کو کبھی میان نہ کرونگا بعضی روایتوں میں
آیا ہے کہ خالد نے مالک کو اپنے پاس بلوا کے اسکو سرزنش کرنے لگے اور کہے سجاح کی متابعت تو کس واسطے کیا اور زکوٰۃ کو کیوں
نہیں دیا کیا تجھکو معلوم نہیں کہ زکوٰۃ نماز کے ساتھ لگی ہوئی ہے مالک بولا تمہارا صاحب ایسی بات بولتا تھا یہ سنکر خالد
کہے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے صاحب ہیں تیرے صاحب نہیں پھر ضرار کو حکم کیے اس کی گردن مار ضرار اسکو
قتل کیا خالد اسکے سر کے ساتھ دو پتھر رکھکے چولہا بنائے اور اُس پر دیگ رکھکر کھانا پکا کے کھائے تا مرتدوں کو عبرت ہو
کہتے ہیں مالک کے سر میں بال بہت تھے گوشت گلنے تک اسکے بال جل رہے تھے ابوقتادہ نے مالک کے قتل پر
خالد سے جھگڑ گئے اور ابوقتادہ جاکے صدیق رضی اللہ عنہ کی پاس خالد کی شکایت کیے اور عمر رضی اللہ عنہ بھی ابوقتادہ کے
ساتھ تائید کیے اور کہے خالد کی تلوار سے لوگ ناحق ہلاک ہوئے ہیں اسکو معزول کرو صدیق فرمائے اس نے تاویل کیا
لیکن خطا کیا اللہ تعالیٰ کافروں پر جس تلوار کو کھینچا ہے میں اُسکو میان نہ کرونگا موفقی نے رہبری میں یوں روایت
کیا ہے کہ خالد اپنی فوج سے ایک بکری مالک بن نویرہ پر روانہ کیے اُس بکری میں ابوقتادہ بھی تھے جب وہ بکری انکے

مقام پر پہنچی مالک بن نویرہ اپنی جماعت لیکے نکلا اور پوچھا تم کون ہو بولے کہ ہم مسلمان ہین ابو قتادہ کہتے ہین کہ مالک بولا
مین بھی اللہ کا بندہ ہون مسلمان ابو قتادہ کہے ایسا ہی تو ہتیار ڈال دو وے قوم کے بارہ شخص تھے ہتیار ڈال دئے
اس تکری کا امیر نے انکو باندھکے خالد پاس لے آیا تب ابو قتادہ خالد کو کہے یے قوم اسلام کا دعوی کرتے ہین اور
انکو امان ہی انکو قتل نہ کرنا دوسرے تمام لوگ تکری کے کہنے لگے کہ انکو امان نہین اور انکو جبر سے ہم اسیر کئے خالد نے حکم
کئے کہ انکو قتل کروا اور انکے سبی لے لئے ابو قتادہ نے صدیق پاس آئے اور کہے مالک بن نویرہ کو امان تھا اور اسنے اسلام کا
دعوی کیا اور مین خالد کو ہر چند منع کیا پر میری بات نہ مانکے اعراب کی بات جنکو غنیمت لینا مقصود ہی سنکے اکو قتل کیا
عمر کھڑے ہوکے کہے خالد کی تلوار سے لوگ ناحق تلف ہوتے ہین اُسکو قید کرنا ابو بکر خاموش ہوے اور خالد یمامے کو گئے
بعد مالک کا بھائی متمم بن نویرہ آکے اپنے بھائی کا خون مانگا ابو بکر نے انکی سبی پھیر دئے اور کہے خالد پر قصاص نہین آتا
کیونکہ اُس نے تاویل کیا سو خطا ہوئی زبیر بن بکار نے نقل کیا ہی کہ ابو بکر نے خالد کو حکم کئے مالک کی عورت سے فراق کرنا اور عمر
رضی اللہ عنہ نے خالد کو اس بات پر بہت سرزنش کئے بعد مالک کا بھائی متمم بن نویرہ آکے صدیق رضی اللہ عنہ کی پاس
خالد کی شکایت کیا اور اپنے بھائی کے مرثیے مین ابیات جو بولا تھا اسکو پڑھنے لگا اسکی ابیات سے ایک بیت یہہ ہے
وَكُنَّا كَنَدْمَانَيْ جُذَيْمَةَ بُرْهَةً مِّنَ الدَّهْرِ حَتّٰى قِيْلَ لَنْ يَّتَصَدَّعَا یعنے ہم جذیمہ کے دو ندیم کے سے ایک زمانے
رہے یہان تک کہ لوگون نے کہا یے ہرگز شکست نہ پاوینگے پھر عمر اُسکی تائید کرنے لگے آخر صدیق رضی اللہ عنہ خالد کو اپنے
پاس طلب کئے خالد مدینے کو جب آئے تو بکتر جو خون لگنے سے زنگ اندود تھا پہنے اور پگڑی مین خون آلود تیرین
لگائے ہوئے تھے جب مسجد مین داخل ہوئے عمر رضی اللہ عنہ اٹھکے انکے پگڑی سے تیرین نکال کر توڑ دئے اور کہے تو ایک
مسلمان کو قتل کیا اور اسکی عورت کو لے بیٹھا واللہ ہم پتھرون سے تجھکو رجم کرینگے خالد کو یہی خیال ہوا کہ صدیق رضی اللہ
عنہ کی رای بھی ایسی ہی ہی صدیق کے پاس گئے آپ خالد سے حال دریافت کئے خالد معذرت کئے صدیق انکی معذرت
قبول کئے اور مالک بن نویرہ کی دیت کے سو اونٹ دئے اور انکے اموال اور اسیرون کو پھیر دئے خالد جب صدیق کے
پاس سے نکلے تو عمر بیٹھے سو اٹھکے خالد کو کہے ای ابن ام جمیل ادھر آو خالد جواب نہ دئے عمر سمجھے کہ صدیق اُنسے راضی ہوئے
الغرض صدیق انکو معزول نہین کئے کیونکہ انکی اجتہاد مین خطا ہوئی خطا سے مالک کو قتل کئے خالد سے ایسی حرکت نبوی
مین بھی ہوئی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد کو بنی جذیمہ پر بھیجے تھے لوگ اسیر ہوئے اور اسلمنا بول نہ سکے
صبانا صبانا کہے تو خالد انکو قتل کئے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکی دیت دلوائے اور ہاتین اٹھاکے فرمائے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَبْرَأُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ یعنی یا اللہ مین تیرے پاس میری برات کرتا ہون خالد کے کام سے جو کیا با این بھی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خالد کو معزول نہین کئے القصہ صدیق رضی اللہ عنہ انکی عذر خواہی قبول فرماکے خالد کو

نبوت کے جنگ کے لیے بھیجے کہ روانہ کیے اور مسلمانوں کی تری باعث انکے ساتھ کر دئیے اور انصار پر ثابت بن قیس کو
مقرر کرکے خالد کے ہمراہ کیے پھر خالد مرتدوں کو مارتے اور عقوبت دیتے اور سجاح کی لوگ کا تعاقب کرکے انکو جزیرہ
سے اخراج کیے صدیق رضی اللہ عنہ ساتوں میں عکرمہ بن ابی جہل کو اور شرحبیل بن حسنہ کو بنی حنیفہ کے جنگ کے واسطے
بھیجے تھے بنی حنیفہ کی جمعیت چالیس ہزار آدمی کی تھی اس لیے انسے مقابلہ نہ کرکے خالد کی انتظار میں تھے کہ خالد لشکر لیکے
پہنچے مسیلمہ یہ سنکر اسی وجہ سے عقربا میں جو یمامہ کے جنگل میں ایک مقام تھا لشکر بندی کیا اور سردیسر ملک اپنی لے
کیا اور لوگوں کو جنگ کی ترغیب دینے لگا اور لوہار بن محکم بن الطفیل کو اور رجال بن عنفوہ بن نہشل کو سردار اپنے
مسیلمہ کا یار دوست تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں اسلام لاکے سورہ بقر پڑھا تھا بعد صدیق رضی اللہ عنہ
اسکی قوم کے مرتدوں پر امیر کرکے اسکو روانہ کیے تاکہ انکو نصیحت کرے اور اسلام پر انکو قائم رکھے رجال آپ ہی
مرتد ہوا اور مسیلمہ کے سامنے اسکی نبوت کی گواہی دیا اور بولا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوں فرماتے
تھے مسیلمہ بن حبیب کو میرے کام میں شریک کیا ہوں سو اس ملعون کی بات سے بہت لوگ یمامہ کے مرتد ہو گئے
ابی ہریرہ سے روایت کیا ہے کہ ایک روز میں اور چند شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس تھے ان میں رجال بن عنفوہ بھی
تھا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تمہارے میں ایک شخص ہے کہ جسکی ڈاڑھ دوزخ میں کوہ احد سے بھی بڑی ہوگی ابوہریرہ
کہتے ہیں اس مجلس کے تمام لوگ مر چلے ہیں اور رجال باقی رہ گئے مجھے خوف تھا کہ مبادا وہ شخص میں ہوں جب مسیلمہ
نکلا اور رجال اسکا شریک ہوکے اسکی نبوت کا اقرار کیا اور اسکا فتنہ مسیلمہ کے فساد سے بڑھ گیا تب مجھکو تسکین ہوئی
القصہ خالد جب نزدیک پہنچے شرحبیل بن حسنہ کو ہراول پر مقرر کئے اور میمنہ میسرہ پر زید بن الخطاب کو معین کئے اور جو
ابا حذیفہ کو رکھے قضارا مسیلمہ کے ہراول سے مجاعہ بن مرارہ چالیس سوار یا ساٹھ سوار کے ساتھ سبک نکل کے بنی تمیم اور بنی عامر
اسا نما لینے گیا تھا جب وہاں سے پھرا خالد کے طلیعے والے اسکو ہمراہیوں کے ساتھ اسیر کرکے لے آئے خالد انکے احوال
دریافت کئے وہ مرتد ہیں کہے پھر خالد ان تمام کی گردن مارنے کا حکم کئے اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ وے کہے ہم
میں ایک نبی ہے اور تمہارے میں ایک نبی ہے اسی پر تمام کو قتل کئے مگر مجاعہ بن مرارہ کو قید کرکے اپنے یہاں رکھے اس لئے
کہ اسکو جنگ کرانے کی مدد خوب معلوم تھی اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ ان میں کا ایک شخص جس کا نام ساریہ تھا
خالد کو کہا اگر تجھے کل اس بار اپنی مطلوب ہو تو مجاعہ کو باقی رکھ پھر اسکو باقی رکھے اور اپنی عورت کو نگہبان کئے اسکے
کھانے پینے کی خبر اچھی طور سے لیا کرو القصہ جنگ کے روز دونوں لشکر میدان میں نکلے اور خالد سبقت کرکے
ایک ٹیلے پر جو یمامہ وہاں سے نظر آتا تھا اپنی فوج آراستہ کرکے کھڑے ہوئے مہاجرین کا نشان سالم مولی ابی حذیفہ کے
ہاتھ میں دئے اور انصار کا نشان ثابت بن قیس کے حوالے کئے اور اسی طرح ہر قبیلے کا امیر اپنے نشان لیکے منتظر

مسیلمہ اپنی قوم کو کہا آج کے دن غیرت پکڑو اور جنگ مین ثابت قدم رہو اگر تم بھاگے تو تمھاری عورتین بندیان
جاوینگی اپنی عزت اور آبرو بچانے اور عورتون کو بچانے کے لئے جنگ کرو پھر مسلمانون مین اور کافرون مین جنگ
شروع ہوا مسلمانون کو لغزش ہوئی اور اعراب ہزیمت پاکے بھاگنے لگے بنی حنیفہ حملہ کر کے خالد کے خیمہ مین گھس گئے اور
چاہتے کہ خالد کی ام تمیم کو مارے تب مجاعہ جو قید مین تھا کہا وہ بہت نیک بی بی ہے مین اسکو پناہ دیا ہون پھر اسکے
قتل سے باز آئے اُس حملے مین رجال بن عنفوہ جو مسیلمہ کا منشیر کار تھا زید بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے مارا گیا
بعد صحابہ مستعد ہو کے مقابلے مین آئے بخاری وغیرہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین یمامے کے روز مین
ثابت بن قیس بن شماس کے پاس آیا انھون اپنے بدن کو اور کپڑون کو حنوط لگا رہے تھے لوگ کی ہزیمت دیکھکے مین
انکو کہا یا عم دیکھو لوگون کا کیا نقشہ ہوا اب آپ ڈھیل کیا واسطے کرتے ہو ثابت کہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ ایسا نہین کرتے تھے یعنی صفان اپنے مقام سے منحرف نہین ہوتی تھیں بعد کہے بِئْسَ مَا عَوَّدْتُمْ
أَقْرَانَكُمْ یعنے دشمن کی قوت کے وقت تم بھاگنے کی بری چال ڈالے ہو اور مسلمانون کے قبیلے والے باہم مخلوط
ہو کے ہر طرف سے پکارنے لگے ای خالد ہمکو دوسرون سے علاحدہ کرو تب خالد نے مہاجر اور انصار کو علاحدہ کئے
اور بنی حنیفہ ایسا لڑے کہ کبھو ویسا جنگ نہیں ہوا تھا اور مسلمانون کے پیر تین بار اکھڑ گئے اور صحابہ آپس مین وصیت
کرنے لگے اور کہے کہ ای سورۂ بقر کے لوگو آج کے روز سحر باطل ہوا اور ثابت بن قیس کفن پہن کے اور حنوط لگا کے
گڑا کھود کر اپنے پنڈریون کو زمین مین گاڑے اور کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَبْرَأُ اِلَيْكَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ هٰؤُلَاءِ وَاَعْتَذِرُ اِلَيْكَ
مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ یعنی یا اللہ مین بیزار ہون اُس سے جو کفار بہہ گئے اور معذرت کرتا ہون اُس سے جو مسلمان بہہ گئے
اور جھنڈا لیکے جنگ کرتے ہوئے اُسی مقام پر شہید ہوئے مہاجرین نے سالم مولی ابو حذیفہ کو کہے ہمکو اندیشہ ہی کہ
کفار تمھاری جانب سے آجاوین تو سالم کہے اگر کفار میری طرف سے آوین تو مین قرآن کا اچھا حافظ نرہا اور انھون بھی
اپنے پاؤن زمین مین گاڑ کے کھڑے رہے جب انکا دہنا ہاتھ اڑ گیا بائیں ہاتھ سے نشان پکڑے وہ بھی جب کٹ گیا
نشان چھاتی سے لگائے اور کہتے تھے وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَكَاَيِّنْ مِّنْ
نَّبِیٍّ قٰتَلَ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ اور زید بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہے ای لوگو اپنے دشمن کو قتل کرو واللہ اب مین
سخن نہ کرونگا یہان تک کہ اللہ تعالی کافرون کو ہزیمت دیوے یا مین اللہ سے ملاقات کرون اور اپنی حجت اسکو بیان کرون
سو وہ بھی شہید ہوئے بعضے کہتے ہین کہ جھنڈا مہاجرین کا زید کے ہاتھ تھا جب انھوں شہید ہوئے تب سالم اسکو
لئے اور حذیفہ رضی اللہ عنہ کہے ای قرآن والو قرآن کو اپنے کامون سے زینت دو پھر کافرون پر حملہ کر کے انکے صفون مین
مارنے گھسنے یہان تک شہید ہوئے اور خالد لشکر مانند کافرون پر حملہ کرتے اور مارتے مسیلمہ کے مقابل تک پہنچ گئے

حنوط عطر وغیرہ جو متوفی کو میت کے کفن کو لگاتے ہین ۱۲

چاہے اسکے سر دینگے جاویں اور اسکو قتل کریں لیکن جا سکے پھر صفوں کے بیچ سے نکل کے مبارزت واسطے پکارنے لگے کہا
انا الولید انا ابن عامر و زید یعنی میں ولید کا بیٹا ہوں اور میں گردن کی شاہ رگ کاٹنے والے کا بیٹا ہوں
اور جو میدان میں نکلتا اسکو قتل کرتے پھر مسلمانوں کو انکے شعار سے پکارنے لگے اُس روز کا شعار یا محمداہ
تھا مسلمانوں کی فتح کی چکی پھرنے لگی خالد مسیلمہ پر دیکھ پہنچ گئے کہنے لگے اسلام قبول کر مسیلمہ کا شیطان اُسکی
مدد پکڑ کے پھر اما وہ اسلام قبول کرے اور خالد مہاجرین کو اور انصار کو اور اعراب کو علاحدہ کیے ہر
قبیلے والا اپنا نشان لیکے علاحدہ کھڑا ہووے تا دیکھیں دشمن کس کی طرف سے آتا ہی اور صحابہ رضی اللہ عنہم اس جنگ میں
ایسا صبر کیے کہ کسی نے نہ کیا ہوگا اور دشمن کے روبرو بڑھنے لگے سر آج ای ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی [illegible]
نے براء بن مالک کو کہے ای براء ہم اترو اپنے گھوڑے پر سوار ہو کے اللہ کے شکر و ثنا کے بعد کہے ای اہل
مدینہ نہیں کچھ بس مگر خدا ہے وحدہ ہی اور بہشت ہی پھر براء نے حملہ کیے لوگ بھی اُنکے ساتھ حملہ کیے کفار کو ہزیمت
ہوئی مسلمان انکو قتل کرتے ہوئے پیچھا کیے اور تلواروں کو انکے حلقوں سے سیراب کرنے لگے تب محکم بن طفیل نے
بنی حنیفہ کو کہا تم اب حدیقۃ الموت میں جا کے پناہ لیا بہتر ہی مسیلمہ اور اسکا لشکر اس حصار میں جا کے [illegible] لیا اور عبد الرحمن
بن ابی بکر نے محکم بن طفیل کو دیکھ کے ایک تیر مارے وہ مر گیا اور بنو حنیفہ حصار کا دروازہ بند کیے صحابہ انکو چو طرف سے
گھیر لیے تب براء بن مالک رضی اللہ عنہ کہنے لگے ای مسلمانو مجھے اٹھا کے حصار میں ڈالو پھر انکو ڈھالوں پر اٹھا کے
نیزوں سے حصار کے اندر ڈالے براء نے اُن لوگوں کو جو دروازے کے پاس تھے مار کے دروازہ کھول دے براء بن مالک کو
اسی اور قریب زخم کے لگے مسلمان دروازے اور دیوار پر سے اندر جا کے کافروں کو قتل کرنے لگے مسیلمہ کو دیکھے
دیوار کی شق میں سیاہ اونٹ کی مانند کھڑا تھا اور اُسکے منہ سے کف جاری تھا غصے سے کچھ نہ سمجھتا تھا اس ملعون کی
تھی جب شیطان اُس پر آتا تو اُس کے منہ سے کف نکلتا جبیر بن مطعم کا غلام وحشی بن حرب اسکو حربہ سے مارا
حربہ لگ کے دوسری طرف سے پار ہوا اور ابو دجانہ سماک بن خرشہ رضی اللہ عنہ دوڑ کے اسکا سر کاٹ ڈالے اُسکی حویلی
اندر سے ایک عورت پکارنے لگی وا امیر المومنیناہ کالا غلام نے تجھکو مارا مسیلمہ کے لوگ حملہ وغیرہ اور ایک
روایت سے اکیس ہزار آدمی معرکہ میں اور حصار میں مارے گئے اور مسلمانوں سے کچھ اور ایک روایت سے پانسو آدمی شہید
اُن میں چار سو پچاس آدمی حافظ قرآن تھے مت ہو لوگوں کا نام ہم بیان کریگے جنگ سے فراغت ہوئی بعد خالد
رضی اللہ عنہ نے مجاعہ بن مرارہ کو لیکے مسیلمہ دیکھنے نکلے جب رجال بن عنفوہ پر گذرے تو خالد سمجھے مسیلمہ یہی ہی مجاعہ کو
پوچھے کیا مسیلمہ یہی ہی تو بولا واللہ یہ مسیلمہ سے بہتر شخص ہی یہ رجال بن عنفوہ ہی خالد کہے وہ مسیلمہ بد تر تھا لیکن
تھمتے گذرے بہت حقیر پست قد پیلے پنڈلیوں کا سیاہ رنگ مجاعہ انکو دیکھ کے بولا مسیلمہ یہی ہی خالد کہے

حدیقۃ الموت ایک باغ کا نام ہی
باغ مسیلمہ کا تھا اسکا نام حدیقۃ
الرحمن کہتی تھا مسیلمہ اسکے لوگ
جو اس باغ میں مارے
اسلیے مسلمانوں نے
اسکا نام حدیقۃ
الموت رکھا
۱۲ منہ

فتحکم اللہ اسکے تم کیسا تابع ہوئے تھے مسیلمہ مرتے وقت اُسکی عمر ایک سو چالیس برس کی تھی جب یہان سے فراغت ہوئی
خالد نے سوارون کو روانہ کئیے تا یمامے کے قلعون کے پاس مال او رسبی ہو تو لے آوین بعد خالد چاہے جنگ کر کے
قلعہ کو فتح کرین قلعے مین سوا عورتون کے او رچون کے اور بوڈھون کے کوئی نتھا مجاعہ دغا کیا اور بولا قلعہ جنگی
لوگ سے بھرا ہوا ہی لیکن مجھے فرماو تو صلح کروا دیتا ہون اور خالد سے رخصت لیکے قلعے مین گیا اور عورتون کو بولا
تم مردون کا لباس پہنکے قلعے کے فصیلون پر نکلو خالد انکو دیکھ کے سمجھے کہ مجاعہ سچ کہا اور مسلمان جنگ سے تھک گئے تھے[۲]
صلح کرنے پر راضی ہوئے اور سونا روپا اور ہتیار اور جانور اور نصف غلام باندی لیکے صلح کئیے بعد خالد کو معلوم ہوا کہ مجاعہ
دغا کیا اُسکو پوچھے کیا تو میرے سے دغا کیا مجاعہ بولا وہ میری قوم کے عورت بچے ہین تم تمام مردون کو قتل کئے ہین جو انکو
بچایا اس پر مجھے ملامت نہ کرو جب وہان کا بندوبست پورا ہوا خالد نے مجاعہ کی لڑکی کو نکاح کئیے یہہ خبر صدیق رضی اللہ
عنہ کو پہنچی خالد کے نام سے نامہ لکھے کہ تو بہت فارغ البال عورتین نکاح کر رہا ہی تیرے خیمے کے گرد بارا سو مسلمان زخمی
پڑے ہین ہنوز انکے زخم چنگے نہین ہوئے میرا خط دیکھتے ہی اپنے ساتھہ کا لشکر لیکے عراق کو جا اُس خط کو پیک کے ہاتھہ مین
دیکے روانہ کئیے اُس پیک کا نام ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ تہا اور انکو تاکید کئیے کہ تم جب تک خالد کو رخصت نہ کرے
وہان سے نہ نکلو جب خالد یہہ خط دیکھے تو کہے یہہ اَعْبَسْ کا کام ہی یعنی عمر بن الخطاب کا پھر عراق کی طرف متوجہ ہوئے
اُس کا بیان سال آیندہ کے وقایع مین آویگا القصہ خالد نے بنی حنیفہ کو اسلام کی دعوت کئیے پھر تمام لوگ ایمان لائے
اور بعضون کو انکی سبی پھیر دئے باقی غنیمت صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس روانہ کئیے اس سبی مین کی ایک عورت
علی مرتضی کو پہنچی اس کے شکم سے علی مرتضی کے فرزند جو محمد بن الحنفیہ کر کے مشہور ہین پیدا ہوئے مسیلمہ کا جنگ سنہ گیارہ
ہجری مین ہوا کر کے خلیفہ بن خیاط اور ابن جریر اور اکثر سلف کہے ہین واقدی اور چند لوگ کہتے ہین سنہ بارا مین
ہوا ان دونون قول مین جمع اس طور سے ہو سکتا ہی کہ ابتدا اُس کا سنہ گیارہ کے آخری ایام مین تھا اور انتہا بارہ
کی ابتدا مین جب بنی حنیفہ کے لوگ صدیق کے پاس پہنچے تو اُنسے پوچھے مسیلمہ قرأن جو بولتا تھا اس کی کچھ باتین سناؤ
بولے یہہ کہتا تھا یَاضِفْدَعُ بِنْتُ الضِّفْدَعَيْنِ اِلٰی کَمْ تَنْقَعِيْنَ لَا الْمَآءَ تُكَدِّرِيْنَ وَلَا الشَّارِبَ تَمْنَعِيْنَ
رَاْسُكِ فِى الْمَآءِ وَذَنْبُكِ فِى الطِّيْنِ یعنی ای مینڈک لڑکی دو مینڈک کی کب تک آواز کریگی نہ تو پانی کو گدلا کرتی
ہی اور نہ پینے والے کو منع کرتی ہی تیرا سر پانی مین ہی اور دم کیچڑ مین اور بھی کہتا تھا وَالذَّارِعَاتِ ذَرْعًا وَالْحَاصِدَاتِ
حَصْدًا وَالذَّارِيَاتِ قَمْحًا وَالطَّاحِنَاتِ طَحْنًا وَالْخَابِزَاتِ خُبْزًا وَالثَّارِدَاتِ ثَرْدًا وَاللَّاقِمَاتِ لَقْمًا
هَالُوا سَمْنًا لَقَدْ فُضِّلْتُمْ عَلٰی اَهْلِ الْوَبَرِ وَمَا سَبَقَكُمْ اَهْلُ الْمَدَرِ رِفْقَكُمْ فَامْنَعُوْهُ وَالْمُعْتَرَ
فَاٰوُوْهُ وَالْبَاغِيَ فَنَاوِئُوْهُ قسم ہی زراعت کرنے والون اور درو کرنے والون کی اور

گیہوں بھرنے والوں کی اور پیسنے والوں کی اور روٹی کاٹنے والوں کی اور روٹی شوربے میں تر کرنے والوں کی اور
نوالہ لینے والوں کی گھی ڈال کے تمکو برتری ہی جنگلی لوگوں پر اور شہروں والے تم پر سبقت نہیں لیجاتے تم اپنے
میر کو میت حرم کے کھانا کھلاؤ اور مسافر کو جگہ دو اور بے میسر کی اعانت کرو اور طلب کرنے والے کا قصد کرو کہتے
ہیں کہ صدیق نے جب یہ سخن سنے تو فرمائے تمہارا برا ہو تمہاری عقل کہاں گئی یہ سخن اللہ کے یہاں سے نہیں نکلا اور کہا
تھا اَلْفِیلُ وَمَا اَدْرَاكَ مَا الْفِیلُ لَهُ ذَنَبٌ وَّخُرْطُوْمٌ طَوِیْلٌ یعنی تمکو معلوم ہی ہاتھی کیا ہی اسکو سونڈ دراز اور کہا تھا
وَاللَّیْلِ الدَّامِسِ وَالذِّئْبِ الْهَامِسِ مَا قَطَعَتْ اَسَدٌ مِّنْ رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ قسم اندھیری رات کی
اور لاغر گرگ کی دبے پاؤں سے چلنے والا نہیں توڑا شیر نے تر یا خشک یعنی دانتوں میں آیا ہی کہ عمرو بن العاص نے
جاہلیت کے ایام میں مسیلمہ کے پاس گیا مسیلمہ پوچھا تمہارے پیغمبر پر ان ایام میں کیا نازل ہوا ہی عمرو کہا ایک سورت
بہت ہی وجیز اور بلیغ اتری ہی پوچھا وہ کیا تو عمرو بولا وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ مسیلمہ نے ایک ساعت
فکر کرکے بولا میرے پر بھی ایسی ہی سورت اتری ہی عمرو پوچھا وہ کیا تو بولا یَا وَبْرُ یَا وَبْرُ اِنَّمَا اَنْتَ اُذُنَانِ وَصَدْرٌ وَّ
سَائِرُكَ حَفْرٌ نَقْرٌ یعنی ای وبر ای وبر تجھکو نہیں مگر دو کان اور سینہ اور باقی تیرا حقیر اور ذلیل ہی بعد عمرو سے پوچھا
کہ یہ سخن کیسا ہی عمرو کہے اسکو میں جھوٹ تجھ جو سمجھتا ہوں واللہ تجھکو بھی معلوم ہی غرض مسیلمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
متابعت کرنا چاہتا تھا سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنوے میں جب تھوکے تو اسکا پانی شیریں
ہوا آپ بھی ایک چاہ میں تھوکا تو تمام پانی کھارا ہو گیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم حرمے کے درخت کے نیچے وضو کرتے
جسکے درخت سرسبز ہوا تھا ویسا ہی یہ پلید بھی وضو کیا اجاڑ جنگل ہوا اور بچوں کے سر پر برکت کے واسطے
ہاتھ پھیرا کسی کو گنج ہوا اور کسی کی زبان کُل تُتری اور کوئی مر گیا اور ایک شخص کی آنکھ میں درد تھا آنکھ پر ہاتھ
جب پھیرا تو آنکھ پھوٹ گئی سیف نے عمیر بن طلحہ سے روایت کیا ہی کہا ایک اعرابی یمامے میں مسیلمہ کے پاس
آیا اور کہا مسیلمہ کہاں ہی لوگ کہے ہاں ہاں مسیلمہ مت کہہ رسول اللہ بول اعرابی نے کہا میں اسکو نہیں دیکھے
رسول اللہ نہ کہونگا جب مسیلمہ آیا اسکو پوچھا مسیلمہ تو ہی ہی بولا ہو کہا تجھے وحی کون بھیجتا ہی کہا رحمن بولا نور میں
بھیجتا ہی یا تاریکی میں بولا تاریکی میں اعرابی کہا میں گواہی دیتا ہوں تو جھوٹا ہی اور محمد سچے لیکن ربیعہ کا جھوٹا مضر
کے سچے سے میرے پاس دوست ہی پھر اسکا تابع ہوا اور عقربا کے روز مارا گیا مسیلمہ کی جنگ میں جو صحابہ شہید
ہوئے اُن میں سے چند لوگ جو بڑے جلیل القدر تھے انکے نام یہاں لکھ دیتے ہیں ثابت بن قیس بن شماس انصاری خزرجی
ابو محمد انصاری اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطیب یمامے کے روز جھنڈا انصار کا انکے ہاتھ میں ہی تھا وہاں
شہید ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکو شہادت کی اور جنت کی بشارت دئے ہیں طبرانی روایت کیا ہی کہ جب

حال مسیلمہ کذاب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہہ آیت نازل ہوئی اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ یعنی اللہ دوست نہین
رکھتا کسی نخوت اور تکبر کرنے والے کو ثابت بن قیس پر نہایت شاق ہوا اور اپنے گھر کا دروازہ بند کرکے رونے بیٹھے
یہہ کیفیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے کیون تم ایسا کئے ثابت
عرض کئیے یا رسول اللہ مین تجمل کرنا دوست رکھتا ہون اور اپنی قوم کی سرداری کرتا ہون اب اللہ تعالی یہہ نازل
کیا سو مین بھی انھین لوگ مین داخل ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو اُن مین نہین تو خوبی کے ساتھ جئیگا اور
خوبی مریگا اور اللہ تعالی تجھے بہشت مین داخل کریگا اور جب یہہ آیت اتری لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ
النَّبِیِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَہٗ بِالْقَوْلِ یعنی اپنی آواز اونچی مت کرو نبی کی آواز سے اور گھر کے بات نہ کہو ثابت ویسا ہی
خانہ نشین ہوئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکا حال دریافت کئیے تو کہے میری آواز بلند ہی اور مین بات پکارکے
کرتا تھا اب میرا عمل باطل ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو ان لوگون مین نہین اور تو جئیگا حمید اور مریگا شہید اور
اللہ تجھے بہشت مین داخل کریگا اور ترمذی نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئیے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے ثابت بن قیس بن شماس بہت خوب آدمی ہی ثابت شہید ہوئے بعد ایک شخص انکو خواب مین دیکھا
اُسکو کہے کل مین شہید ہوئے بعد ایک شخص مسلمانون سے میرے بدن پر جو بہتر بکتر تھا سو نکال لیا لشکر کے آخر مین
اُس پر دیگ موچ کے رکھا ہی اور دیگ پر اپنا پالان رکھا ہی اور اسکے مقام پر ایک گھوڑا رسی سے باندھا ہوا ہی
تو خالد کو بول وہ بکتر طلب کرین اور جب تو مدینے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفے کے پاس جائیگا
تو کہہ میرے پر اس قدر دین ہی اور میرا مال اتنا ہی میرا دین ادا کر دو اور میرے فلانے غلام کو آزاد کیا ہون اور اسکو چھپا دے
کہ تو صدیق سے البتہ بول اور خواب ہی کرکے اِسکو ضایع مت کر پھر وہ شخص ہوشیار ہوکے خالد سے
خواب بیان کیا خالد ایک آدمی کو بھیجے تو انکے کہے کے مطابق بکتر نکلا پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ سے جا کے یہہ خواب
بیان کیا ابوبکر انکی وصیت جاری کئیے کسی کی وصیت موت کے بعد جاری نہین ہوئی مگر ثابت کی حزن بن ابی
وہب بن عمرو بن عائذ بن عمران وے ہجرت کئیے تھے اور بعضی کہتے ہین فتح مکے کے روز اسلام لائے اور انکے ساتھ
انکے دو لڑکے عبد الرحمن اور وہب اور انکا پوتا حکیم بن وہب بن حزن بھی شہید ہوئے بعضی کہتے ہین حزن نے یمامہ کے
روز شہید ہوئے زید بن الخطاب بن نفیل قرشی عدوی ابو محمد میدر بھائی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے
عمر رضی اللہ عنہ سے عمر مین بڑے تھے بہت قدیم سے اسلام لائے تھے اور بدر مین اور اسکے بعد کے غزون مین
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکے اور معن بن عدی کے درمیان برادری
کئیے تھے پھر دونون ایکہی جنگ مین شہید ہوئے انکا قاتل ایک شخص تھا نام اُسکا ابو مریم حنفی وہ آخر کو اسلام سے

مشرف ہوا اور عمر رضی اللہ عنہ کو یا امیر المومنین اللہ تعالیٰ زید کو میرے ہاتھ سے بزرگی دیا اور انکے ہاتھ سے مجھے
ذلیل نہ کیا بعضے کہتے ہیں انکو ابو مریم کا جا سلولی صبیح شہید کیا جب عمر رضی اللہ عنہ کو انکے شہادت کی خبر پہنچی تو
فرمائے زید نے دو نیکیوں میں مجھ پر سبقت کیے مجھ سے آگے اسلام لائے اور مجھ سے آگے شہید ہوئے اور عمر رضی اللہ عنہ
نے متمم بن نویرہ کو کہے اگر میں شعر کہنا خوب جانتا تو تم ایسے بھائی مالک کے حق میں جو بیتیں کہے ویسی میں بھی کہتا متمم بولا
تمہارا بھائی جس راہ میں گیا میرا بھائی بھی اسی راہ میں جاتا تو میرے بھائی کا غم نہ کرتا اور میں جو کہا ہوں نہ کہتا عمر فرمائے
میری تعریف جو تونے کیا ویسی کسی نے نہ کیا اور عمر کہا کرتے تھے ہوا جب چلتی ہے تو میں اپنے بھائی زید کو یاد کرتا
ہوں اور زید کے ایک فرزند تھے انکا نام عبدالرحمن اور ایک لڑکی تھی اسکا نام اسما اسکو عبداللہ بن عمر نکاح کیے
سالم بن عبید انکو سالم بن معقل بھی کہتے ہیں مولی ابی حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ کے دراصل انکو ابو حذیفہ کی بی بی ثبیتہ بنت
یعار الانصاریہ آزاد کئی تھی ابو حذیفہ انکو اپنا متبنی فرزند کئے اور اپنے بھائی کی لڑکی فاطمہ بنت الولید بن عتبہ کو نکاح
کر دئے اور سالم کو ابو حذیفہ کے فرزند ہی کہا کرتے جب آیت نازل ہوئی اُدْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ یعنی پکارو انکو انکے
باپوں کی طرف نسبت کرکے پھر انکو ابو حذیفہ کا فرزند کہنا موقوف کر دئے جب آیت حجاب کی نازل ہوئی ابی حذیفہ
کی عورت سہلہ بنت سہیل بن عمرو آکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی یا رسول اللہ سالم کو ہم اپنا فرزند
سمجھتے تھے اور وہ ہم سے بے پردہ تھا اب وہ جوان ہوا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُس بی بی کو فرمائے تمہارا دودھ
اسکو پلاؤ پھر دودھ پلانے سے انکی محرمیت ہوئی علما کہتے ہیں اس عمر میں دودھ پینے سے محرمیت کا ثابت
ہونا انہیں کی خصوصیت تھی سالم سابقین اولین میں تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کرنے کے قبل مدینے کو
ہجرت کیے اور مدینے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لانے کے قبل جو امامت کیا کرتے باوجود اسکے کہ عمر رضی اللہ
عنہ حاضر تھے کیونکہ سالم قرآن بہت سورتیں حفظ کئے تھے بخاری وغیرہ روایت کئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
قرآن کو چار شخص سے لو سو اُن میں انکا نام بھی ذکر کئے بدر میں اور اسکے بعد کے تمام جنگوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم
ساتھ تھے اور عمر رضی اللہ عنہ اپنی وفات کے وقت فرمائے اگر سالم زندہ رہتے تو میں خلافت کو شوریٰ میں نہ چھوڑتا ابو عمر
ابن عبدالبر کہا ہے اسکا معنی یہ ہے کہ میں انکو مختار کرتا کہ جسکو تم پسند کرتے ہو اس کو خلافت دو انکا مقصود یہ نہیں کہ
انہیں کو خلیفہ کرتا یہ تاویل کئے اس لئے کہ سالم قریش میں نہیں اور خلیفہ تو قریشی ہوا چاہئے یمامہ کے روز مہاجرین کا
جھنڈا سالم کے ہاتھ میں تھا جب زخم کھاکے گرے تو پوچھے ابو حذیفہ کا کیا حال ہے کہے وہ شہید ہوئے تو پوچھے فلانے
کا کیا حال ہے کہے وہ بھی شہید ہوئے کہے مجھے اُن دونوں کے بیچ میں لٹا دیو اور عمر رضی اللہ عنہ انکی میراث انکو آزاد کئی
مولی بی بی کو بھیجے تو اسکو پھیر دی اور بولی میں اسکو اللہ آزاد کئی تھی اسکا مال لینے آزاد نہ کئی جب عمر رضی اللہ عنہ

انکی میراث بیت المال مین داخل کئے **ابو دجانہ** سماک بن خرشہ بن الحُر اور بعضی کہتے ہین سماک بن اوس بن خرشہ بن
لوذان بن زید بن ثعلبہ بن الخزرج بن ساعدہ بن کعب بن الخزرج انصاری خزرجی بدر کے جنگ مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوئے اور احد مین بڑا جنگ کئے اور اس روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکو تلوار دئے تا
شجاعت کرین اور اُسکا پورا حق بجا لاوین اور انکی شجاعت کی علامت یہہ تھی کہ جنگ کے روز سر پر سرخ پٹکا باندھتے
اور اس جنگ مین حصار کے اندر کودے او انکا پاؤن ٹوٹ گیا بعد بھی اتنا جنگ کئے کہ شہید ہوئے وحشی اور انھون
دونون ملکے مسیلمہ کا کام تمام کئے وحشی کہتا ہی اللہ جانے کو مسیلمہ مین مارا ہون یا ابو دجانہ مارے ہین بعضی کہتے ہین ابو دجانہ
زندہ تھے اور علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے ساتھ صفین کے جنگ مین شہید ہوئے اور ابو دجانہ کی روایت سے ایک دعا
جس کا نام حرز ابی دجانہ مشہور ہی سو اسکی سند ضعیف ہی وہ دعا التفات کے لائق نہین **شجاع بن وہب بن ربیعہ**
اسدی بنی عبد شمس کے حلیف قدیم سے ایمان لائے حبش کی طرف ہجرت کئے اور بدر مین اور اسکے بعد کے جنگون مین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوئے انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حارث بن ابی شمر غسانی
پاس ایلچی کر کے بھیجے تھے شہادت کے وقت چالیس پر چند سال کی عمر تھی **طُفَیل بن عمرو بن طَریف بن العاص بن ثعلبہ**
بن سُلیم بن غُنم بن اوس دوسی قدیم سے اسلام لائے تھے اور اپنے قوم کی دعوت کئے انکو اللہ تعالی ہدایت دیا جب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کو تشریف لائے تو انھون اپنی قوم کے نود گھر والون کو لیکے آئے مسیلمہ کے جنگ مین
طفیل اور انکا فرزند عمرو دونون شہید ہوئے **عَبّاد بن بِشر بن وَقش** انصاری اوسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت
کرنے کے قبل اور معاذ بن جبل اور اسید بن حضیر ایمان لانے کے آگے مصعب بن عمیر کے ہاتھ پر ایمان لائے بدر مین اور
اسکے بعد کے جنگون مین حاضر ہوئے اور کعب بن اشرف یہودی کو قتل کرنے گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انکو حنین کی غنیمت کا اور پاسبانون کا داروغہ کئے تھے اور تاریک شب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
نزدیک سے اپنے گھر کو گئے تو انکا عصا روشن ہوتا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کی نماز کے وقت عباد کا
آواز سنکے فرمائے یا اللہ تو اسکو مغفرت کر **سائب بن عثمان بن مظعون بن حبیب** جُمحی حبش کی دوسری ہجرت کئے
اور بدر مین حاضر ہوئے بڑے تیر انداز تھے یمامے کے روز انکو تیر لگا شہید ہوئے شہادت کے وقت جوان تھے **عبد اللہ**
بن سہیل بن عمرو بن عبد شمس بن عبد وُد قرشی عامری قدیم سے اسلام لائے حبش کی پہلی ہجرت کئے مکے کے ناتوان
لوگون مین تھے بدر کے جنگ مین کفار کے ساتھ آئے جب بدر کو پہنچے بھاگ کر مسلمانونکی ساتھ جنگ مین شریک ہوئے
پھر اُسکے بعد کے جنگون مین بھی حاضر ہوئے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جب حج کو گئے انکے والد سے انکی تعزیت کئے
سہیل کہے میرے سنے مین آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ہین قیامت کے دن شہید اپنے ستر گھر والون کی لئے شفاعت

کرتا میں امید رکھتا ہوں کہ وہ پہلے میری شفاعت کرے۔ عبداللہ بن عبداللہ بن اُبی بن سلول انصاری خزرجی فضلاء
صحابہ میں تھے بدر میں اور اسکے بعد کے جنگوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوئے انکا باپ رأس المنافقین عمر
رہتے تھے اس سے بہت خفا تھے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو اجازت دیتے تو اپنے باپ کو قتل کرتے انکا نام حباب
تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکا نام بدل کے عبداللہ رکھے معن بن عدی بن الجد بن عجلان بن حارث بن ضبیعہ بن حرام
بلوی عجلانی صحابی عاصم بن عدی کا اور حلیف بنی عمرو بن عوف کا عقبہ کی بیعت میں حاضر تھے اور بدر اور احد اور خندق
اور باقی تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر رہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان میں اور زید بن الخطاب میں
برادری کیے تھے امام مالک نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے دن
تمام لوگ روئے کہے واللہ ہمکو یہ آرزو تھی کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو مریں معن کہے لیکن مجھے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو مرنے کی آرزو نہیں تا میں بندگی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جیسی تصدیق کیا وفات کے
بعد بھی ویسی تصدیق کروں ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف قرشی انکا نام ہشیم یا ہشیم یا ہاشم
تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارقم کے گھر میں جانے کے آگے ایمان لائے اور حبش کی دونوں ہجرت کیے اور بدر اور
اُسکے بعد کے جنگوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر تھے بلند بالا اور خوبصورت تھے انکی آنکھ احول بھی
اور زبان میں لکنت شہادت کے وقت ترپن یا چون برس کی عمر تھی یمامہ میں عوام قرشی اسدی زبیر بن عوام کے
حقیقی بھائی بدر میں حاضر تھے ابن الکلبی کہا ہے کہ سائب بدر میں بھی حاضر تھے یزید بن قیس بن رباب اسدی حلیف بنی عبد
شمس کا بدر میں حاضر تھے واقدی کہا ہے کہ سالم مولی ابی حذیفہ کی شہادت کے بعد جسد انکے لیے تھے حکم بن سعید
بن العاص بن امیہ اُموی زبیر بن بکار کہا انکا نام حکم تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ رکھے اور انکو لکھنا سکھو
انکو کہے اور بدر کے جنگ میں حاضر ہوئے لیکن ابن اسحق اور موسی بن عقبہ انکو بدریوں میں شمار نہیں کیے اور خلیفہ
بن خیاط کہا کہ یمامہ کے روز شہید ہوئے اور ابن اسحق کہا کہ موتہ کے روز وفات انکی ہوئی خنیس بن مالک بن القشب ازدی
انکو خنیس بن بحینہ بھی کہتے ہیں بحینہ انکی والدہ کا نام تھا حقیقی بھائی عبداللہ بن مالک کے جنکو عبداللہ بن بحینہ بھی کہتے ہیں اور
حلیف بنی عبد المطلب کے عامر بن بکیر بن عبد یالیل لیثی حلیف بنی عدی کے بدری ہیں مالک بن ربیعہ حلیف بنی
عبد شمس کے ابو اُمیہ صفوان بن اُمیہ بن عمرو سلمی حلیف بنی اسد کا انکے بدر میں حاضر ہونے میں اختلاف ہے حیی بن جاریہ
ثقفی حلیف بنی زہرہ کا فتح مکہ کے روز اسلام لایا ابن اسحق نے انکے والد کا نام حارثہ حاء مہملہ اور ثاء مثلثہ سے
ذکر کیا ہے قشری انکا نام حی حاء مہملہ اور ایک ہی یاء سے ذکر کیا ہے اور انکے باپ کا نام جاریہ لکھا ہے جیم سے اور واقدی
انکا نام خنی جیم اور دو یاء سے لکھا ہے بعضی انکا نام معلی کہتے ہیں جندب بن اسید فتح ہمزہ سے ابن جاریہ جیم سے لیثی حلیف

بنی زہرہ کا ولید بن عبد شمس بن المغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم قرشی مخزومی قریش کے اشراف لوگون مین تھا اسما بنت
ابی جہل کا شوہر فتح مکے کے روز اسلام لایا عُمارہ بن حَزْم نجاری برادر عمرو بن حزم کا عقبہ کی بیعت ستر شخص جو گئے تھے انمین کے
ہین بدر اور احد اور خندق وغیرہ مین حاضر تھے فتح مکے کے روز بنی مالک بن النجار کا نشان انکے ہاتھ مین ہی تھا عقبہ
بن عامر بن نابی بن زید بن حَرام سُلمی عقبہ اولی کی بیعت کئے اور بدر مین اور اسکے بعد کے جنگون مین حاضر ہوئے ثابت بن ہزال
بن عمرو انصاری بنی سالم بن عوف سے موسی بن عقبہ نے انکو بدریون مین ذکر کیا ہی ابو عَقیل جبن کے فتح سے عبد الرحمن
بن عبد اللہ بن ثعلبہ بلوی بنی جحجبا سے بدر مین اور اسکے بعد کے جنگو مین حاضر ہوئے یمامے کے روز تیر لگا اسکو نکال کر تلوار
لیکے مقابلہ کئے اور شہید ہوئے اور انکو بہت سی زخمین لگے عبد اللہ بن عتیک بن قیس بن الاسود خزرجی احد مین اور اسکے
بعد کے جنگون مین حاضر ہوئے بدر کے جنگ مین حاضر ہونے مین اختلاف ہی ابن الکلبی کہا ہی کہ وہ یمامے کے روز شہید ہوا
صفین مین حاضر تھا ابن ابی الحقیق کو مارنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو بھی روانہ کئے تھے رافع بن سَہل بن رافع بن
عدی بن زید بن اُمیہ بن زید انصاری حلیف بنی غُنم بن عمرو بن عوف بن الخزرج کا بدر کے جنگ مین حاضر ہونے مین
اختلاف ہی احد مین اور اسکے بعد کے جنگون مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوئے حاجب بن یزید اشہلی
بعضی کہتے ہین کہ وہ بنی زعور ابن جُشم بن الاوس مین تھے اور بعضی کہے ہین کہ وہ اَزدشنوءہ مین تھے لیکن بنی عبد الاشہل
کے حلیف تھے سہل بن عَدِی تمیمی حلیف بنی عبد الاشہل کے بدر مین حاضر تھے مالک بن اَوس بن عتیک
اَوسی احد مین اور اسکے بعد کے جنگون مین حاضر تھے عُمَیر بن اوس بن عتیک بن عمرو بن عبد الاعلم بن عامر احد مین اور اسکے
بعد کے جنگون مین حاضر تھے بھائی ہین مالک بن اوس کے طلحہ بن عُتبہ بنی جحجبا والا احد کے جنگ مین حاضر تھے موسی بن
عقبہ نے انکا نام طُلَیحہ تصغیر کے ساتھ لکھا ہی رَباح مولی حارث بن عامر انصاری کا مَعْبَد بن عَدِی عجلانی انکے شہید
ہونے مین اختلاف ہی جَزء بن مالک بن عامر جحجبی انکے نام کو بعضی حُرّ ضم حاء مہملہ اور راء مہملہ سے کہے ہین اور بعضی فتح جیم اور
زای معجمہ سے اور بعضی زای کے بعد ہمزہ بھی زیادہ کئے ہین احد مین حاضر تھے ودقہ بن ایاس بن عمرو خزرجی انکا نام
بعضی ودفہ دال مہملہ اور قاف سے لکھے ہین اور بعضی ذال معجمہ اور فا کے ساتھ ضبط کئے ہین بدر مین اور دوسرے تمام جنگون
مین حاضر تھے جَرْوَل بن العباس ابن عامر بن ثابت انصاری اوسی عامر بن ثابت بن مَسلمہ بن اُمیہ بن زید بن مالک
بن عوف بن عمرو بن عوف انصاری بشر بن عبد اللہ خزرجی بعضی انکو بُشَیر تصغیر سے لکھے ہین کُلَیب بن تمیم بن بشر
حلیف بنی الحارث بن الخزرج کا احد مین اور اسکے بعد کے جنگون مین حاضر تھے بعضی انکا نسب یون لکھے ہین کلیب بن بشر بن تمیم اور
بشر کو بعضی باء موحدہ اور شین معجمہ کے ساتھ ضبط کرے ہین اور بعضی نسر بنون اور سین مہملہ سے کہے ہین عبد اللہ بن
عتبان ایاس بن ودفہ بنی سالم بن عوف بن الخزرج سے انکے باپ کا نام بعضے فا سے اور بعضی قاف سے لکھے ہین اُسید بن عمر

ضم سے تصغیر کا لفظ ہے بن نوح بن الیدی خزرجی ساعدی سعد بن حارثہ بن نوذع بن عبدود بن زید بن ثعلبہ الخزرجی بن ساعدہ احد میں اور اسکے بعد کے جنگوں میں حاضر تھے انکے باپ کا نام بعض حارثہ حا مہملہ اور ثا مثلثہ سے لکھتے ہیں اور حارثہ جیم اور ثا مثناۃ تحتانیہ سے سہل بن حمار بن ملک حلیف بنی ساعدہ کا احد میں اور اسکے بعد کے جنگوں میں حاضر تھے انکے باپ کا نام اکثر حمار کہتے ہیں جیم کے ضم سے اور میم کی تشدید اور آخر میں رای معجمہ ہی اور بعضی حماز حا مکسور سے اور آخر کوں نون اور بعضے حمار حا مہملہ اور آخر کو را مہملہ کہے ہیں مختنی سکون حا مہملہ و شین معجمہ سے ابن حمیر خا مہملہ اور یا تشدید یا تحتانیہ سے انکا نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن عبدالرحمن رکھے یمامہ کے روز شہید ہوئے انکا کچھ نہ لگا کہ کیا ہوئے مختنی نے اسلام جب لائے تو دعا یوں ہیں کیے تھے کہ آپ شہید ہوں ایسی جگہہ کہ میرے لیے نشان کوئی نہ جانے سو انکی دعا اللہ مستجاب کیا اور شہید ہوئے بعد انکا پتا نہ لگا سلمہ بن مسعود بن سنان انصاری بنی غنم بن کعب میں سے بعضی انکو مسعود بن سنان کہتے ہیں ضمرہ بن عیاض جہنی انصاری حلیف بنی سواد کا احد میں حاضر تھے عبداللہ بن انیس انصاری ابو جنۃ بن عمرو بن عمرو بن عطیہ بن خنساء خزرجی نجاری اور طبری کہا انکا نام زید ہے احد میں حاضر ہوئے انکے سوائے بھی بہت لوگ شہید ہوئے خلدہ بن حیاط کہا ہے جملہ صحابہ مہاجر اور انصار کے جو یمامہ کے روز شہید ہوئے اٹھاون شخص تھے باقی صحابہ دوسرے قوم والے بعضی کہتے ہیں انصار کے ستر مرد اور مہاجرین کے پچیس مرد بحرین کے لوگ جو مرتد ہوئے تھے اسکا بیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بحرین کا حاکم منذر بن ساوی عبدی پاس علاء الحضرمی کو بھیجے تھے منذر نے اسلام لایا اور وہاں اسلام کو ثابت کیا اور عدل و انصاف بہت خوبی سے کیا کر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے جدا رہ کے بعد مر گئے اور وہاں کے لوگ مرتد ہو گئے اور کہے محمد نبی ہوتے تو نہ مرتے جواثا کے سوائے اس قوم کے رہنے والے مرتد ہو گئے اور جواثا والوں کو محاصرہ کر کے ایسا جلد بند کیے ان پر بہت بھوک ہونے لگی چنانچہ عبداللہ بن حذف کلابی جو حدمت ابی قوم کی تصدیع کے بیان میں کہا ہے اَلَا اَبْلِغْ اَبَا بَکْرٍ رَسُوْلًا ؕ وَفِتْیَانَ الْمَدِیْنَۃِ اَجْمَعِیْنَا یعنی ابوبکر کو اور مدینے کے تمام جوانوں کو پیغام پہنچاؤ فَھَلْ لَّکُمْ اِلٰی قَوْمٍ کِرَامٍ ؕ قُعُوْدٍ فِیْ جُوَاثَا مُحْصَرِیْنَا یعنی کریم قوم جواثا میں جو محاصرہ میں ہیں کیا انکے احوال کو تم دریافت کرو گے کَاَنَّ دِمَاءَھُمْ فِیْ کُلِّ فَجٍّ ؕ دِمَاءُ الْبُدْنِ یَغْشَی النَّاظِرِیْنَا یعنی راستوں میں انکے خون بہتے ہیں قربانی کے اونٹوں کے مانند دیکھنے والوں کو ڈھانکتے ہیں تَوَکَّلْنَا عَلَی الرَّحْمٰنِ اِنَّا ؕ وَجَدْنَا الصَّبْرَ لِلْمُتَوَکِّلِیْنَا ہم رحمن پر اعتماد کیے ہیں ہم متوکلین کے واسطے صبر پائے جواثا والے اسلام پر ثابت رہنے کا سبب یہ تھا جارود بن المعلی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہجرت کیے تھے انکو جمع کر کے خطبہ پڑھے اور بولے ای عبدالقیس کی جماعت میں تم سے ایک بات پوچھتا ہوں اسکا جواب دو بولے وہ کیا ہی جارود کہے محمد کے آگے رسولوں کو اللہ تعالی بھیجا تھا یا نہیں کہے ہاں بھیجا تھا پوچھے کیا تم انکو دیکھے

بحرین والوں کی ردت اور علاء الحضرمی کا
[illegible]

یہ انکا نام سنتے بولے ہم نام سنتے پھر پوچھے وہ کیا ہو گئے بولے مرگئے جارود کہے ویسے جیسا موے محمد صلعم ایساہی وفات
پائینگے اور مین گواہی دیتا ہون کوئی الہ نہین سوائے اللہ کے اور محمد اللہ کے رسول ہین وے کہے ہم بھی وہی گواہی دیتے ہین
اور تم ہمارے سردار اور ہم سے افضل ہو پھر سب اسلام پر ثابت رہے جب صدیق رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی انکی تائید کے واسطے
علاابن الحضرمی کے ساتھ فوج دیکے روانہ کئے جب بحرین کے قریب پہنچے ثمامہ بن اثال اپنی بڑی ایک جماعت لیکے مسلمانوں
کے ساتھ شریک ہوئے اور اُس نواح کے باقی لوگ جو اسلام پر ثابت تھے وے بھی آکے ان مین داخل ہوئے علاابن الحضرمی
اُن لوگون کا بہت اکرام کئے علا بہت جلیل القدر صحابی تھے اور بڑے عالم اور عابد اور مستجاب الدعوت تھے وے اس جنگ کو
جب چلے تو ایک مقام پر اترے ہنوز لوگ زمین پر قرار نہین پائے تھے اور اونٹون پر سے اسباب کچھ نہین اتارے تھے کہ اونٹ
تمام بھاگ گئے سوائے اس کے جو لوگون کے تن پر تھا سامان کھانے پینے کا ڈیرا اسباب کچھ نہ رہا تب کا وقت تھا اونٹون کو
پکڑ نہ سکے لشکر مین اتنا اضطراب ہوا کہ کہا نہین جاتا سب کو یقین ہوا کہ اب آپ مرتے ہین ایک دوسرے کو وصیت
کرنے لگا علا نے لوگون مین منادی کروائے تا سب انکے پاس جمع ہون جب تمام جمع ہوئے علا کہے کیا تم مسلمان نہین ہو
کیا تم اللہ کی راہ مین نہیں نکلے ہو کیا تم اللہ کے انصار نہین ہو کہے ہان علا کہے اب تم خوش ہو جو شخص تمھاری حالت پر
ہوگا تو اسکو اللہ تعالی مخذول نہ کریگا صبح صادق قریب تھی جب پو پھٹی صبح کی اذان دئے اور علا نے جماعت سے نماز
ادا کرکے دوزانو بیٹھے اور ہاتھ اٹھا کے دعا مانگنے لگے لوگ بھی دست دعا بلند کئے تھے یہان تک کہ آفتاب طلوع ہوا
اور آفتاب کی روشنی کچھ ظاہر کچھ پوشیدہ تھی اور علا دعا مین مشغول تھے جب تیسری بار دعا مانگے انکے بازو سے
پانی کے ایک چشمے کو اللہ تعالی پیدا کیا نہایت شیرین اور صاف علا اور تمام لشکر کے لوگ وہان جاکے پانی پیئے اور
وضو و غسل کئے آفتاب ہنوز بلند نہین ہوا تھا کہ اس مین تمام اونٹ مع اسباب چو طرف سے آنے لگے کسی کے اسباب سے
ایک ذرہ بھی کم نہ ہوا پھر اونٹون کو دو دو بار پانی پلائے اس کرامت کو تمام لوگ بچشم خود معاینہ کئے پھر انکا لشکر
مرتدون کے لشکر کے قریب جاکے اترا کفار بڑی جمعیت سے آگے نبرد گاہ مین اترے شب کو مسلمانون نے اپنے طلا و اطراف مین
رکھ کے منتظر صبح کے تھے کہ مرتدون کے لشکر سے آواز آنے لگی علا ابن الحضرمی کہے کوئی شخص جلد جاکے دریافت کرے
کہ یہ شور و غوغا کیون انکے لشکر مین مچا ہی عبداللہ بن حذف وہان جاکے دیکھا تو تمام لوگ شراب پی کے کیفی ہوگئے ہین
وہان سے جلد آکے علا کو خبر کیا علا لشکر لیکے معلپ پہنچے اور بہتون کو قتل کئے کم لوگ بچے سو بھاگ گئے پھر انکا مال اسباب تمام
مسلمانون کے ہاتھ آیا اور اُن قوم کا سردار حطم بن ضبیعہ نے مسلمانون کو دیکھ کر گھبرایا بھاگنے واسطے گھوڑے پر
سوار ہوا رکاب ٹوٹ گیا پکارنے لگا کوئی میرا رکاب درست کردو ایک شخص مسلمانون کا آکے بولا تیرا پاؤن اٹھا
مین رکاب درست کرتا ہون پاؤن اٹھاتے ہی تلوار سے مار کر پاؤن کاٹ دیا حطم بولا مجھے پورا قتل کردے

علاابن الحضرمی کی لڑائی مرتدین

بولا میں تجھکو قتل کرونگا پھر وہ گھوڑے پر سے گر گیا جو شخص اُس پر سے گذرا اُسکو کہا مجھے قتل کردو کوئی اُسکو نہ
آخر قیس بن عاصم اس پر سے گذرے اُنکو بولا میں حطم بن ضبیعہ ہوں مجھے قتل کرو قیس اُسکو قتل کیے بعد دیکھے کہ اُسکا پاؤں
کٹا ہوا ہے قیس بہت نادم ہوکے کہے اگر اُسکا پاؤں کٹا سو مجھے معلوم ہوتا تو میں اُسکو قتل نہ کرتا وہ اُسی حالت میں
مرتا پھر مسلمان بھاگنے والوں کا تعاقب کیے جو ملتا اُسکو قتل کرے وے لوگ جو بچ گئے تھے کشتیوں پر سوار ہو
دارین کو جا پہنچے علا غنیمت کو تقسیم کرکے لوگوں سے کہے اُن لوگوں کو دارین میں جاکے ختم لینے دینا پھر تمام لوگ
دارین کو چلے دریا کے ساحل پر جب پہنچے تو دریا کی مسافت ایک دن رات کی تھی کشتیوں پر سوار ہوکر اگر جاویں تو دیر ہوگی اور
کفار بھاگ جاینگے سو علا نے اپنا گھوڑا پانی میں ڈالے اور یہ کہنے لگے یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا کَرِیْمُ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ
یَا مُحْیِیْ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ یَا رَبَّنَا اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَفِیْ سَبِیْلِكَ اِجْعَلْ لَنَا السَّبِیْلَ اَللّٰهُمَّ
اور لشکر والوں کو تاکید کیے کہ تم بھی یہی دعا کرو سب لوگ یہی دعا پڑھتے ہوئے دریا میں چلے جانوروں کے گھٹنوں تک
بھی نہیں آیا گویا ہموار زمین پر چلتے ہیں اور اونٹوں کے کُھر اُس میں نہیں ڈوبتے ہیں کشتی میں بیٹھ کے جانے والوں کو وہ
ایک رات دن کی راہ بھی تھوڑے وقت میں اُسکو طے کرے اور وہاں کے تمام دشمنوں کو مار کے پھر پیچھے چلے آئے
اموال غنیمت لیکر اُسی طور سے اس کنارے آئے یہ تمام کام ایک دن میں ہوا اور مسلمانوں کی کوئی چیز دریا میں گم
نہ ہوئی مگر کسی کے گھوڑے کا توبڑا گیا پھر علا نے آپ ہی پانی میں جاکے اُسکو ڈھونڈ لا دیے اگلے جب غنیمت کا مال تقسیم کرے تو
ہر ایک سوار کو دو ہزار درم اور پیادے کو ایک ہزار درم حصہ ملا اور مسلمانوں کے ساتھ ہجر کا ایک راہب تھا یہ
کرامتیں دیکھ کے مسلمان ہوا اُسکو پوچھے تو کیوں ایمان لایا تو بولا مجھے ڈر لگتا ہوا کہ اگر ایمان نہ لاؤں تو مجھے اللہ تعالی
مسخ کریگا اور میں سحر کے وقت سنا کہ ہوا سے آواز آتی ہے کہ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ لَا اِلٰهَ غَیْرُكَ وَالْبَدِیْعُ
لَیْسَ قَبْلَكَ شَیْءٌ وَالدَّائِمُ غَیْرُ الْغَافِلِ وَالَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَخَالِقُ مَا یُرٰی وَمَا لَا یُرٰی وَکُلَّ یَوْمٍ
اَنْتَ فِیْ شَاْنٍ وَسِعْتَ اَللّٰهُمَّ کُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا پھر میں جانا کہ فرشتے تمہاری امداد نہیں کیے مگر
اس لیے کہ تم حق پر ہو القصہ علا نے لشکر لیکے ہجر کو گئے وہاں لوگ مجوسی تھے تھوڑے اسلام لائے اور تھوڑے
جزیہ دینا قبول کیے اور علا وہاں سے کوچ کیے عمان اور مہرہ اور یمن کے لوگ جو مرتد ہوئے تھے اُسکا
بیان صدیق رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی کہ عمان اور مہرہ اور یمن کے لوگ مرتد ہوئے ہیں اُنکے واسطے حذیفہ بن
محصن حمیری اور عرفجہ البارقی اور زیاد بن لبید انصاری اور مہاجر بن ابی امیہ مخزومی کو روانہ کیے حذیفہ کو عمان پر اور
عرفجہ کو مہرہ پر اور مہاجر کو یمن پر اور زیاد کو بھی اُدھر ہی کندہ کے مرتدوں پر روانہ کیے حذیفہ اور عرفجہ کو تاکید
کیے کہ تم دونوں اتفاق کرکے اول عمان پر جاؤ اور عکرمہ بن ابی جہل کو جو یمامے پر گئے تھے خط لکھے تم جلد آکے قتل میں سبقت

کیون جنگ شروع کئے اب مین تمکو نہ دیکھونگا اور تمھاری بات نہ سنونگا مگر بعد از مالیش کے تم حذیفہ بن محصن اور عرفجۃ البارقی
کی کمک کے واسطے عمان کو جاؤ اور ہر شخص اپنے لشکر کا امیر ہی لیکن عمان مین رہے تک سب کا سردار حذیفہ ہی عمان سے جب فراغت
ہو تم سب ملکے مہرہ کو جاؤ وہان سے فراغت پاکر یمن کو اور حضرموت کو جاؤ اور وہان سے مہاجر بن ابی امیہ کے ساتھ رہو

عمان والون کا جنگ اور لقیط بن مالک کا قتل

عمان سے حضرموت اور یمن تک مرتدون سے جسکو پاؤ گے انکو قتل کرو پھر عکرمہ یمامہ سے کوچ کرکے ان دونون امیر کے
ساتھ شریک ہوئے اور تینون ملکے عمان پر گئے عمان مین لقیط بن مالک ذو التاج باغی ہوکے نبوت کا دعوی کیا تھا نادان
لوگ اسکے تابع ہوے تھے عمان پر متغلب ہوکے لشکر جمع کیا اسلام کی فوج کی آمد کی خبر سنکے عمان کے پایتخت مین جسکا نام دبا تھا
فوج لیکے اسنے جنگ پر مستعد ہوا اور عورت بچے مال اسباب تمام اپنے پشت سے رکھا تا لوگون کو قوت ہووے اور حمیت سے
جنگ مین مردانگی بتلاوین اور مسلمانون کا لشکر صحار مین آکے اترا دونون لشکر مین برا جنگ ہوا قریب تھا کہ مسلمانون کے
لشکر کو شکست ہو اس عرصے مین اللہ تعالی انکے حال پر مہربان ہوا بنی ناجیہ اور عبد القیس کے امرا اپنی قوم لیکے عین جنگ مین
کمک کی خاطر آئے مسلمانون کو فتح و نصرت ہوئی اور کفار کو ہزیمت مسلمان انکا پیچھا کرکے دس ہزار آدمی کو قتل کئے اور

مہرہ والون کا جنگ

عورت بچون کو مال اسباب سمیت اسیر کئے اور لقیط بن مالک کو قتل کئے اور غنیمت کا خمس عرفجہ کے ساتھ صدیق
رضی اللہ عنہ کے پاس روانہ کرکے باقی مال لشکریون مین تقسیم کئے بعد عکرمہ لوگون کو لیکے مہرہ پر گئے وہان کے لوگ دو
فریق ہوے تھے ایک بڑی جماعت پر حاکم مُصَبّح محاربی تھا اور دوسری فریق پر شِخْرِب تھا ان دونون مین مخالفت
تھی عکرمہ جاکے شخرب کو اسلام کی دعوت کئے وہ اور اسکے تابعدار اسلام لائے اور مسلمانون کے لشکر مین داخل ہوئے
مسلمانونکو قوت ہوئی اور مصبح اپنی سرکشی پر رہا پھر دونون لشکر مین برا جنگ ہوا دبا کے جنگ سے یہہ جنگ بہت
سخت تھا آخر اللہ تعالی مسلمانون کو فتح دیا مصبح اور اسکی جماعت کے بہت لوگ مارے گئے اور غنیمت بہت ہاتھ
لگی فقط اچھے عربی گھوڑے دو ہزار تھے پھر عکرمہ خمس غنیمت کا صدیق رضی اللہ عنہ کی پاس شخرب کے ہمراہ روانہ کئے

یمن کی کیفیت

یمن کی کیفیت یہہ ہی کہ اسود عنسی کے قتل کے بعد قیس بن مکشوح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وفاتکی خبر سنکے مرتد ہوگیا اور بہت
لوگ کو اپنے ساتھ جمع کیا اور فیروز دیلمی اور دادویہ کو مارنے کے درپے ہوکے ایک روز کھانا تیار کرکے دادویہ کی دعوت
کیا وہ آتے ہی اسکو مار ڈالا پھر فیروز کو بھی طلب کیا فیروز تیار ہوکے نکلا اثناء راہ مین ایک عورت اپنی ساتھ والی سے
کہتی تھی کہ یہہ بھی دادویہ کی مانند مارا جاویگا فیروز یہہ سنکے پھر گیا اور اپنی والدہ کی قرابت والون کے پاس جاکے پناہ لیا
قیس نے فیروز اور دادویہ کی لوگون کو اور ابنا کو یمن سے جلا کیا تھوڑون کو خشکی طرف بھیجا اور تھوڑون کو دریا پر روانہ کیا
صدیق رضی اللہ عنہ یمن کے امرا اور روسا کو لکھ بھیجے تم سب فیروز دیلمی اور ابنا کے ساتھ شریک ہوکے قیس بن مکشوح کی تنبیہ
کرو مین بھی کمک جلد روانہ کرتا ہون اور مہاجر بن امیہ مخزومی کو یمن کی طرف روانہ کئے پھر وہان کے مسلمان فیروز کے

شریک ہوئے اور عقیل اور عکرمہ وغیرہ کے حق میں بہت لوگ فیروز کے تابع ہوئے جب دونوں لشکر کا مقابلہ ہوا قیس کے لوگ
ہزیمت پائے اور قیس بن مکشوح اسیر ہوا اور عمرو بن معدیکرب جو مرتد ہو کے اسود عنسی کے ساتھ متابعت کیا تھا وہ بھی
اسیر ہوا فیروز نے ان دونوں کو مہاجر بن ابی امیہ کے ہمراہ کر کے صدیق کے پاس روانہ کیا صدیق انکو سرزنش کئے جب
دونوں بہت معذرت کر کے پھر سے مسلمان ہوئے اور زیاد بن لبید کو جو کندہ کے مرتدوں کی قتل کے واسطے روانہ
کئے زیاد ان برجوں پر کے ایکے چار سردار کو جمد اور مخوص اور مشرح اور ابضعہ کو قتل کئے غرض یکسال کے عرصے میں
جزیرۂ عرب تمام مرتدوں سے خالی ہوا اور اس میں کوئی ایسا رہا صدیق سے سرکشی کرے ہوش تھے یا جزیہ دینے والے تھے
ان تمام جنگوں میں پچاس ہزار سے زیادہ کفار مارے گئے یہ دولت فی الحقیقت اللہ تعالیٰ کی حکمت اور دین کی
مانند کا سبب تھا کیونکہ اس میں غنیمت کا مال بہت سا ہاتھ لگا کہ اس سے مسلمانوں کو قوت ہوئی اور کسریٰ اور قیصر
جنگ کرنے کا اسباب مہیا ہوا اور یہ لڑائیاں سنہ گیارہ کے اواخر اور سنہ بارہ کے اوائل میں ہوئیں اسی سال بی بی
فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چھ مہینے تک جیتی رہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی اولاد جو حضرت کی وفات کے بعد زندہ تھی سو یہی بی بی تھیں حضرت کی لڑکیوں میں یہ سب سے چھوٹی تھیں ہجرت کے
بعد علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے بیاہ کر دئیے تھے غزوہ بدر کے بعد اور احد کے قبل یہ نکاح ہوا اور بعضے کہتے ہیں جنگ
بدر کے قبل محرم کے مہینے میں اُس وقت خاتون کی عمر پندرہ برس پانچ مہینوں کی تھی اور علی مرتضیٰ اُنتیس سال کے
تھے اور بی بی کے مہر میں ایک زرہ جس کی قیمت چار سو درم کی تھی دیا گیا اور حسن اور حسین اور محسن اور ام کلثوم
اور زینب اُنسے پیدا ہوئے محسن لڑکائی میں وفات پائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بی بی کے جہیز میں ایک کمل بچھونا
اور ایک تکیہ چرم کا جسکے اندر خرمے کا بار تھا اور ایک چکی اور ایک مشک اور دو گھڑے دئیے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ بی بی
کی حیات تک دوسری عورت کو نکاح نہ کئے بی بی رضی اللہ عنہا کی وفات رمضان کی تیسری کو سہ شنبہ کی رات ہوئی
اور بی بی کی وصیت کے موافق رات ہی کو علی مرتضیٰ مدینے میں دفن کئے بی بی کی عمر ستائیس برس کی تھی اور بقیع میں
مدفون ہوئیں مناقب اور فضیلتیں انکی بہت سی ہیں اختصار کے واسطے ہم اسکو یہاں ذکر نہیں کئے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی پیاری لڑکی اور جنت کے عورتوں کی سیدہ فخر کو بس ہے اور اسی سال ام ایمن برکہ بنت ثعلبہ
بن عمرو بن حصین بن مالک بن سلیمہ بن عمرو بن نعمان کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پائی وہ ماما کی
تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے والد کی والدہ کی جو حضرت کو ملی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بچپن میں کھلایا کرتی تھی حضرت
اُنکو آزاد کئے اور عبید کو نکاح کر دئیے اُس سے ایمن پیدا ہوا اسکے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو زید بن حارثہ
جو حضرت کے متبنی تھے نکاح کر دئیے اُنسے اسامہ پیدا ہوئے ام ایمن نے حبش کی دونوں ہجرت کی بعد مدینے

وفات فاطمہ رضی اللہ عنہا

وفات ام ایمن رضی اللہ عنہا

وفات عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہما

دف ہجرت کی بہت صالحہ بی بی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکی ملاقات کرنے انکے گھر تشریف لیجایا کرتے اور فرماتے میری
والدہ کے بعد وہی میری والدہ ہی اور ابوبکر صدیق اور عمر رضی اللہ عنہما بھی انکی ملاقات واسطے انکے گھر جایا کرتے تھے نبی صلے اللہ
علیہ وسلم کی وفات کے بعد پانچ یا چھ مہینے کو وفات پائی اور اسی سال عبداللہ بن ابی بکر صدیق کی وفات ہوئی قدیم سے
اسلام لائے تھے اور طایف کے جنگ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوئے ابومحجن ثقفی انکو تیر سے مارا زخم
تو چنگا ہوا لیکن اسی سے لاغر ہو کے بیمار بان کھینچتے شوال مین انتقال کئے ابوبکر کی اولاد کے بیان مین انکا احوال مذکور ہو گا

عراق کی مہم

بارھوان سال ہجری جب سن آغاز ہوا اور صدیق رضی اللہ عنہ کے لشکران اور امیران تمام جزیرہ عرب مین دین کے
قواعد اور احکام کو مضبوط اور اسلام کو تازہ کرتے پھر رہے تھے اور تمام عرب کا جزیرہ انکا تابع تھا جب جزیرۂ عرب کا
تمام بندوبست ہو چکا اسلام کے عجم کے جنگ کے واسطے عراق کو لشکر روانہ کئے اور خالد کو جو خط لکھے اور انکو عراق کی طرف روانہ
کرنے ابوسعید خدری کو جو بھیجے تھے سابق کے سال مین گذرا القصہ صدیق رضی اللہ عنہ نے خالد بن الولید کو لکھ بھیجے
کہ تم اپنا لشکر لیکے عراق کی طرف جاؤ وہان سے شہر ابلہ جسکو فرج الہند بھی کہتے ہین جاؤ اور لوگون سے موافقت کرکے
انکو اللہ تعالی کی طرف دعوت کرو اگر مانین تو بہتر نہین تو اُن پر جزیہ مقرر کرو اگر وہ بھی قبول نکرین تو اُنسے اللہ کے
لئے جنگ کرنا اور اپنے ہمراہ لوگون کو آنے پر جبر نہ کرو جو خوشی سے آوے اُسی کو لیجاؤ اور جو لوگ مرتد ہوئے تھے انکو اعانت کے

رجب صلوبا کا جنگ

واسطے مت لیجاؤ اگرچہ وے اسلام لائے ہون اور جس امیر پر سے تمھارا گذر ہو گا اُسکو اپنے ہمراہ لیجاؤ خالد محرم کے مہینے مین
یمامے سے نکل کر سیدھا عراق کی راہ لئے یہی مشہور ہی بعضی کہتے ہین یمامے سے مدینے کو گئے پھر وہان سے عراق کی طرف بصرے کی
راہ سے گئے جب بصرے کو پہنچے قطبہ بن قتادہ کو وہان نایب کئے اور کوفے کے نواح مین مثنی بن حارثہ شیبانی کو رکھے اور
صدیق رضی اللہ عنہ انکی مدد کے واسطے بہت سی فوجین روانہ کئے جب وہان کے قریون مین اترے وہانکا حاکم کسری کے
طرف سے جو ابن صلوبا تھا بہت سے کفار کو جمع کرکے جنگ کے واسطے مستعد ہوا آخر ہزیمت پا کے خالد سے رجب کے

حیرہ کا فتح

مہینے مین کرور درہم یا کرور دینار پر صلح کیا اور نافقیا اور بار سما اور کلس وغیرہ قریے قبضۂ تصرف مین آئے وہان سے
نکل کے حیرہ پاس گئے وہان کا حاکم قبیصہ بن ایاس طائی تھا کسری نے اسکو نعمان بن منذر موے بعد وہان کی ناظمی دیا تھا
قبیصہ بولا ہمکو تم سے جنگ کرنے کی حاجت نہین اپنے دین پر رہیگے پر جزیہ دیونگے خالد نے اُنسے نود ہزار درہم پر صلح کئے
اور یہہ اول جزیہ ہی جو دیار عجم سے صدیق کے پاس آیا اور حیرہ مین کسری کی طرف سے عمرو بن عبدالمسیح بن حیان بن نفیلہ
رہا کرتا تھا عرب کے نصارا مین تھا اسکو بھی اسلام کی دعوت کئے اور کہے اسلام لاؤ یا جزیہ دو نہین تو جنگ کے مستعد ہو
عمرو نے دو لاک نود ہزار درم پر صلح کیا پھر خالد کسری کو اور اسکے امرا کو خط لکھ کے مداین کو روانہ کئے مضمون اُسکا
یہہ تھا بہہ خط ہی خالد بن الولید کی طرف سے فارس کے مرزبانون کو جو کوئی تابع ہدایت کا ہو اُس پر سلام ہی اما بعد الحمد للہ کو

حملہ کیا جس نے تمہارے بچھونوں کو توڑا اور تم سے ملک چھین لیا اور تمہاری دشمنی کو بے رونق کیا جو کوئی ہماری نماز پڑھے
اور ہمارے قبلے کی طرف متوجہ ہووے اور ہمارا ذبیحہ کھاوے تو وہ مسلمان ہے اسکے لیے وہ حکم ہے جو ہمکو ہے اور اسکے اوپر وہ لازم
جو ہمارے اوپر لازم ہے اور میرا یہ خط تمکو جب پہنچیگا تو تم جزیہ میرے پاس روانہ کردو تو تمکو ہمارا ذمہ ہے نہیں تو تمہارے سے جنگ
کرنے کو ایک قوم کو بھیجونگا جو زندگی سے موت کو زیادہ دوست رکھتے ہیں جب عجم خط کا مضمون پڑھے تو تعجب کرنے
لگے سیف بن عمر روایت کیا ہے کہ خالد اپنے لشکر کے تین ٹکڑیاں کر کے ہر ایک کو علاحدہ راہ سے بھیجے مثنی بن حارثہ کے
ساتھ ایک ٹکڑی کر کے روانہ کیے انکی ٹکڑی کو راہ بتانے والا ظفر نام ایک شخص کو مقرر کیے بعد دو روز کے عدی بن حاتم کے
ساتھ ایک ٹکڑی دیکے روانہ کئے انکو راہ بتانے والا مالک بن عباد تھا بعد ایک روز کے عاصم بن عمر کے ساتھ ایک
ٹکڑی دیکے روانہ کیے انکو راہ بتانے والا سلمیٰ بن نصر تھا اور سب کو تاکید کیے حُفیر پاس جسکو فرج الہند اور فرج الذہب بھی
کہتے ہیں وہ ابلہ کا نام ہے جمع ہو بعد خالد اپنے تمام لشکر کے ساتھ وہاں چلے انکو راہ بتانے والا رافع نام انکے خمس
تھا ابلہ کا حاکم کسریٰ کی طرف سے ہرمز تھا بڑی شوکت اور قوت والا اور بحر والوں سے جنگ کیا کرتا تھا وہ کافر بہت
سخت اور شریر تھا اسکو خط لکھے اُس نے خط کسریٰ اردشیر پاس روانہ کیا اور بہت سا لشکر جمع کیا اور بعد
قباد کو اور انوشجان کو مقرر کیا یہہ دونوں سردار انکے بادشاہ کے خاندان سے تھے اور لشکر کے لوگ بھاگ
کر کے زنجیروں سے ایک کو دوسرے سے باندھا مسلمانوں نے اس سے فال لیے اور کہے وہ تمہارے سبب میں اپنے مسلمانوں کی تمام
اُٹھا ہزار آدمی کی بھی دشمن کے لشکر کے مقابلے میں اترے اس مقام میں پانی تھا لوگ خالد سے شکایت تشنگی کی کیے خالد
کہے ہم اپنے مخالفوں کو مار کے پانی پر سے ہٹا دیںگے دونوں جماعت میں جو زیادہ صابر ہیں انکو اللہ تعالیٰ پانی دیگا ہنوز سوار
گھوڑوں پر سے نہیں اترے تھے کہ اللہ تعالیٰ مینہہ برسایا جس سے گڑھوں میں پانی ٹھہر گیا لوگ سیراب ہوئے مسلمان خوشی کرنے
دونوں لشکر کا مقابلہ ہوا ہرمز نے پیادہ پا ہو کے اپنے ساتھ مبارزہ کرنے مسلمانوں کو بلوایا خالد بن الولید مبارزے کے
واسطے پیادہ پا اُسے میدان میں نکلے ہرمز نے ہاتھ چلانا خالد نے اُسکو اوڑ لیے ہرمز کی ناگاہ کی فوج اسکو بچانے واسطے خالد پر
حملہ کیے خالد انکے حملے پر متوجہ نہ ہوکے ہرمز کے قتل میں مشغول تھے خالد کے جانے سے قعقاع بن عمرو نے اپنی جماعت لیکر
ہرمز کی اُس فوج پر گر کے انکو ہٹا دئے خالد کے ہاتھ سے ہرمز مارا گیا فارس کا لشکر ہزیمت پاکے بھاگ گیا زنجیروں کے سبب
بھاگ نہ سکے مسلمانوں نے تعاقب کر کے غروب آفتاب تک قتل کرتے رہے انکا اسباب اور ہتیار وغیرہ جو ہزار اونٹ کا بوجھ
ہوگا مسلمانوں کو غنیمت ملا اور انکے میں ہزار آدمی مسلمانوں کی تلوار سے مارے گیے اور بہت لوگ دریا میں کود کے جانا
چاہے پر ڈوب گیے اور قباد اور انوشجان بھاگ گئے خالد فوج کو حکم کیے کہ اسی وقت کوچ کرنا فوج وہاں سے کوچ کر کے
بصرے کے پاس جہاں اب پل ہے اترے اور فتح کی خوشخبری اور غنیمت کا خمس صدیق کے پاس زر بن کلیب کے ہمراہ

ابلہ کی جنگ

جانا بن نوح کو کہتے ہیں جو سالار لشکر کی محافظت [illegible]

روانہ کیئے اور ہرمز کا تاج اور ایک ہاتھی بھی مدینے کو روانہ کیئے جب مدینے کے عورتین ہاتھی کو دیکھین تو تعجب سے
کہنے لگین کیا اللہ تعالی اس جانور کی خلقت ایسی ہی کیا ہی یا وہ مصنوعی ہی پھر صدیق ہاتھی کو زرین کے ساتھ خالد کے
پاس روانہ کیئے اور ہرمز کے بدن پر کا اسباب خالد کو عنایت کیئے اسکی کلاہ پر لاکھ دینار کے جواہر لگے تھے عجم کی عادت
تھی کہ جسقدر منصب بڑا ہوتا اتنے جواہر کلاہ لگاتے ہرمز کا منصب بڑا ہونے سے جواہر بھی زیادہ تھے القصہ خالد پل کے
مقام کے پاس اقامت کرکے امرا کو فوج دیکے اطراف مین روانہ کیئے اور بہت سے قلعے جنگ سے اور صلح سے فتح کیئے اور بہت
سامان غنیمت ملا خالد فقط انکے جنگی لوگون کو قتل کرتے تھے اور مزارعین اور انکی اولاد جو جنگ نہ کرین انکے متعرض

مذار کا جنگ

نہین ہوتے تھے عجم کے بہت سے رعایا مسلمانون کے تابع ہوئے اور صفر کے مہینے مین مذار کا جنگ ہوا اسکا سبب یہ تھا ہرمز
خالد کا خط اور فوج کے آنے کی کیفیت لکھ کے اردشیر کے پاس روانہ کیا تھا اردشیر فازن بن قرباش کے ساتھ فوج دیکے ہرمز کی
اعانت کے واسطے روانہ کیا کمک آنے کے آگے ہرمز مارا گیا اور فوج کو ہزیمت ہوئی بچے سو لوگ تمام فازن کے پاس جمع ہوکے
خالد سے مقابلہ کرنے پر مستعد ہوئے خالد اس پر مطلع ہوکے اسلام کے بہادرون کو لیکے انکے مقابلے واسطے نکلے اور فازن
نے قباد اور انوشجان کو اپنے برنغار اور جونغار پر رکھکے نکلا اور دونون لشکر مذار مین اترے آفتاب جو ستارون کا بادشاہ
ہی افق کے تخت پر جب نکل بیٹھا دونون لشکر صفین آراستہ کرکے میدان مین نکلے عجم اپنے غرور و تکبر سے زر و جواہر مین
مغرق گویا جواہر کا ایک پہاڑ ہی کھڑے ہوئے مردان میدان مین آکے ایک سے ایک مبارزہ کرنے لگے سران لشکر کے سر
جو گان تیغ سے بنے کے مانند اڑنے لگے مسلمانان ایسی شجاعت سے جنگ کیئے کہ رستم اور اسفندیار کے کارنامے پر خط ناکامی کا
کھینچے پھر عجم کے لشکر کا سردار فازن نکل کے مبارز طلب کیا اور قباد اور انوشجان بھی اپنی سرخروئی حاصل کرنے میدان
مین آکے مبارز طلب کیئے خالد میدان مین مبارزے کے واسطے آپ نکلے اس مین اسلام کے شجیع امرا خالد پر سبقت کرکے
آپ روبرو ہوئے کیونکہ خدانخواستہ اگر خالد شہید ہون تو لشکر کا انتظام باقی نہ رہیگا پھر فازن کے مقابلے مین معقل
بن اعشی گئے اور قباد کے مقابلے مین عدی بن حاتم اور انوشجان کے مقابلے مین عاصم آئے اور بایکدیگر توڑ جوڑ کرنے لگے
آخر وے تینون سردار عجم کے مسلمانون کے پہلوانون کے ہاتھ سے قتل ہوکے خاک ذلت پر گرے اور فارس کی فوج بھاگی تیس
ہزار آدمی انکے مسلمانون کی تلوار سے مارے گئے اور بہت لوگ جان بچانے کو پانی مین گر کے بیجان ہوئے خالد مذار مین اقامت
کرکے غنیمت جمع کیئے اور مخالف کی عورتین اور بچے جو ہاتھ لگے تھے سو پکڑ لیئے اور رعایا سے مصالحت کرکے اپنا خراج گذار کیئے
اور سلب قاتلون کو دئے اور غنیمت کا خمس صدیق رضی اللہ عنہ کی پاس سعید بن نعمان کے ہمراہ روانہ کیئے باقی چار خمس سپاہ کو
تقسیم کیئے اسی سبی مین حسن بصری قدس سرہ کے والد حبیب جو نصرانی تھا اور ابو زیاد مولی مغیرہ بن شعبہ کا ہاتھ آئے پھر خالد نے لشکر پر
سعد بن النعمان کو اور جزیے پر سوید بن مقرن کو مقرر کیئے اور کہے تم جاکے حفیر پاس ہو تا محصول جو آتا ہی تم پاس جمع

ولجہ کی جنگ

دوڑائے اور آپ جاسوسوں کو اطراف و جوانب میں روانہ کر کے دشمنوں کے منتظر بیٹھے اور اسی مہینے میں ولجہ کا جنگ ہوا اسکا
سبب یہ تھا کہ اردشیر کو ہرمز کے قتل کی خبر پہنچی اسنے یہاں کے بڑے پہلوان کو جس کا نام اندرزغر تھا جو دشمنوں کی اولاد میں
میدان میں پیدا ہوا تھا بڑا لشکر دیکے روانہ کیا اور اُسکے پیچھے دوسرا امیر کمک کے واسطے جس کا نام بہمن جاذویہ تھا روانہ کیا
دونوں لشکر نکل کے ولجہ نام ایک مقام کسکر سے متصل جنگل کی طرف تھا وہاں جا اترے خالد یہ کیفیت سنکے اپنے مقام پر ایک کو
رکھے اُسکو تاکید کیے کہ ہوشیار رہو اور غفلت نہ کرو اور آپ لشکر لیکے روانہ ہوئے اور دشمن کے مقابل جا کے اترے دوسرے روز
جنگ شروع ہوا معرکے سے ایسا گرد و غبار اٹھا کہ رائی جو دانکے آسمان میں گیا تلواروں کی چمکات بجلیاں سی چمکنے
لگیں اور چوطرف آدمیوں کے خون سے نہریں بہنے لگیں سابق کے جنگ سے یہ جنگ بہت صعب تھا دونوں فریق کو گمان ہوا
کہ اب صبر کرنے کی ہمکو طاقت نہیں اور خالد آپ میدان میں نکل کے مبارزت کے واسطے عجم کو طلب کرتے اور اُسکو مار کے
دوسرے کو طلب کرتے جاتے انکے یوں ہزار آدمی کو قتل کیے اُن مردوں کی پیٹ تکیہ لگا کر بیٹھ گئے اور خالد اپنی فوج سے
دو ٹکڑیوں کو کمین گاہ میں رکھے تھے وقت پر وے آنے سے خالد کو نہایت اضطراب ہوا اسی اضطراب میں تھے کہ کمین گاہ کی
فوج دونوں طرف سے آن پہنچی عجمیاں بے اختیار بھاگنے لگے نتیجہ یہ کہ خالد کی فوج اور روبرو سے کمین گاہ کی فوج انکو گھیر لی
ایسے کوئی شخص باقی نہ رہا جان چل اور کتوں کا حصہ نہ رہا باقی کافروں کے ستر ہزار آدمی مارے گئے اور اندرزغر اپنی جان بچا کے
بھاگا آخر تشنگی سے جنگل میں مرا خالد رضی اللہ عنہ لوگوں کو جمع کر کے خطبہ پڑھے اُسکا مضمون یہ تھا دیکھو عجم کے
شہروں میں غلہ اناج کس وفور سے ہے تمہارے ملکوں میں سختی اور قلت ہے واللہ اگر جہاد جس کی بنا اللہ کی راہ اور اسلام کی
دعوت میں ہے ہوتا تو عقل کا مقتضا یہ تھا کہ ہم ایسے جنگ کریں اور انکے ملکوں کو چھین لیں تا انکی فراغت ہمکو حاصل
ہووے بھوک اور سختی میں انکو چھوڑ دیں تو تمہارے کاموں کو گراں جانتے ہیں فراغت کے ساتھ اسلام کی دعوت اور اس
لئے جہاد اور آخرت کی خوبیوں کی طلب ہو تو اس کے برابر کوئی کام نہیں القصہ خالد جنگ سے فراغت پا کے خمس کا
خمس صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس روانہ کیے باقی کے چار خمس لشکر میں تقسیم کیے اور فلاحین اور انکی ذریت کے متعرض ہو کے
اُن پر خراج مقرر کیے اور اسی مہینے میں الیس کا جنگ ہوا خالد ولجہ کی جنگ میں بکر بن وائل کے عرب جو نصاریٰ تھے

لیس کا جنگ

اور عجم کے ساتھ شریک تھے بہتوں کو قتل کیے انکے تمام قبائل جمع ہو کے خالد سے جنگ کرنے پر مستعد ہوئے عبد
الاسود عجلی جو تمام قبیلوں کا سردار تھا اور مسلمانوں سے بڑی عداوت رکھتا تھا اور اُسکا ایک لڑکا بھی اگلے جنگ میں
مارا گیا تھا عجم سے مدد چاہا اردشیر انکی کمک کے واسطے جابان کے ساتھ ایک بڑا لشکر روانہ کیا مخالف کی فوج ایک
مقام میں جس کا نام الیس تھا جمع ہوئی خالد انکے جمع ہونے کی خبر سنکے اپنے پہلوانوں کو لیکے روانہ ہوئے الیس میں جا پہنچے
تو دیکھے کہ کھانے دسترخوان پر رکھا جاتے ہیں اور کھانے کا تہیہ کر رہے ہیں خالد کو دیکھتے کسریٰ کا امیر جابان

بولا اب بہتر یہی ہی کہ ہم کھانا چھوڑ کے جنگ کے واسطے نکلین دوسرے لوگ کہے کھانا تیار ہی اُسکو کھا لینا غرض خالد کو خاص تمنا
جنگ کا قصد نہ کیئے خالد اپنے لشکر کے قلب سے نکل کے بلند آواز سے پکارے عرب کے شجع مرد کون ہن میرے مبارزے کے
واسطے آوین پھر ایک ایک کا نام لیکے جنگ کو بلانے لگے مارے ڈر کے کوئی نہ نکلا مگر ایک شخص بنی خدرہ کا جسکا نام مالک
بن قیس تھا مقابلے مین آیا خالد اُسکو بولے ای جبش کے بچے کیا تجھکو اتنی جرأت ہوئی کہ تو میرے مقابلے کو آیا پھر
ایک مار مین اُسکا کام تمام کیئے عجم گھبراہت سے کھانا نہ کھا کے مقابلے پر آئے اور دونون لشکر مین جنگ شروع ہوا
مسلمانان ثابت قدم ہو کے داد مردی اور شجاعت کی دیئے اور خالد کہے یا اللہ مین نذر کرتا ہون اگر تو انکی مشکیان
باندھنے کی ہمکو قدرت دیوےگا تو جس مین قادر ہونگا اُسکو قتل کرونگا اور انکے لہو سے ندی بہاؤنگا عجم منتظر تھے
کہ بہمن لشکر لیکے کمک کو آتا ہی لیکن وہ نہ آیا پھر اللہ تعالی نے مسلمانون کو اتنا غالب کر دیا کہ انکے مشکیان باندھین
تب خالد منادی کروائے کہ انکو قتل نہ کرکے اسیر کرلو جو کوئی اسیر ہونے سے انکار کیا اُسکو قتل کرو پھر مسلمانون کے
سوار کفار کی فوج کو اسیر کرکے لانے لگے خالد چند شخص کو متعین کیئے کہ اُن اسیرون کو نہر مین لیجا کے گردن مارنا اور
نہر کا گٹا باندھ کے اُسکا پانی دوسری طرف پھیر دیئے اور تین روز تک کفار کو پکڑ لا کے قتل کرتے تھے شمار مقتولون کا
ستر ہزار ہوا اور بعضون کے قول سے ایک لاکھ پچاس ہزار آدمی کفار کے مارے گئے اور خون منجمد ہو جانے سے بہا نہین تب لوگ
خالد کو کہے خون نہ بہیگا جب تک پانی اُسپر جاری نہ کرین پانی بہاؤگے تو تمہاری قسم ادا ہوگی تب پانی کو اُسپر سے
جاری کیئے اور خون بہنے لگا اور اُسی پانی سے چکی پھیری اُس روز سے اُس نہر کا نام نہر الدم کرکے مشہور ہوا اور
جنگ سے فتح ہوئے بعد کھانا عجم کا جو تیار تھا مسلمان اُسکو کھائے انکے دستر سر گردے نان کے بہت ہی سفید دھرے تھے
اعراب اسکو سمجھتے کہ وہ کپڑون کے ٹکڑے ہان سنہری لوگ کہے جسکو عرب رقیق العیش کہا کرتے تھے سو یہی ہی پھر اُس
روز سے اُس قسم کے نان کو رُقاق کہنے لگے سابق مین اُسکو قُرن کہتے تھے الغرض اس جنگ مین بہت سی غنیمت
ہاتھ آئی انعامات دیئے سوارون کے حصے مین فی نفر دیڑہ ہزار درہم ملے اور خالد بخش دے اور خمس کو جندل عجلی کے ہمراہ
صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس روانہ کیئے صدیق رضی اللہ عنہ فتح کی خوشخبری سنکے جندل کو ان بردون سے ایک باندی مرحمت کیئے
اور صدیق فرمائے ای قریش تمہارا شیر شیرون کو شکار کیا خالد بن ولید سے شخص کو پھر عورتین نہ جنینگی القصہ خالد وہان
کے رہکے اطراف و نواحی والون کی تنبیہ کیئے اللہ تعالی نے خالد کی ذات بابرکات کو اسلام کی عزت اور کفار کی ذلت
واسطے پیدا کیا تھا اتنے جنگون سے انکو کچھ سستی اور ملال نہ ہوا اور انکی قوت اور شہامت روز بروز ترقی پذیر تھی پھر خالد
وہان سے نکل کے خورنق مین جا کے اترے اور اپنے فوجین اطراف و نواحی مین روانہ کیئے اور حیرہ کے علاقے کے بہت سے
قلعے صلح سے اور جنگ سے فتح کیئے اور عمر بن عبد المسیح بن نفیلہ جو عرب کے نصارا کا ناظم تھا صلح کے واسطے خالد کے پاس آیا

[illegible]

خالد کا زہر کھانا اور اسکا اثر نہ کرنا

خالد اسکے پاس دیکھے ایک کیسہ ہی پوچھا اس میں کیا ہی بولا اس میں زہر ہلاہل ہی اُسکو چاکھتے ہی آدمی مرجاتا ہی خالد نے پوچھا
کہ واسطے اُسکو ہمراہ رکھا ہی بولا میری قوم کی کچھ بے عزتی ہو تو میں اُسکو کھا کے جان دیدوں تا اُنکی بے عزتی نہ دیکھوں
خالد نے زہر اسکے ہاتھ سے لیے اور کہے اجل آوے تو کوئی بچتا نہیں تا اور بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرِ الْأَسْمَاءِ رَبِّ الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ
الَّذِي لَيْسَ يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ دَاءٌ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ کہکے اسکو کھا جانا چاہے امرا چاہے کہ خالد کو وہ زہر کھانے نہ دیں
خالد جلدی کرکے اُسکو کھا گئے زہر اُن پر کچھ اثر نہ کیا ابن بقیلہ یہ دیکھکے بولا ای گروہ عرب تم میں سے ایک شخص
بھی ہوگا تو جس ملک کو لینا چاہیگا تو لیگا اور حیرہ والوں کو بولا اس مرد کا اقبال میں دیکھا جو کہ کوئی اسکے مقابلے میں ٹہر

ابن بقیلہ کے بیٹی کا قصہ

نہ سکیگا بہتر ہی کہ صلح کرنا پھر خالد نے ایسے صلح کیے اور چار لاکھ درہم بعد اُنسے لیے صلح کے وقت ایک بات ماجرا گذرا
اُسکو ہم یہاں لکھتے ہیں صحابہ میں ایک شخص تھا اسکا نام شریک تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دن
بیٹھا تھا کہ ذکر حیرے کا درمیان آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے حیرہ کے حویلیوں کے کنگرے کتوں کے دانتوں کے
مانند سفید ہیں عنقریب اسکو تم لوگ فتح کروگے شریک کہا یا رسول اللہ فتح ہو تو بقیلہ کی لڑکی مجھے دینا حضرت فرمائے اسکو
تجھے میں بخشا جب فتح ہوئی شریک لگے اُسکا دعوی کئے اور صحابہ سے دو شخص شریک کے قول کو گواہی دئے پھر خالد صلح
شرطوں میں یہ بھی شرط کئے کہ بقیلہ کی بیٹی کرامہ اسکو دینا لوگ بیزار ہوئے اور بولے اسّی برس کی بوڑھی عورت
لیکے تو کیا کریگا اِسی گفتگو میں بیٹی کرامہ بولی شاید وہ مجھے میری جوانی کے وقت دیکھا ہوگا مجھکو دیدو اب میں اُسکو تماشا
دیکھنے نکل آئی ہوں پھر اُس عورت کو شریک کے حوالے کئے جب اُسکے پاس گئی تو بولی میں اسّی برس کی ہوں تو مجھے لیکے
کیا کریگا کچھ پیسا دلا دیتی ہوں مجھے چھوڑ دے شریک بولا واللہ دس سو درم سے کم نہ لونگا بوڑھی مکر سے کہنے لگی بہت
بہت ہی پھر اپنی قوم کے پاس جاکے ہزار درم اُسکو لاکے دی اُسنے پیسا لیکے اسکو چھوڑ دیا لوگ شریک پر ملامت
کرنے لگے کہ تو ایسا کم کیوں مانگا اگر لاکھ درم مانگتا تو بھی دیتی بولا دس سو سے کوئی عدد زیادہ نہ ہوگا کرکے میں سمجھا پھر خالد
پاس جاکے کہا میں اُسیسے بہت عدد کا ارادہ کیا تھا خالد بولے تیرا کچھ ارادہ تھا اللہ تعالی کا کچھ ارادہ تیری ظاہر بات پر حکم
کرینگے تو جو ارادہ کیا سو تیرے ہی پاس ہے اللہ جانتا ہی القصہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ایک سال تک حیرہ کے بندوبست میں

جریر بجلی عراق کو کمک واسطے آنا

اور مخالفوں کے تعاقب میں رہے دہقانوں پر جزیہ اور خراج لگائے خالد کی ہیبت عجمیوں کے دلوں میں ایسی تھی کہ ایک نام
جو کہتے تھے شعبی سے روایت کیا ہی کہ جب حیرہ کا ملک خالد نے فتح کئے آٹھ رکعت نماز ایک سلام سے پڑھے اور جریر
جریر بن عبداللہ بجلی آکے خالد کے لشکر میں داخل ہوئے انکے آنے کا سبب یہ ہوا کہ صدیق رضی اللہ عنہ انکو شام کی طرف خالد بن سعید
بن العاص کے ہمراہ روانہ کئے تھے پھر خالد بن سعید سے رخصت لئے کہ میں صدیق کے پاس جاتا ہوں اور اپنی قوم بنی بجیلہ کے
لوگونکو جمع کرتا ہوں جب صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس گئے صدیق اُن پر غصہ کرنے لگے کہ کیوں تم میرے بلا حکم آئے ہو

قتل شیرویہ اور اردشیر کی تک

اور کہ اللہ کی رضامندی جس کام مین ہی اُس سے تم مجھے بھیجتے ہو پھر انکو عراق کی طرف خالد کے پاس روانہ کئے اور اسی
ایام مین فارسیون نے شیرویہ اور اردشیر کو قتل کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم عجم کے پادشاہ خسرو پرویز کو نامہ لکھے تھے اُس نے حضرت کے نامے کو
پھاڑ ڈالا آپ سنکے فرمائے کہ انکا اقبال نامہ بھی پھٹ جائیگا غرض سنہ نون ہجری مین عجم نے خسرو پرویز کو قید کرکے قتل کئے
اور اسکے فرزند شیرویہ کو تخت پر بٹھلائے آٹھ مہینون کے بعد اُسکو قتل کرکے اُسکے فرزند اردشیر کو تخت پر بٹھلائے ڈیڑھ سال کے
بعد اسکو بھی قتل کئے شیرویہ جب تخت پر بیٹھا اپنے بھائیون وغیرہ کو جو دانشمند تھے قتل کرچکا تھا اب لائق تخت کے کوئی باقی
نہ رہا انکے یہان کا امیر جسکا نام فرخ خان تخت پر بیٹھا اور اپنا لقب شہر بار ٹھہرایا عجم اُسکی طاعت کرنے مین سرکشی
کرنے اور بابکدیگر اختلاف کرنے لگے کہ بادشاہ کس کو بناوین مگر خالد اپنے دار السلطنت پر یورش کرنا کرکے گھات باندھنے
ایک سر لشکر روانہ کئے خالد انکا اختلاف سنکے مرزبانون کو خط لکھے کہ تم دین اسلام مین داخل ہو تمھارا ملک باقی رہیگا یا جزیہ دینا
قبول کرو نہین تو تمھارے سر پر ایسے لوگ کو لیکے پہنچتا ہون کہ انکے پاس جینے سے مرنا عزیز ہی مرزبان خالد کا خط دیکھے اور انکی شجاعت

انبار کا فتح

اور جرأت سے متحیر ہوئے پھر خالد وہانسے نکل کے انبار کو گئے فرس کی طرف سے شیرزاد نام وہانکا حاکم تھا بہت عقلمند خالد
جاکے شہر کا محاصرہ کئے اُس قلعے کو بڑی خندق تھی جب خالد کا لشکر وہان پہنچا اسکے گرد و نواح کے اعراب خالد سے جنگ پر
مستعد ہوئے خندق کے پاس جانے منع کئے خالد نے انکو ہزیمت دیکے خندق کے پاس پہنچے اور قلعے کے لوگ فصیلون پر آکے
کھڑے ہوئے خالد حکم کئے کہ انکو تیرون سے مارو پھر تیرین مارکے ہزار آدمی کی آنکھہ پھوڑے کفار پکار اُٹھے انبار والون کی آنکھین
پھوٹ گئین اس لئے اِس جنگ کا نام غزوۂ ذات العیون رکھے اور شیرزاد خالد سے صلح کا پیغام کیا اور خالد جو شرطین کئین
اسکو قبول نہ کیا پھر خالد حکم کئے ردی اونٹون کو ذبح کرکے خندق مین ڈالو اور ردی اسباب جو کچھ ہی اسکو بھی اس مین ڈالو
بموجب حکم کے خندق بھر دئے لشکر اُسپر سے چل کے قلعے کے قریب پہنچا شیرزاد یہہ دیکھکر گھبرایا اور خالد جو شرطین کرتے
تھے اسکو قبول کیا اور کہا مجھے کچھ تعرض نہ کرکے اپنے امن کی جگہہ پہنچانا خالد اُسکو قبول کئے اور اُسکی امن کی جگہہ پہنچا دئے

صحابہ کی تعلیم لکھنا

او خالد انبار پر مسلط ہوکے چند روز لشکر کو آرام دئے اور وہانکے عربون سے صحابہ عربی خط لکھنا سیکھے وہ لوگ بنو ایاد سے خط
لکھنا سیکھے تھے بخت نصر نے عراق عرب کو جب سے ویران کیا تھا تب سے وے وہان رہتے تھے پھر خالد انبار مین زبرقان بن

عین التمر کا فتح

بدر کو نایب کرکے عین التمر کا قصد کئے وہانکا ناظم مہران بن بہرام تھا عربون کی بہت سے جماعتین اسکے پاس جمع تہین
بنی نمر اور بنی تغلب اور بنی ایاد اور بنی فہم کے قبیلے والے عرب وہانکے اطراف و نواحی مین رہتے تھے انکا حاکم عقبہ بن ابی عقبہ تھا
جب خالد کا لشکر نزدیک آتا پہنچا عقبہ نے مہران کو کہا عربون کو عربون کے ساتھ جنگ کرنے کا خوب ڈھب معلوم ہی ہمکو خالد کے
مقابل کرو بہرام کہا بہت خوب اور تمکو احتیاج ہووینگی تو مین کمک بھی کرونگا عجم کے سردارون نے اسباتکو پسند نہ کئے
بہرام کہا وہ لوگ خالد سے جنگ کرکے اگر غالب آوین تو تمھارا مقصود حاصل ہوا اگر ہزیمت پاوین تو ہم تازہ دم رہتے ہین خالد سے

مقابلہ کرینگے اُنکا لشکر تو ماندہ ہو جاویگا ہم غالب آویگے عقہ اس بات کو پسند نہ کیا پھر عقہ نے خالد کے مقابلے میں آ کے اپنے جا

اور جو رعایا کی فوج کو کہا کہ تم اپنے مقام کی محافظت کرو میں جا کے ایک قلب کی فوج پر یورش کرتا ہوں اور اپنے ساتھ کی

فوج کو کہا کہ تم میری مدد سے رہو خالد آپ تنہا جا کے عقہ پر حملہ کیے وہ اپنی صفوں کو آراستہ کرنے میں مشغول تھا اسکو

اسیر کیے اُنکا لشکر جنگ کرکے بھاگا بہت سے لوگ اسیر ہوئے خالد قلعے پر یورش کرنے چلے مہران نے عقہ کے لشکر کی

ہزیمت سنکے قلعہ خالی چھوڑ کے بھاگا وہاں کے کئی لوگ اعراب نصرانی مذہب رکھتے تھے قلعے کا دروازہ کھلا ہوا دیکھ

قلعے پر مسلط ہوئے خالد انکا ایسا محاصرہ کئے کہ قافیہ تنگ ہوا تب لاچار ہوکے صلح کا پیغام کئے خالد نے نہ مانا اور کہے پیر حکم کو جو

مانگا اُسے صلح کرتا ہوں پھر وے اُسکے حکم پر اترے عقہ اور مہران اور دوسرے جنگیوں کو قتل کئے اور قلعے میں جو کچھ تھا غنیمت

ملی اور انکے کنیسے میں گئے وہاں چالیس لڑکے انجیل پڑھتے تھے اور کنیسہ کا دروازہ بند تھا دروازے کو توڑ کے اُن لڑکوں کو

حمران اور سیرین کا احوال

امرا میں تقسیم کئے انہیں میں حمران تھا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو انکے خمس میں ملا اور سیرین تھا والد محمد بن سیرین کا

انس بن مالک انکو لیے اور ایسے چند غلام سب ہو نکلے جن کی اولاد میں بڑے بڑے علما پیدا ہوا اور اسی جنگ میں

بشیر بن سعد کی شہادت

نعمان کے والد بشیر بن سعد خزرجی شہید ہوئے عقبۂ ثانیہ میں اور اسکے بعد کی مواقع میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

حاضر ہوئے کہتے ہیں کہ انصار میں اول وہی ایمان لائے اور سقیفہ میں صدیق کی بیعت کے اول کیے اور خالد کے ساتھ

انکے تمام جنگوں میں شریک تھے اس جنگ میں شہید ہوئے القصہ خالد خمس اور سبی کو ولید بن عقبہ کے ساتھ صدیق رضی اللہ عنہ

پاس روانہ کئے صدیق رضی اللہ عنہ نے ولید کو عیاض بن غنم کی مدد کی خاطر بھیجے عیاض بن غنم دومۃ الجندل کا محاصرہ

کیے تھے عراق کے جانب سے کفار کی فوج آکے عیاض کی راہ بند کئی عیاض نے ولید سے کہے بعضی تدبیر سے لشکر بہتر

رہتی رہے تم مجھے کچھ تدبیر بتلاؤ ولید نے کہا خالد تمہارے سے قریب ہیں انکو خط لکھو تا اپنے یہاں سے تمہاری کمک کے واسطے

دومۃ الجندل کا فتح

فوج بھیجیں پھر خالد کو خط روانہ کئے خالد عین التمر کے جنگ سے فراغت پاکے اُس کے بندوبست میں مشغول تھے کہ خط پہنچا

خالد یوں جواب لکھے کہ تم ہمارا تھوڑا انتظار کرو ہمارے سوار عنقریب پہنچتے ہیں پھر خالد عین التمر میں عویمر الکاہن الاسلمی کو نائب

چھوڑ کے دومۃ الجندل کی طرف آئے ادھر دومہ والے خالد کے آنے کی خبر سنکے بہرا اور تنوخ اور غسان اور کلب وغیرہ

قبیلے والوں کو مدد کے واسطے بلوائے ابن الایہم غسانی نے غسان اور تنوخ کی قبیلے والوں سے دومہ کو بھیجا دومہ میں دو شخص بڑے

تھے لوگ انہیں کے پاس جمع ہوئے تھے ایک اُکیدر بن عبد الملک دوسرا جُودی بن ربیعہ اکیدر بولا خالد کے احوال سے میں

خوب واقف ہوں جنگ میں اُسکے مانند استقامت والا اور شجیع کوئی نہیں جو اسکے چہرے کو دیکھتا ہی ہزیمت پاتا

اُس سے جا جیتے تم ہو نہیں سکتا اگرچہ تری جمعیت والا بھی ہو میرا کہا مانو اور اُسسے صلح کرو نہیں پچھتاؤ گے لوگ

اسکی بات نہیں مانے اکیدر بولا خالد کے ساتھ جنگ کرنے کی مجھ کو تاب نہیں اور دومہ کو چھوڑ کے بھاگا خالد دومہ کے

[illegible]

قریب آگئے تھے عاصم بن عمرو کو اسکے پکڑنے واسطے روانہ کئے عاصم اکیدر کو اسیر کرکے لائے خالد بن الولید اسکو قتل کئے یہ اکیدر
وہی ہی جسکو اسیر کرنے کی خاطر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبوک سے خالد کو روانہ کئے تھے اور وہ گورخر کے شکار کے
واسطے شب کو نکلا تھا خالد اُسکو شکار کرکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر کئے اکیدر آپ سے صلح کیا اور جزیہ دینا قبول
کیا بعضی کہتے ہین کہ وہ اسلام لایا بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کے وقت مین مرتد ہوا آخر خالد نے اُسکو قتل کئے اور اسکا
مال و اسباب لوٹ لئے القصہ خالد اپنے لشکر کے دو ٹکریان کرکے ایک ٹکری عیاض بن غنم کے ہمراہ کئے اور ایک ٹکری اپنے ساتھ
رکھے دومہ والون کا حاکم جودی بن ربیعہ تھا تمام قبیلون کو لیکے مقابلے مین آیا اور ہر قبیلے کے ساتھ اسکا امیر تھا خالد نے
دونون ٹکریون کو حکم فرمائے دو طرف سے حملہ کرو پھر ایک طرف سے عیاض بن غنم حملہ کئے اور ایکطرف سے خالد اور دومہ کو
بیچ مین لئے خالد کے اوّل حملہ مین جودی اسیر ہوا اور اقرع بن حابس نے ودیعہ کو اسیر کیا کفار بھاگ کے قلعے مین پناہ لئے
قلعہ چھوٹا تھا سب کو کفایت نہ کیا جتنے اندر سمائے سو رہے باقی تمام قلعے کے باہر اٹک گئے بنی تمیم نے ان لوگون پر رحم
کرکے انکو اناج دانے کی اعانت کئے لوگ بچ کے بھاگے اس عرصے مین خالد پہنچے پس ماندگان کو قتل کرکے فرمائے کہ جودی
اور اسکے ساتھ والون کی گردن مارو مگر بنی کلب کے اسیرون کو قتل نہ کئے کیونکہ عاصم بن عمرو اور اقرع بن حابس اور بنی تمیم
انکو پناہ دئے تھے کیون پناہ دئے کرکے خالد کے اور عاصم کے درمیان کلمہ و کلام ہوا خالد کہے کیا تم لوگ جاہلیت کے
احکام کی محافظت اور اسلام کے احکام کو ترک کرتے ہو عاصم بن عمرو کہے تم ان لوگ کا حسد کرتے ہو اور انکو
شیطان کی طرف بھیجتے ہو القصہ خالد جاکے قلعے کے دروازے کو توڑے اور جتنے لوگ اُسمین تھے سبھون کو قتل کئے
اور انکے لڑکے بالون پکڑ کے مسلمانون کے پاس حراج کئے جودی کی لڑکی نہایت جمیلہ تھی اُسکو خالد مول لئے اور دومہ کے
بندوبست کے واسطے آپ ٹھہرے اقرع بن حابس کو انبار کی طرف روانہ کئے جب دومۃ الجندل کا بندوبست ہوا خالد وہان سے
نکل کر حیرہ کو روانہ ہوئے خالد کے آنے سے وہان کے زمیندار بہت خوش ہوئے خالد دومہ کو جانے کی خبر سنکے عجم نے فرصت
غنیمت جانے اپنی فوج اور جزیرے کے عربون کو جلد بلاکے چاہے انبار کو زِبرقان کے ہاتھ سے جو خالد کا نایب تھا چھین لین
زبرقان اس بات پر آگاہ ہوکے قَعقَاع بن عمرو کو جو حیرہ پر خالد کی طرف سے نایب تھا لکھ بھیجا قعقاع نے عبد اللہ بن فدکی
السّعدی کو لکھا کہ تم اپنے لشکر کو لیکے حصید کے پاس یلغار جاؤ اور عُروَہ بن ابی الجَعْد بارقی کو خنافس پر روانہ کیا اِس عرصے مین
خالد حیرہ کو پہنچے انکا عزم مصمم تھا کہ مداین کو جو کسری کا دار السلطنت ہی مسخر کرین لیکن صدیق کا حکم نہ ہونے سے اور
عجم جمعیت کرکے آنے سے اُسکا قصد بالفعل موقوف رکھ کے قعقاع بن عمرو کو میر لشکر کرکے حصید کو روانہ کئے اور روزبہ
عجم کا لشکر لیکے حصید مین اترا اور اُسکی کمک کو زرمہر بری فوج لیکے آیا تھا جب شاہ افلاک تخت مشرق پر جلوس فرماہوا
اور سیاہ نقاب شب کا منہہ پر سے نکال کے عالم کو روشن کردیا اسلامیان اور کسرایان میدان مین صفوف آراستہ کئے

حصید و روضہ مضیح کی جنگ

تو جنگ و جدال کا گرم ہوا مسلمانوں کی تیغ کا تاب لا کے عجم جنگ سے رو گرداں ہوئے اور بھاگنے لگے بہت لوگ
مسلمانوں کی تلوار خونخوار سے ہلاک ہوئے زرمہر کو قعقاع نے آپ قتل کیا اور عصمہ بن عبداللہ ضبی نے روزبہ کو قتل کیا
اور بہت سی غنیمت اہل اسلام کے ہاتھ آئی اور عجم بھاگ کے حصافس میں پناہ لیا چاہتے وہاں ابولیلی فدکی السعدی کو دیکھ
بھاگ کر مصیخ کو گئے وہاں کچھ دم لینے نہ پائے تھے کہ اتنے میں سیف اللہ خالد بن الولید اپنے سپاہ کو لیکے ان پر آپہنچے اور لشکر کو تین
ٹکڑیاں کرکے عجمیوں پر جو جوانی کی نیند میں پڑے سوتے تھے آ گرا اور تمام کو قتل کیے مگر چند لوگ جان بچا کے بھاگ گئے اتنے قتل
میں کی مانند مذبوح ہوکے پڑے تھے ابن جریر نے عدی بن حاتم سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص عجم کا جسکا نام قرقوس بن
نعمان نمری تھا اپنے گرد خود شخصوں کو بیٹھا کے شراب کے پیالے بھر بھر کے انکو دیتا تھا اور آپ بھی پیتا تھا اور کہتا تھا دیکھو خالد کے
لشکر آنیکا ایسے وقت پر کوئی شراب پیگا پھر بولا اب رخصت کی شراب ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے بعد ہم نہ پئینگے اور ایک شعر
پڑھتا تھا اسکا مضمون یہ ہے صبح روشن ہونے کے قبل مجھے پیالہ پلاؤ شاید ہماری موت قریب پہنچی ہو اور مجکو معلوم نہ ہوا
پھر لوگ لشکر کے گھر میں گھس کے اسکو قتل کیے اور اسکی دست کو پکڑ لئے اس جنگ میں دو شخص مسلمان تھے اور انکے ساتھ عہد ہوا
رضی اللہ عنہ کا امن نامہ تھا وے بھی مارے گئے ایک تو عبدالعزی بن ابی رہم بن قرواش انکو جریر بن عبداللہ قتل کئے
اور ایک لبید بن جریر اسکو کوئی دوسرا مسلمان مار ڈالا یہ خبر صدیق کو پہنچی پھر ان دونوں کی دیت دلوا دی اور انکی
اولاد کی پرورش کے واسطے حکم لکھ بھیجے اسکے سبب سے عمر رضی اللہ عنہ صدیق کے پاس خالد کی شکایت کیے صدیق فرمائے
حربیوں کے ملک میں جو مسلمان جاکے رہے تو اسکا یہی حال ہوگا انکو کیا ہوا تھا جو مشرکوں کے ہمسایہ میں جاکے رہے
حدیث میں آیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں بری ہوں اس شخص سے جو مشرکوں کے شہر میں رہا اور دوسری
حدیث میں آیا ہے کہ لا تتراءی ناراهما ان دونوں کی آتش ایک دوسرے کو نہ دیکھے یعنی مسلمان ایسی جگہ نہ رہیں کہ انکے چولہے
کی آتش کافروں کو نظر آوے القصہ خالد وہاں سے فراغت پاکر ثنی اور زمیل کا قصد کئے تم سوتے تھے ان پر شبخون کرے
اور عجم اور اعراب جس قدر تھے سبھوں کو قتل کیے ایسے کوئی نہ بھاگا یہاں تک کہ انکی خبر لیجانے والا کوئی نہ رہا پھر خالد نے
خمس اور سبی کو صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس روانہ کیے انہی سبی میں ربیعہ بن بجیر تغلبی کی بیٹی کو علی مرتضی رضی اللہ عنہ خرید کئے
انکو اسکے شکم سے عمر اور رقیہ پیدا ہوئے اسکے بعد فراض کا جنگ ہوا اسکا سبب تھا کہ خالد اس جنگ سے فراغت کر
اسی فوج لیکر فراض کو گئے وہ حد فاصل تھا شام اور عراق اور جزیرہ کے درمیان وہاں رمضان کا تمام مہینا اوا کیے
اور جہاد کی واسطے رمضان میں افطار کیئے رومیوں کو معلوم ہوا کہ خالد ہماری سرحد کے قریب آپہنچا رومیوں کے گرم
ہوکے لشکر جمع کئے اور تغلب اور ایاد اور نمر کے قبیلے والوں سے کمک مانگے اور خالد کے جنگ کے ارادے سے نکلے ذوالقعدہ کی
پندرھویں کو فراض کو پہنچے دونوں لشکر کے درمیان فرات کا دریا حائل تھا رومیوں نے خالد کو کہے تم دریا پار کر آؤ

[illegible] کا قصہ

دو مسلمانوں کے مارے جانیکا قصہ

ثنی اور زمیل کی جنگ

فراض کا جنگ

خالد کا حج کو مخفی کرکے جانا

خالد کہے ہم نہین آئنے تمکو منظور رہو تو تم بیرو روم نے دریا پر آئے دونون لشکر مین جنگ شروع ہوا مسلمانون نے مخالف کی کثرت پر نظر نہ کرکے ثابت قدم رہے اور اللہ تعالی پر اعتماد کرکے اپنی تیغ خون آشام کفار کے لہو سے سیراب کئے اور رومیان بھی اپنے تئین مرد میدان سمجھہ کے مقدور بھر جوانمردی بتلائے آخر جب فتح ونصرت کی ہوا مسلمانون کے پرچم پر بہنے لگی روم کا لشکر بھاگا مسلمان دلیر ہوکے خوب شمشیر زنی کئے اور انکے لاکھہ بھر آدمی کو معرکے مین مار کے ڈالے خالد فراض مین دس روز مقام کرکے ذو القعدہ کی پچیسوین کو لشکر کو حیرہ کی طرف بھیجے اور ایراول پر عاصم بن عمران کو اور چنداول پر شجرہ بن الاغر کو مقرر کئے اور آپ کسیکو خبر نہ کرکے تھوڑے لوگ کو ہمراہ لیکر مسجد الحرام کا قصد کئے اور ایسی راہ مین جو آج تک کوئی نہین گیا تھا چلنے لگے خدا کے فضل سے اس بے راہی مین کچھہ انکا ضرر نہ ہوا پھر حج مین شریک ہو کے حج کے مناسک ادا کرکے انکی چنداول کی فوج ہنوز حیرہ کو نہین پہنچی تھی کہ آپ حیرہ مین داخل ہوئے اور صدیق رضی اللہ عنہ کو بھی انکے حج کو آنے کی خبر معلوم نہ ہوئی مگر حجاج کا قافلہ مدینے کو جب آیا تو معلوم ہوا کہ خالد نے بے اجازت جسارت کرکے مکے کو آئے تھے صدیق رضی اللہ عنہ خالد کو عتاب آمیز نامہ بھیجے کہ تم لشکر کو چھوڑ کے بے اجازت کیون نکلے اور اسی عتاب کے پاداش مین ان کو عراق کی امارت سے پھیر کے شام کے جہاد کے واسطے جانے کا حکم کئے اور اُس خط مین لکھے ابو سلیمان تم جو بہ نیت کئے اور اللہ کی راہ مین چلے ہو تمکو مبارک ہووے تم اتمام کرو اللہ تمھارا اجر تمام کریگا اور پندار نہ کرنا پھر اللہ کے پاس خاسر اور مخذول ہوگے اور عمل پر شاد نہ ہونا اللہ کی منت ہی وہی جزا دینے کا مالک ہی اس خط کو خالد دیکھہ کے کہے یہہ اعیسر کا یعنی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا کام ہی عراق کی فتح میرے ہاتھہ پر ہوتی ہی سو دیکھہ کے انکو رشک ہوا اور مثنی بن حارثہ کو عراق پر اپنی طرف سے نایب رکھکے آپ شام کی طرف روانہ ہوئے مثنے کے ساتھہ لشکر تھوڑا رہگیا عجم کے اندیشے سے مدد آئی تک حیرہ سے نکل کے دریا کی طرف اترے اسی سال صدیق رضی اللہ عنہ زید بن ثابت کو قرآن جمع کرنے کے واسطے امر کئے اور اسی سال علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے امامہ بنت ابی العاص کو زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑکی نکاح کئے اور اسی سال عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے عاتکہ بنت زید بن عمرو بن نفیل کو نکاح کئے وہ حضرت عمر کے چچا کی لڑکی تھی عمر کو اس سے بہت محبت تھی اور بہت خوش تھے اور وہ نماز کے واسطے مسجد کو جایا کرتی اس سے ناخوش رہتے لیکن منع نہین کرتے ایک بار اندھیری رات مین عمر جاکے راہ مین بیٹھے جب اُس بی بی کا گذر ہوا اپنے ہاتھہ سے اُسکی کمر پر یک مار جاے بی بی پھر گھر کو آئی پھر کبھی نہ نکلی اول نکاح مین عبد اللہ بن ابی بکر کے تھی انکی وفات کے بعد بعضون کے قول سے اسکو عمر کے بھائی زید بن الخطاب نکاح کئے پھر انکی شہادت کے بعد عمر نکاح کئے انکی شہادت کے بعد زبیر نکاح کئے زبیر کی شہادت کے بعد علی مرتضی جب خواستگاری کئے تو جواب دی کہ مین جسکو نکاح کرتی ہون وہ مرجاتا ہی اس لیئے مین تمکو نکاح کرنا نہین چاہتی خدا تمھین سلامت رکھے پھر وہ بی بی کسی کو نکاح نہ کی اور اسی سال عمر رضی اللہ عنہ اسلم کو خرید کئے اللہ کی عنایت سے اسلم عالم اور بزرگ

قرآن کا جمع کرنا

علی مرتضی امامہ کو نکاح کرنا

عمر بن الخطاب عاتکہ کو نکاح کرنا

عمر اسلم کو خرید کرنا

ابوبکر کا حج کو جانا

تابع ہوا اکابر مدینہ بہت تھے اور برا عالم ہوا اور اس سال ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مدینے میں عثمان بن عفان کو نائب
کرکے آپ حج کو گئے بعضے کہتے ہیں ابوبکر اپنی خلافت میں حج نہیں گئے لیکن اس سال عمر کو یا عبدالرحمن بن عوف کو
امیر حاج کرکے روانہ کیے اور اسی سال صعب بن جثامہ لیثی شام میں وفات پائے مہاجرین میں سے تھے وداں میں سکونت

صعب بن جثامہ کی وفات

اختیار کیے تھے اور اسی سال ابو مرثد غنوی عباس رضی اللہ عنہ کے حلیف وفات پائے ان کا نام کناز بن الحصین بن یربوع
بن عمرو بن یربوع بن خرشہ بن سعد بن طریف تھا انہوں اور ان کے فرزند بدر کے جنگ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

ابو مرثد غنوی کی وفات

حاضر ہوئے ان کی عمر وفات کے وقت چھیاسٹھ برس کی تھی اور اسی سال ابو العاص بن الربیع بن عبد العزی بن عبد شمس بن
عبد مناف قرشی عبشمی داماد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بی بی زینب کے شوہر وفات پائے انہوں بھانجے بی بی خدیجہ کے ان کی

ابو العاص بن الربیع کی وفات

والدہ کا نام ہالہ یا ہند بنت خویلد تھا ابو العاص کا نام مقسم ہو قول پر ہاشم ہی بدر کے جنگ میں مشرکوں کے ساتھ تھے
پھر اسیر ہوئے اور فدیہ دیکے رہائی پائے فتح مکے کے قبل چند روز کے اکر ایمان لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم زینب کو انہی کے نکاح سے
ان کے حوالے کیے ان کو اسی بی بی کے ساتھ بڑی الفت بھی کفار ان کو کہے تم زینب کو طلاق دو تو دوسری دینا مانے اور ان کو محبت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینے کو روانہ کیے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں علی مرتضی کے ہمراہ یمن کو
گئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کی نیکی پر تعریف کیے اور کہے کہ انہوں نے مجھ سے جو بات کہا سچ کہا اور مجھ سے جو وعدہ کیا
اس کو وفا کیا سنہ تیرہ ہجری اس سال صدیق شام کی طرف روانہ کرنے کے واسطے لشکر جمع کیے حضرت جب

سنہ ۱۳ ہجری

شام کی تسخیر پر لشکر بھیجنا

اول جزیرۂ عرب کا بندوبست کیے اور مرتدوں کو قتل کیے جب ان سے فراغت حاصل ہوئی عراق کی طرف متوجہ ہوئے
اور اس کے بعض شہروں کو فتح کیے پھر شام کی تسخیر اور رومیوں کی تنبیہ پر متوجہ ہوئے کیونکہ مسلمانوں کی ترقی دیکھ کے
رومیوں کو اندیشہ ہوا کہ مسلمان ان کی ملکوں پر بھی دست پا ہوں اپنی سلطنت اور شوکت پر مغرور ہو کے چاہے کہ
اسلام کو تباہ کریں انہوں حرکت کرنے کے قبل ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ ہی لشکر روانہ کیے ابوبکر رضی اللہ عنہ شام کی
طرف لشکر روانہ کرنے کے باب میں مشورت جو کیے اس کا ذکر آگے گذرا القصہ ابوبکر نے سب صحابہ سے مشورہ کیے سب کی رای
متفق ہوئی امرا کو جو اطراف میں تھے جمع ہونے تاکید لکھے عمرو بن العاص کو قضاعہ کے صدقات پر مقرر کیے تھے اور ان کے
ساتھ ولید بن عقبہ کو بھی رکھے تھے دونوں کو نامہ بھیجے طلب کیے عمرو بن العاص کے خط کا مضمون یہ تھا اما بعد اللہ
میں تم کو وہ عملداری دیا تھا جو تم کو ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دئے تھے اور دوسری بار بھی نامزد کیے تھے اب میں
تم کو ایسے کام پر مقرر کرنا چاہتا ہوں جو وہ تمہاری زندگی میں اور موت کے بعد تمہارے لئے بہتر ہی مگر تم جس کام پر ابھی
وہی تم پاس بہتر ہو تو تمہاری مرضی عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ جواب لکھے اسلام کے تیروں میں بھی ایک تیر ہوں
آپ اس کے چلانے والے اور جمع کرنے والے اللہ کے بندے ہو جو سخت کام اور بڑے اندیشے کا ہو اس پر مجھے بھیجو اور ولید

بن عقبہ کو بھی ایسا ہی لکھے وے بھی اسطرح جواب لکھے اور وے دونون اپنے کامون پر نایب چھوڑ کے مدینے کو آئے اور خالد
بن سعید بن العاص یمن سے آئے انکے بدن پر دیباج کا جبہ تھا اس کو دیکھ کے عمر رضی اللہ عنہ لوگون کو فرمائے اسکا جبہ پھاڑ ڈالو
خالد غصہ ہو کے علی مرتضی کو بولا ای ابو الحسن کیا تم عبد مناف کی اولاد امارات کی کام سے عاجز ہو گئے ہو علی مرتضی فرمائے
تو اسکو کیا غلبہ سمجھتا ہی بلکہ وہ خلافت ہی خالد کہا اس امر مین تم غلبہ کرنا بہتر تھا عمر کہے خاموش ہو اللہ تیرے دانتھ توڑے
تو ہمیشہ کا جھوٹا ہی اپنے کہے کا پاس کیا کرتا ہی اس مین کسی کو کچھ ضرر نہین ہوتا مگر اپنا ہی بگارتا ہی پھر عمر رضی اللہ عنہ
جا کے یہہ بات صدیق کو کہے صدیق سنکے کچھ خاطر پر نہ لائے جب سب لشکر جمع ہوئے ابو بکر خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے اللہ کی
ثنا کر کے لوگون کو جہاد کی ترغیب دئے اور فرمائے ہر چیز کو اسکے جوامع ہین جن نے ان تمام کو لیویگا تو وہ خوب ہے اور جو کوئی
اللہ کے لئے کچھ عمل کریگا تو اللہ تعالی اسکو کافی ہی اور تم کوشش کرو اور میانہ روئی اختیار کرو کیونکہ میانہ روئی مقصد کو
پہنچاتی ہی خبردار جسکو ایمان نہین اسکو دین نہین اور جسکو خوف الہی نہین اسکو ایمان نہین اور جسکو نیت نہین
اسکو عمل نہین خبردار اللہ کی کتاب مین اسکی راہ مین جہاد کرنے پر اتنا ثواب ہے کہ مسلمان پر اسکو اختیار کرنا بہت
خوب ہے وہی نجات ہی جو اللہ تعالی بتایا اور اسی کے سبب اللہ تعالی رسوائی سے بچاتا ہی اور بزرگی دیتا ہی پھر منبر پر سے
اتر کے جھنڈے باندھنے لگے کہتے ہین کہ پہلا جھنڈا خالد بن سعید بن العاص کو دئے عمر رضی اللہ عنہ آکے کہے وہ امارت کے
لایق نہین اسنے جو کہا آپکو معلوم ہی لکن صدیق اسکو قبول نہ کئے مگر شام کی طرف روانہ کرنا موقوف کر کے حکم کئے تم
اپنا لشکر لیکے تیما مین جا کے رہو آیندہ مین جو حکم کرونگا اسکے بموجب بجا لاؤ بعد ایک جھنڈا باندھکے یزید بن ابی سفیان کو دئے
اور بڑا لشکر انکے ساتھ ہی کئے سہیل بن عمرو وغیرہ اہل مکہ انھین کے ساتھ تھے اور کہے تم دمشق کو جاؤ اور آپ انکے
ساتھ پیادہ پا وصیت کرتے چلے اور ایک جھنڈا باندھکے ابو عبیدہ بن الجراح کو دئے اور انکے ساتھ لشکر دیکے حمص کی نیابت پر
مقرر کر کے روانہ کئے اور انکے ہمراہ آپ وصیت کرتے پیادہ تشریف لیگئے اور ایک نشان باندھکے عمرو بن العاص کو دئے
اور انکے ساتھ لشکر کے فلسطین کو روانہ کئے اور ایک جھنڈا باندھکے شرجیل بن حسنہ کو دئے اور ایک جھنڈا باندھکے ولید بن
عقبہ کو دئے اور لشکر دیکے روانہ کئے اور ان امرا کو تاکید کئے ہر ایک جدی جدی راہ سے جانا مدائنی اپنے شیوخ سے روایت
کرتا ہی کہ ئے لشکر اسی سنہ کے شروع مین روانہ ہوئے اور یزید بن ابی سفیان کو روانہ کئے بعد انکی مدد کے واسطے شرجیل بن
حسنہ کو بعد ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو روانہ کئے اور یہہ تینون لشکر کا گذر ایک ہی راہ پر سے ہوا اور عمرو بن
العاص جا کے شام کے علاقے مین فلسطین مین اترے بعضی کہتے ہین کہ یزید بن ابی سفیان اول جا کے بلقا مین اترے اور شرجیل جا کے
اردن یا بصری مین اترے اور ابو عبیدہ جابیہ مین مقام کئے اور صدیق رضی اللہ عنہ کمک کے واسطے فوجین روانہ کرنے لگے
اور امرا کو کہہ دئے کہ تم جس امیر کے ساتھ چاہتے ہو شریک ہو کچھ ممانعت نہین اور بعضی کہتے ہین کہ ابو عبیدہ جا کے مالک

لوگوں سے جنگ کیے وہ لوگ انکے مقابلے سے عاجز ہو کے صلح کر گئے یہ پہلا صلح تھا جو شام میں ہوا اور بعضے کہتے ہیں رومیوں نے
فلسطین کے علاقے کے ایک مقام میں جس کا نام عربہ تھا جمع ہوئے انکے مقابلے کے واسطے ابو امامہ ایک سریہ لیکے متوجہ ہوا اور
انکو قتل کیے اور انکے اموال لے آئے اور یہی پہلا جنگ تھا جو رومیوں کے ساتھ ہوا اور اس میں انکا ایک بطریق مارا گیا اسکے
بعد مرج الصفر کا جنگ ہوا اُس میں خالد بن سعید اور مسلمانوں کی ایک جماعت شہید ہوئے اور بعضے کہتے ہیں اس جنگ
میں خالد بن سعید کا فرزند شہید ہوا اور خالد بن سعید بھاگ کے حجاز کی سرحد میں جا کے دم لیے اور ابن جریر روایت
کیا ہے کہ خالد بن سعید جب تما کو پہنچے رومیوں نے لشکر جمع کیے اور انکے ساتھ عرب کے نصاری بہت سی جمع ہوئے پھر خالد بن سعید
ایسے مقابل کیے رومیوں کی شکست ہوئی اور بہت لوگ اسلام لائے پھر صدیق کو فتح کی خوشخبری لکھ بھیجے صدیق حکم کیے
کہ آگے بڑھو سامنے ہوا اور انکی کمک کے واسطے ولید بن عقبہ اور عکرمہ بن ابی جہل اور ایک جماعت کو روانہ کیے خالد بن سعید
لشکر لیکے ابل کے قریب پہنچے وہاں رومیوں کا حاکم ماہان نام اپنی فوج لیکے اترا تھا خالد بن سعید سے مقابلہ کیا رومیوں کو
ہزیمت ہوئی اور ماہان بھاگ کے دمشق کو گیا خالد بن سعید دمشق اُس سے چھین لیا اور اپنی نام آوری ہونا کر کے جلدی سے
لشکر لیکے نکلے اور مرج الصفر کو پہنچے اس میں ماہان کے لوگ گھات میں بند کیے اور ماہان اپنی فوج لیکے حرکت کیا خالد بن سعید
بھاگ کے نکلے ہنوز ذی المروہ کو نہیں پہنچے تھے کہ رومیوں نے انکے لشکر پر محیط ہو کے اکثر لوگوں کو شہید کیے سوا عکرمہ کے
سوا کوئی باقی نہ رہا عکرمہ بن ابی جہل اپنی فوج کو لیکے ثابت قدم رہے لیکن کچھ ہٹکے آئے اور بھاگے ہوئے انکے لشکر میں آکے
دم لئے اس عرصے میں عراق سے شرحبیل بن حسنہ خالد بن الولید کے پاس سے صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے
صدیق انکے ساتھ لشکر دیکے شام کو روانہ کیے انکا گذر جب ذی المروہ پر ہوا خالد بن سعید کے ساتھ بھاگ کے آئے تھے جو
اُن میں کے اکثر لوگوں کو لیکے آگے بڑھے بعد صدیق کے پاس بھی چند لوگ جمع ہوئے اُن پر معاویہ بن ابی سفیان کو حاکم کر کے
انکے بھائی یزید کے پاس روانہ کیے جب معاویہ ذی المروہ کو پہنچے خالد بن سعید کے پاس کی تمام فوج لیکے آگے روانہ ہوئے اور
صدیق رضی اللہ عنہ خالد بن سعید کو لکھ بھیجے کہ تم مدینے کو آؤ اور فرمائے عمر نے خالد بن سعید کے حال سے خوب واقف تھے

یرموک کا جنگ

اول ہی منع کیے تھے یرموک کا جنگ سیف بن عمر اپنی کتاب الفتوح میں لکھا ہے کہ یرموک کا جنگ دمشق کو فتح کرنے کے
قبل اسی سال ہوا ابن جریر طبری بھی ایسا ہی کہا ہے اور ابن عساکر نے یزید بن ابی عبید اور ولید بن ابی لہیعہ اور لیث
اور ابی معشر سے روایت کیا ہے کہ یرموک کا جنگ دمشق کی فتح کے بعد سنہ پندرہ میں ہوا اور ابن اسحق کہتا ہے
یرموک کا جنگ رجب کا مہینہ سنہ پندرہ میں ہوا اور خلیفہ بن خیاط کہا ہے دو شنبے کے روز رجب کی پچیسویں کو سنہ
پندرہ ہجری میں ہوا ابن عساکر کہا ہے یہی ثابت ہے اور سیف جو کہا دمشق کے فتح کے قبل سنہ تیرہ میں ہوا اُس بات کو
دوسرے نہیں مانتے القصہ سیف اور ابن جریر وغیرہ لکھے ہیں اسلام کی فوجیں جب شام کو آئیں رومیاں ہراساں ہو کے

قیصر کو جو روم کا پادشاہ تھا اور انکی زبان مین اُسکو ایراکلسوس کہتے تھے اور مسلمانان اسکو ہرقل کہتے ہین یہہ خبر
لکھہ بھیجے ہرقل اُن ایام مین حمص مین تھا اور بعضی کہتے ہین اُسنے بیت المقدس کو کچھہ منت ادا کرنے گیا تھا ہرقل جب ان
اخبار پر مطلع ہوا اپنے تمام لوگون کو جمع کرکے بولا اوے لوگ نئے دین والے ہین اور اُنسے مقابلہ کرنے کی کسی کو طاقت نہین میری بات مانو
اور اُنسے صلح کرو رومیون کو اپنی سلطنت اور قوت کا غرور تھا یہہ بات سنکے ہرقل پر بلوا کیئے ہرقل لاچار ہوکے نصرانیون کا
لشکر اپنے امرا کے ساتھہ کرکے روانہ کیا اور اسلام کے ہر ایک امیر کے مقابلے مین ایک لشکر عظیم الشان اپنے امیر کے ساتھہ کرکے
بھیجا عمرو بن العاص کے مقابلے کو اپنا حقیقی بھائی تذرق کو ستر ہزار جنگی آدمی دیکے روانہ کیا اور یزید بن ابی سفیان کے واسطے
جرجیر کو پچاس ہزار یا ساٹھہ ہزار آدمی دیکے بھیجا اور شرجیل بن حسنہ کے روبرو دراقص کو پچاس ہزار کی فوج سے بھیجا اور صفار
بن قیقلان خواجہ سرا اور نسطورس کو ساٹھہ ہزار کی فوج سے ابی عبیدہ بن الجراح کے مقابلے کو روانہ کیا رومیان کہنے لگے ہم
ایسا کر دیتے ہین کہ ابوبکر دوسری بار ہمارے ملک کی طرف لشکر بھیجنے کا قصد نہ کرین اور مسلمانون کا لشکر تمام جو وہان تھا ایکیس
ہزار آدمی تھے اسکے سوائے عکرمہ بن ابی جہل چھے ہزار آدمی کو لیکے مدینے کی راہ مین محافظت کے واسطے بیٹھے تھے امرا اسلام کے
ابوبکر رضی اللہ عنہ کو لکھہ بھیجے کہ روم بڑی جمعیت سے آئے ہین ابوبکر ان کو جواب لکھے کہ تم اپنا تمام لشکر ایکھٹا کرکے
مشرکون کے لشکر سے مقابلہ کرو تم اللہ کے انصار ہو اللہ تعالی اپنی انصار کا ناصر ہی کافرون کو مخذول کریگا اور تم قلت
فوج کے سبب مغلوب نہ ہوگے جو لوگ مغلوب ہوتے ہین گناہون کے سبب ہوا کرتے ہین معصیت سے تم اپنے کو بچا رکھو ہرقل کو
معلوم ہوا کہ صدیق کا حکم انکی لشکریون کو آیا ہی کہ سب ایکھٹا ہونا اور وے سب ایک ہی جگہہ جمع ہوئے ہین پھر ہرقل
اپنے لشکر کو لکھہ بھیجا کہ تم بھی ایکھٹا ہو جاؤ اور ایک مقام جو نہایت وسیع ہو اور وہان پانی فراغت سے رہے اور وہان سے
بھاگنے کی راہ تنگ ہو اترو اور اپنی تمام لشکر پر اپنے بھائی تذارق کو سپہ سالار کیا اور ایراول پر جرجیر کو اور بازؤن پر
ماہان اور دراقص کو معین کیا اور پاسبانی پر قیقلان کو رکھا سعید بن عبد العزیز کہتا ہی مسلمان اُسوقت چوبیس ہزار
تھے انکے امیر ابو عبیدہ بن الجراح تھے اور رومیان ایک لاکھہ بیس ہزار آدمی تھے اُن پر حاکم ماہان او رسقلاب خواجہ سرا تھا
اور ابن اسحق کہتا ہی اُس روز سقلاب خواجہ سرا ہرقل کا لاکھہ آدمی کے ساتھہ تھا اور جرجیر بن ارمینیہ ایراول پر بارہ ہزار سپاہ کے
ساتھہ تھا اور جبلہ بن الایہم بارہ ہزار عربون کے ساتھہ کمک کے واسطے آیا تھا اور مسلمانان چوبیس ہزار آدمی تھے اور عورتین
بھی مردون کے پیچھے جنگ مین شریک تھین اور ولید بن صفوان نے عبد الرحمن بن جبیر سے روایت کیا ہی کہ ہرقل نے ماہان ارمنی کو
دولاکھہ جنگیون کے ساتھہ بھیجا تھا القصہ رومیون نے واقوصیہ مین یرموک کے قریب آکے اترے اور ندی جو بہتی تھی انکے لشکر کے
لئے بمنزلہ خندق کے ہو گئی اور صحابہ رضی اللہ عنہم صدیق کو لکھہ بھیجے کہ رومیان نے بڑی فوج لیکے آئے ہین ہماری کمک بھیجنا
ضرور ہی صدیق فرمائے نصاری کو شیطان نے جو خیال ڈالا ہی خالد کو بھیجکے اس خیال کو دور کرتا ہون پھر خالد بن الولید کو

لکھ بھیجے کہ میں تم کو امیر الامراء کرتا ہوں تم عراق پر اپنا نائب مقرر کر کے اپنی فوج سے جلد شام کی طرف کمک کے واسطے جاؤ
اور وہاں پہنچے بعد سب پر تمہارا ہی حکم ہے وہاں فراغت ہو گئے تو پھر عراق کی طرف جاؤ پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
عراق پر مثنی بن حارثہ کو اپنا نائب مقرر کر کے نو ہزار پانسو پہلوان کے ساتھ ملک شام کو چلے اور رافع بن عمرو طائی کو راہ بتانے
کے لئے ساتھ لیے سماوہ کی راہ انکو لے چلا اور قراقر کو پہنچا جنگل بیابان قطع کرتے اور ندی نالے پیر کر ہوتے اور گھاٹ پہاڑ
چڑھتے اترتے ایسی راہ چلے کہ ایسی تنگ جس میں آدمی کا گذر ہوا تھا اور اکثر مقاموں میں پانی نہیں ملتا تھا پھر اونٹوں کو
عرب کی عادت کے موافق دو بار پانی پلا جہاں کہیں پانی نہ ملے تو اونٹوں کو نحر کر کے وہ پانی جو انکے شکم میں تھا انکو
پلاتے اور آپ گوشت انکا کھاتے اسی طرح پانچ دن کے عرصے میں تدمر کو پہنچے وہاں کے لوگ روم کے ماتحت تھے جا کر
ہراساں ہو کر صلح کئے وہاں سے نکل کے تدمر اکے گذرے اور غسان کے قبیلے والوں کو غارت کئے بہت مال ہاتھ لگا پھر
وہاں سے دمشق کی شرقی جانب سے نکل کر بصری کو پہنچے بصری کا حاکم خالد سے صلح کر کر ملک انکے حوالے کیا یہ پہلا شہر
شام کا جو فتح ہوا بعد خالد غنیمت کا خمس بلال بن حارث مزنی کے ہمراہ دیکے صدیق کے پاس روانہ کئے اور آپ وہاں سے نکل کے
شام کے لشکر میں داخل ہوئے انکے آنے سے مسلمانوں کو کمال خوشی حاصل ہوئی اور صدیق کا نامہ جو انکی امارت کے باب
لکھے تھے پڑھکے سب کے سب لوگ خالد کے تابع ہوئے پھر لشکریاں اس منزل سے کوچ کئے اور رومیوں کے قریب جاکے ایسے مقام میں
اترے کہ رومیوں کو انکے مقام سے نکلنے کی راہ تھی مگر وہی پھر رومیوں کی آمد و رفت کی راہ بند ہو گئی یہ دیکھ کے عمرو
بن العاص کہے ای لوگو تمکو فتح کی بشارت دیتا ہوں تم رومیوں کو محاصرہ کر چکے ہو جو محاصرے میں آگیا تو وہ اسیر گیا بعضی
روایتوں میں ایسا ہی کہ رومیوں پر کس طور سے حملہ کریں امراء مشورت کے واسطے جمع ہوئے ابو سفیان بن حرب رضی اللہ عنہ
آکے کہے میرا گمان یہ تھا کہ میں انا جنوں کہ جنگ کی مشورت کے واسطے لوگ جو جمع ہوں اُن میں میں حاضر رہوں
بعد لوگ تمام لشکر کو تین ٹکریاں ساوا اول ایک ٹکری جا کے رومیوں کے مقابلے میں ٹھہرے بعد ازاں دوسری ٹکری
سامان وغیرہ لیکے جانا پھر اسکے بعد خالد تیسری ٹکری لیکے آوے اور ایسے مقام میں اترے کہ انکی پیٹھ سے پانی لگا رہے
تا صدیق کے احکام اور مدد آئی تو بلا اندیشہ ہم پاس پہنچ سکے پھر سب امراء اس تدبیر کو پسند کئے عبد الرحمن بن حنبل کہا کہ
رومیوں نے دیر ابو سفیان یرموک کے پاس اترا اور اسلام کا لشکر نہر کی اس طرف دوسری جانب اترا انکے پیچھے اذرعات واقع تھا
اور مدینے سے وہاں تک کمک بلا اندیشہ پہنچتی تھی بعضی روایتوں میں آیا ہی مسلمان خالد کے آگے جا کے رومیوں کے سامنے
اترے اور ربیع الاول اور ربیع الآخر کے دو مہینے وہاں رومیوں کا محاصرہ کر کے رہے جسکا پانی کم ہو گیا اور جنگ کر نا
ممکن تھا صدیق سے کمک طلب کئے پھر صدیق نے خالد کو کمک کے واسطے روانہ کئے سو خالد بلغار نکل کے ربیع الآخر کے
آخر دنوں میں پہنچے اور رومیوں کے یہاں سے ماہان کمک کو آیا اسکے ساتھ قماطیر اور شماس اور راہبت سے نصاری کو

حساب باسف کی راہ سے لوٹے
یعنی میں بہت بوڑھا
ہو جانے سے مجھکو
مشورت لینے
نہیں بلائے
گمان تھا

جمع دروس
یعنی پادریاں ۱۲
یعنی اطارد ۱۲

ترغیب دینے اور جنگ پر ثابت کرنے اور دین نصرانی کو نصرت دینے آئے تب رومیون کا لشکر دو لاکھ چالیس ہزار ہوا
اسی ہزار پیادہ اور اسی ہزار سوار اور اسی ہزار جان باز لوہے کے زنجیرون مین مسلسل ہو کے تھے سیف کے روایت مین یون
آیا ہی کہ لوہے مین مسلسل تیس ہزار آدمی تھے وے جنگ کے وقت نہ بھاگنا کر کے دس دس شخص کو ملا کے لوہے کی زنجیر باندھے
تھے اور عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ بھی اپنی فوج لیکے آپہنچے تب مسلمانون کا لشکر چالیس ہزار ہوا اور بعضی روایتون مین
آیا ہی کہ جب خالد آئے تو دیکھے لشکر متفرق ہی ابو عبیدہ اور عمرو بن العاص کا لشکر ایک جانب مین اور یزید بن ابی سفیان اور
شرجیل بن حسنہ کا لشکر ایک جانب مین ہی پھر خالد بن الولید تمام لشکر کو جمع کئے اور انکو باہم یکدیگر مخالفت کرنے سے
منع کئے جمادی الآخرہ کے ابتدا مین لشکر اسلام کا صفوف باندھکے جنگ پر مستعد ہوا خالد اللہ کا حمد کر کے
کہے اللہ کے دنون مین آج کا ایک دن ہی غرور اور نافرمانی کرنا لائق نہین تم اللہ کے واسطے خالص جہاد کرو اور اپنے
اعمال سے خالص اللہ ہی کا ارادہ رکھو آیندہ جو دن آوینگے آج کے دن کے تابع ہین اگر آج ہم انکو ہانکین تو آیندہ ہمیشہ انکو
ہانکتے رہین اگر آج وے ہمکو ہزیمت دین تو ہمکو کبھی فیروزی نہ ہوگی اور نوبت سے جنگ کرنا یعنی آج کوئی امیر ہو کل کوئی اسی
طور سے نا کوئی باقی نہ رہے آج پہلا دن ہی مین جنگ کرتا ہون سب انکو قبول کئے سب کو یہی گمان تھا کہ اس جنگ سے
جلد فیصلہ ہوگا پھر رومیون نے بڑی آراستگی کے ساتھ مقابلے مین آئے کبھی ایسا نہین نکلے تھے اور خالد بھی اپنا
لشکر ایسا آراستہ کئے کہ عرب ویسی آراستگی کبھی دیکھے نہ تھے اپنے لشکر کے چالیس کردوس کئے ہر کردوس کے ہزار آدمی اسپر
ایک رسالدار مقرر کئے اور ابو عبیدہ کو قلب کے لشکر پر رکھے اور عمرو بن العاص کے ساتھ شرجیل بن حسنہ کو کر کے پرنغار پر
مقرر کئے اور یزید بن ابی سفیان کو جورنغار پر رکھے اور طلیعون پر قباث بن اشیم کو معین کئے اور غنیمت پر عبد اللہ
بن مسعود کو رکھے اور لشکر کی قضاءت ابو الدرد کو دئے اور ابو سفیان بن کو لوگون کی شجاعت بڑھانے کے لئے بھیجے
اور مقداد بن الاسود کو سورۂ انفال اور جہاد کی آیتین پڑھکے سنانے کو ٹھہرائے ابن اسحق لکھا ہی اس روز لشکر کے

یعنی

چار اتباع کے امیر یہہ چار شخص تھے ابو عبیدہ بن الجراح اور عمرو بن العاص اور شرجیل بن حسنہ اور یزید بن ابی سفیان اور
ہر قبیلے پر انکا رئیس جھنڈا لیکے تھا اور برنغار پر معاذ بن جبل تھے اور جورنغار پر قباث ابن اشیم کنانی تھے اور پیادون پر
ہاشم بن عتبہ اور سوارون پر خالد بن ولید مشیر کار اور لشکر کا بندوبست تمام خالد کے حکم سے تھا جب سیاہ پوش
شب کا طلایع روز سے بھاگا اور ستارون کا بادشاہ تخت افق پر نور افشانی کیا رومیان نے سیاہ کپڑے پہنکے آتش کی
سیل سا نکلے انکی کثرت سے زمین ڈھپگئی تھی گویا سیاہ ابر آکے سب کو ڈھانپ لیا انکے نی اور طنبور کے آواز سے حشر برپا ہوا
اور انکے رہبان انجیل پڑھکے نصاری کو جنگ پر ترغیب دینے لگے اگر لوہے کا پہاڑ ہوتا تو انکے صدمے سے اپنی جگہہ سے اکھڑ جاتا
اور خالد ایک برق رفتار گھوڑے پر سوار ہو کے برنغار کے روبرو سوارون کے ساتھ کھڑے تھے پھر خالد وہان سے نکل کے

ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس جاکے کہے میں تم سے ایک تجویز پوچھتا ہوں سو ابوعبیدہ کہے تم جو تجویز بتاتے ہو میں تمہارا تابع
ہوں خالد کہے ان کفار کی جمعیت پر ایک ایسا حملہ کریا کر جس سے انکی جمعیت میں زلزلہ ہو جاوے میں حملے کے واسطے جاتا ہوں
لیکن میرے نکلنے سے پر بعار اور جو بعار پر امید رکھتا ہی اس لیے سواروں کی دو ٹکڑیاں کرکے ہر بعار کے پیچھے ایک ٹکڑی اور
چو بعار کے پیچھے ایک ٹکڑی رکھتا ہوں غبار کے باعث سے پورا حملہ کرینگے اور تم یعنی ابوعبیدہ قلب کی فوج نکل کر لشکر
پیچھے رہنا کیونکہ اگر ایک وقت لشکر کے لوگ بھاگیں تو ابوعبیدہ کو دیکھ کر ٹھہر جاوینگے ابوعبیدہ انکی تجویز پسند کیے
پھر خالد گھوڑوں کی ایک ٹکڑی قیس بن ہبیرہ کے ساتھ دیکے جو بعار کے پیچھے بھیجے اور ایک ٹکڑی آپ لیکے ہر بعار کی طرف
گئے اور قلب میں سعید بن زید کو رکھے اور ابوعبیدہ کو لشکر کے پیچھے کئے اور عورتوں کے ساتھ تھوڑی فوج دیکے
لشکر کے بھاگنے کی راہ پر کھڑے کئے اور کہے اگر کوئی بھاگا سو دیکھے تو اسکو پتھروں سے مارو جب دونوں لشکر کے سارا
میدان میں نکلے ابوعبیدہ لوگوں کو وعظ کرنے لگے اور بولے ای اللہ کے بندو تم اللہ کی نصرت کرو اللہ تمکو نصرت دیگا
اور تمہارے قدموں کو ثابت رکھیگا ای معشر مسلمین تم صبر کرو صبر تمکو سختی سے نجات دیتا ہی اور اللہ کو خوش کرتا ہی
اور عار کو دور کرتا ہی اور مار ہٹا دیتا ہی اور کافروں کو مخذول کرتا ہی اور جب تک حکم نہ کرونگا ای صف سے نہ سرکو اور آگے طرف
قدم نہ بڑھاؤ جنگ اول اپنے طرف سے شروع نہ کرو اور نیزے اٹھائے ہو ڈھالوں سے اپنے تئیں بچاؤ اور خاموشی اختیار کرو مگر
اللہ کے ذکر سے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہے ای قرآن والو اللہ کی کتاب کے حافظو ای ہدایت اور حق کے انصار اللہ کی
رحمت آرزو سے حاصل نہیں ہوتی اور اللہ تعالی کی مغفرت اور رحمت دیتا نہیں مگر سچے کو کیا تم سے نہیں اللہ تعالی نے
فرمایا ہی وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِینَ اٰمَنُوا مِنکُم وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَستَخلِفَنَّهُم فِی الاَرضِ کَمَا استَخلَفَ
الَّذِینَ مِن قَبلِکُم وَلَیُمَکِّنَنَّ لَهُم دِینَهُمُ الَّذِی ارتَضٰی لَهُم وَلَیُبَدِّلَنَّهُم مِن بَعدِ خَوفِهِم اَمنًا
یَعبُدُونَنِی لَا یُشرِکُونَ بِی شَیئًا وَمَن کَفَرَ بَعدَ ذٰلِكَ فَاُولٰئِكَ هُمُ الفٰسِقُونَ یعنی وعدہ دیا
اللہ نے جو لوگ تم میں ایمان لائے اور کیے ہیں نیک کام البتہ پیچھے حاکم کریگا انکو ملک میں جیسا حاکم کیا تھا ان سے اگلوں کو
اور جمادیگا انکو دین انکا جو پسند کر دیا انکے واسطے اور دیگا انکو ڈر کے بدلے میں امن میری بندگی کرینگے شریک نہ کرینگے میرا کسی کو
اور جو کوئی ناشکری کرے اس پیچھے سو وہی لوگ ہیں بے حکم تم اللہ تعالی کے قبضۂ اقتدار میں ہو اللہ تعالی تم کو دشمن سے
بھاگتے ہوئے دیکھنے کی شرم کرو اللہ کے سوائے تمکو بچانے والا کوئی نہیں اور اسکے سوائے تمکو عزت دینے والا کوئی نہیں عمرو
بن العاص کہے ای لوگو آنکھیں نیچے کرو اور گھٹنوں پر ٹیکے رہو اور نیزے اٹھاکے رکھو اور جب وے تم پر حملہ کرینگے تو تم مہلت دو جب
نیزوں کے نوکوں پر لگیں تو تم شیروں کا سا حملہ کرو قسم اسکی جو راستی پر خوش ہوتا اور ثواب دیتا ہی اور جھوٹ کو ناخوش
رکھتا ہی اور اس پر عذاب دیتا ہی اور احسان کا بدلا احسان سے کرتا ہی میں سنا ہوں مسلمان ایک ایک کا قریہ فتح کرینگے

اور ایک ایک جو بلی کے مالک ہو وینگے انکی جمعیت اور کثرت سے تم اندیشہ مت کرو تم حملے مین صادق ہوگے تو وے
راجہسے کے بچون کی مانند اڑ جاینگے ابوسفیان بولے ای معشر مسلمین تم عرب عجم کے ملک مین داخل ہوئے ہو اور اپنے اہل
وعیال سے بچھڑے ہو اور خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دور پڑے ہو اب ایک ایسے دشمن کے روبرو ہو جن کا عدد بہت ہی اور
انکی قوت تیز ہی ہی اور تم انکی جان مال عورتین بچے لینے آئے ہو واللہ تمکو انسے نہ بچاویگی اور سبحان اللہ کی خوشی تمکو حاصل
نہ ہوگی مگر اچھے طور سے مقابلہ کرنا اور سختی کی جگہہ صبر کرنا موت تو لازم ہی اور تمھارے پیچھے میدان ہی اور تمھارے اور خلیفے کے
اور مسلمانون کی جماعت کے درمیان بہت سی جنگل بیابان ہین کسی کا یہان ٹھکانا اور گھر نہین مگر صبر کرنا اور اللہ کے وعدے
کی امید رکھنا اللہ تعالی بہتر مددگار اور استوار پناہ ہی تم اپنے تلوارون کی پناہ لیو اور نیزون سے اعانت کرو بھی ہتیار کو
اپنا قلعہ سمجھو پھر ابوسفیان عورتون کی پاس آکے انکو وصیت کئے پھر فوج مین آکے لوگون سے کہے ای معشر اہل اسلام تم جو دیکھتے
ہو وہ حاضر ہی جنت تمھارے روبرو ہی اور شیطان اور دوزخ تمھارے پیچھے ہی یہہ کہکے ابوسفیان اپنے مقام پر گئے ابوہریرہ
نکل کے کہے ای لوگو حورون کی طرف اور پروردگار کا پڑوس جو بہشت مین ہی اسطرف جانے جلدی کرو اس جگہہ کے سواے
دوسری کوئی جگہہ ایسی نہین کہ تم پروردگار کے محبوب ہوؤن سنیو صبر کرنے والون کو بڑی فضیلت ہی سیف کی روایت مین آیا ہی کہ
اس مجمع مین ہزار صحابی تھے ان مین سو شخص بدری اور ابوسفیان کہے اللہ سے ڈرو تم عرب کے قبیلے والے اور اسلام کے انصار ہو
اور وے لوگ رومی ہین اور کفر کے مددگار یا اللہ تیرے دنون مین کا یہہ ایک دن ہی یا اللہ اپنے بندون کی مدد کر بھی سیف
کہا ہی کہ جب خالد عراق سے آئے اور رومیون کا لشکر اور انکے صفون کو دیکھے ایک شخص نے انکو بولا اللہ روم
کس کثرت سے ہین اور عرب کس قلت مین خالد بولے وای تجھ پر کیا روم بہت ہین کرکے تجھے ڈراتا ہی جسکی
فتح ہوئی وہی لشکر بہت ہی اور جسکی شکست ہوئی وہ کم ہی لوگون کی کمی و زیادتی کا اعتبار نہین واللہ مجھے
آرزو ہی کہ میرا اشقر گھوڑا صحت پاوے اور وے لوگ اس سے دوچندان رہین تو بھی کچھ اندیشہ نہین کہتے ہین خالد کا گھوڑا
آتے وقت عراق کی راہ مین بیمار ہو گیا تھا القصہ جب دونون لشکر مقابل ہوے ابوعبیدہ اور یزید بن ابی سفیان
اور ضرار بن الازور اور حارث بن ہشام اور ابوجندل بن سہیل نکل کے رومیون کو پکار کے بولے ہم تمھارے
سردار سے ملکے کچھہ کہا چاہتے ہین تدارق نے انکو آنے کا حکم کیا تدارق حریر کے خیمے مین سونے کے تخت بیٹھا تھا کہے
ہمکو اس خیمے مین جانا حلال نہین پھر حکم کیا خیمے کے باہر حریر کا فرش کرو کہے ہم اسپر نہین بیٹھتے کہا تم جہان کہین بیٹھتے ہو
بیٹھو پھر آپ بھی انکے ساتھہ بیٹھا انکو اسلام کی دعوت کئے اور صلح کی بات درمیان آئی لیکن صحابہ کے کہے موافق
صلح کی بات نہ بنی اسکے پاس سے اٹھ گئے ولید بن مسلم نے روایت کیا ہی کہ ماہان نے خالد بن ولید کو کہا مین تم سے ملکر کچھ کہنا
چاہتا ہون پھر خالد صف سے نکل کے آگے گئے اُن بھی اپنی صفون سے نکل کے آیا اور خالد سے بولا ہم کو معلوم ہے تم بھوک اور

مشقت کا تاب لا کے اس شہر سے نکلے ہو میں تمہارے ہر ایک شخص کو دس دینار اور پوشاک اور کھانا دیتا ہوں اسکو لیکر
اسی شہر کو پھر جاؤ جب دوسرا سال آوے تو اُسکے موافق میں تمکو بھیج دیتا ہوں خالد نے کہا ہم اس شہر سے اس لیے نہیں نکلے جو تو نے
کیا لیکن ہم لوگ آدمیوں کا خون پیا کرتے ہیں ہم نے سنا ہے کہ رومیوں کے خون سے کوئی خون بہتر نہیں تھا اسواسطے آئے ہیں تب
ساتھ والے لوگ کہے واللہ ہم عربوں کی بات سنتے تھے وہ یہی ہے پھر خالد اٹھے عکرمہ بن ابی جہل کو اور قعقاع بن عمرو کو
جو ملک کے یاروں پر تھے کہا اب جنگ شروع کرو پھر دونوں سرداران سنتے ہی بڑھتے ہوئے میدان میں نکلے اور مبارز طلب کیے
پھر پہلوانان میدان میں نکل کے جولان کرنے لگے جنگ کا شور گرم ہوا رومیوں کے تن کو سروں کے بوجھ سے سبک کرنے لگے
سیف اللہ خالد اپنے ہمراہ شجیع پہلوانوں کی ایک گروہ لیکے صفوں کے آگے تمام لشکر کو تدبیر سکھلاتے اور احکام پہنچاتے
کھڑے ہوئے تھے اور اکثر بہادر پہلوان اسلام کے جنگ کی تیاری میں مشغول تھے اس آئین سے جنگ کیے کہ رومیوں کا قافیہ
تنگ ہوا اس میں ماہان نے اپنی فوج سے حرکت کیا پھر ابو عبیدہ بن الجراح اسکے مقابلے میں آئے اور صحابہ لیے نشان لیکے
آگے بڑھے اور لوگوں کو صبر کرنے پر تاکید کیے اُس روز مسلمانوں کے ساتھ زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ بھی تھے اُنسے افضل
شخص وہاں کوئی نہ تھا انکی شجاعت اور مردی شہرۂ آفاق تھی لوگ کہے تم کافروں پر حملہ کرو ہم بھی تمہارے شریک ہوئے ہیں زبیر کہے
تم لوگ نہ ٹھہر سکوگے کہے کہ نہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں پھر زبیر حملہ کیے رومیوں نے انکو گھیر لیے زبیر انکے صفوں کو توڑتے
مارتے آخر نکل پار ہوئے پھر وہاں سے مارتے اپنی صف تک آئے انکے ساتھ جو لوگ تھے انکو ایک قدم بڑھنے کی جرأت ہوئی پھر دوبارہ
مار کے کہ پھر ویسا ہی صفوں میں مارتے دھکیلتے نکل آئے اور دو زخم بدن پر لگے اور قیس الخیل بڑھنے کی آواز سنے تو
معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہے یا اللہ انکے پاؤں میں لغزش اور دلوں میں رعب ڈال اور ہم پر صبر اتار اور ہمکو تقوے کی
بات کی توفیق دے اور انسے جنگ کرنے میں ہمکو ثابت قدم رکھ اور تیری قضا پر ہمکو راضی کر پھر ماہان نے اپنے جو سواروں کو
حکم کیا کہ مسلمانوں کے سواروں پر حملہ کرو مسلمانوں کے سوار سب آزردہ اور مضطرب اور حضرت ثابت تھے ثابت قدم رہکے انکے
حملے کو دفع کیے پھر روم کا لشکر پہاڑوں کی مانند اُن پر تو مسلمانوں کی سوار فوج کی طرف بھگئی اور انکی ایک
جماعت کے پاؤں اُکھڑ گئے سو پیچھے کی طرف نکل گئے لیکن بڑی لشکری کفار کے مقابلے میں کھڑے ہوکے اپنی جھنڈے
پاس جنگ میں مشغول تھے اور زبید والے بھی ہزیمت پاکے جانے لگے اس میں خالد انکو پکارے پھر وے اسے تمام
مقابلے پر آئے اور رومیوں پر حملہ کرکے انکو ہٹا دیے جو بھاگنے والوں کا پیچھا کرنے انکو نہ چھوڑتے اور جو لوگ بھاگے
تھے انکا گذر جب عورتوں پر ہوا عورتیں انکو گالیاں دیتے اور لکڑی پتھر سے مارنے لگیں بی بی خولہ کہنے لگی عورتوں کو
چھوڑ کے کہاں بھاگتے ہو عورتیں بندیں ہو جاوینگے سو کیا تمکو معلوم نہیں پھر لوگ پھر کے اپنے مقاموں پر آئے
اور عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگوں میں جو لوگ ٹھہرے تھے انکے

آج کے روز بہت سے لوگ ہین پکار کے کہے موت پر کون بیعت کرتا ہی تب حارث بن ہشام اور ضرار بن الازور
وغیرہ چار سو مسلمانون کے اعیان اور پہلوان سے موت کی بیعت کئے اور خالد کے خیمے کے روبرو تا جنگ کئے کہ سب زخم کھا
گر پڑے اور ضرار وغیرہ بہت لوگ شہید ہوئے عکرمہ رضی اللہ عنہ نے بڑی شجاعت اُس روز بتائے ستر زخم سے زیادہ انکو
لگے جب انکو بہت زخم لگے اور چہرے سے خون جاری تھا لوگ رحم کر کے عکرمہ کو کہے اب تم کچھ آرام لیو پر آپ نہ مانے اور تا شہید ہوئے
واقدی کی روایت مین آیا ہی کہ یہہ لوگ زخم کھا کے جب گر پڑے تو پانی مانگے کسی نے پانی کا ایک پیالہ لے آیا اور ان مین سے ایک کے
پاس لے گیا دوسرا دیکھنے لگا یہہ بولا مجھے ضرور نہین اُسکو دو جب اُسکے پاس لے گئے تیسرا دیکھنے لگا وہ بولا مجھے اُسکو پلاؤ ۲ درکار نہین ۱۲
غرض ہر ایک یہی کہتا تھا کہ دوسرے کو پلاؤ آخر کوئی نہ پیا اور سب شہید ہوئے بعضی روایتون مین آیا ہی مسلمانون مین
اول جو شہید ہوا ایک شخص تھا ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس آیا اور بولا مین میرے کام کا نیہہ کر چکا ہون تم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ کہنا ہو تو کہو ابو عبیدہ کہے تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میرا سلام کہو اور میری طرف سے عرض
کرو کہ اللہ ہمسے جو وعدہ کیا تھا اسکو ہم حق پائے پھر وہ شخص جا کے جنگ کیا آخر شہید ہوا مسلمان اپنے جھنڈون کے
پاس گت کے کھڑے تھے اور رومیون کو چکی کی مانند پھرائے اور اس مقام مین کفار کے اتنے سر اور ہاتھ اور پنجے
اترے کہ کسی جنگ مین ایسا نہین ہوا تھا القصہ خالد کافرون کا حملہ اپنی جورنغار پر دیکھہ کے اپنی ایک کردوس کو لیکر
کافرون کے برنغار پر حملہ کر کے انکے چھہ ہزار آدمی کو قتل کئے اور انکو ہٹا کے قلب مین پہنچا دئے پھر خالد کہے ہین قسم
اس پروردگار کی کہ جسکے دست قدرت مین میری جان ہی اب رومیون مین کچھ طاقت نہین مجھے امید ہی کہ اللہ تعالی
اب ہمکو انکی مشکیان باندھنے پر قدرت دیوے پھر خالد نے سو سوار لیکے انکے لاکھہ بھر آدمی پر اتنک جا کے یورش کئے
رومیون کی جماعت مین شکست آئی تب خالد کے حکم سے یکبارگی سب مسلمان اُن پر حملہ کئے رومیان بھاگنے لگے
مسلمان دلجمعی سے انکو قتل کرنے لگے کوئی اُنکے آڑ نہین ہوتا تھا لوگ اسی کام مشغول تھے بہادران اسلام کے
ہر طرف سے حملہ کر رہے تھے کہ مدینے سے برید آیا اُسکا نام محمیہ بن زنیم تھا اور خالد کے حوالے خط دیا خالد اُسکو
پوچھے مدینے کی کیا خبر ہی اُنسے آہستہ بولا کہ صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی اور عمر مسند خلافت پر بیٹھے
اور اس لشکر کی امیر الامرائی ابو عبیدہ بن الجراح کے تفویض کئے خالد سنکے اُس برید کو اپنے پاس رکھے اور تاکید کئے
یہہ خبر بالفعل کسی کو مت کہہ اور خلیفے کا خط کھولے نہین اُسکو اپنی ترکش مین رکھہ دئے کیونکہ اگر ایسے وقت لوگونکو
یہہ کیفیت معلوم ہو تو انکے انتظام مین خلل واقع ہوتا پھر خالد آپ جنگ کی تدبیر مین مشغول ہوئے بعضے روایتون مین
آیا ہی کہ جرجیر رومیون کا امیر میدان مین نکل کے خالد کو اپنے پاس بلایا خالد اسکے پاس گئے اتنا نزدیک ہوئے کہ دونون
گھوڑون کی گردنین مل گئین جرجیر بولا ای خالد مین ایک بات پوچھتا ہون تم سچ کہو اشراف لوگ جھوٹ نہین کہتے ہین

اور مجھ سے دعا کر کیونکہ کریم لوگ دغا کی بات نہیں کرتے ہیں ہمکو اللہ کی قسم کیا تمہارے نبی پر آسمان سے تلوار اتری ہی اور وہ تمکو
دئے ہیں اور تم وہ تلوار جس پر کھینچتے ہو تو وہ ہزیمت پاتی ہی خالد کہے ایسا نہیں جرجیر پوچھا پھر تمکو سیف اللہ کیوں کہتے ہیں
خالد کہے اللہ تعالی ہمارے بیچ میں نبی کو بھیجا انہوں ہم کو دعوت کئے ہم اُنسے نفرت کئے بعد ہمارے چند لوگ انکی تصدیق کئے
اور چند لوگ تکذیب کئے میں بھی انکی تکذیب کیا اور اُنسے دور رہا بعد اللہ تعالی ہمارے دلوں کو پھیرا اور اُنسے ملنے کی ہمکو ہدایت
دیا ہم اُنسے ملے اور بیعت کئے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے فرمائے تو اللہ کی تلوار ہے کہ جسکو اللہ تعالی کافروں پر
کھینچا ہی اور میری نصرت کے واسطے دعا مانگے اُس دن سے مجھے سیف اللہ کہتے ہیں میرا دل کافروں کے مارنے پر بہت سخت ہے
جرجیر بولا اے خالد تم کس بات کی دعوت کرتے ہو خالد کہے گواہی دینا کہ اللہ ایک ہے اور محمد اسکے بندے اور رسول ہیں وے
جو اللہ کے پاس سے لائے ہیں سب کو سچ جاننا جرجیر پوچھا اگر کوئی اسکو نہ مانے تو کیا کیا چاہئے خالد کہے جزیہ دینا جسنے جزیہ نہ دیا
ہم اسکے دینی نہیں ہوتے بولا اگر جزیہ نہ دلویں تو کہے ہم اُسسے جنگ کرنے کی خبر دیگے پھر اُسسے جنگ کرینگے جرجیر بولا
اُس دین میں جو داخل ہووے تو اُسکا کیا مرتبہ ہی خالد کہے ہمارا جو مرتبہ ہی اُسکا بھی وہی مرتبہ ہی جو اللہ ہم پر فرض کیا ہے
اُس میں برابر ہیں کم ذات اور اگلے اور پچھلے سب برابر ہیں بولا اے خالد جو کوئی تمہارے دین میں آوے تو تمکو اور اُسکو ثواب
برابر ملیگا خالد کہے ہاں بلکہ اُسکا اجر زیادہ ہی جرجیر بولا تمہارے ثواب کے برابر کیونکر ہوگا تم اُنپر سبقت کئے ہو خالد
کہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کئے تب آپ زندہ تھے آسمان پر سے وحی آتی تھی اور گذشتہ امتوں کی
اور آسمانی کتابوں کی خبر ہمکو کہا کرتے تھے اور ہمکو معجزے دکھاتے تھے جو شخص ایسے معجزے دیکھے ایمان لاوے تو اسکو ضرور ہے
جو شخص ان چیزوں کو بن دیکھے ایمان لاوے تو البتہ وہ افضل ہے جرجیر بولا تمکو اللہ کی قسم کیا تم ہمسے باتیں سچ کہتے ہو خالد
کہے واللہ سچ کہتا ہوں پھر جرجیر اپنی ڈھال پھیر کے خالد کی طرف آگیا اور بولا مجھے اسلام کی تلقین کر خالد اسکو کلمہ
طیبہ پڑھا کے اپنے خیمے میں لیگئے اور اُسپر مشک سے پانی ڈال کے غسل دئے اور اُسکو لیکے دو رکعت نماز پڑھے رومی
سمجھے کہ جرجیر کچھ داؤں کر گیا ہی اور خالد کی جگہ خالی دیکھ کے مسلمانوں پر حملہ کئے اور مسلمانوں کو انکی جگہ سے ہٹا دئے
مگر خالد کے ساتھ ہی کی فوج لیکے عکرمہ اور حارث بن ہشام اپنی جگہ سے نہ سرکے پھر خالد سوار ہوکے میدان میں نکلے جرجیر
بھی انکے ہمراہ تھا اور رومیوں پر حملہ کئے رومیوں نے خالد کے حملے کا تاب نہ لا کر سکے ایسے مقام پر آئے خالد نے
مسلمانوں کو لیکے انکی صفوں میں جا کے تلوار چلانے لگے دوپہر دن سے غروب آفتاب تک خالد نے رومیوں کو قتل کرتے تھے جرجیر
بھی انکے ساتھ جنگ کرکے آخر شہید ہوا اُسپر اللہ کی رحمت مسلمان ظہر اور عصر کی نماز اشارے سے ادا کئے رومیوں کا
احوال تنگ ہوا پھر خالد اپنی قلب کی فوج لیکر رومیوں کے سواروں میں جا پہنچے وے بھاگے اور سراسیمہ ہوکے جنگل میں
دوڑنے لگے مسلمان انکو اسیر کرنا شروع کئے اور مغرب اور عشا کی نماز جمع تاخیر کرکے عشا کے آخری وقت میں پڑھے

ادکے بعد خالد نے رومیون کے پیادون پر یورش کرکے تمام کو قتل کئے گویا ایک دیوار تھی کہ گر پڑی جب پیادون کا کام تمام
کئے بھاگے سو سوارون کا قصد کئے اور خالد خندق پر سے گھوڑے کو اڑا کر انکے نہل پر گرے کافرون نے نہل چھوڑ کے رات کی
تاریکی مین بھاگ کر واقوصہ کی جہت گئے اور زنجیرون مین رومیان جو بند ہوئے تھے ان مین کا ایک آدمی گرا تو اسکے ساتھ
دسدسون بھی گرتے ابن جریر وغیرہ لکھے ہین کہ رومیان جنگ مین جو قتل ہوئے تھے انکے سوا اُس ہزیمت مین ایک
لاکھ بیس ہزار آدمی مارے گئے اور عرب کی عورتین بھی بہت سے رومیون کو قتل کین اور قیقلان اور اسکے لشکر کے عمدہ
لوگ کہے ہم نصرانی دین کی نصرت نہ کر سکے چلو اُس دین پر ہم جان دیوین پھر گھوڑون پر سے اتر کے مقابلے مین آئے
مسلمانان اُن تمام کو قتل کئے اس جنگ مین مسلمانون کے تین ہزار آدمی شہید ہوئے از انجملہ عمرو بن سلمہ بن ہشام اور بعضون کے
قول پر عکرمہ بن ابی جہل اور عمرو بن سعید اور ابان بن سعید اور ضرار بن الازور اور ہشام بن العاص اور عمرو بن الطفیل دوسی
بھی اسی جنگ مین شہید ہوئے بعضے کہتے ہین کہ خالد بن سعید اسی جنگ مین گم ہو گئے گیا ہو سو معلوم نہوا اور عمرو بن العاص
ایک جماعت کے ساتھ ہزیمت پاکے بھاگے جب عورتون پر گذرے انکی بولی ٹھولی سے شرماکے پھر اپنے مقام پر آگئے اور
شرجیل بن حسنہ اور انکی جماعت بھی مقام سے سرکے تھے اُس مین انکا امیر اس آیت کا وعظ بولا کہ اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی
مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَہُمْ وَاَمْوَالَہُمْ بِاَنَّ لَہُمُ الْجَنَّۃَ یعنی اللہ تعالی مول لیا مومنون سے انکا جی اور انکا مال اس
کہ انکو جنت ہی پھر آکے اپنے مقام کو سنبھالے اور یزید بن ابی سفیان اُس روز بڑی جوانمردی کئے اور بڑا جنگ کئے
اور اپنے مقام سے نہین تلے انکو انکے باپ ابو سفیان جاکے بولے ای بیٹا تم اللہ سے ڈرو اور صبر کرو اس بیابان مین جو
مسلمان ہین اسکو جنگ کرنا لازم ہی اور تم لوگ جو مسلمان کے امیر بنکے آئے ہو لازم ہی سب سے زیادہ صبر کرنا اوسب کی
خیر خواہی چاہنا بیٹا تو اللہ سے ڈر دیکھ تیرے ساتھ والون مین تجھ سے کوئی زیادہ صبر کرنے والا اور ثواب کی
رغبت کرنے والا اور دشمن پر زیادہ جرأت کرنے والا نظر آوے یزید کہے انشاء اللہ مین ویسا ہی کرونگا پھر
یزید قلب کے جانب مین تھے بڑی مردی کا جنگ کئے سعید بن المسیب نے اپنے والد سے روایت کیا ہی کہ یرموک کے روز تمام لوگون
کی آواز موقوف ہوئی ہم ایک ایسی بڑی آواز سنے کہ تمام لشکر گونج گئی اس مین صدا یہہ تھی کہ اللہ کی نصرت جلد آ
ای مسلمانان تم ثابت رہو پھر دیکھے تو ابو سفیان کی آواز تھی اور تدارق رومیون کا لشکر ہا کے یرموک کے جو آیا تھا اسکے
خیمے مین خالد گھسنے تدارق بھاگ گیا اور تمام شب خالد کے سوار دوا دوی کرتے تھے اور جس رومی کو دیکھتے تھے اُسکو
قتل کرتے تھے بعضی کہتے ہین کہ تدارق بھی قتل ہوا اسکے رہنے واسطے حریر کے تیس سراپے اور تیس رواق تھے اور اسکا
فرش وغیرہ تمام حریر کا تھا یہہ تمام غنیمت ملی اور خالد رومیون کا پیچھا کرکے دمشق تک گئے وہان کے لوگ نکل کے کہے
ہم اپنی صلح پر باقی ہین اور رومیون کو وہان پناہ نہین دئے رومیون نے دوسری راہ لئے پھر خالد ثنیۃ العقاب تک انکا

پیچھا کیے اور بہتوں کو قتل کیے اور انکا تعاقب کرکے حمص تک گئے ہرقل حمص میں تھا وہاں سے بھاگا حمص کے لوگ
خالد سے صلح کیے اور ابو عبیدہ رومیوں کے تعاقب کے واسطے عیاض بن غنم کو روانہ کئے وے ملطیہ تک انکا تعاقب کیے
اور وہاں کے لوگ انسے صلح کیے ہرقل کو جب یہہ خبر پہنچی ملطیہ والوں کو اپنے پاس بلوایا اور ملطیہ کو جلا دیا احمد
بن مروان اپنی کتاب المجالسہ میں روایت کیا ہی کہ جنگ کے وقت صحابہ رضی اللہ عنہم کو دشمن جب دیکھے تو انکے روبرو
ٹھہرنے کی طاقت نہیں رہی اور ہرقل حمص سے بھاگ کر انطاکیہ میں پناہ لیا اسکے لشکر والے بھاگ کے جو آئے انکو بولا
مجھے کہو وہ لوگ انسان ہیں یا نہیں کہے ہاں انسان ہیں بولا وہ بہت ہیں یا تم بہت ہو کہے انسے کئی حصے ہم زیادہ
ہیں بولا پھر کیوں تم انسے بھاگتے ہو رومیوں میں ایک بوڑھا سردار تھا بولا وے لوگ رات کو نماز میں قائم رہتے ہیں اور
دن کو روزہ رکھتے ہیں اور عہد کو وفا کرتے ہیں اور نیک کام کا امر اور برے کام سے منع کرتے ہیں اور اپنے لوگوں میں
انصاف کرتے ہیں ہم شراب پیا کرتے ہیں اور زنا کرتے ہیں اور حرام چیزوں کے مرتکب ہوتے ہیں اور عہد توڑتے ہیں اور
ظلم کرتے ہیں اور اللہ کی ناخوشی کی بات کا امر کرتے ہیں اور اسکی خوشی کی بات سے منع کرتے ہیں اور زمین پر فساد مچاتے ہیں
اسلئے انکو فتح اور ہمکو ہزیمت ہوتی ہی ہرقل کہا تو سچ بولا اور ولید بن مسلم روایت کیا ہی کہ جب مسلمان اردن کے پاس
جاکے اترے تو دو شخص غسان کے قبیلے والے آپس میں کہے اے لوگ دمشق کو محاصرہ کرینگے بہتر ہی کہ ہم اسکے آگے اپنا مال
متاع لیکے نکل جاویں پھر اسکا نکال کر لیجانے کے پیچھے میں تھے کہ دمشق کا بطریق ان دونوں کو بلوایا اور پوچھا کہ تم عرب
ہو یا نصرانی دین پر بولے کہے ہاں بولا تم سے ایک شخص جاکے ان لوگوں کا احوال دریافت کرکے آوے وہ آنے تک دوسرا
اسباب کی محافظت کرے پھر وہ شخص مسلمانوں کے لشکر کو دیکھنے گیا اور بطریق سے بولا وے لوگ بہت
لاغر ہیں حالانکہ گھوڑوں کے سوار ہیں رات کو رہبان ہیں دن کو پہلوان تیروں کو آزماتے ہیں اور تیروں کو
راست کرتے ہیں جب تلاوت قرآن اور ذکر کرتے ہیں تو اگر اپنے ہمنشین سے بات کرے تو آواز نہ سنیگا بطریق نے
لشکر اپنے لوگوں سے بولا ان لوگ سے اندیشہ کرو تم انکا مقابلہ کر نہ سکوگے القصہ جنگ سے فراغت ہو چکی اور مسلمانوں کو
دشمن کا اندیشہ باقی نہ رہا خالد بن الولید نے عمر رضی اللہ عنہ کا نامہ نکال کے پڑھے اور لشکر کی امیر الامرائی ابو عبیدہ بن الجراح کے
تفویض کئے پھر ابو عبیدہ نے فتح کی خوشخبری اور غنیمت کا خمس وہاب بن احتم کے ساتھ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس روانہ کئے
اور باقی غنیمت لشکر کو بانٹے اور لشکر کو دمشق کی طرف کوچ کرنے کا حکم کئے صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات سے مسلمانوں کو
رنج ہوا فتح اور غنیمت کی خوشی اس غم کے آگے کچھ نہ ہوئی اسی جنگ میں صدیق کے وفات کی خبر پہنچی کرکے ابن جریر
لکھے ہیں اور ابن اسحق کہا ہی کہ یرموک کے بعد صحابہ اجنادین کا جنگ کئے اسکے بعد بیسان کے قریب فحل کا جنگ ہوا پھر انسے جاکے
دمشق کا محاصرہ کیے سب لوگ صدیق کی وفات کی خبر آئی ابن کثیر کہا ہی یہی بات ٹھیک ہی اور ابن عساکر کہا ہی دمشق کا فتح سنہ چودہ ھ میں

یعنی اسقدر ذکر الہی میں مستغرق
ہوتے ہیں کہ اگر انکے
نزدیک کوئی بات
کرے سنائی اسکو
نہیں دیتی
۱۲

ہوا اور اموی اپنی مغازی میں لکھا ہی اجنادین اور فحل کا جنگ دونون سنہ تیرا ہجری مین ہوئے اجنادین جنگ جمادی الاولی
اور فحل کا جنگ ذی القعدہ مین اور دمشق کی فتح سنہ چودھا ہجری مین ہوئی اور یرموک کا جنگ سنہ پندرا میں اسکی
قول پر اجنادین کا جنگ صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت مین ہوا اجنادین نام ایک موضع کا ہی رملہ اور جرش کے درمیان بہت
کفار اُس مین مارے گئے اور صحابہ سے ہشام بن العاص اور فضل بن العباس اور ابان بن سعید اور انکے دو بھائی خالد بن سعید
اور عمر بن سعید اور نعیم بن عبد اللہ النحام اور طفیل بن عمرو دوسی اور عبد اللہ بن عمرو دوسی اور ضرار بن الازور اور عکرمہ بن
ابی جہل اور انکے چچا سلمۃ بن ہشام اور ہبار بن سفیان اور صخر بن نصر اور تمیم بن الحارث بن قیس اور انکے بھائی سعید بن الحارث
وغیرہ شہید ہوئے لیکن بعضون کی وفات مین اختلاف ہی کہ اجنادین کے جنگ مین موئے ہین یا یرموک مین عراق کی کیفیت یہ ہی عجم
اردشیر کو قتل کرکے شہریار بن اردشیر بن شیرویہ کو تخت پر بٹھلائے ان ایام مین خالد بن الولید شام کی طرف روانہ ہوئے
تھے فرصت غنیمت جانکے مسلمانون سے اپنا ملک چھین لینے ہرمز جادویہ کو دس ہزار کی جمعیت سے روانہ کئے
اُسوقت عراق پر خالد کی طرف سے مثنی بن حارثہ نایب تھے اسکو شہریار خط لکھا کہ مین تم سے جنگ کرنیکے واسطے فارس کے
اجلاف لوگ جو مرغ اور خنزیر کے چرانے والے ہین روانہ کیا ہون تمسے لڑنے کو نہ بھیجونگا مگر ایسے ہی لوگونکو پھر مثنی اسکے جواب مین
لکھے تو جو لکھا ہی اگر سچ ہو تو تیرے حق مین بد ہی اور ہمارے لئے بہتر اگر جھوٹ ہی تو جھوٹے بادشاہ کو اللہ کے پاس بڑی عقوبت
اور لوگون مین بڑی رسوائی ہی اور تو جو لکھا ہی کہ تمھارے جنگ کے واسطے چرواہون کو بھیجا ہون اُس سے معلوم ہوتا ہی تم
اب بہت عاجز بن گئے ہو اللہ کا شکر ہی جو تمھاری بد اندیشی کو مرغ اور خنزیر کے چرانے والون کی طرف پھیرا اور تمکو ان
اجلاف لوگون کی طرف محتاج کیا جب یہ خط فارس کو پہنچا فارسیون کو نہایت ندامت حاصل ہوئی اور شہریار پر
ملامت کئے کہ تو ایسا خط کاہیکو لکھا اور اُسکی خفت عقل پر حمل کئے القصہ مثنی انکے لشکر کے آنے کی خبر سنکے حیرہ سے نکلکر
بابل کو پہنچے اور ربیع الاول کے غرے کو دونون فریق مین جنگ ہوا فارسیون نے ایک ہاتھی لاکے مسلمانون کے لشکر پر چلائے
تا مسلمانون کے گھوڑے بھاگ جاوین مثنی بن حارثہ جاکے آپ ہاتھی کو مار ڈالے مسلمانون حکم کئے انپر حملہ کرو پھر کفار بھاگے
انکے بہت سے لوگ مارے گئے اور بہت سا اسباب غنیمت ملا اور عجم بری حالت سے مداین کو پہنچے دیکھے تو شہریار کو لوگ
قتل کئے ہین اور اسکے درعوض پرویز کی لڑکی بوران دخت کو تخت پر بٹھائے ہین بوران انیس مہینے سلطنت کرکے مر گئی
بعد اسکی بہن آزرمی دخت کے سر پر تاج شاہی پہنائے اُس سے انتظام نہ ہوا شاپور کو سلطنت دئے اور انتظام کے واسطے
فرخ کو مقرر کئے شاپور نے آزرمی دخت کو فرخ سے بیاہ کردیا وہ کہی فرخ ہمارے غلامون سے ہی کیا مین اسکو بیاہ کرونگی پھیر
فرخ کو قتل کروائی اور شاپور بھی مارا گیا آخر اسی سنہ مین آزرمیدخت کو سلطنت پر معین کئے ابن کثیر ایسا ہی لکھا ہی
بعضی کہے ہین پرویز کے بعد اسکا فرزند شیرویہ تخت پر بیٹھا اور نو مہینے سلطنت کیا اسکے بعد اردشیر بن شیرویہ ہوا

عراق کی کیفیت

ہرمز کی جنگ

عجم کے سلاطین کی انقلاب

اسکو بھی قتل کیسے اسکے بعد توران بنت کسریٰ ہوئی اُسکی تخت نشینی کی خبر سنکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
جو قوم ایسے کاموں کا والی عورت کو کریں انکو فلاح نہیں غرض اُسنے ڈیڑھ سال سلطنت کی اسکے بعد شہریں بخت بیٹھا
اسکو قتل کیے پھر ارزمیدخت چار مہینے سلطنت کر کے موئی الغرض صدیق رضی اللہ عنہ شام کی مہم میں مشغول تھے
اس لیے مثنیٰ بن حارثہ کو کچھ مدد نہیں بھیجے سو مثنیٰ نے عراق پر بشیر بن الخصاصیہ کو اپنی طرف سے نایب مقرر کیے اور سعید بن مُرہ
عجلی کو گھاٹوں کی بندوبست کے واسطے رکھ کے آپ مدینے کو روانہ ہوئے جب وہاں پہنچے تو صدیق رضی اللہ عنہ بیمار تھے
اور عمر رضی اللہ عنہ کو اپنا ولیعہد کر چکے تھے صدیق نے مثنیٰ کو دیکھ کے عمر رضی اللہ عنہ کو فرمائے میری رحلت کے بعد
تم مغرب ہونے کا انتظار نہ کرو فارس کی جنگ کے واسطے مثنیٰ بن حارثہ کے ساتھ فوج دیکے روانہ کرو اور ملک شام کی
فتح کے بعد خالد کو عراق کی طرف روانہ کرو کیونکہ خالد وہاں کے احوال سے خوب واقف ہیں آخر اسی سال جمادی الآخرہ میں
صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ **ساتھواں گلزار ابوبکر رضی اللہ عنہ کی**
وفات کے بیان میں اس گلزار میں دو چمن ہیں **پہلا چمن مرض اور وفات کے بیان میں** سیف اور حاکم نے ابن عمر
رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی موت کا سبب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تھی انکی
وفات ہونے سے ابوبکر رضی اللہ عنہ غم کھائے اُسنے انکا مزاج ہر روز گھٹتا و پژمردہ تھا یہاں تک کہ انتقال ہوئی ابن سعد اور
حاکم صحیح سند سے روایت کیے ہیں کہ ابن شہاب نے کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حارث بن کلدہ ایک سفرہ پر جو ابوبکر کے
واسطے جسے تھے کھانا کھاتے تھے حارث نے بولا یا خلیفہ رسول اللہ آپ کھانے سے ہاتھ کھینچو اس میں زہر ہی ایک سال کے
بعد میں اور آپ ایک ہی دن مرینگے ایسا ہوا کہ دونوں بیمار ہوئے برس گزرے بعد ایکہی دن وفات پائے حاکم نے نقل کیا کہ
شعبی نے کہا اس کمینہ دنیا میں کیا توقع ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زہر دئے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو زہر دئے
ابن سعد اور ابن ابی شیبہ اور امام احمد زہد میں اور ابو نعیم حلیہ میں اور ہناد اور ابن ابی الدنیا ابو السفر سے نقل کیے
ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیماری میں لوگ انکے پاس گئے اور کہے یا خلیفہ رسول اللہ آپکو دیکھنے کے واسطے ہم طبیب کو
بلاویں تو آپنے فرمایا طبیب مجھے دیکھا تو پوچھے وہ کیا بولا تو فرمائے یہ بولا اِنِّی فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ یعنی میں جو ارادہ کرتا ہوں
وہی کرتا ہوں ابن ابی الدنیا کتاب اللہ عاین برید الرفاعی وہ سعید بن المسیب سے روایت کیا ہی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ
کی وفات کا وقت جب آن پہنچا تو انکے پاس چند صحابہ آئے او کہے یا خلیفہ رسول اللہ اپکا حال جو ہی ہم دیکھتے ہیں
اب ہمکو کچھ توشہ دو کہے چند کلمے ہیں جو کوئی انکو صبح و شام کہیگا تو اللہ تعالیٰ اُسکا روح افق مبین میں رکھیگا
پوچھے افق مبین کیا ہی فرمائے ایک میدان ہی عرش کے نیچے اُس میں باغیں اور درخت اور نہریں ہیں اُسکو ہر روز
رحمت یا سو رحمت ڈھانک لیتی ہی جو کوئی اس قول پر مریگا اللہ تعالیٰ اُسکا روح اُس مکان میں رکھیگا اَللّٰھُمَّ

صدیق کی وفات

انت ابتدأت الخلق بلا حاجة بك اليهم جعلتهم فريقين فريقا للنعيم وفريقا للسعير
فاجعلني للنعيم ولا تجعلني للسعير اللهم انك خلقت الخلق فرقا وخيرتهم قبل ان خلقتهم
فجعلت منهم شقيا وسعيدا وغويا ورشيدا فلا تشقني بمعاصيك اللهم انك علمت
ما تكسب كل نفس قبل ان تخلقها فلا محيص لها مما علمت فاجعلني ممن تستعمله بطاعتك
اللهم ان احدا لا يشاء حتى تشاء فاجعل مشيئتك لي ان اشاء ما يقربني اليك اللهم انك
قدرت حركات العباد فلا يتحرك شيء الا باذنك فاجعل حركاتي في تقواك اللهم انك
خلقت الخير والشر وجعلت لكل واحد منهما عاملا يعمل به فاجعلني من خير القسمين
اللهم انك خلقت الجنة والنار وجعلت لكل واحد منهما اهلا فاجعلني من سكان جنتك
اللهم انك اردت بقوم الهدى وشرحت صدورهم واردت بقوم الضلال وضيقت
صدورهم فاشرح صدري للايمان وزينه في قلبي اللهم انك دبرت الامور وجعلت
مصيرها اليك فاحيني بعد الموت حيوة طيبة وقربني اليك زلفى اللهم من اصبح وامسى
ثقته ورجاؤه غيرك فانت ثقتي ورجائي ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم بعد ابوبكر
رضی اللہ عنہ فرمائے یہہ سب دعائین کا مضمون قران شریف مین ہی ابن سعد نے عروہ سے روایت کیا ہی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ وصیت
کئے کہ اللہ تعالی مسلمانون کے فی سے جیسا خمس لیا ہی ویسا ہی میرے مال سے پنجم حصے کی وصیت کرتا ہون سعید بن منصور
اپنی سنن مین ضحاک سے نقل کیا ہی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے مال سے پنجم حصہ اپنی قرابت والون کو جو وارث نہین تھے دو
کرکے وصیت کئے ابن ابی شیبہ اور امام احمد اور ابن سعد نے روایت کئے ہین کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات کے وقت بی بی
عایشہ رضی اللہ عنہا یہہ بیت پڑھے وابيض يستسقى الغمام بوجهه ثمال اليتامى عصمة للارامل
یعنی گورے رنگ والا جسکے منہہ سے مینھ مانگتے ہین فریادرس یتیمون کا پناہ بیواون کا ابوبکر رضی اللہ عنہ یہہ سنکر کہے
یہہ تو شان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی ابن سعد اور ابو عبیدہ فضایل القران مین اور ابن المنذر یہہ بھی زیادہ کئے
ہین کہ ابوبکر کہے جاءت سكرة الحق بالموت ذلك ما كنت منه تحيد اس جگہہ حق کے لفظ کو مقدم کیا
اور موت کے لفظ کو موخر کیا ابن المنذر کہا کہ سكرة الحق بالموت بھی ایک قرات ہی عبد اللہ بن احمد زواید زہد
مین بکر بن عبد اللہ مزنی سے روایت کیا ہی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی موت کے وقت بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا
آپکے سرہانے بیٹھکے کہے كل ذي ابل نورها وكل ذي سلب مسلوب
ہر لباس والے کا لباس چھینے جاتا ہی ابوبکر رضی اللہ عنہ اسکو فہم کئے اور فرمائے ای لڑکی ایسا نہین لیکن اللہ تعالی فرمایا ہی

وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ آئی ہوئی موت کی تحقیق یہ ہے
جس سے تو بھاگتا تھا امام احمد کتاب الزہد میں اور ابن سعد وغیرہ بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے
ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیماری جب سخت ہوئی میں یہ بیت پڑھی لَعَمْرُكَ مَا يُغْنِي الثَّرَاءُ عَنِ الْفَتَى
إِذَا حَشْرَجَتْ يَوْمًا وَضَاقَ بِهَا الصَّدْرُ یعنی تیری عمر کی قسم کو تونگری نفع نہیں دیتی اس روز جو جان
موت کی ظاہر ہو اور سینہ تنگ ہو ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے منہ پر سے چادر اٹھا کے کہے تو یوں کہہ وَجَاءَتْ سَكْرَةُ
الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ بعد فرمائے دیکھو میرے یہ دونوں کپڑے کو دھو کے مجھے انہیں
ہی دفن کرو نئے کپڑوں کی احتیاج میت سے زیادہ زندوں کو ہے ابو یعلی نے علقمہ بن وقاص سے روایت کیا ہے کہ بی بی
عائشہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے ایکو نزع کی حالت تھی غشی میں تھے بی بی کہنے لگیں یہ بیت پڑھی
مَنْ لَا يَزَالُ دَمْعُهُ مُقَنَّعًا فَإِنَّهُ لَا بُدَّ مَرَّةً مَدْفُوقٌ جس کو اشک ہمیشہ بند ہیں البتہ وہ آنسو ایک روز بہینگے
ابوبکر سر اٹھا کے فرمائے ایسا مت بول یہ کہو وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ
بعد پوچھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کونسے دن ہوئی بولیں دوشنبہ کے روز کہے میں امید رکھتا ہوں کہ
آج کی رات کو میں مروں پھر سہ شنبہ کی شب کو وفات پائے صبح ہونے کے قبل انکو دفن کیے امام احمد نے بی بی عائشہ
رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت جب تھا تو فرمائے آج کونسا دن ہے کہے دوشنبہ
ہی فرمائے میں اگر آج کی شب مروں تو کل کا انتظار نہ کرو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو دن اور رات نزدیک ہوں
وہ میری پاس دوست ہیں بخاری صحیح میں روایت کیا ہے کہ بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کہیں میں ابوبکر رضی اللہ عنہ
پاس گئی آپ پوچھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنی کپڑوں سے کفن دیے تھے میں بولی روئی کے سفید تین کپڑے
جن میں پیراہن اور پگڑی نہیں تھی بعد پوچھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کونسے دن ہوئی میں بولی
دوشنبہ کے دن پوچھے آج کیا دن ہے میں بولی دوشنبہ فرمائے اَرْجُو فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ اللَّيْلِ یعنی مجھے امید کہ
آج کی شب تک میری وفات ہو اور بیماری میں آپکے بدن پر جو کپڑا تھا اسکو زعفران کا رنگ لگا ہوا تھا اسکی طرف
دیکھ کے فرمائے میرا یہی کپڑا دھو اور اسکی ساتھ اور دو کپڑے اور زیادہ کرکے مجھے کفن دو میں بولی یہ کپڑا کہنہ ہے تب
فرمائے نئے کپڑے کا زندہ بہ نسبت میت کے زیادہ مستحق ہیں میت کو جو دیتے ہیں وہ پیپ کے واسطے ہے بی بی عائشہ
رضی اللہ عنہا کہتے ہیں وہ تمام روز جب گذرا اور سہ شنبہ کی رات لگی ابوبکر رضی اللہ عنہ کا روح قبض ہوا صبح ہونے
قبل انکو دفن کئے عبداللہ بن احمد زوائد زہد میں عبادہ بن نسی سے روایت کیا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی وفات کے
وقت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کو کہے میرے یہ دونوں کپڑے دھو اور انہی میں مجھے دفن کرو تمہارے باپ کو

دو حالت سے ایک حالت ہوگی یا اُس کو بہتر سے بہتر لباس پہناوینگے یا بُری طور سے چھین لیوینگے ابن ابی الدنیا نے
ابن ابی ملیکہ سے روایت کیا ہی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ وصیت کئے کہ اپنے تئین اپنی عورت اسما غسل دیوے اور
اپنا فرزند عبد الرحمن انکی اعانت کرے ابن سعد اور بیہقی کی روایت مین آیا ہی کہ اسما اُس روز روزہ تھی ابوبکر نے بحلف ہو کے
روزہ تور دا دیئے اور کہے افطار کرنا تمکو غسل کے واسطے اقوی ہی ابن سعد نے عروہ اور قاسم بن محمد سے روایت
کیا ہی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بی بی عایشہ کو وصیت کئے کہ اپنے تئین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بازو سے
دفن کرو جب انکی وفات ہوئی قبر جو کھودے آپکے سر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کھاندے کے پاس رکھے اور آپکے
لحد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر سے ملا دئے ابن سعد نے سعید بن المسیب سے روایت کیا ہی کہ ابوبکر
رضی اللہ عنہ کو قبر شریف اور منبر کے درمیان رکھہ کے نماز جنازہ ادا کئے عمر رضی اللہ عنہ امام ہوئے اور چار تکبیر کہے
ابن سعد نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ ابوبکر کی قبر مین عمر اور طلحہ اور عثمان اور عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ
عنہم اترے ابن سعد نے چند طریقون سے روایت کیا ہی کہ انکو شب کے وقت دفن کئے واقدی اور حاکم نے بی بی
عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کئے ہین کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ابتداء بیماری یہی ہوئی کہ آپ جمادی الآخرہ کی ساتوین کو
غسل کئے ایام نہایت سردی کے تھے پندرہ روز تک آپ نماز کو نہین نکلے سہ شنبے کی شب جمادی الآخرہ کی بائیسوین کو
وفات ہوئی تیرھوین ہجری مین آپکی عمر تریسٹ برس کی تھی اور ابوبکر نے اپنی بیماری کے ایام مین عمر کو امامت کے
واسطے مقرر کئے اور عثمان رضی اللہ عنہ آپکی بیمار داری کرتے تھے حاکم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ
ابوبکر رضی اللہ عنہ دو برس اور ساتھہ مہینے خلافت کئے ابو معشر کہا ہی کہ آپکی خلافت دو برس چار روز کم چار مہینے تھی
بعضی کہے ہین دو برس سو روز تھے امام مالک نے روایت کیا ہی کہ ابوبکر نے بی بی عایشہ کو اپنے مال مین سے جو غابہ مین
تھا اکیس وسق اناج دئے تھے جب انکی وفات کا وقت قریب پہنچا کہے واللہ ای بیتی تیرے سوائے کوئی اور شخص تونگر میرے
پاس دوست نہین اور میرے بعد تو فقیر نہ رہنا میری آرزو ہی اور مین تجھے اکیس وسق اناج دیا تھا اگر تو اُسکو لی ہوتی تو
وہ تیرا مال ہوتا اب وہ مال وارثون کا ہی وہ تیرے دو بھائی اور دو بہن ہین تم کتاب اللہ کے موافق اس مال کو بانٹو مین بولی بابا
اگر وہ مال کتنا بہت ہوتا تو بھی مین اُسکو ترک کرتی میری بہن اسما ایک آپ ہی دوسری بہن کون ہی کہے بنت خارجہ جو
حاملہ ہی وہ لڑکی ہی جنیگی اسکو عبد الرزاق اور ابن سعد اور ابن ابی شیبہ اور بیہقی اپنی سنن مین بھی روایت کئے ہین
اور اسکے آخر مین یون ہی خارجہ کی بیٹی جو حاملہ ہی میرے دل مین القا ہوا کہ وہ لڑکی ہی اُسکے ساتھہ تو خوبی سے رہنا
پھر لڑکی پیدا ہوئی اسکا نام ام کلثوم رکھے اور عبد الرزاق کی ایک روایت مین یون آیا ہی کہ بی بی عایشہ کہے اگر مجھے
تمام خیبر کا ملک دیتے تو بھی مین اُسکو پھیر دیتی ذہبی وغیرہ کہے ہین کہ بعد ابوبکر کی موت کے انکے دو عورتین اسما

بنت عمیس اور حبیبہ بنت خارجہ اور دو فرزند عبدالرحمن اور محمد اور تین لڑکیاں اسما اور عائشہ اور ام کلثوم اور باپ ابو
قحافہ اور ماں ام الخیر انکے وارث ہوئے ابن سعد نے مجاہد سے روایت کیا ہے کہ ابو قحافہ اپنا حصہ ابوبکر کے ترکے سے جو ملا ابوبکر کی
اولاد کو دیدئے ابو قحافہ اپنے فرزند کے بعد چھے مہینے اور چند روز زندہ رہے آخر محرم میں چودھویں ہجری میں وفات پائے
انکی عمر ستانوے برس کی تھی ابن سعد نے مسیب سے روایت کیا ہے کہ ابوبکر کی وفات کی خبر مکے کو جب گئی مکے کے لوگوں میں
زلزلہ ہوا ابو قحافہ پوچھے یہ کیا ہے تو کہے تمہارے فرزند وفات پائے ہیں ابو قحافہ کہے بڑی مصیبت ہے پوچھے انکے بعد امر کا
والی کون ہوا کہے عمر ہوئے ابو قحافہ بولے وہی انکا رفیق تھا عبد اللہ بن احمد نے زواید زہد میں بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے
روایت کیا ہے کہی ہیں کہ میرے باپ ایسے دینار درہم جسپر اللہ کا سکہ ہووے نہ چھوڑے دوسرا ختم عمر کو ولیعہد کرنے کے
بیان میں واقدی چند طریقوں سے روایت کیا ہے کہ ابوبکر کی بیماری سخت ہوئی عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو
بلوائے اور کہے عمر کا احوال بیان کرو عبدالرحمن کہے انکا احوال مجھ سے زیادہ آپکو معلوم ہے مجھ سے پوچھنا کیا
احتیاج ہے ابوبکر کہے مجھے معلوم ہے پر تم بھی کہئے عبدالرحمن کہے واللہ آپ انکے لئے جو تجویز کئے ہیں اسکے وے لائق ہیں
پھر عثمان رضی اللہ عنہ کو طلب کئے اور عمر کا احوال انسے پوچھے کہے آپکو ہم سے زیادہ آگہی ہے فرمائے اسپر بھی تم بیان کرو عثمان
کہے انکا باطن انکے ظاہر سے بہتر ہے اور ہمارے میں کوئی انکے مثل نہیں بعد سعید بن زید اور اسید بن حضیر وغیرہ مہاجرین
اور انصار کو بلواکے مشورت کئے اسید کہے آپکے بعد میں انکو نیک سمجھتا ہوں وے اللہ کی رضامندی سے راضی اور اسکی
ناخوشی سے ناخوش ہوتے ہیں اور انکا مخفی عمل ظاہر حال سے بہتر ہے اور اس کام کے لئے انسے بہتر شخص کوئی نہ ہوگا اس
وقت بعض صحابہ جو حاضر تھے کہے عمر کی سخت مزاجی آپکو معلوم ہے انکو خلیفہ کرتے ہو اگر اللہ تعالی پوچھے تو
اللہ کو کیا جواب دوگے ابوبکر کہے کیا تم اللہ سے ڈراتے ہو اللہ پوچھیگا تو میں جواب دونگا کہ تیرے بندوں میں نیک بندے کو
میں خلیفہ کیا تھا اور میں جو بات تمکو کہا دوسروں سے کہہ دو بعد عثمان کو بلواکے کہے لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابن عثمان

هٰذَا مَا عَهِدَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي قُحَافَةَ فِي آخِرِ عَهْدِهِ بِالدُّنْيَا خَارِجًا مِنْهَا وَعِنْدَ أَوَّلِ عَهْدِهِ بِالْآخِرَةِ
دَاخِلًا فِيهَا حَيْثُ يُؤْمِنُ الْكَافِرُ وَيُوقِنُ الْفَاجِرُ وَيَصْدُقُ الْكَاذِبُ إِنِّي اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْكُمْ
بَعْدِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا وَإِنِّي لَمْ آلُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَدِينَهُ وَنَفْسِي وَإِيَّاكُمْ
خَيْرًا فَإِنْ عَدَلَ فَذَلِكَ ظَنِّي بِهِ وَعِلْمِي فِيهِ وَإِنْ بَدَّلَ فَلِكُلِّ امْرِئٍ مَا اكْتَسَبَ وَالْخَيْرَ أَرَدْتُ وَلَا
أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

یعنی یہ عہد ہے ابوبکر بن ابی قحافہ کا دنیا سے نکلنے کے آخری وقت اور آخرت میں جانے کے اول وقت جو ایسے
وقت میں کافر ایمان لاتا ہے اور فاجر یقین کرتا ہے اور جھوٹا راست بولتا ہے میرے بعد میں نے تم پر عمر بن الخطاب کو

خلیفہ بنایا ہون انکی بات سنو اور انکی اطاعت کرو اور مین خدا اور رسول اور دین کی خیر خواہی مین اپنی اور تمھاری
خوبی چاہنے مین ہرگز قصور نہین کیا مجھے گمان یہی ہی اور یہی جانتا ہون کہ عمر نے عدل و انصاف کرینگے اگر اسکو
بدل دین تو ہر آدمی کو جو وہ کمایا ہی ملیگا اور مین خوبی کا ارادہ کیا ہون غیب نہین جانتا ظلم کرنے والونکو معلوم
ہو جایگا کہ انکی بازگشت کیسی ہوگی وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ یہہ عہدنامہ لکہکے اسکو بند کئے
اُسپر مہر کر کر عثمان کے حوالے کئے اور کہے اِس نامے کو لیجا کے لوگون سے بیعت لو پھر لوگ راضی ہوئے اور بیعت کئے پھر ابوبکر
رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ کو تنہائی مین بلوا کے جو جو وصیت کرنا تھا کئے عمر نکلے بعد ابوبکر اپنے دونون ہاتھ
اٹھا کے کہے یا اللہ مین انکو جو ولی عہد کیا ہون اُس سے لوگون کی خوبی کا ارادہ کیا ہون اور فتنے سے ڈرا ہون مین
جو کیا ہون اسکو تو خوب جانتا ہی اور مین بہت تجویز اور اندیشہ کر کے سب سے قوی اور خوب شخص اور انکی ہدایت پر جو حریص
تھا اسکو مقرر کیا ہون مجھے آنے کا وقت آچکا اب تو اُن مین میرا والی ہو وے تیرے بندے ہین انکے پیشانیان تیرے اختیار
مین ہین انکے لئے انکے والیون کو تو درست کر اور انکے خلیفے کو تو اپنے خلفاء راشدین مین کر اور اُسکے لئے اسکے رعایا کو
درست کر سیف اور ابن عساکر نے حسن سے روایت کئے ہین کہے جب ابوبکر کی بیماری سخت ہوئی اور وے اپنی زندگی سے
مایوس ہوئے تو لوگونکو جمع کئے اور کہے میرا جو حال ہی اسکو تم دیکھتے ہو اور میرا گمان ہی کہ موت کا وقت قریب آن پہنچا
اور اللہ تعالی تمھارے ہاتون کو میری بیعت سے نکال دیا اور میرے عقد کو کھول دیا اور تمھارے امر کو تم پر رد کیا اب تم جسکو
دوست رکھتے ہو اسکو اپنا امام کر لو کیونکہ تم میرے جیتے جی امام کروگے تو میرے بعد اختلاف نہ ہوگا سبھون نے تجویز کئے
انکی تجویز کچھ نہ ٹھہری ابوبکر کے پاس آکے کہے یا خلیفہ رسول اللہ آپہی تجویز کرو ابوبکر کہے شاید تم آپس مین اختلاف
کئے ہو مین تم سے اللہ کا عہد لیتا ہون کہ مین جسکو تجویز کرون تم اُس سے راضی ہونا کہے بہت بہتر ابوبکر فرمائے مجھے
اشارہ کرو واللہ تم میرے پاس اُسکے اہل اور محل امانت ہو عثمان نے کہے عمر بہتر ہین کہے لکھو پھر لکھنا شروع کئے جب
نام کی جگہہ پر پہنچے ابوبکر کو غشی ہوئی پھر ہشیار ہوکے کہے عمر کا نام لکھو اسکی سند ضعیف ہی حسن بن عرفہ اپنے
جز مین اسلم سے روایت کیا ہی کہ عثمان نے خلافت کا عہدنامہ جب لکھے تو ابوبکر نے حکم کئے نام کی جگہہ باقی رکھو پھر عثمان
عہدنامہ لکھے نام کی جگہہ خالی تھی کہ ابوبکر کو غشی ہوئی عثمان نے اُس عہدنامے کو لیکے اُس مین عمر کا نام لکھہ دئے پھر ابوبکر کو
افاقہ ہوا اُس عہدنامے کو لیکے دیکھے اُس مین عمر کا نام مکتوب ہے پوچھے اسکو کون لکھا عثمان کہے مین لکھا ہون ابوبکر کہے
اللہ تم پر رحمت کرے اور جزاء خیر دیو اگر تم اپنا نام بھی لکھتے تو اُسکے لایق تھے ابن کثیر کہا اسکی سند صحیح ہی ابن سعد نے
بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہی کہ جب ابوبکر کی وفات کا وقت قریب پہنچا تو عمر کو خلیفہ کئے بعد علی اور
طلحہ رضی اللہ عنہما نے ابوبکر کے پاس جاکے پوچھے آپ کس کو خلیفہ کئے ابوبکر کہے عمر کو کیا ہون وے دونون کہے تم اپنے پروردگار کو

[illegible]

کیا جواب دوگے ابوبکر نے کہا کیا مجھے اللہ سے ڈراتے ہو واللہ میں اللہ کو اور عمر کو تمہارے سے زیادہ جانتا ہوں میں اللہ کو کہونگا
کہ تیرے بندوں سے بہتر شخص کو میں نے امیر خلیفہ کیا ابن عساکر نے یسار ابی حمزہ سے روایت کیا ہے جب ابوبکر کی بیماری زیادہ
ہوئی دریچے سے سر نکال کے لوگوں کو کہے میں تم سے ایک عہد لیتا ہوں تم اس پر راضی ہوتے ہو یا نہیں لوگ کہے یا خلیفہ رسول
ہم راضی ہیں اس میں علی مرتضی کھڑے ہوکے کہے اگر عمر ہو تو ہم راضی ہیں ابوکہے وہ عمر ہی ہے ابن عساکر نے حسن سے
روایت کیا ہے کہ ابوبکر نے بیماری میں لوگونکو جمع کئے اور دو شخص کی مدد سے منبر تک جاکے خطبہ پڑھے یہ انکا آخر خطبہ تھا
پھر اللہ کی حمد و ثنا کئے بعد کہے یَا اَیُّهَا النَّاسُ احْذَرُوا الدُّنْیَا وَلَا تَثِقُوْا بِهَا غَرَّارَةٌ وَاٰثِرُوا الْاٰخِرَةَ عَلَی الدُّنْیَا
فَاَحِبُّوْهَا فَبِحُبِّ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا یُبْغِضُ الْاُخْرٰی وَاِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ الَّذِیْ هُوَ اَمْلَكُ بِنَا لَا
یَصْلُحُ اٰخِرُهٗ اِلَّا بِمَا صَلَحَ بِهٖ اَوَّلُهٗ فَلَا یَحْمِلُهٗ اِلَّا اَفْضَلُكُمْ مَقْدُرَةً وَاَمْلَكُكُمْ لِنَفْسِهٖ اَشَدُّكُمْ
فِیْ حَالِ الشِّدَّةِ وَاَسْلَسُكُمْ فِیْ حَالِ اللِّیْنِ وَاَعْلَمُكُمْ بِرَاْیِ ذَوِی الرَّاْیِ لَا یَتَشَاغَلُ بِمَا لَا یَعْنِیْهِ
وَلَا یَحْزَنُ لِمَا لَمْ یَنْزِلْ بِهٖ وَلَا یَسْتَحْیِیْ مِنَ التَّعَلُّمِ وَلَا یَتَحَیَّرُ عِنْدَ الْبَدِیْهَةِ قَوِیٌّ عَلَی الْاُمُوْرِ
لَا یَجُوْزُ بِشَیْءٍ مِنْهَا حَدَّهٗ بِعُدْوَانٍ وَلَا تَقْصِیْرٍ یَرْصُدُ لِمَا هُوَ اٰتٍ عَتَادَهٗ مِنَ الْحَذَرِ وَالطَّاعَةِ
وَهُوَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ یہ کہکے اترے اسکی سند ضعیف ہے اسکا ترجمہ یہ ہے اے لوگو دنیا سے حذر کرو اور دنیا کی
چیزوں پر اعتماد مت کرو اور آخرت کو اختیار کرو اور اسکو دوست رکھو ان دونوں سے جب ایک کو دوست رکھوگے
تو دوسرے سے دل اٹھاؤگے اور مملکت کا یہ کام جو ہی انجام اسکا جو ہے آگا مگر اسکا ابتدا جس کام سے ہوا تھا
اسکو کوئی نہ لیوے مگر وہی جو اقتدار میں افضل ہو اور اپنے نفس کا جو مالک ہی ہو سختی کی حالت میں سخت
رہے اور نرمی کی حالت میں نرم رہے اور داناؤں کی رائی سے جو واقف رہے بے فایدہ کام میں اپنے کو
مشغول نہ کرے اور جو بات واقع نہ ہو اسکے لئے غم نہ کھاوے اور علم سیکھنے سے نہ شرماوے اور فی الفور جواب
دینے کے وقت متحیر نہ ہووے کاموں پر قوی ہووے کوئی امر سخت ہو تو اسکے لئے متحیر نہ ہووے اور جو آنے والی
ہی اسکے جانچنے میں کوتاہی نہ کرے اور اسکو اللہ سے ڈرنے کی اور اسکی اطاعت کرنے کی عادت ہو وہ شخص جو
میں سمجھتا ہی عمر بن الخطاب ہے ابن عابد وغیرہ نے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ ابوبکر کی
بیماری میں جس میں انکے پاس عیادت کو گیا تھا سلام کرکے پوچھا آج آپکا مزاج کیسا ہی فرمائے شکر اللہ کا اچھا ہی بعد کہے
مجھے بیماری میں بھی تم لوگ کام میں ڈالے ہو میں نے تمہارے لئے ایک کو ولیعہد کیا ہوں وہ میرے پاس تم سبھوں سے بہتر
تم لوگ ناک پھلائے تھے کہ کام اپنے میں ہو بعد فرمائے مجھے کسی بات کا تاسف نہیں مگر تین چیز جو کیا ہوں کاش تہا
وہ نہ کرتا اور تین چیز نہیں کیا سو کاش انکو کرتا اور تین بات کا سوال کاش میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا ہو

یعنی تین باتین بُرے ہین کہ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مقدمے مین اغماض کر جانا دوسری بات یہہ ہی کہ سقیفہ بنی ساعدہ کے
روز اس کام کو عمر کے یا ابو عبیدہ کے ذمے کردیتا تیسری بات خالد بن الولید کو مرتدون کے قتل کے واسطے جب بھیجا اُسوقت
مین ذی القصہ مین ہی رہہ جاتا اگر مسلمانون کو فتح ہوتی تو بہتر نہین تو مین انکی مدد کرتا و تین باتین جو مین کرنا تھا ہین
کہ اشعث بن قیس کو جب اسیر کرکے لے آئے اُسکو مین قتل کرتا تھا کیونکہ میرے خیال مین ایسا آتا ہی کہ جب کہین کچھہ فساد ہو جاوے تو
وہ اسکی طرف سبقت کریگا دوسرا یہہ کہ فجاءۃ اسلمی کو جب لے آئے اُسکو مین نہ جلاتا اسکو قتل کرتا یا چھوڑ دیتا تیسرا یہہ کہ خالد
بن الولید کو جب شام کی طرف روانہ کیا اُسوقت عمر کو عراق کی طرف روانہ کردیتا تا مین اپنے داہنے اور بائین ہاتھہ کو اللہ کی
راہ مین دراز کیا ہوتا و تین باتین جو پوچھنا ضروری تھین کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ہوتا کہ یہہ کام یعنی خلافت
کس کو دیا چاہئے اور یہہ کہ انصار کو بھی اُس مین کچھہ شرکت ہی یا نہین تیسری بات یہہ کہ پھپھی کو اور بھتیجی کو شرع مین میراث ہی یا
نہین عقیلی اور طبرانی اوسط مین اور ابو نعیم حلیہ مین حمید بن عبد الرحمن بن عوف سے وہ اپنے باپ سے روایت کیا ہی کہ ابو بکر
رضی اللہ عنہ کی مرض الموت مین آنکے پاس گیا اور سلام کیا آپ نے فرمائے تم میرے بعد کام کرنے کے لئے ایک عہدنامہ لکھا ہون
اور اپنے دانست مین ایسے کو جو سب سے بہتر تھا پسند کیا ہون تم ناک پھلاؤنگے کہ کام اپنے تئین ہون مین سمجھا تھا کہ دنیا
آچکی ہی لیکن ہنوز نہین آئی عنقریب آوینگی تم اپنے گھرون کو حریر کے پردے باندھونگے اور دیباج کی مسندین بچھاوگے اور
اور صوف کے بچھونون پر سونے سے اذیت ہوتی ہی کرکے کہوگے تم وہی ہو جو ببول کے کانٹون پر سویا کرتے تھے واللہ
حدود الہی کے سوائے تمکو لیجاکے گردن مارنا بہتر ہی دنیا کے دریا مین تیرنے سے طبرانی کبیر مین روایت کیا ہی کہ ابو بکر رضی اللہ
عنہ نے عمر کو کہے مین تمکو ایک کام کے واسطے مقرر کرتا ہون اُسکا جو والی ہو تو اسکو تعب مین ڈالتا ہی ای عمر تم اللہ
کی طاعت کرکے اُس سے ڈرا کرو اور اسکی اطاعت کو تقوی کے ساتھہ بجالاؤ کیونکہ پرہیزگار امن مین رہتا ہی اور امر
معروف کسیکا مستوجب نہین ہوتا مگر جس نے اُسپر عمل کرے جو کوئی حق بات کا امر کرے اور آپ باطل پر رہے یا امر کرے
معروف کا اور آپ عمل کرے منکر تو عنقریب اُسکی آرزو منقطع ہوگی اور اُسکا عمل ضایع ہوگا اگر تم لوگون کے کام کے والی ہون تو
جس قدر تمہارا ہاتھہ لوگون کے خون سے خشک رہہ سکتا ہی اور جس قدر تمہارا شکم لوگون کے مال سے خالی رہہ سکتا ہی اور جس قدر تمہاری
زبان انکی آبروریزی سے باز رہتی رکھیو اور طاقت نہین مگر اللہ ہی سے ابن المبارک اور ابن ابی شیبہ اور ہناد اور
ابن جریر اور ابو نعیم حلیہ مین عبد الرحمن بن سابط اور زبید بن الحارث اور مجاہد سے روایت کئے ہین کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی وفات کا
وقت قریب پہنچا تو عمر رضی اللہ عنہ کو بلوائے اور کہے ای عمر تم اللہ سے ڈرا کرو اور جانیو اللہ کے لئے دن کا ایک عمل ہی اگر
شب کو وہ عمل کرو تو اللہ تعالی اسکو قبول نہین کرتا اور شب کے لئے ایک عمل ہی دن کو اگر وہ کرو تو قبول نہین کرتا اور کوئی
جبتک فرض کو نہ ادا کرے تو نفل کو قبول نہین کرتا اور قیامت کے دن اُنہین کے ترازو گران ہووینگے جو دنیا مین حق کے تابع

ہوئے تھے اور حق کی پیروی کرنے سے اُن پر بھاری تھی جس بنا پر حق کو رکھیں تو اسکو شان گراں ہونا ضرور ہی اور قیامت کے
دن انہیں کے ترازو سبک ہوویں گے جو دنیا میں باطل کے تابع ہوئے تھے اور باطل کی پیروی اُن پر سبک تھی جس بنا پر
باطل کو رکھینگے اسکو شان سبک ہونا ضرور ہی اور اللہ تعالیٰ نے بہشت والوں کا جب ذکر کیا تو انکے نیک اعمال کو ذکر کیا
انکے بد اعمال سے درگذر انہیں جب اہل بہشت کا ذکر کرتا ہوں تو ڈرتا ہوں کہ شاید میں انسے نہ ملوں اور اللہ تعالیٰ اہل
دوزخ کا جب ذکر کیا تو انکے بدترین اعمال کو ذکر کیا اور نیک اعمال کو رد کیا میں جب انکو ذکر کرتا ہوں تو مجھے انکے ساتھ ہونے کا
اندیشہ ہی اور اللہ تعالیٰ رحمت کی آیت کے ساتھ عذاب کی آیت کو ذکر کیا بخر بندے کو لازم تھی امیدوار اور ڈرتا رہے اور
اللہ تعالیٰ سے حق کے سوائے دوسری چیزوں کی آرزو نہ کرنا اور اسکی رحمت سے مایوس ہونا اور اپنے ہاتھوں سے اپنے تئیں ہلاکی
میں ڈالنا میری وصیت کو تم جب یاد رکھو گے تو تم پاس پوشیدہ چیزوں میں موت سے زیادہ محبوب کوئی نہیں ہوگی
موت نے تم تک آنے والی ہی اور اگر تم میری وصیت ضائع کروگے تو پوشیدہ چیزوں میں موت سے زیادہ کوئی چیز تمہارے
پاس مکروہ نہ رہیگی اور تم اسکو تھکانے والے نہیں ہو ابن سعد اور حاکم نے روایت کئے ہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہے
تین شخص کی تیز فراست ہی ایک تو ابوبکر کی جو عمر کو خلیفہ کئے دوسری موسیٰ علیہ السلام کی بی بی جو شعیب کو
کہی اگر اجیر اور امانتدار نوکر رکھا چاہتا ہی تو اسکو نوکر رکھ تیسرا عزیز مصر جو اپنی عورت کو بولا یوسف کو عزت سے
رکھ **آتوان گلزار ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بیبیاں اور فرزندوں وغیرہ کے بیان میں اس گلزار میں**
پانچ چمن ہیں پہلا چمن عورتوں کے بیان میں ام رومان بنت عامر بن عویمر بن عبد شمس بن عتاب بن اذینہ بن
دہمان بن الحارث بن غنم بن مالک بن کنانہ کہ ابن زبیر بن بکار نے انکا نسب یوں ہی لکھا ہے اور ابن عبدالبر کہا ہی بہت علما کا
اسی بات پر ہی کہ وہ بی بی غنم بن مالک کی اولاد میں ہی لیکن غنم کے کس فرزند کی اولاد میں ہی اُس میں بہت اختلاف ہی اور بعضی
کہا ہی کہ اُس بی بی کا نام زینب بنت عبد بن دہمان اولاد میں ہی فراس بن غنم بن مالک کے حافظ عسقلانی کہا ہی جسے
کہا وہ بنی فراس میں ہی اسکے قول کو بخاری کی حدیث جو ابوبکر کے مہمانوں کے قصے میں ہی تائید کرتی ہی کیونکہ اُس حدیث میں
آتا ہی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہے یا اخت بنی فراس انتہی ام رومان کا نام بعضی زینب کہے ہیں اور بعضی دعد کہتے ہیں واقدی نے کہا
کہ ام رومان اول نکاح میں عبداللہ بن الحارث بن سخبرہ بن جرثومہ ازدی کے تھی اُس نے اسلام کے قبل اپنی عورت ام
رومان کو لیکے مکے کو آیا اور ابوبکر سے حلف کیا اسکو فرزند پیدا ہوا پھر عبداللہ کی وفات ہوئی بعد ام رومان کو ابوبکر نے نکاح
کئے ابن سعد نے کہا ہی کہ ام رومان اول نکاح میں حارث بن سخبرہ بن جرثومہ کے تھی اس سے طفیل پیدا ہوا بعد حارث نے
اپنی عورت بچے کو لیکے سراۃ سے مکے کو آیا اور ابوبکر سے حلف کیا حارث مکے میں موا بعد ابوبکر نے ام رومان کو
بعثت کے قبل نکاح کئے ام رومان اسلام لائی اور ہجرت کئی زبیر بن بکار نے بی بی عائشہ سے روایت کیا ہی کہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کئے بعد مدینے مین چند روز رہکے زید بن حارثہ کو اور ابو رافع کو اپنے لوگ کو لانے کے خدمت
روانہ کئے تب ابوبکر رضی اللہ عنہ عبد اللہ بن اُرَیقِط کو انکے ہمراہ روانہ کئے اور اپنے فرزند عبد الرحمن کو لکھ بھیجے کہ ام رومان
اور اسما کو روانہ کردو ان ایام مین طلحہ رضی اللہ عنہ بھی ہجرت کا قصد رکھتے تھے انکے ساتھ روانہ کئے سب ملکے مدینے کو
ابن سعد کہا ہی ام رومان کی وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین سنہ چھے ہجری مین ہوئی ابن سعد اور ابن مندہ اور ابو نعیم
قاسم بن محمد سے روایت کئے ہین کہ ام رمان کو جب قبر مین اتارے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جو چاہتا ہی کہ حور کی صورت
دیکھے تو وہ ام رومان کو دیکھے یہہ روایت کو بعضون نے قاسم بن محمد سے وہ ام سلمہ سے روایت کئے ہین ابن عبد البر بھی کہا ہی کہ ام
رومان کی وفات سنہ چھے ہجری مین ہوئی اور اسکی قبر مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ اترے اور اسکے لئے استغفار کئے اور
فرمائے یا اللہ ام رومان کو تیری راہ مین اور تیرے رسول کی راہ مین جو سختی پہنچی ہی تجھ پر وہ مخفی نہین بعضے کہتے ہین اسکی
وفات سنہ چار یا پانچ ہجری مین ہوئی لیکن یہہ دونون قول صحیح نہین اور وہ جو کہے ہین کہ سنہ چھے ہجری مین وفات ہوئی اسمین
بھی شبہہ ہی کیونکہ بخاری مین آیا ہی کہ ام رومان بی بی عایشہ کے افک کے وقت موجود تھی افک کا قصہ غزوہ مریسیع مین
ہوا سنہ چار ہجری مین یا پانچ مین بعد ابوبکر کے اضیاف کے قصے مین بھی موجود تھی اور اس وقت عبد الرحمن بن ابی بکر
بھی تھے عبد الرحمن مدینے کو جو آئے صلح حدیبیہ کے بعد آئے حدیبیہ کا صلح سنہ چھے ہجری کے اواخر مین ہوا امام احمد اپنی مسند مین
روایت کیا ہی کہ آیت تخییر کی جب نازل ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بی بی عایشہ کو کہے تم ابوبکر سے اور ام رومان سے
مشورت کیجیو اس حدیث کی سند صحیح ہی اور یہہ قصہ بالاتفاق سنہ نون ہجری مین واقع ہوا تو اس سے بوجھا گیا کہ سنہ نون ہجری
تک ام رومان زندہ تھی اور بخاری اپنی صحیح مین افک کی حدیث مسروق سے روایت کیا ہی کہ اس نے ام رومان سے سوال کیا الحدیث
اس سے معلوم ہوتا ہی کہ ام رومان کی وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ہوئی کیونکہ مسروق کی ولادت ہجرت کے پہلے سال
ہوئی تھی اُسنے مدینے کو عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین آیا اور حافظ ابرہیم حربی نے جزم کیا ہی کہ مسروق نے ام رومان سے خلافت
مین عمر رضی اللہ عنہ کی سنا ہی ابو نعیم اصبہانی نے کہا ہی کہ ام رومان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ایک مدت تک زندہ
رہی قاسم کی روایت جو آئی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکی قبر مین اترے اُس حدیث کی سند مین علی بن زید بن جدعان ہی
وہ ضعیف ہی ابن عبد البر اور قاضی عیاض اور متاخر علما کی ایک جماعت جو ترجیح دئی ہی کہ مسروق کی روایت مرسل ہی وہ بات
علماء محققین کے پاس مضبوط نہین ام رومان کو ابوبکر رضی اللہ عنہ سے عبد الرحمن اور بی بی عایشہ پیدا ہوے اسما بنت عُمَیس
بن مَعْد میم سے اور عین کے سکون سے ابن الحارث بن تیم بن کعب بن مالک بن قُحافہ بن عامر بن ربیعہ بن عاصم بن معاویہ بن زید
خثعمیہ یعنے عمیس کے باپ کا نام نعمان بن کعب لکھے ہین ام المومنین میمونہ بنت الحارث کی اخیافی بہن اسما کو حقیقی اور اخیافی
بہنان نون یا دس بہین چھے حقیقی بہن اور چار اخیافی اسما کی والدہ کا نام خَوْلہ بنت عوف بن زُہَیر اور بعضے ہند کہے ہین

اول نکاح میں جعفر طیار کے تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دار الارقم میں جانے کے قبل اسما ایمان لائی اور جعفر کے ساتھ حبش کو
ہجرت کی وہاں انکو تین فرزند ہوئے عبد اللہ محمد عون جعفر بن ابی طالب کی شہادت کے بعد انکو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
نکاح کیے اُس وقت سعید بن ابی ہلال سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے روز اسما کا نکاح ابو بکر سے
کر دیئے ابو بکر کو اُنسے ایک فرزند محمد پیدا ہوا ابو بکر کی وفات کے بعد علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے اسما کو نکاح کیئے اُنسے دو فرزند
عون اور یحیی پیدا ہوئے اسما نے حبش سے جب آئی عمر رضی اللہ عنہ ایک دن اُس سے ملاقات کرکے کہے تو حبشی اور بحری ہے
اور ہم تم سے ہجرت میں سبقت لے گئے تب اسما نے رسول اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہی آپ نے فرمائے سب کو ایک ہی ہجرت ہوئی اور
تمکو دو ہجرت ہے اسما نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیثیں روایت کی ہی اور اُنسے انکے فرزند عبد اللہ بن جعفر
اور انکے پوتے قاسم بن محمد بن ابی بکر اور انکے بھتیجے عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن شداد بن الہاد اور انکی پوتی
ام عون بنت محمد بن جعفر بن ابی طالب اور سعید بن المسیب اور عروہ بن الزبیر وغیرہ روایت کیئے ہیں اور عمر رضی اللہ عنہ
بھی اسما سے روایت کیئے ہیں اسما کی وفات علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے بعد ہوئی حبیبہ بنت خارجہ بن زید بن ابی زہیر
بن مالک بن امرء القیس بن مالک بن ثعلبہ بن کعب بن الخزرج بن الحارث بن الخزرج خزرجیہ ابن منده اور ابو
نعیم زید کے نام کو جو اسکا دادا تھا مقدم کرکے یوں کہے ہیں حبیبہ بنت زید بن خارجہ اور بعضے اسکا نام ملیکہ
بنت خارجہ کہے ہیں حبیبہ کی والدہ کا نام ہزیلہ بنت عتبہ بن عمرو بن خدیج بن عامر بن جشم تھا حبیبہ اسلام لائی
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی ابو بکر کی وفات کے وقت حاملہ تھی بعد لڑکی پیدا ہوئی اسکا نام
بی بی عائشہ نے ام کلثوم رکھے ابو بکر کی وفات کے بعد حبیبہ کو اساف بن عتبہ بن عمرو نکاح کیا قتیلہ قاف کے فتح اور تاء
مثناۃ فوقانیہ کے سکون سے اور بعضے اسکا نام قتیلہ تصغیر سے لکھے ہیں بنت عبد العزی بن عبد بن سعد بن نصر
بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی قرشیہ عامریہ تھیں اسکا زبیر بن بکار وغیرہ ایسا ہی کہے ہیں ابو موسی ذیل میں اُسکا
نسب یوں لکھا ہے قتیلہ بنت سعد بن عامر بن لوی بات یہ کہ اُس نے نسب میں سے چند شخص کے نام چھوڑ دیا ہے ابو بکر
رضی اللہ عنہ سے عبد اللہ اور اسما کو جنی ابو بکر نے اُسکو طلاق دیئے تھے مستغفری اُسکو صحابیات میں داخل کیا ہے
اور کہا اُسنے آخر دنوں میں اسلام لائی لیکن بخاری وغیرہ نے روایت کیئے ہیں کہ اسما بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کہی ہے
میری والدہ مدینے کو صلح حدیبیہ کے ایام میں آئی اور وہ مشرکہ تھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھی کیا
میں اُسکے ساتھ کچھ سلوک کروں تو فرمائے ہاں کیونکہ وہ تیری والدہ ہے اور کسی روایت میں اُسکے اسلام کا ذکر نہیں
بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ اسما نے کہی میری والدہ آئی اور وہ راغبہ ہے بعضی کہتے ہیں مراد اُس سے رغبت اسلام
ہے یہ تاویل صحیح نہیں کیونکہ اسلام کی راغبہ ہوتی تو اسما کو اجازت مانگنے کی احتیاج نہ تھی حافظ عسقلانی کہا ہے

حبشی کہے کیونکہ حبش میں بہت دن رہی تھی بحری کہے اس لیے وہ کشتی سوار ہوکے آئی تھی ۱۲ منہ کان اللہ لہ

تمکو دو ہجرت ہے ایک حبش کو دوسری ہجرت حبش سے مدینے کو ۱۲

زمانے کے زمانے تک باقی رہی ہی تو یقینا اسلام لائی ہی ام بکر یہہ ایک عورت تھی بنی کلب بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ سے ابوبکر رضی اللہ عنہ جب ہجرت کئے اسکو طلاق دئے اسکو ابوبکر شداد بن الاسود شاعر نے نکاح کیا اس شاعر کو ابوبکر بن شعوب بھی کہتے ہین اور یہہ شاعر کفار قریش کی تعریف مین جو بدر کے روز قتل ہوئے تھے شعر لکھا ہی بعضے روافض نے اس شعر کو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف نسبت کئے ہین پر وہ جھوٹھہ بات ہی دوسرا

ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اولاد کے بیان مین ابوبکر رضی اللہ عنہ کو تین لڑکے اور تین لڑکیان تھین عبد الرحمن

بن ابی بکر الصدیق انکی کنیت ابو محمد ہی اور بعضے ابو عبد اللہ کہتے ہین اور بعضے ابو عثمان زبیر بن بکار نے کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اولاد مین سب سے بڑے یہی تھے بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا کے حقیقی بھائی اُن دونون کی والدہ ام رومان عبد الرحمن صلح حدیبیہ کے ایام مین مدینے کو آکے اسلام لائے ابو الفرج کتاب الاغانی مین لکھا ہی کہ انہون بچپن کے سبب سے اپنے والد کے ساتھہ ہجرت نہین کئے لیکن یہہ بات مقبول نہین کیونکہ عبد الرحمن ہجرت کے وقت جوان تھا اور اپنے والد وغیرہ کے ساتھہ اسلام نہین لایا اور بدر کے جنگ مین کافرون کے ساتھہ شریک تھا جب مبارزے کے واسطے سپاہی کو طلب کیا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ مبارزے کے واسطے آپ کھڑے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکو فرمائے مَتِّعْنِی بِنَفْسِكَ یعنی تم اپنی جان باقی رکھہ کے ہمکو بہرہ مند کیجو اور بعضے کہے ہین فتح مکے کے روز اسلام لائے انکا نام عبد الکعبہ یا عبد العزی تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد الرحمن نام رکھے اسلام انکا جو بی سے ہوا جوان صالح تھے ایکبار شام کو تجارت کے واسطے گئے تھے وہان لیلی بنت الجودی کی لڑکی کو دیکھے وہ انکی آنکھہ مین کھبگئی اسکے شان مین بیتین کہے ہین عمر رضی اللہ عنہ اُن بیتون پر مطلع ہو کے امیر لشکر کو تاکید کئے کہ وہ لڑکی بند مین آوے تو اسکو عبد الرحمن کے حوالے کرنا پھر اُسکو عبد الرحمن کے سپرد کیا عبد الرحمن اُس سے بہت دل لگائے اور اپنی دوسری عورتون کی طرف رغبت نہین کرنے لگے بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا انکو بہت ملامت کئے پر کچھہ اثر نہ کیا عبد الرحمن کہے اسکے دانتھہ مجھے بہت پیارے آتا ہے کے دانون کے مانند نظر آتے ہین بعد دونون مین نہایت خفگی ہوئی آخر وہ عورت بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جا کے شکایت کئی عایشہ کہے تو لیلی کی محبت جب کیا تو نہایت افراط سے کیا اور اُس سے ناخوش جب ہوا تو اُس مین بھی افراط کیا اسکو رکھنا منظور رہو تو اچھی طور سے رکھہ نہین تو اسکے لوگون کے پاس روانہ کردے پھر وے اسکو اُسکے لوگون پاس روانہ کردئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث روایت کئے ہین انسے عبد اللہ اور حفصہ اور قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق اور ابو عثمان نہدی اور عبد الرحمن بن ابی لیلی وغیرہ لوگ روایت کئے ہین عبد الرحمن جھوٹ بات بالکل نہین کرتے تھے بڑے شجیع تھے تیر اندازی مین ممتاز تھے یمامے کے جنگ مین حاضر تھے مرتدونکے امیر محکم الیمامہ کو آپہی قتل کئے اس نے دیوار کے

سنق میں کھڑا تھا عبدالرحمن کا تیر جاکے اُسکے حلق میں لگا محکم گرا اور موا سب مسلمانوں کو باغ میں جانے کی راہ ملی جمل کے
جنگ میں بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ تھے معویہ رضی اللہ عنہ نے یزید کے واسطے بیعت لینے کو مروان کو
خط لکھکے بھیجے اور مروان منبر پہ لوگوں کو جمع کرکے خطبہ پڑھا اور یزید کی بیعت کے واسطے لوگوں کو ترغیب دیا
اور کہا کہ وہ سنت ابوبکر اور عمر کی ہی تب عبدالرحمن نے کہی کہ سنت کسری اور قیصر کی ہی مروان آپکو پکڑنیکو
حکم کیا عبدالرحمن بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں چلے گئے مروان بولا یہی شخص ہی جسکے شان میں وَالَّذِی
قَالَ لِوَالِدَیْہِ اُفٍّ لَّکُمَا کی آیت نازل ہوئی بی بی عایشہ نے کہی ہمارے گھر والونکے شان میں اس قسم کی
آیت نہیں اتری وہ آیت جس شخص کے شان میں اتری سو مجھکو معلوم ہی یہ قصہ گذرے بعد معاویہ نے عبدالرحمن کو
لاکھ دینار بھیجے عبدالرحمن نے اُسکو قبول نہیں کئے اور کہے میں دنیا کے لئے ایسے دین کو نہ بیچونگا ہنوز یزید کے واسطے
بیعت عام نہیں ہوئی تھی کہ عبدالرحمن مکے کو گئے مکے سے دس میل پر ایک مکان تھا وہاں سوئے سو انتقال ہوا اُنکا
وہاں سے لاکے مکے میں دفن کئے بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا کو اُنکی وفات کی خبر جب پہنچی مکے کو حج کے واسطے گئے اور
عبدالرحمن کی قبر پر کھڑے ہوکے روئے اور متمم بن نویرہ اپنے بھائی مالک کے مرثیے میں بیتیں جو کہا تھا پڑھیں وَکُنَّا
کَنَدْمَانَیْ جُذَیْمَةَ حِقْبَةً مِنَ الدَّهْرِ حَتّٰی قِیْلَ لَنْ یَّتَصَدَّعَا فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا کَاَنِّیْ وَمَالِکًا لِطُوْلِ
اِجْتِمَاعٍ لَمْ نَبِتْ مَعًا بعد کہیں میں یہاں رہتی تو تمکو جہاں مرے تھے اُسی جگہ دفن کرتی اور تمپر نہ روتی اور احمد
وغیرہ کہے ہیں کہ اُنکی وفات سنہ ترپن ہجری میں ہوئی بعضے چھپن اور بعضے پچپن ہجری میں کہے ہیں اُنکی اولاد
محمد اور عبداللہ اور حفصہ تھی محمد بن عبدالرحمن کی اولاد باقی ہی اُنکو آل ابی عتیق کہتے ہیں اور عبداللہ نے اپنی چچی
ام کلثوم کی لڑکی عایشہ بنت طلحہ بن عبداللہ کو نکاح کیا اُسکی اولاد بھی جاری ہی عبداللہ حقیقی بھائی بی بی
اسما کے بعضوں نے انکو کو سے ورمد کہتے ہیں ابن حبان نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہی صحیح بخاری میں ہجرت کے
قصے میں اُنکا ذکر آیا ہی کہ عبداللہ بن ابی بکر جوان چالاک تھے تب کو غار میں رہتے اور سحر کے وقت نکل کے مکے کو
آتے اور مکے میں جو کیفیت چلتی اُسکو آکے بیان کرتے طبری اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہی کہ عبداللہ بن اُریقط جو
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رستہ دکھانے گیا تھا مکے کو آکے عبداللہ بن ابی بکر کو کہا کہ میں سب کو لیجاکے مدینے کو
پہنچا دیا تب عبداللہ بن ابی بکر نے ابوبکر صدیق کے لوگوں کو لیکے طلحہ بن عبداللہ کے ہمراہ مدینے کو آئے ابن عبدالبر نے کہا ہی کہ
عبداللہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فتح مکے میں اور حنین میں اور طایف کے سوائے دوسرے جنگوں میں تھے سو
ہمکو معلوم نہ ہوا اہل مغازی ذکر کئے ہیں کہ عبداللہ کو طایف کے جنگ میں تیر لگا پھر زخم چنگا ہوا ابوبکر کی خلافت
میں وہ زخم تازہ ہوا اُس سے شوال کے مہینے سنہ گیارہ ہجری میں اُنکی وفات ہوئی حاکم نے قاسم بن محمد سے روا

کیا ہی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا کو کہے کیا تم ڈرتے ہو اس بات سے کہ تم عبداللہ بن ابی بکر کو
جیتے جی دفن کئے ہو بی بی نے کہے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ تب ابوبکر فرمائے مین اللہ سے پناہ مانگتا ہون بعد
ثقیف کی وفد جب ابوبکر کے پاس آئی تو اس تیر کو لا کے پوچھے تم اس تیر کو جانتے ہو سعید بن عُبَید بولا اسکو مین نے
تراشا تھا اور مین مارا ابوبکر کہے شکر اللہ کا کہ تیرے ہاتھ سے عبداللہ کو کرامت نصیب کیا اور تجھکو اسکے
ہاتھ سے ذلیل نہ کیا قاسم کہے عبداللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد چالیس روز کو موئے حافظ
عسقلانی نے کہا اس اثر کی سند مین ہیثم بن عدی ہی وہ واہی شخص ہی اہل مغازی کہے ہین عبداللہ کی قبر مین عمر
اور طلحہ اور عبدالرحمن بن ابی بکر اترے اور انکو طایف کے شہیدون مین شمار کرتے ہین مرزبانی نے معجم الشعرا مین ذکر کیا ہی کہ عبداللہ
کو طایف کے محاصرے کے روز پتھر لگا اُسی سے شہید ہوئے اور انھون عاتکہ کو نکاح کئے تھے اُسکے بہت فریفتہ تھے یہانتک کہ
اپنے سب کاروبار ترک کر دئے اور جہاد چھوڑ دئے ابوبکر رضی اللہ عنہ حکم کئے کہ اسکو طلاق دو عبداللہ اسکو ایک طلاق دئے
پر اسکی جدائی مین بے چین تھے ایک روز اس راہ مین جس سے ابوبکر نماز کو گیا کرتے تھے بیٹھے تھے جب ابوبکر ادھر سے گذرے تو کہے
فَلَمْ اَرَ مِثْلِیْ طَلَّقَ الْیَوْمَ مِثْلَہَا وَلَا مِثْلُہَا فِیْ غَیْرِ جُرْمٍ تُطَلَّقُ یعنی مین نہین دیکھا مین مثل جو آج کے دن اس عورت کے
مثل کو طلاق دیوے اور نہ ویسی عورت کو کوئی بے جرم طلاق دیگا ابوبکر کو انکے حال پر رقت آئی حکم کئے اُس سے رجعت
کرو اسکو خرایطی کتاب اعتلال القلوب مین سالم بن عبداللہ سے روایت کیا ہی اور اُسکو وکیع نے کتاب الدرر مین ابوسلمہ
بن عبدالرحمن بن عوف سے بھی روایت کیا ہی اور اس مین یہہ زیادہ کیا ہی کہ ابوبکر یہہ سنکے پوچھے کیا تو اسکو دوست
رکھتا ہی تو کہے ہان ابوبکر فرمائے اُس سے رجعت کر غرض عبداللہ کی وفات تک عاتکہ انکے نکاح مین تھی اور انکے وفات مین
ایک مرثیہ بھی کہی ہی بخاری اپنی تاریخ مین روایت کیا ہی کہ عاتکہ بنت زید بن عمرو بن نفیل ہمشیرہ سعید بن زید کی
نکاح مین عبداللہ بن ابی بکر کے تھی عبداللہ نے اپنی موت کے وقت اُسکو کہے میرا باغ تجکو دیتا ہون اُسکو لے اور
کسی کو نکاح مت کر عاتکہ اسکو قبول کی بعد انکے وفات کے عمر رضی اللہ عنہ اُسکو کہے اللہ جس کام کو حلال کیا ہی تو
کیون حرام کئی ہی انکا باغ انکو پھیر دے اور نکاح کر پھر وہ باغ پھیر دئی عمر نے اسکو نکاح کئے ابن اسحق وغیرہ نے
بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کئے ہین کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حبرے کے دو چادر مین دفن کئے
آپکے جسم مبارک کو وہ کپڑے لگے بعد انکو نکال کے دوسرا کفن دئے اور رکھے دونون بُرد عبداللہ بن ابی بکر نے اپنے کفن کے
واسطے لئے جب عبداللہ کی موت کا وقت قریب پہنچا تو کہے ان چادرون کو خیرات کر دو اللہ تعالی نے اپنے رسول کو جن
کپڑون مین دفن نہین کیا مجھکو قبول نہین عبداللہ کو ایک فرزند ہوا اسمعیل نام اور موا عبداللہ کی اولاد باقی نہین رہی
محمد انکی والدہ اسما بنت عُمَیس حجۃ الوداع مین ذی القعدہ کی پچیسوین کو ذی الحلیفہ مین پیدا ہوئے ابوبکر کے بعد

علی مرتضی انکو پرورش کیے تھے اور صفین میں انکے ہمراہ تھے بعد انکو مصر کا والی کرکے روانہ کیے رمضان کے مہینے سنہ
سینتیس ہجری میں مصر کو جا پہنچے معاویہ نے عمرو بن العاص کے ساتھ فوج دیکے مصر پر روانہ کیئے محمد بن ابی بکر سے جنگ ہوا
محمد بن ابی بکر کو شکست ہوئی ہزیمت پا کے چھپ گئے صفر کے مہینے سنہ اڑتیس میں انکو قتل کیئے اور مرے ہوئے گدھے
کے شکم میں ڈالکے جلا دیئے بعض طور پر سے جلانے کا سبب یہ ہی محمد بن ابی بکر کو عثمان نے مصر کا عمل دیکے روانہ کیئے مروان انکے
پیچھے خط لکھ کے مصر کو روانہ کیا محمد بن ابی بکر مصر کو آتے ہی انکو قتل کر دو وہ خط راہ میں محمد بن ابی بکر کے ہاتھ لگا پھر کر
مدینے کو آئے عثمان کو جو لوگ محاصرہ کیئے تھے اس میں شریک ہوکے عثمان کو مارنے گئے عثمان رضی اللہ عنہ کہے تم یہ حرکت جو کیئے
اسکو اگر تمہارے والد دیکھتے تو تمہاری حرکت انکو پسند نہ آتی محمد بن ابی بکر قتل سے باز آئے انکے ساتھ والے انکو شہید کیے
اسی عداوت سے انکو عمرو بن العاص نے آگ میں جلا دیئے بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا کو انکے قتل کی خبر پہنچی بہت
غم ہوا اور کہے ہیں اسکو اپنا فرزند اور بھائی سمجھتی تھی جس روز سے انکو جلائے گئے بی بی عایشہ گوشت بریاں
نہیں کھاتے تھے محمد بن ابی بکر بڑے عابد تھے علی مرتضی انکی تعریف کیا کرتے محمد کے فرزند قاسم بن محمد حجاز کا بڑا
عالم تھا مدینے کے ساتھ فقہا میں داخل ہیں انکی اولاد بھی آج تک موجود ہیں اسما صدیق کے لڑکیوں میں سے
بڑی تھی ابن اسحق کہا ہے کہ ستر آدمی کے بعد اسما ایمان لائی بعد زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کو نکاح کیئے مدینے
کی ہجرت کرتے وقت حمل سے تھے مدینے میں پہنچے بعد عبداللہ بن الزبیر پیدا ہوئے وہ پہلا بچہ تھا جو مہاجرین کو ہوا
انکی ولادت سے مسلمانوں کو بہت خوشی ہوئی کیونکہ منافقین کہتے تھے مسلمانوں کو یہود سحر کیئے ہیں انکے
اولاد نہ ہوگی بی بی کا لقب ذات النطاقین تھا کیونکہ ہجرت کے وقت آپنے اپنی نطاق یعنی دامنی پھاڑ کے
اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا توشہ باندھی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث روایت
کی ہیں انسے انکے فرزندان عبداللہ اور عروہ اور انکے پوتے عباد بن عبداللہ اور عبداللہ بن عروہ اور فاطمہ بنت المنذر
بن الزبیر اور عباد بن حمزہ بن عبداللہ اور انکا مولا عبداللہ بن کیسان اور ابن عباس اور صفیہ بنت شیبہ اور ابن ابی
ملیکہ اور وہب بن کیسان وغیرہ بہت لوگ روایت کیئے ہیں انکے فرزند عبداللہ بن الزبیر کو حجاج نے قتل کیا تب وہ بی بی
زندہ تھی عروہ سے روایت ہے کہ اسما کی عمر سو برس کی ہوئی انکے دانت نہیں گرے تھے اور انکی عقل میں خلل
نہیں آیا تھا ابو نعیم نے کہا ہے کہ انکی ولادت ہجرت کے قبل ستائیس برس کے ہوئی اس وقت ابو بکر کی عمر تیس برس سے کم
تھی سنہ تہتر یا چوہتر ہجری میں انکی وفات ہوئی اپنے فرزند کے قتل کے بعد دس یا بیس روز گئے تھے زبیر جب انکو
طلاق دیئے تو اپنے فرزند عبداللہ کے پاس رہا کرتے تھے انکو طلاق دینے کے سبب میں اختلاف ہے بعضی کہتے ہیں
بوڑھی ہونے سے طلاق دیئے اور بعضے کہتے ہیں عبداللہ نے اپنے والد سے کہے میں عمر رسیدہ ہوا میری والدہ سے

اب ہمبستر ہونا تب زبیر طلاق دئے اور بعضی کہے ہین زبیر اسما کو ایک روز مارے اسما اپنے فرزند کو پکارے زبیر فرزند کو
دیکھ کے کہے اگر تو یہان آئیگا تو تیری ماپر طلاق ہی عبداللہ کہے میری والدہ کو کیا اپنی قسم کا نشانہ کیا چاہتے ہو پھیر
جاکے ماکو چھڑائے اُس سے انپر طلاق ہو گیا عائشہ صدیقہ ام المومنین حبیبۃ حبیب اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اور عبدالرحمن کی حقیقی ہمشیرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح مین جب آئے تو انکی عمر چھے برس کی تھی
اور ہمبستر انسے شوال کے مہینے مین ہوئے ہجرت کا پہلا سال اُس وقت بی بی کی عمر نون برس کی تھی زبیر بن بکار نے
کہا ہی کہ انکا نکاح ہجرت کے تین سال آگے بی بی خدیجہ مو بعد ہوا ابن ابی عاصم روایت کیا ہی کہ جب بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا
وفات ہوئی خولہ بنت حکیم عورت عثمان بن مظعون کی عرض کی یا رسول اللہ آپ کیا نکاح نہین کرتے ہو فرمائے
کس کو کہی مرضی ہو تو کنواری عورت کو نہین تو بیاہی کو کیجے پوچھے کنواری کون ہی اور بیاہی کون کہی کنواری وہ
لڑکی آپکے بڑے دوست کی عایشہ بنت ابی بکر اور بیاہی وہ سودہ بنت زمعہ آپ پر ایمان لائی اور آپکے تابع ہوئی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو جاکے دونون کو پیام کر خولہ جاکے ام رومان کو کہی اللہ تعالی خوبی اور برکت
تمھارے نصیب کیا ہی ام رومان کہی وہ کیا بات خولہ بولی مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ کے پیغام کے خاطر
بھیجے ہین ام رومان کہی ابوبکر آئے تک تو انتظار کری تو خوب ہی بعد ابوبکر آئے اُنسے ذکر کئے ابوبکر کہے وہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے بھائی کی لڑکی ہی کیا وہ اُن پر حلال ہی خولہ آکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کئی آپ فرمائے
ابوبکر کو جاکے کہہ تم میرے بھائی جو ہو اسلام کے دیکھتے ہو اور تمھاری لڑکی مجھ پر حلال ہی پھر ابوبکر کو جاکے کہی
ابوبکر رضی اللہ عنہ نکاح کر دئے بعد راوی نے سودہ کے نکاح کا قصہ بیان کیا عایشہ کی کنیت ام عبداللہ ہی بعضے
کہے ہین انکے بھنجے کے نام سے کنیت کئے اور بعضے کہے ہن انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک فرزند ہوکے وفات پایا
اُسی کے نام سے کنیت کئے لیکن یہہ بات ثابت نہین عایشہ بڑی عالم تھین مسروق نے کہا ہی مین صحابہ کے بڑے
شیوخ کو دیکھا ہون کہ وے آکے بی بی عایشہ سے فریضون کا سوال کرتے تھے مسروق نے بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے جب
کچھ روایت کرتے تو ایسا کہتے مجھے خبر دئی صادقہ بنت الصدیق حبیبۃ حبیب اللہ عطا بن ابی رباح نے کہا ہی بی بی
عایشہ بڑی فقیہہ اور اعلم الناس تھی عروہ کہا ہی فقہ اور طب اور شعر کے فن مین بی بی عایشہ سے زیادہ ماہر
کسی کو نہین دیکھا ابو موسی اشعری نے کہے ہین کوئی امر ہمپر مشکل ہوتا اور عایشہ کو پوچھتے تو انکی پاس اسکا
علم موجود رہتا زہری نے کہا ہی امہات المومنین اور دوسرے تمام عورتون کے علم کو جمع کرکے دیکھین تو تمام کے
علم سے بی بی عایشہ کا علم زیادہ تھا بخاری نے ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے فضیلت عایشہ کی عورتون پر ویسی ہی جیسی فضیلت ثرید کی تمام کھانون اور بخاری نے روایت کیا ہی

کہ لوگ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آنے کا انتظار کرتے جب حضرت انکے گھر میں
تشریف لیجاتے تو حضرت کو تحفے بھیجتے یہ دیکھ کے دوسری بیبیاں ام سلمہ کو رسول اللہ صلی اللہ پاس بھیجتے تا لوگوں کو
تاکید کریں کہ آپ جہاں ہوں ہدیہ بھیجیں اور بی بی عائشہ کے دن کا انتظار نہ کریں تب انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے عائشہ کے مقدمے میں گفتگو کر کے مجھے ایذا مت دے واللہ میں تمھارے کسی کی چادر میں رہتا ہوں مجھے
وحی نہیں آئی ہے مگر عائشہ کی چادر میں رہتا ہوں تو وحی آتی ہے اور ترمذی نے روایت کیا ہے کہ ایک شخص بی بی عائشہ کو
بد بولا عمار کہے نکل تو بدبخت ہے کیا ایذا دیتا ہے حبیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ابن سعد نے مسلم بطین سے
مرسل روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے عائشہ بہشت میں میری عورت رہیگی اس حدیث کا
ایک شاہد بھی ہے جسکو بخاری نے روایت کیا کہ عمار نے کہے وہ عائشہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی ہے بہشت میں
انکے فضائل میں بہت سی حدیثیں آئی ہیں یہاں اُن سب کا ذکر نہیں ہو سکتا بی بی عائشہ سے بہت احادیث مروی ہیں
آپ سے عمر اور ابن عمر اور ابوہریرہ اور ابوموسی اور زید بن خالد اور ابن عباس وغیرہ بہت سے صحابہ اور تابعین روایت
کئے ہیں سنہ ستاون کی سترہ رمضان کی انیسویں کو سنہ اٹھاون ہجری میں انکی وفات ہوئی انکو بقیع میں دفن کئے ام
کلثوم انکی والدہ حبیبہ بنت خارجہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد پیدا ہوئی تابعیہ ہے ثقہ حدیث مرسل روایت کرتے
ہیں اسکو ابن السکن اور ابن مندہ غلطی سے صحابہ میں ذکر کئے ہیں اسی لڑکی کے حق میں ابوبکر فرمائے تھے بنت خارجہ جو حاملہ ہے اسکو
لڑکی پیدا ہوگی اس لڑکی کو عمر رضی اللہ عنہ اپنی خلافت میں پیغام کئے لیکن انکی مزاج کی تیزی سے اندیشہ کرکے قبول نہ کی
بعد طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نکاح کئے ایسے زکریا اور عائشہ پیدا ہوئے طلحہ کے بعد انکو عبد الرحمن بن عبد اللہ بن ابی
ربیعہ بن المغیرہ مخزومی نے نکاح کیا ان سے چار بچے ہوئے تھے سنہ پچاس ہجری کے آگے ام کلثوم کی وفات ہوئی
تیسرا چمن صدیق کے غلام اور باندیوں کے بیان میں ابوبکر بہت سی غلاموں کو جو مسلمان ہونے سے
کفار کے عذاب میں پڑتے تھے خرید کرکے آزاد کئے ایسے جسکا نام معلوم ہوا اسکو ہم لکھتے ہیں **بلال** بن
رباح حبشی امیہ بن خلف کے غلام تھے ایمان لائے اسلئے انکو سخت عذاب دیا کرتا تھا ابوبکر خرید کرکے آزاد کئے
پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گذاری میں رہے اور اذان دیتے تھے اور تمام جنگوں میں آپکے ہمراہ
حاضر ہوئے انکے مناقب بہت سے ہیں شام میں انکی وفات ہوئی **عامر بن فہیرہ** غلام تھے طفیل بن عبد اللہ
بن سخبرہ کے ابوبکر رضی اللہ عنہ خرید کرکے آزاد کئے اسلام کے سابقین اولین میں تھے اور ہجرت کے وقت راہ میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے بدر اور احد میں حاضر تھے بیر معونہ کے جنگ میں شہید ہوئے **سعد** بعضے انکا
نام سعید کہتے ہیں لیکن اول صحیح و اشہر ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ انکو خرید کرکے آزاد کئے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی

خدمت کیا کرتا تھا اس لئے بعضون نے اُسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مولی کہا ہی شدید مولی تھا ابوبکر کا
اُسکا داخلہ مختصر مین ہی امام احمد نے قیس بن حازم سے روایت کیا ہی کہ اُسی نے ابوبکر کا عہد نامہ جس مین عمر
رضی اللہ عنہ کی خلافت کا عہد تھا لاکے پڑھا اور وہ ابوبکر کا دربان بھی تھا زُنَیرہ رومیہ زای معجمہ کی ضم اور
نون شدہ کی کسر سے اُسکے بعد یاء مثناۃ تحتانیہ ہی ساکن بعد را مہملہ ہی استیعاب مین اُسکو نون اور باء موحدہ سے
عنبرہ کی وزن پر کرکے ضبط کیا ہی ابن فتحون نے مغازی اموی سے را معجمہ کے ضم اور نون کے فتح سے تصغیر کے
لفظ پر ضبط کیا ہی بنی مغیرہ کی باندی تھی ابوجہل اُسکو عذاب دیا کرتا تھا ابوبکر رضی اللہ عنہ خرید کرکے اُسکو
آزاد کئے سابقین اولین مین تھی اُسکی آنکھین جاتی رہین کفار کہنے لگے اسلام لانے سے اسکا یہہ حال ہوا لات و
عُزّیٰ اُسکی آنکھین چھین لین تب اُس نے دعا مانگی اللہ تعالی اُسکو آنکھین دیا ام عُبَیْس عین مہملہ کے ضم اور باء موحدہ
کی فتح سے اور یاء مثناۃ تحتیہ کے سکون سے آخر مین سین مہملہ ہی بلاذری کہا ہی وہ بنی زہرہ کی باندی تھی اسود بن عبد
یغوث اُسکو عذاب دیا کرتا تھا ابوبکر رضی اللہ عنہ خرید کرکے آزاد کئے سابقین اولین مین تھی زبیر بن بکار کہا ہی کہ
وہ باندی بنی تیم بن مرہ کی تھی کُرز بن ربیعہ بن حبیب بن عبد شمس نے اُسکو نکاح کیا اُسکے شکم سے عُبَیس پیدا ہوا اُسی کے
نام سے کنیت کئے یونس بن بکیر وغیرہ روایت کئے ہین کہ سات شخص تھے اسلام لے آنے سے کفار انکو عذاب
دیا کرتے تھے ابوبکر رضی اللہ عنہ انکو خرید فرماکے آزاد کئے ایک بلال دوسرے عامر بن فہیرہ تیسرے زنیرہ چوتھی ام عبیس
باقی تین شخص کا نام ذکر نہین کئے لیکن ایک اُنمین سے بنی المومل کی باندی تھی اور ایک نَہدیہ تھی اور ایک نہدیہ کی بیٹی یہ تینون
باندیان بھی سابقین اولین مین تھین **چوتھا چمن ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عمال کے بیان مین** موسی بن
انس بن مالک نے کہا ہی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ انس بن مالک کو بحرین کی عملداری دئے تھے خلیفہ کہا ہی کہ ابوبکر
رضی اللہ عنہ زیاد بن لبید کو یا مہاجر بن ابی امیہ کو یمن کی عملداری دئے اور دوسرے کو دوسری جگہہ کی اور طائف کی
عثمان ابی العاص کو ہی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت تھے باقی رکھے اور مکے مین عتاب کو ہی جو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے وقت تھے باقی رکھے اور آپ جب حج کو گئے تو مدینے مین قتادہ بن النعمان کو اپنا نایب کئے اور آپکے
منشی عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے اور آپکا دربان شدید تھا اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بھی منشی گری آپکی کئے
ہین اور آپکے وزیر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ تھے اور مدینے کی قضاءت بھی عمر کی تفویض تھی اور آپکا موذن سعد القرظ
تھا مولی عمار بن یاسر کا اور امیر الامر یعنی میر بخشی خالد بن الولید رضی اللہ عنہ تھے عراق کی نظامت بھی خالد کی
تفویض تھی فوج کے سردار یہہ لوگ تھے ابوعبیدہ بن الجراح اور عمرو بن العاص اور عکرمہ بن ابی جہل اور یزید بن ابی سفیان
اور شرجیل بن حسنہ اور علاء بن الحضرمی وغیرہ جنکے نام چھٹوین گلزار کے ساتوین چمن مین بتفصیل مذکور ہوئے پانچوان

ختم ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اولیات وغیرہ کے بیان میں ابوبکر رضی اللہ عنہ اول شخص ہیں جو مردوں سے ایمان لائے
اور اول شخص جو نماز پڑھے اور اول شخص جو قرآن جمع کئے اور اول شخص جو قرآن کا نام مصحف رکھے اور اول شخص
جو خلیفہ کہلائے اور اول شخص جو خلیفہ ہوئے اسوقت انکے باپ زندہ تھے اور اول خلیفہ جسکو رعیت نے روزینہ مقرر کیے
اور اول شخص جو بیت المال مقرر کئے اور اول شخص جسکو اسلام میں لقب ہوا اور عتیق کہے آنکی مہر کا نقش نعم القادر
اللہ تھا اسکو ابن سعد نے ابن صالح سے روایت کیا ہے حلی وملاح میں روایت کیا ہے کہ معاویہ نے عباس سے پوچھے ابوبکر رضی اللہ
عنہ کی مہر کا نقش کیا تھا تو کہے عَبْدٌ ذَلِيلٌ لِرَبٍّ جَلِيلٍ اور کہا اسکی سند تا سک ہے او صدیق رضی اللہ عنہ خلافت کے
وقت خطوط وغیرہ پر جو مہر کرتے تھے وہی مہر کرتے تھے جسسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہر کرتے تھے جسکا نقش
مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰہ تھا وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین معلوم کیجئے ایک زبان کو دوسری زبان میں ترجمہ کرنا
نہایت مشکل امر ہے دونوں زبان میں جس شخص کو کمال مہارت ہوا اسسے درست ترجمہ ہوگا علی الخصوص زبان عربی
جس میں مجاز اور استعارہ اور ضرب المثل بکثرت ہیں اور لغات میں نہایت وسعت ہے بخلاف ہندی زبان کے
کہ اس میں انکا استعمال قلیل ہے اور فاعل مفعول متعلق مضاف الیہ وغیرہ کی بھی تقدیم وتاخیر میں اور فعل کی
تذکیر وتانیث میں اور بہت سماعی ہیں نسبت دونوں لغت کے اختلاف ہے اگر کسی نے عربی کا لفظی ترجمہ
کریں کچھ مطلب معلوم نہ ہوگا ہم عربی کے ترجمے میں رعایت محاورے کی اور اکثر مقام میں حاصل معنی کا ترجمہ
کئے ہیں پس جس نے کسی ترجمے کو اصل کے موافق نہ پاوے تو اس مترجم پر حرف نہ رکھے مگر اسکا حاصل مطلب کچھ اور
اس ترجمے کا حاصل کچھ اور ہو تو البتہ قصور فہم پر حمل کیجئے ایسا قصور بھی مجھ سے کم استعدادی سے نا معلوم نہیں کیونکہ
انسان محل خطا ونسیان ہونا مقرری ہے صاحبان کمال سے امید یہ ہے کہ اگر میرے سخن میں کچھ لغزش پائی جاوے تو
اسکو اصلاح دیں اور اس مترجم کو دعا خیر سے یاد کریں ستائیسویں ذی الحجہ کو سنہ بارہ سو انسٹھ ہجری
میں اسکے مسودے سے ہمکو فراغت ہوئی اور بیضے سے فراغت ربیع الاول کے بارھویں کو سنہ بارہ سو

قطعہ تاریخ از نتائج سید عبد اللطیف

مطبوع شد چو نسخہ بفضل کردگار
شد کو تواریخ دل ہر فرد کیمیا
از روی اعتقاد تمر وجہ گفت
دل و شمایل صدیق سال آن
۱۲

سات ہجری میں وصلی اللہ علی خیر
خلقہ محمد وآلہ واصحابہ وازواجہ
وذریاتہ ومن تبعہم
باحسان الی یوم
الدین
تمت

قطعہ تاریخ طبع ایضاً

واہ کس رنگ ہو گیا مطبوع
بوستان شمایل بوبکر
اسکی تاریخ کا کھلا یوں گل
ہے جہان فضایل بوبکر
۱۲

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
[illegible]	[illegible]	جس	جنس
[illegible]	[illegible]	چند	چندلو
[illegible]	[illegible]	جنگ	جنگ کی بہت سے
[illegible]	۱۲	اہلال	اہلال معہ
[illegible]	۱۷	[illegible]	[illegible]
۵۰	۲۲	بالقول الآیہ	بالقول الآیہ
۵۶	۲۲	نسولو	نسولو
۵۶	۲۳	کریگا	کرونگا
۵۸	۴	[illegible]	شعب
۵۷	۵	آپ لادیا	آپکو لادیا
۵۷	۱۱	مجھہ	مجھہ
۵۷	۱۷	وہ	وہاں
۵۸	۵	العاشیہ	الغاشیہ
۵۸	۱۷	ترکھے	رکھتے
۵۹	۱۷	مہم	مبہم
۵۹	۱۸	عہد	عہد سے
۵۹	۱۹	نہیں	نہیں اور
۶۰	۵	طبری	طبرانی
۶۱	۱۱	جُھری	جُھری
۶۱	۲۱	حس کے	جس کے
۶۲	۸	تریبوں	ترپیوں
۶۲	۱۸	حدیثن	حدیثین
۶۲	۱۹	الصگ	الصاً
۶۲	۲۳	کے مہاجر	کا مہاجر
۶۳	۶	جریرسے	جریر نے
۶۳	حاشیہ	بہودہ	بیہودہ
۶۳	۱۲	مستنا فاصبر	مستنا فاصبر
۶۳	۱۴	باالنہار	بالنہار
۶۳	۱۸	معزاللہ	معزاللہ
۶۵	۲	اوفیتے	اوفیتے
۶۵	۷	بی ہوں	بی ہوں
۶۵	۱۲	ہ بہ	ہ ~
۶۵	۱۳	صدقہ	صدمے
۶۵	۱۵	عبد	عباد
۶۵	۱۵	رضی اللہ	رضی اللہ عنہ
۶۵	۲۳	ابوبکر ابوبکر	ابوبکر
۶۶	۱	اس ارعمل کرو	اس پر عمل
۶۶	۷	حلیہ بین	حلیہ بین
۶۶	۲۱	لغی	لغنی
[illegible]	۲۲	کیا	کیا ہے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۷	۳	ربع	رابع
۶۷	۶	عرص	عرص
۶۷	۱	دنا	دیسے
۶۷	۱۸	رظی	رضی
۶۷	۲	بن العراقی	بن ابی العراقی
۶۸	۷	کوراہ	گمراہ
۶۸	۲۰	انتون	اونتوں
۶۹	۴	اورسول	اور رسول
۶۹	۱۱	ارادے	ارادے کے
۶۹	۱۶	حدات	ہدایت
۶۹	۱۷	رضی السد عنی اللہ	رضی اللہ
۷۰	۶	کریگا	کرونگا
۷۰	۱۸	سند	مسند
۷۲	۹	دخل	داخل
۷۲	۲۲	لھولونگا	کھولونگا
۷۳	حاشیہ	حب ایکو	حب ایک کو
۷۳	۲۴	کیا ہی	کیا ہی
۷۳	۲۴	تنری	تبری
۷۳	۲۴	سبب	نسب
۷۴	۴	براہا	برتا
۷۵	۱	جالورن کو	جانوروں کو
۷۵	۱۸	ہی وہ	ہی نووہ
۷۶	۱	حاطر	حاطر
۷۶	۴	کران وں	کران وزن
۷۶	۱۰	ہزار دواؤ	ہزار دوا اور
۷۶	۱۱	اس سے عداوت	اس سے ہر عداوت
۷۶	۱۳	سات	سات ۶
۷۶	۱۹	لاتحبح	لاتحنح
۷۶	۲۰	اواحمد	اور احمد
۷۶	۲۴	اوگوں	لوگوں
۷۶	۲۴	اپنے گو	اپنے کو
۷۷	۲	ایک	ایک سو
۷۷	۵	کیلیے	کیا
۷۷	۵	اسل سے	اس سے
۷۸	۹	جیب	حسب
۷۸	۱۸	دکھیکے	دکھیگے
۷۸	۲۲	کہے کے	لیکے
۷۹	۵	دمدد	مدد

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۹	۱۷	تعاسہ کے کی	تعاسہ کی
۸۰	۶	ہوجاہی	ہوجاتاہی
۸۰	۱۴	انگی	انکی
۸۱	۸	فاسی	فارسی
۸۲	۶	بیا ن	بیان
۸۲	۹	انتون	اونتون
۸۳	۳	اواسکو	اوراسکو
۸۳	۱۰	بہہ	بہی
۸۴	۷	مردم	مرحم
۸۴	۲۳	محلفون	مخالفوں
۸۵	۱۵	اس حبگ	اس جنگ
۸۵	۲۲	کلف	تکلیف
۸۶	حاشیہ ۱۷	ولون	والون
۸۶	حاشیہ الفاً	تکرون	تکڑوں
۸۶	الفا	داخل من	داخل ہین
۸۷	۴	عمربن	عمروس
۸۷	۵	بتروہو	پتر ہو
۸۷	۵	نقول	نقول
۸۷	۱۰	مرجاونگے	سرجاونگے
۸۷	۱۴	اللہ	اللہ
۸۷	۱۵	الخزی	الخری
۸۷	۲۰	عاصی ہہ	عاصی
۸۷	۲۲	تھے مجھے	تھی اسے مجھے
۸۸	۱	جانبکر	جانبکو
۸۸	۸	مکناہی	ملتاہی
۸۹	۱	امامت	امت
۹۰	۱۴	نمہا	تمہارا
۹۰	۱۹	معمبر	معمر
۹۱	۴	مغاذ	معاذ
۹۱	۷	یا لی ہوں س	یالی من ہوں
۹۱	۱۱	ہووے	ہووے
۹۱	۱۵	کیونکہ	کیونکہ
۹۱	۱۶	رضی اللہ	رضی اللہ عنہ
۹۱	۲۳	حست جو	جست وجو
۹۲	۵	اسکو	اسکی
۹۲	۱۲	ربنا	ربنا
۹۲	۱۴	لوبذھوا	لوبذبنوا
۹۲	۱۶	ربنا	ربنا

غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
استقامت وہ	استقامت	۱۱۳	۱	ں مخلمے	ں مخلمے	۱۴۶	۱	رکھاہی کا	رکھا ہی اللہ و درود
دریاسکا	دریاکا سکار	۱۱۳	۱۱	ہمرہ ں	سمرہ ں				صحیح عمر پر کو مکروہ
در کا	دریاکا	۱۱۴	۴	آتے اس	آب اس				تھے اور پرے سوا کو
									دوست رکھا ہی تھا
ہووے	ہوسے			ستکرو کہا	سکرکرو کہا	۱۴۹	۳	نعم	نعم بعسیار سے سالہ
سس	سس	۱۱۴	۱۴			۱۴۹	۱۷	کتاب الصعفا	کتاب الصعفا
انقال	العال	۱۱۵	۲۴	قددیا احلی واحکم	بددیا احلی واحلکم				
رسول اللہ رسول اللہ	رسول اللہ					۱۵	۵	کہتا تہا	کہتا ہی
علیہ	علیہ وسلم	۱۱۶	۲	وَیُحق صلاً لا	وَیُحِق صلاً لا	۱۵	۶	تیاری کردی	تیاری کردا
سلم	سلم کے	۱۱۶	۳	فَاسئلہم	فَاسئلہم	۱۵۱	۸	حدّا ہے	حدّا ہے
ملولاسے	ملواسے	۱۱۶	۶	قدافلح	وقد افلح	۱۵۴	۲	ھتا	ھتا
متھہ	متھہ	۱۱۶	۸	یعود لہم	یعود لہم	۱۵۴	۷	لولامرے	لولا ای مرے
سکر	سکر	۱۱۶	۱۲	فیما	فیما				
		۱۱۶	۲۱	یعطلہ حر	یعطیہ تدحر	۱۵۴	۲۴	اور عمر	اور عمر پر
طری	طری	۱۱۶	۲۳	ترکاتہ	برکاتہ	۱۵۸	۴	دووجہ ہلی	دووجہ ہیں ہلی
						۱۵۸	۶	اجماع ہوا اگرچہ	اجماع ہوا اگرچہ
الوالدردہ	الوالدردا	۱۱۸	۵	تخلطو	تخلطوہ	۱۵۹	۸	رباد	رباده
دیکھے	دیکھے	۱۱۸	۵	د کریا	ذکریا	۱۶	۱۱	بعدوالیوں	بعد کے والیوں
عبدالرحمن	عبدالرحمن	۱۱۹	۶	وحوھم	وحوھم	۱۶۳	۴	ہتی ریدہ	ہی وہ ریدہ
دلوں	دلوں ہیں	۱۱۹	۱۴	یعمر کم	لعمر کم	۱۶۳	۱	کہتے ہیں علی ں	کہتے ہیں وہ کہتے ہیں علی
خواجاہ	خواجواہ	۱۱۹	۱۹	ہم الو	ھم الیو	۱۶۶	۹	وہ باقرس علی	وہ محمد باقرس علی
نعم	نعم کوئی	۱۲	حاشیہ	لئے ں	لیتے ہیں	۱۶۶	۱۱	لوکا کا	لوگوں کا
حاطر	حاضر	۱۲	۹	ست کچھ حوی	سے حوی				
رضی اللہ سے	رضی اللہ عنہ سے	۱۲	۱۶	نسوالله	نسوالله	۱۶۸	۱۵	معجزہ	معجزہ
عبادت کرواور	عبادت کراور	۱۲	۱۸	ھوالمداس	سوالمداس	۱۶۹	۲۱	ہوچکے پہلے	ہو چکے اس سے پہلے
دیب میں سو	دیت سو	۱۲	۱۸	وَیحققو	وَیحققو	۱۷	۲	حترہ	حترہ
ترکا اس دسار	ترکا اس سو دینار	۱۲۱	۱۷	اس حریہ	اس حریہ				
رضی اللہ سے	رضی اللہ عنہ سے	۱۲۴	حاشیہ	یعنی حسد کا	یعنی حسد کا	۱۷	۲۱	الیصا	الصا
لقمرشرسے	لقمرپرسے	۱۲۷	۴	کلمة الله	کلمة الله	۱۷۱	۳	وسیحری	وسیحری
وہاں لوکوں کا	وہاں کے لوگوں کا	۱۲۹	۵	وراب	وراب	۱۷۸	۲۴	آخرت ملوک ہیں	آخرت میں ملوک ہیں
اس حرح	اس حرح	۱۳	۱۶	تفتل	تفتل	۱۸۱	۲۲	مری سعی ساق	میری سعی ساق
فقرا	فقرا	۱۳۱	۲۱	خودتاہوں	خودتا تھا	۱۸۲	۵	ہوتا اسکو	ہوتا تو
وھوتستر	وھوتستر	۱۳۲	۷	وتا بلو	وتا بلو	۱۸۴	۱	کہ رسول اللہ	کہ تم رسول اللہ
وکان	وکان	۱۳۲	۱۳	ویدحلھم	ویدحلھم				
نومی	نومی	۱۳۶	۵	المطمئنة راضی	المطمئنة راضی	۱۹	۱۷	ابن ابی حاتم ابی	ابن ابی حاتم ابی
فی ذوا	فی ذوا	۱۴	۱۳	الوحس	الوحس	۱۹۱	۲۲	ن الجراح	ن الجراح
حق کے واسطے	حق واسطے	۱۴۱	۴	ن تات	ن تات	۱۹۹	۳	واسکلاہ	وانکلاہ
واتا	وآتا	۱۴۳	۹	خطب	خطب	۲۱	۱۴	یکونَ	یکونُ
						۲۲	۲	سرع	مراع
حواملوبکر	حوالوبکر								

صفحہ سطر	غلط	صحیح
[illegible]	عبدالرحمن	بھرمیں عبدالرحمن
[illegible]	سندمین عبداللہ	سندمین عبداللہ
[illegible]	ناس ہوا	نیامن ہوا
[illegible]	ایک گھرمین گیا	ایک گھرمین مجھے لیگ
[illegible]	پاس سے نکلے	پاس سے نکلے
۲۰۳ ۱۲	اولی بعض	اولی ببعض
۲۰۴ ۱۲	آزاد کر	آزاد کر
۲۰۶ ۱۲	اُولی البَعضِ	اُولی البَعضِ
۲۰۷ ۱۸	چچیر بھائی	چچیرے بھائی
۲۰۹ ۸	کیونکہ مسلمانون	کیونکہ کلام مسلمانون
۲۱۰ ۱۸	اور دو کرے	اور دور کرے
۲۱۲ ۴	استدال	استدلال
۲۱۳ ۷	کُنتَ	کُنتُ
۲۱۳ ۱۲	یرث ور حبشی	یرث اور حبشی
۲۱۴ ۲۳	عرض کئے گواہی	عرض کئے ہم گواہی
۲۱۵ ۸	کُنتَ	کُنتُ
۲۱۵ ۲	کچھ محذور	کچھ محذور
۲۲۱ ۴	خالد کو	خالد سکو
۲۲۱ ۱۴	بھی قابل	بھی قابل
۲۲۲ ۴	فاطمہ ہے	فاطمہ کہے
۲۲۳ ۶	ہا اگر	ہان اگر
۲۲۴ ۱۰	مین لاتو	مین لایا تو
۲۲۴ ۱۴	مانگیئے ہین	مانگتے ہیں
۲۲۵ ۱۵	نب سامہ	تب اسامہ
۲۲۶ ۱	سنکے مین	سنکے مدینے مین
۲۲۶ ۲	وسلم دروازہ	وسلم کے دروازہ
۲۲۶ ۱۴	دے دیسو	دئے ہوسو
۲۲۶ حاشیہ	زمین رکہنا ہے	زمین پر رکھنا ہے
۲۲۶ ایضاً	کہنے فلان	کہتے ہین فلان
۲۲۸ ۷	اکو تمام کو	ان تمام کو
۲۲۸ ۱۴	ہوجاؤ ابوبکر	ہوجاؤ بعد ابوبکر
۲۲۸ ۲۲	نہ ہونی روم	نہ ہوتی تو روم
۲۳ ۹	دیتے تھے	دئے تھے

صفحہ سطر	غلط	صحیح
۲۳۰ ۱۲	فی ظائف	فی طائف
۲۳ ۱۵	من اتعہم	ممن اتبعھم
۲۳۳ ۱	والاسلام	والاسلامَ
۲۳۵ ۱۰	بنتھم	بنتھم
۲۳۵ ۱۲	عَدَاوتہ	عَدَاوتہٖ
۲۳۵ ۱۳	وَدِزقُکُم	وَرِزقُکُم
۲۴۲ ۳	رضی اللہ عنہ کہ	رضی اللہ عنہ مجھے کہ
۲۴۵ ۴	اسود قتل پر	اسود کے قتل پر
۲۴۵ ۲۰	فیروز اور	فیروز کو اور
۲۴۶ ۲	میرا چچیر بھائی	میرا چچیرا بھائی
۲۴۷ ۱	آجکی من	آجکی کتب مین
۲۴۸ ۱	مقرون	مقرن
۲۵۳ ۲۳	ہوئے ہرچند	ہوئے سر ہرچند
۲۵۵ ۱۵	مباح مہر	مباح کیا مہر
۲۵۸ ۱۷	جب وہان سے	جب وہ وہان سے
۲۵۹ ۱۲	بنی خبفہ	بنی حنیفہ
۲۶۰ ۷	روبڑھنے	روبرو بڑھنے
۲۶۲ ۴	کہان گئی ہیہ	کہان گئی تھی یہ
۲۶۲ ۶	قسم اندھیرے	قسم ہے اندھیرے
۲۶۲ ۷	لوتا	لوتا کوئی
۲۶۳ ۱۴	بول وہ	بول کر وہ
۲۶۴ ۹	حذیفہ انکو	حذیفہ نے انکو
۲۶۵ ۱۱	بن ظریفہ	بن طریفہ
۲۶۶ ۲۴	حمزہ سے	حمزہ سے
۲۶۸ ۱	لوداع	لوذاع
۲۶۸ ۱۶	غلبہ بند	غلہ بند
۲۶۸ ۱۸	قُوم	قَوم
۲۷۰ ۲۱	عرفجہ	عرفجۃ
۲۷۱ ۳	وہان سے مہاجر	وہان مہاجر
۲۷۲ ۲	معدیکرب	معدیکرب

صفحہ سطر	غلط	صحیح
۲۷۶ ۱۸	اوقالد	[illegible]
۲۸۸ ۲۱	آیا تو مسلمانان	آیا تو مسلمان
۲۸۹ ۱۶	الوالدرد کو	[illegible]
۲۸۹ ۱۶	سفیان بن کو	سفیان بن حرب کو
۲۹۱ ۱۵	تجھے ڈراتا	مجھے ڈراتا
۲۹۵ ۳	جو بند ہوے	جو بند ہوے
۲۹۷ ۶	صنجرن	صحرن
۲۹۷ ۹	ورصیت	فرصت
۲۹۷ ۱۸	مسلمانون حکم	مسلمانون کو حکم
۲۹۷ ۲۱	ماج شا	تاج شاہی
۲۹۸ ۲۳	ہروز ہزار	ہر روز ہزار
۳۰۰ ۲	جس تو قتل	جس سے تو قتل
۳۰۰ ۹	مَذفُوق	مَذفُوفُ
۳۰۰ ۱۴	ستب مرون	ستب کو مرون
۳۰۱ ۴	لوڑادے	لوڑوا دئے
۳۰۲ ۲۴	ایمان لاہی	ایمان لاماہی
۳۰۴ ۹	ولسلسکم	واسلسکم
۳۱۰ ۱۲	حنی	حتی
۳۱۲ ۱۲	ستر آدی	ستر آدمی
۳۱۳ ۲۴	کھانون اور	کھانون پر اور
۳۱۶ ۱۳	رعایت محاور	رعایت ہندی محاور

62

أخرج الطبراني عن المطلب بن عبد الله بن حنطب عن أبيه قال

خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بالجحفة فقال ألست أولى بكم

من أنفسكم قالوا بلى يا رسول الله فإني سائلكم عن اثنين عن

اثنتين عن القرآن وعن عترتي [illegible]

أخرج الطبراني عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى

الله عليه وسلم لا تزول قدما عبد حتى يسأل عن أربع عن عمره فيما أفناه

وعن جسده فيما أبلاه وعن ماله فيما أنفقه ومن أين اكتسبه وعن

حب أهل البيت والله أعلم بالصواب

بسم الله الرحمن الرحيم

الفصل الاول

في تفسير انه قوله تعالى وسيجنبها الاتقى الذي يؤتي ماله يتزكى

في حق ابا بكر رضي الله عنه قال البزار في مسنده حدثنا بعض اصحابنا

عن بشير بن السري حدثنا مصعب بن ثابت عن عامر بن عبد الله

بن الزبير عن ابيه قال نزلت هذه الآية في ابي بكر رض قال ابن جرير

في تفسيره حدثني محمد بن ابراهيم الانماطي حدثنا هارون بن معروف

حدثنا بشر بن السري وله طرق كثيرة وقال ابن حاتم في تفسيره

حدثنا ابي حدثنا احمد بن عمر الوكيعي حدثنا سفيان حدثنا هشام

بن عروة عن ابيه ان ابا بكر الصديق اعتق سبعة كلهم يعذب في

الله منهم بلال وعامر بن فهيرة وفيه نزلت وسيجنبها الاتقى الذي

الى آخر السورة وقال ابن جرير بسنده عن سعيد نزلت في ابي بكر

اعتق ناسا لم يلتمس منهم جزاء ولا شكورا الستة والسبعة

منهم

منهم بلال وعامر بن فهيرة وقال ابن اسحق عن محمد بن ابي عتيق عن عامر
بن عبد الله عن ابيه قال قال ابو قحافة لابي بكر اراك تعتق رقابا
ضعافا فلو انك اذا فعلت ما فعلت اعتقت رجالا جلدا يمنعونك ويقومون
دونك فقال يا ابت اني انما اريد ثم نزلت هذه الآية فيه وسيجنبها
الاتقى الذي يؤتي ماله يتزكى الاية اخرجه الحاكم في المستدرك من
طرق زيادة البكائي عن ابن اسحاق قال صحيح على شرط مسلم
وقال ابن جرير بسنده عن عامر بن عبد الله ابن الزبير قال كان ابو بكر
يعتق على الاسلام بمكة فكان اذا اسلموا فقال له ابوه اي بني
اراك تعتق اناسا ضعافا نحو حديث ابن اسحق وقال ابن
ابي حاتم عن عبد الله بن مسعود عن ابا بكر الصديق اشترى بلالا
عن امية بن خلف وابي ابن خلف ببردة اواق فاعتقه بعد ✓ وعشرة
فانزل الله والليل اه في ابا بكر وامية بن خلف وقال الذهبي
في الشريعة عند عبد الله بن مسعود ونحوه وقال في آخره لم يقطع
ذلك ابو بكر بعد كانت منه اليه فيكافيه الا ابتغاء وجه ربه الله على
قال سعيد بن المسيب بلغني ان امية بن خلف قال لابي بكر

في بلال حين اشتراه قال لهم امية نسطاس عبد لابي بكر صاحب
عشرة آلاف دينار وغلمان وجوار ومواشي كان مشركا يأبى الاسلام
فاشتراه ابو بكر قال المشركون ما فعل ذلك ابو بكر ببلال الا ليد كانت
لبلال عنده فانزل الله وما لاحد عنده من نعمة تجزى ومن قرر
روي عن عطاء والضحاك عن ابن عباس قال عذب المشركون
بلالا فاشتراه ابو بكر برطل من ذهب من امية بن خلف واعتقه
فقال المشركون ما اعتقه ابو بكر الا ليد كانت عنده فنزلت هذه
وقد تواترت خلائق من المفسرين المحققون على انها نزلت
في حق ابي بكر قال البغوي في معالم التنزيل يريد بالاتقى الذي
ماله يتزكى يطلب ان يكون عند الله زكيا لا رياء ولا سمعة
يعني ابا بكر في قول الجميع وقال ابن الخازن في تفسير الاتقى
ابو بكر الصديق في قول جميع المفسرين وقال الامام فخر الدين
الرازي في تفسيره اجمع المفسرون منا على ان المراد بالاتقى
ابو بكر وذهبت الشيعة الى ان المراد به علي رضي الله عنه فانظر الى
نقل هؤلاء الائمة الثلاثة اجماع المفسرين على ان المراد

بالاتقى

بالاتقى ابوبكر لا لكل تقي وقال الاصبهاني في تفسيره خص الصلى

بالاشقى وخص التجنب بالاتقى وقد علم ان كل شقي يصلاها

وكل تقي يجنبها لا يختص بالصلى اشقى الاشقياء ولا بالنجاة اتقى

الاتقياء لان الآية واردة في الموازنة بين حالتي عظيم المشركين

وعظيم من المؤمنين فاريد ان يبالغ في صفتيهما المتناقضين

فقيل الاشقى وجعل مختصا بالصلى كان النار لم تخلق الا له و

قيل الاتقى وجعل مختصا بالنجاة كان الجنة لم تخلق الا له انتهى

وقال النسفي في تفسيره الاتقى هو الاكمل تقوى وهو صفة ابي بكر

الصديق وقال على فضله على جميع الامة قال تعالى ان اكرمكم ے دل

عند الله اتقاكم انتهى وقال القرطبي في تفسيره قال ابن عباس

الاتقى ابوبكر وقال بعض اهل المعاني اراد بالاشقى والاتقى. الاشقى والاتقى ص

كقوله طرفة تمنى رجال ان اموت وان امت قبلك

سبيل لست فيها باوحد اي واحد ووحيد فوضع افعل

موضع فعيل انتهى وهذا اعادلة عن جميع قول المفسرين

الى قول بعض قال ابن الصلاح حيث رايت في كتاب التفسير

قال اهل المعاني فالمراد به مستغرقوا الكتب في معاني القرآن كالزجاج
والفراء والاخفش وابن الانباري انتهى كذا نقل ابن جرير في تفسيره
هذه المقالة عن بعض اهل العربية ثم قال والصحيح الذي جاءت به الآثار
عن اهل التأويل انها في ابي بكر ومن اعتق من المماليك ابتغاء وجه ربه
انتهى وهو الذي قال المفسرون من سلف هذه الامة وصححه الخلف في اختصاص
ما في تلك الفاتحة للضمير على بابها وقول من قال العبرة بعموم اللفظ
لا بخصوص السبب فرع ان يكون من اللفظ عموم المعنى يكون العبرة
به والآية لا عموم فيها اصلا بل هي نص في الخصوص وبيان ذلك
من وجهين احدهما ان العموم انما يستفاد في مثل هذه الصيغة
بأل الموصولة والتعريفية وليست هذه موصولة قطعا لان الاتقى
افعل التفضيل وال الموصولة لا توصل بافعل التفضيل باجماع النحاة
وانما توصل باسم الفاعل او اسم المفعول وفي الصفة المشبهة
خلاف واما افعل التفضيل فلا توصل به بلا خلاف واما التعريفية
فانما تفيد العموم اذا دخلت على الجمع فان دخلت على مفرد
لم تفده كما اشار الامام فخر الدين ومن قال انها تفيده

فيه قيده بان لا يكون هناك عهد فان كان لم يفده قطعا هذا
هو المورد في علة الاصول والاتقى مفرد للجمع والعهد فيه موجود
فلا عموم فيه قطعا فعلم بذلك انه لا عموم في الاتقى فتامل فانه نفيس
فتح الله على تائيد الجناب الصديق الوجه الثاني ان الاتقى افعل
وافعل التفضيل لا عموم فيه بل وصفه للخصوص فانه تفرد الموصوف
بالصفة وانه لا مساوي له كما تقول زيد افضل الناس او الافضل
ما هنا صفة خصوص قطعا عقلا ونقلا ولا يجوز ان يتناول غيره ابدا
فبان بذلك انه لا عموم في الاتقى ومن جنح من اهل العربية الى انها
للعموم احتاج الى تاويل الاتقى بالتقي لتخرج عن التفضيل وهذا مجاز
قطعا والمجاز خلاف الاصل والاتصال اليه لا لدليل لا دليل يساعده
بل الدليل معارضه وهو الاحاديث الواردة في سبب النزول واجماع
المفسرين فثبت بهذه الجملة ان الكلام حقيقة التفضيل وان
اللام للعهد وان لا عموم فيه اصلا وقد قرر الامام فخر الدين اختصاص
الآية بابي بكر والاستدلال على افضليته بطريق آخر فقال
اجمع المفسرون منا على ان المراد بالاتقى ابو بكر وذهبت البراء

الى ان المراد به علي رضي الله عنه والدلالة العقلية تردد ذلك وتؤيد
الدليل وبيان ذلك ان المراد من هذا الاتقى افضل الخلق لقوله تعالى
ان اكرمكم عند الله اتقاكم والاكرم هو الافضل فالاتقى المذكور ههنا
هو افضل الخلق عند الله والامة على ان افضل الخلق بعد
رسول الله صلى الله عليه وسلم امام ابوبكر واما علي فلا يمكن حمل الاية
على علي رضي الله لانه قال عقيب صفة هذا الاتقى وما لاحد عنده
من نعمة تجزى وهذا الوصف لا يصدق على علي رض لانه كان في
تربية النبي صلى الله عليه وسلم لانه اخذه من ابيه فكان يطعمه ويسقيه
ويكسوه ويربيه بل ابوبكر فكان الرسول منعما عليه يحب جزاءها
واما ابوبكر فلم يكن للنبي صلى الله عليه وسلم نعمة دنيوية بل ابوبكر كان ينفق
على الرسول صلى الله عليه وسلم وانما كان للرسول نعمة الهداية والارشاد
الى الدين وهذه النعمة لا تجزى لقوله تعالى قل لا اسألكم عليه اجرا
الا المودة في القربى والمذكور ههنا ليس مطلق النعمة بل نعمة
تجزى فثبت دلالة الاية على ان المراد ابوبكر وانه افضل الامة انتهى
كلام الامام الحمد لله رب العالمين